والذین آمنوا بالباطل وکفروا باللہ اولئک ھم الخاسرون

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فہرست کتاب تزیید الاباطل طبقہ دوم

مطالب	صفحہ ہندسہ
دیباچہ	۲
بیان توحید و تثلیث و بیان پیشین گوئی حضرت مصطفیٰ احمد علیہ وآلہ وسلم	۳ / ۶۳
نامہ اول سے نامہ تنبیہ الملحدین بجواب کتاب ہدایت المسلمین	۶۴ / ۱۹۷
ایضاً نامہ بنام مجتہد صاحب مذہب پرلوسی	۱۹۸ / ۲۰۰
نامہ ضروری بجواب کتاب تتمہ طلب نوری	۲۰۱ / ۲۲۲
نامہ اول بنام منشی ظہیر الدین بلگرامی	۲۲۳ / ۲۷۱
ایضاً نامہ ثانی بنام منشی ظہیر الدین	۲۷۲ / ۲۷۵
ایضاً نامہ ثالث بنام منشی ظہیر الدین	۲۷۶ / ۲۸۲
نامہ اول بنام سید احمد خان صاحب	۲۸۳ / ۲۹۲
نامہ ثانی بنام سید احمد خان صاحب	۲۹۳ / ۳۱۸
نامہ ثالث بنام سید احمد خان صاحب	۳۱۹ / ۳۶۰
نامہ چہارم بنام سید احمد خان صاحب	۳۶۱ / ۴۲۱
نامہ ذیجوذ بجواب کتاب ہدایت الہنود بنام منشی ظہیر الدین	۴۲۲ / ۴۴۳
نامہ مبارکباد یوم کلاں بنام سید احمد خان صاحب	۴۴۴ / ۴۵۳
نامہ ششم بنام سید احمد خان صاحب	۴۵۴ / ۴۵۸
نامہ ہفتم بنام سید احمد خان صاحب	۴۵۹ / ۴۶۴
نامہ ہشتم بنام سید احمد خان صاحب	۴۶۵ / ۴۷۴

والذین آمنوا بالباطل وکفروا باللہ اولئک ہم الخاسرون

الحمد للہ کہ نسخۂ لاجواب دلیل متین باصواب در رد اقوال نیچریان بدسگال موسوم



از تالیف شکنندہ بنیان سبب باطل مجیبان سوال وجواب ہا قابل بی نظیر دوران النعمان حامی ملۃ الرحمٰن

مطبع خیر عالم واقع لکھنؤ میں باہتمام الطاف حسین
عدہ کتاب نبیرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وعظ کی کتاب

در فیض محمد وا ہوا آئے جسکا جی چاہے
طریق اہدیت احمد سی پائی جسکا جی چاہے

لوای حمد کے سائے مین آئی جسکا جی چاہے
نہ آئی آتش دوزخ مین جائی جسکا جی چاہے

صحیفے انبیا کی پڑہین سب مصحف محمد سے
اب اس احقاق حق سی منہ چھپائے جسکا جی چاہے

ثنای وصف احمد مین ہین اتبک تر زبان سی
فنا تک اپنی کانونسی سن آئی جسکا جی چاہے

محمد مصطفے کی ہین بشر حضرت عیسے
جسے شک ہو وہ انسی پوچھ آئی جسکا جی چاہے

مسیحا کی ہوئی بہت جلا دین ایک ٹھوکر سے
غلامان محمد پاس آئی جسکا جی چاہے

ایک ادنی معجزہ شق القمر ہی فخر مرسل کا
کوئی ایسا ہی عیسی سی دکھائی جسکا جی چاہے

ہون لاکھون امتی زندہ صدا قم باذنی سے
اگر باور نہو تو آزمائے جسکا جی چاہے

معاذ اللہ فرزند خدا کہتے ہو عیسے کو
تو دادا کون ہے اوسکا بتای جسکا جی چاہے

یہہ ہم للکار کر کہتے ہین تمسے یاد رکھنا سب
یہی میدان ہی گو ہے وہ آئی جسکا جی چاہے

جسے ہو حوصلہ تم مین سے وہ آئی مقابل مین
کوئی برہان قاطع ساتہہ لائی جسکا جی چاہے

ہے کی جسکی چھوٹی ہوں اوسی آئی نظر کیونکر	کہیں اندھے نے دیکھا ہے دکھا دے جسکا جی چاہے
بانیں ہم و فراست دعوی تثلیث ہی ہے	ثبوت اس بات کا کیا ہے بتا دے جسکا جی چاہے
ہمارا دین کہ حق ساری ادیانونکا ناسخ ہے	دلائل اسکی ہم سے پوچھہ جائے جسکا جی چاہے
جسے فردوس لینا ہو وہ آئے دین احمدؐ مین	نہیں دوزخ مین اپنا گھر بنائے جسکا جی چاہے

عجب کیا یہ نہین معلوم تمکو پادری صاحب
یہ مثل مہر روشن ہے چھپائے جسکا جی چاہے

فتبارک اللہ احسن الخالقین

اب جاننا چاہیے کہ ابتدائے خلقت سے جتنے انبیا علیہم السلام کہ مبعوث ہوے سب نے توحید کی نصیحت کی ہے کہ ذات باری تبارک تعالے دوئی سے منزہ ہے اوسمین تثلیث کی گنجایش نہین وہ وحدہ لاشریک لہ ہے مگر یہ پادری لوگ تثلیث کے مدعی ہوے ہین حالانکہ ثبوت اسکا آجتک نہین ہوا والا وہ لوگ یہی کہتے ہین کہ تثلیث فی التوحید اور توحید فی التثلیث ممکن ہے مین کہتا ہون کہ صیغہ مفرد صیغہ جمع کا نہین ہوسکتا اور صیغہ جمع صیغہ مفرد نہین بن سکتا یہہ بالکل خیال خام ہے اسکا بد انجام ہے پھر کہتے ہین کہ عیسی مسیح خدا کا بیٹا ہے مین کہتا ہون کہ بیٹا متحد ماہیت باپ کی ہوتا ہے کہ بیٹا آدمی کا آدمی اور گھوڑے کا بیٹا گھوڑا کہلاتا ہے مثلاً اگر مسیح علیہ السلام خدا کے بیٹے تھے

تو اونہون نے کونسی زمین اور کونسا آسمان بنایا کوئی جزیرۂ لندن یا امریکا
بسایا حتی کہ بموجب عقیدۂ عیسائیان بانا عاقبت اندیشی یہود کے ہاتھ سے
خود ہی صلیب پا گئے الابطال اثبیت فرما گئے دیکھو کتاب صولۃ الضیغم علی اعداء
ابن مریم مین مصنف مرحوم تحریر فرماتے ہین۔ **قولہ** کرین ولیم پادری نے
تثلیث کا حال پوچھا بولے جسطرح انسان تین چیزون سے مرکب ہی ایک جسم
روح ایک خون اور باوجود تثلیث کے ایک ہی اسیطرح خدا تین ملکر ایک ہی
یعنی باپ بیٹا روح القدس تین ہین پھر تینون ملکے ایک خدا ہین مین نے
کہا کہ مرکب جزو کا محتاج ہوتا ہے اور جو محتاج ہو خدائی کے لائق نہین اور
جو مرکب ہوا وہ حادث ٹھہرا قدیم نہوا اسپر حکماے فلسفہ کا بھی اتفاق ہے
الی قولہ انسان مثلا تین چیزون سے مرکب ہی اگر اون مین سے ایک
الگ ہو جاوے تو باقی بیکار ہو جاوینگے کیونکہ اگر حیات نہو تو بدن خاک
ہے اور اگر بدن نہو تو روح سے وہ کام جو مختص بالبدن ہین نہو سکین اور
اگر روح نہو تو بدن و حیات دونون بیکار ہو جاوینگے پس اگر خدا تین
فردون سے مرکب ہوا اور بیٹے کی فرد بموجب مقولہ آپکے اوس مرکب سے
الگ ہو کر دنیا مین آوے اور آدمی بنکر بود و باش اختیار کرے اور کبوتر کے
گوشت مین حلول کرکے اوڑتے پھرے تو باپ اور بیٹے کی فردین محض
بیکار ٹھہرینگی پس معاذاللہ معزول اور معطل ہونا خدا کا لازم آیا اور اگر حینبرادہ

کی فرد بھی ساکنان دنیا مین شمار کیجاوے تو وہان خدائی مین ایک جزو
اخیر باقی رہا اور ظاہر ہے کہ جس شئے کی ترکیب بگڑ گئی وہ بیکار ہو جاتی ہے
جب اوسمین بند ہوئی تو یہ شکل ▽ مثلث بنائی کہنے لگے کہ ایک سے
تین کونے ہین اور تین کا ایک مثلث ہے اسپر مینے کہا کہ یہی تکنا دائرہ مین
چھوٹا بناتا ہے کیونکہ مجموع تینون کونون کا شتمل ہے مثلث واحد کا لیکن
ہر ایک اون تینون کونون سے مساوی اوسکا نہین پس دلیل تمہاری ناتمام
ہے اور جب گیاروس پادری سے یہ بات کہی گئی تو بولے عام لوگون کے
سمجھانے کو اسقدر کافی ہے اور خواص پر یہ بھید نہین کھلتا اسپر مین نے
کہا کہ اگر اثبات دین ان دو بر پر ہے منحصر ہے تو کوئی شخص بی بی مریم کو بھی انکی
شامل کرکے مربع دائرہ اس طرح کا ▭ کھینچ کر کہنے لگے کہ توحید تربیع مین ہے
اور تربیع توحید مین پس دلیل تمہاری عوام فارسی خوانون کے لیے بھی کافی
نہ ہوگی ہان چھوٹی چڑیا اس جال مین آجاوین تو آجاوین الخ لہذا ہم یہ کہتے ہین
کہ ان پادریون کا وعظ کسی ہندو مسلمان کو سننا نچاہیے اب آگے چلون
پادریونکا یہ بھی مقولہ ہے کہ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت
کسی کتاب آسمانی مین نہین ہے مین کہتا ہون کہ جیسے صاف وصریح بشارت
ہمارے حضور اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کتب سابقہ مین ہے باوصف
اسکے کہ بسبب عناد یہود و نصاریٰ نے بہت کا لعدم کر ڈالین تاہم ویسی کسی

انبیار بنی اسرائیل مین پائی نہین جاتین لہذا پہلے توراۃ سے سُنیے کتاب استثنا باب ۱۰ اسکے آیہ ۱۰ یعنے موسے علیہ السلام سے خدا فرماتا ہے **قولہ** کہ مین مبعوث کرونگا اونکے بہائیون مین سے تجہ سا ایک نبی اور اپنا کلام اوسکے منہ مین ڈالونگا اور جو کچہ مین اوس سے کہونگا وہ سب اونسے کہیگا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتونکو جنہین وہ نام لیکر کہیگا نہ سنیگا تو مین اوس سے اوسکا حساب لونگا الخ اب مقام غور ہے کہ یہ خبر کیسی ٹہیک ٹہیک ہماری جناب ختمی پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صادق و مصدوق ہے یعنے جب یہ الفاظ کہ اونہین سے اونکے بہائیون مین سے موجود ہین تو صاف ثابت ہوا کہ سوای بنی اسرائیل کے دوسرے بہائی یعنی بنی اسمعیل سے ہی کوئی نبی مانند حضرت موسیٰ علیہ السلام صاحب جہاد و صاحب شریعت جدیدہ و ناسخ شریعت قدیم مبعوث ہوگا مراد یہ ہی کہ بنی اسمعیل سے خصوصًا اونکے لیے عامًا کل دنیا کے واسطے تجہ سا ایک نبی اللہ تعالے فرماتا ہے کہ مین مبعوث کرونگا سو ظاہر ہے کہ اہل عرب سب حضرت اسمعیل ہی کی اولاد ہین جو کہ اولاد اکبر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تہے اور پہر دیکہو اللہ تعالے نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے وعدہ بہی فرمایا تہا **قولہ** کہ تیری اولاد سے زمین کے سارے گہرانے برکت پاوینگے الخ فرمایئے اب اگر پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت اسمعیل کی اولاد امجاد سے نہ مبعوث ہوئے ہوتے

تو یہہ قول متذکرۂ بالا لغو نہ ٹھہرتا جو داخل انجیل ہے ایسا یہہ بھی جاننا چاہیے
کہ بعضے پادریصاحب از راہ قساوت و غباوت عقل کے نسبت جناب بی بی
ہاجرہ والدۂ ماجدۂ حضرت اسمعیل علیہ السلام کے جو کہ اجداد ہمارے حضور اقدس
کے ہین یہ اعتراض بھی کیا کرتے ہین کہ بی بی صاحبہ لونڈی تہین اور انبیاء
علیہم السلام کوئی مجہول النسب نہین ہوا تو واضح رہے کہ جناب مرزا موحد صاحب نے
اپنے رسالہ موسومہ بہ فیصلۂ عدالت ہای کورٹ آسمانی کے آخر مین نہایت
عمدہ جواب حضرت ہاجرہ کی بابت دیا ہے لیکن شاید بسبب عجز از
جواب کوئی شور مچاوے اور اعتراض زبان پر لاوے تو مولوی احمد علیصاحب
واعظ محمدی ساکن دہلی نے جواب مفصل دیدیا ہے میرے سامنے خدا شناسی
کے میلہ مین جو کہ مقام چاندپور قریب شاہجہانپور مین پادری نولس صاحب
نے کرایا تہا مولویصاحب موصوف الصدر نے اوسکا وعظ بر سر منبر فرمایا تہا تو
جاننا چاہیے کہ حضرت ہاجرہ کی نسبت حضرات یہود و عیسائیہ کے یہ لفظ یعنی
کنیزک کا عائد کرنا اس سے مطلب یہ ہے کہ نبوت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مین نقص واقع ہو تو اب یہ بات بموجب شریعت توراۃ کے
نہے ثابت نہین اسلیئے کہ توراۃ مین کنیزک ہونے کی کئی شرطین ہین ایک یہہ
کہ زر خرید ہو جیسا کہ کتاب خروج کے باب ۲۱ سے ظاہر ہے دوسرے یہ کہ
وہ خود اپنے تئین غلامی مین دیدیے چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام کو سامنے

اونکے بہائیون نے اپنی غلامی کا اقرار کیا جیسا کہ ۴۴ باب کتاب پیدایش
سے ثابت ہے یا یہ کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بہائیون نے شاہ مصر
کے سامنے اپنے غلامی کا اقرار کیا ہے جیسا کہ کتاب پیدایش کے ۴۷
باب سے ظاہر ہے تیسرے یہ کہ جو کفار حربی صورت ہو اور جہاد مین اہل
اسلام کے پکڑے آوے جیسا کہ کتاب یرمیاہ کے ۳۴ باب سے
ہویدا ہے اور کتاب استثنا کے ۲۱ باب مین بہی اسکی تشریح ہے پس ان تینون
وجہون مین سے کوئی وجہ بی بی صاحبہ مین پائی نہین جاتی اب رہے شریعت
اسلامیہ سو اسکو مطابق ہونا اگلے انبیا کے شریعت سے کچہ ضرورت نہین اور
اگر بالفرض شریعت اسلامیہ پر بہی رجوع کیجاوے تو کتب ہای قدمای اسلامیہ مین
فقط لفظ امہ کا نسبت بی بی صاحبہ کی از جانب بی بی سارہ زوجۂ اولی حضرت
ابراہیم علیہ السلام ثابت ہوتا ہے جسکا ترجمہ دہڈالنا ہو تو یہ بہی کنیزک ہونے پر
عائد نہین ہوتا ہے اسواسطے کہ یہ دستور عام ہے کہ جب کہین بیٹی کسی کی
کسی کے بیٹے کو منسوب ہوتی ہے تو اہل محلہ اور کل برادری مین یہ بات
مشہور ہو جاتی ہے کہ فلان شخص نے اپنی بیٹی فلان شخص کے بیٹے کو دی
تو اب اگر یہ لفظ مسلم رکہا جاوے تو تمام دنیا کا نسب مجہول ہو گیا اور سب فرزند دختر
بجای زر خرید کنیزک زادی ٹہہرے تو اب حسب تشریح متذکرہ کے دیکہنا چاہیے کہ
حضرت ابراہیم علیہ السلام بی بی ہاجرہ کو نہ کسی جنگ جہاد کفار سے پکڑ لائے تہے

نہ اونکے بی بی صاحبہ کے ہاتھ کسی نے بیچ ڈالا تھا اور نہ اونہون نے
بی بی سارہ سے نہ ابراہیم علیہ السلام سے اپنی کنیزک ہونے کا اقرار کیا تھا
اور ثابت ہے کہ یہی تین صورتین کنیزک ہونے کی ثابت ہین لہذا پہر اونکا
کنیزک ہونا کیا معنے اب اگر کوئی یہودی یا عیسائی کہے کہ شاہ مصر نے ہاجرہ کو
سارہ کی خدمت مین دیا تہا یہ سبب لونڈی ہونے کا ہوا کہتا ہون مین کہ یہہ
سبب بھی لونڈی ہونے کا نہین ہو سکتا اسلیئے کہ بادشاہ جو کسیکو کچہہ بخشے اور
واسطے تعظیم و تکریم کے کچہہ آدمی اپنی طرف سے اوسکے ساتہہ کردی تو وہ لوگ
جو اوسکے ساتہہ آوین کیا اوس شخص کی لونڈی غلام ہو جاتے ہین یہ تو کہین کا دستور نہین اور
کتاب پیدائش باب ۱۲ کی ۱۶ آیہ مین جو ذکر ہو کہ شاہ مصر نے حضرت ابراہیم
علیہ السلام پر احسان کیا اور اونکو بہیڑ بکری اور گاے بیل اور گدہے اور
غلام لونڈی عنایت کیے وہان بھی حضرت ہاجرہ کا نام اون لونڈیون مین نہین
پایا جاتا اب شاید کوئی کہے کہ دیکہو پیدائش کی کتاب باب ۱۶ مین مذکور ہے
کہ سارہ نے اپنی لونڈی مصری کو جسکا نام ہاجرہ تہا ابراہیم کی خدمت مین دیا
کہ اوسکی جورو ہووے اس سے بی بی ہاجرہ کا لونڈی ہونا ثابت ہوتا ہے
مین کہتا ہون کہ یہہ دونا بیہودہ ہے لہذا ایسا لفظ نسبت بی بی صاحبہ کے بسبب حسد خاطر
کے لکہدیا ہے **قولہ** غلط ست انچہ مدعی گوید ورنہ کوئی وجہ موجہ مذکورۂ بالا
پائی نہین جاتی اور اگر کسی صاحب کے یہ وہم گذرے کہ وہ غلام اور لونڈیان

جو شاہ مصر نے دی تہین انہین مین سے بی بی ہاجرہ بہی تہین مین کہتا ہون
کہ یہہ خیال بہی باطل ہے کیونکہ تشریح ابتنائی مولوی عنایت رسول صاحب
جو کہ ایک بڑے عالم عبرانی کے ہین اون سے صاف ثابت ہے کہ بی بی ہاجرہ
سنان بن علوان شاہ مصر کی بیٹی تہین اور او سنے نہین تخلیہ اور اپنا کفو
سمجہ کے بی بی سارہ کو دیا تہا اب اگر کوئی کہے کہ پیدایش کی کتاب کے
۱۶- باب مین ہے کہ خدا کے فرشتے نے ہاجرہ کو لونڈی کہا اور پہر باب ۲۱
کے آیہ ۱۲ مین خدا نے ابراہیم سے کہا **قولہ** کہ وہ بات جو کہ سارہ نے کہی
کہ اس لونڈی کو اور اسکی بیٹی کو نکال دے تیری نظر مین بری نہ معلوم ہو الخ
پس ان روایات سے ثابت ہوا کہ ہاجرہ لونڈی تہین تین کہتا ہون کہ ان مقامات
مین یہود کی طرف سے الحاق ہے کیونکہ لونڈی ہونے کی جو تین شرطین اوپر
بیان ہوئین اونمین سے کوئی شرط حضرت ہاجرہ مین نہین ہے قطع نظر اسکے
اگر صرف لکہا ہوا ہونے پر عمل ہے تو دیکہو پیدایش کے باب ۱۵ کے ۱۳- آیہ
مین خداوند تعالے نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خبر دی ہے **قولہ** کہ تیری
اولاد مصر کے لوگون کی چار سو برس تک غلام رہین گے الخ اب ملاحظہ کیجے کہ
مصر کے لوگون کے غلام بنی اسرائیل ہے بنے نہ بنی اسمعیل پہر دیکہو کتاب
استثنا کے باب ۱۵ ورسم اکے آیہ ۵- اوسمین خدای تعالی نے حضرت موسے
کی معرفت ہر فرد بشر کو امر نہی کے طور پر فرمایا ہے **قولہ** تو اپنی بہیڑ بکری

اور کہتے اور کو لیو منین سے اوس برکت مین سے جو خداوند تیرے خدا نے تجھے بخشی ہے دل کہول کے دی اور یاد رکہہ کہ تو زمین مصر مین غلام تہا اور خداوند تیرے خدا نے تجھے چہڑایا الخ اور پہر اوسی کتاب کے باب آیہ مین ہے **قولہ** کہ خداوند تمکو اپنے زور اور ہاتہہ سے نکال لایا غلام خانہ سے اور مصر کے بادشاہ فرعون کے ہاتہہ سے تمہین چہڑایا الخ اور باب آیہ ۱۲ مین ہے **قولہ** تو خبردار رہ نہ ہو کہ تو خداوند کو جو تجھے مصر کے سرزمین سے جو غلام خانہ تہا نکال لایا بہول جاوے الخ اب جاے غور ہے کہ خداوند تعالی بار بار بنی اسرائیل کو مکرر سکرر اپنا احسان جتاتا ہے اور فرماتا ہے کہ تم زمین مصر مین غلام تہے فرعونیون کے ہم تمہین چہڑالاے تو اب دیکہو کہ بی بی سارہ کی اولاد جو بنی اسرائیل کہلاتے ہین اونکو کیا فخر رہا بی بی ہاجرہ کی اولاد پر علاوہ اسکے دیکہو حضرت یعقوب کی چار عورتین تہین دو بیبیان اور دو لونڈیان جو کہ اون بیبیون کے ساتہہ آئی تہین بارہ بیٹے حضرت یعقوب کے انہین بیبیون اور لونڈیون سے تہے پہر دیکہو حضرت یوسف کو اونکے بہائیون نے اسمعیلیون کے ہاتہہ بیس روپیہ کی قیمت پر بیچ ڈالا تہا جیسا کہ کتاب پیدایش کے ۳۷ باب آیہ ۲۸ مین ہے **قولہ** اور اون لوگون نے عزیز مصر کے ہاتہہ جاکر بیچا جیسا کہ اسی کتاب کے ۳۹ باب آیہ اولمین ہے اور یہی بہائی حضرت یوسف کے غلام بنے اوس وقت مین کہ جب کال پڑا تہا اور حضرت یوسف

عزیز مصر کے قائم مقام سے نہ پس اسوقت مین بنی اسرائیل بنی اسمٰعیل کے غلامان غلام ٹھہرے تو اب ظاہر ہوا کہ یہ لوگ بڑے بے شرم ہین جو ایسے بیہودہ اعتراضات جناب اسمٰعیل علیہ السلام کی نسبت زبان پر لاتے ہین منہ کے کہاتے ہین مگر ہان یہ قول کیا انکی نسبت صحیح ہے ع چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد + میلش اندر طعنۂ پاکان برد + یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح انجیل متی کے باب مین فرما گئے ہین **قولہ** عیب مت لگا اور تم بہی عیب لگایا جاوے گا الخ اب دیکہو بڑے بول کا سر نیچا یعنی یہود و عیسائی جو حسد کی راہ سے حضرت ہاجرہ کی اولاد امجاد کو کنیز زادہ سمجہے تہے اسکی سزا یہ ہوئی کہ یہ لوگ بار بار بت پرستون وغیرہ کی غلامی مین رہے چنانچہ پہلی بار کوشن رشتیم کی غلامی مین ۸ برس تک جیسا کہ کتاب القضات کے باب ۳ آیہ ۸ سے ظاہر ہے دوسری بار عجلون شاہ مواب کی غلامی مین جیسا کہ اسی کتاب کے اسی باب آیہ ۱۴ مین موجود ہے تیسری بار فلسطیونکی غلامی مین آئے جیسا کہ کتاب مذکورہ کے باب آیہ مین ہے چوتہی بار کنعان کے ایک زبردست بادشاہ کے غلام بنے جیسا کہ کتاب مذکورہ کے باب ۴ آیہ مین درج ہے پانچوین بار مدیانیونکے غلام ہوئے جیسا کہ کتاب مذکورہ کے باب آیہ اول مین ظاہر ہے چہٹی بار فلسطیون اور عمونیون کے غلام بنے ساتوین بار اور آٹہوین بار بابل والونکے نوین بار مصریونکے دسوین بار رومیون کے بس جو قوم بار بار پشت بہ

ابتداے آدم علیہ السلام سے نکتے ہیں اور غلام بنتے ہوے دنیا مین
نشو نما کیسے ایک جزیرہ ہندوستان مین یا اور چند جزائر سمندر مین تو کیا
اس سے غلامی کا دہبہ چہوٹ گیا دوسرے نیز جہوٹہہ موٹہہ کا الزام عائد ہوسکتا
ہے کسی نے سچ کہا ہے یہ مثل دوم بجای ہیئت ذات دکہلاے ہی اخیر
اب پہر مطلب بشارت اول کے فقرات پر ہم آتے ہین دیکہو یہ کلمہ تجہہ سا
کیسی صاف بات ہے ہیہات ہیہات ہے مین کہتا ہون
کہ فقرہ تجہہ ساکا کس طرح حضرت مسیح پر صادق نہین آتا کیا معنے کہ مثلیت
جناب موسی علیہ السلام حضرت مسیح علیہ السلام مین مفقود ہے بچند وجہ
موجہہ اول یہ کہ موسی علیہ السلام مان باپ دونون سے پیدا ہوے اور
حضرت مسیح فقط مان سے دوسرے یہ کہ موسی صاحب جہاد تھے اور حضرت
مسیح صاحب جہاد نہ تھے حتے کہ بقول عیسائیان تا عاقبت اندیش
خود ہے صلیب پا گئے تیسرے یہ کہ انجیل سے ثابت ہے کہ حضرت مسیح
تین دن رات یا چالیس دن رات شیطان کے قبضہ مین رہے اور حضرت
موسی پر شیطان کا قبضہ ثابت نہین چوتہے یہ کہ حضرت مسیح خود فرماتے
ہین کہ مین توراۃ منسوخ کرنے نہین آیا بلکہ پوری کرنے آیا ہون تو اب
حضرت مسیح اتباع موسی ٹہہرے اور جو متبع ہوا وہ مثلیت میں داخل نہین ہوسکتا
ورنہ کل انسان مثلیت مین داخل ٹہہر جائین گے پانچوین یہ کہ موسی صاحب

ازواج تھے اور حضرت مسیح نے بیاہ نہین کیا اور نہ کوئی اولاد صلبی
چھوڑی فقط چند مرید چھوٹے مثل پادریون کے چھوڑی تو کیا چھٹے
یہ کہ حضرت مسیح آسمان پر باین جسم خاکی زندہ تشریف لے گئے اور اب تک
زندہ ہین اور حضرت موسی نے مثل کل بنی آدم کے دنیا سے انتقال کیا
اور دفن کفن سب پایا لہذا تثلیث مسیح نہوئے ساتوین یہ کہ حضرت مسیح
حسب مقولہ عیسائیان باین جسم خاکی قریب حشر کے آوین گے دنیا مین
اور عدالت فرماوین گے اور حضرت موسی کا تشریف لانا ثابت نہین تو
اب فرمائیے کہ اس توجیہات متذکرہ بالا سے جو کہ بالکل ٹھیک ٹھیک
جناب ختمی مآب کی شان مین ثابت و متحقق ہے ثبوت رسالت من جمیع
الوجوہ ظاہر و باہر ہے پھر آگے چلو اپنا کلام اوسکے منہ مین ڈالونگا اس
فقرہ مین پادری فنڈر صاحب جو کہ سب پادرون کے مقتدا تھے اپنی کتاب
میزان الحق باطلہ مطلق مین دیکھئے کوئی تاویل مارون گھٹنا پھوٹے آنکھ
بھی نہین کی ہے بجز اسکے کہ مسیح کے خبر ہے مین کہتا ہون کہ اسکا مطلب
یہ ہے کہ کل انبیا علیہم السلام کو کلام خدا کا لکھا ہوا ملا ہے اور ہمارے
حضور اقدس کو چونکہ آپ امی تھے تمام قرآن شریف زبانی معرفت جبرئیل
علیہ السلام کے نازل فرمایا گیا اسواسطے کہ بے پڑھے کو لکھ کے سمجھانا
نہین ہوتا پھر یہ فقرہ کہ جو اوسکے نہ سنیگا اوس سے حساب لونگا الخ کیسا

جناب پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ثابت ہے کہ جس نے
اونکا کہنا نہ سنا اونکا کیا اور صاحب نے حساب لیا اور حکم جہاد
عام کا دوام کو دیا کہ ظاہر ہے دستور ہے کہ جب آدمی زبانی کہنے سے
نہین مانتا تو اوسکو ہاتہہ سے سمجھاتے ہین باقی اور سبب تثلیث کتاب
استفسار و ازالۃ الاوہام مین مذکور ہین جسکا جی چاہے دیکھہ لے
زیادہ خامہ فرسائی کی کچہہ ضرورت نہین اب انجیل سے لیجیے انجیل یوحنا
باب اول آیۂ ۱۹ سے ۲۴ تک **قولہ** یوحنا کی گواہی یہ ہے جبکہ یہودیون
نے یروشلم سے کاہنون اور لیویون کو بہیجا کہ اوس سے پوچہین تو کون
ہے اور اوسنے اقرار کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ مسیح مین نہین ہون
اور اونہون نے اوس سے پوچہا پہر تو الیاس ہے اور اوسنے کہا کہ مین
نہین ہون کہا تو وہ نبی ہے کہا کہ نہین بس اوس سے کہا کہ تو کون ہے
تاکہ ہم اونہین جنہون نے ہمکو بہیجا ہے جواب دین تو اپنے حق مین کیا
کہتا ہے الخ **اقول** اس پیشین گوئی کو پادری لوگ حضرت مسیح پر لگاتے
ہین جسکا مہمل اور بے ربط ہونا ظاہر ہے بہلا مین پوچہتا ہون کہ جب حضرت
یوحنا سے پوچہا گیا کہ تو مسیح ہے اونہون نے فرمایا کہ نہین پہر پوچہا کہ تو
کیا الیاس ہے اونہون نے کہا کہ نہین تیسری بار پوچہا کہ کیا تو وہ نبی ہے
اوسنے جواب دیا کہ نہین تو اب غور فرمایئے کہ یہ فقرہ کہ کیا تو وہ نبی ہے

عیسا صاف و صریح ہمارے حضور اقدس پر صادق آیا ہے یعنے ابتدا سے
خبر پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کل کتب آسمانی سے جو چلی آتی تہی
اسیواسطے وہ لوگ جو واقف کار کتب آسمانی کے تہے انہون نے
یوحنا کو پوچہا کہ کیا تو وہ نبی ہے ورنہ اس پوچہنے کی کیا ضرورت تہی دوسرے یہ
حضرت مسیح اور حضرت یوحنا ہمعصر تہے وہ نبی کا کون موقع تہا دیکہو جو
عیسائی کہ منصف مزاج ہین اونہون نے اپنی تصنیفات مین بیان کیا
ہے کہ آنحضرت نے دعوی نبوت کیا یعنی ولیم میور صاحب اور سیل صاحب
ومسٹر جانپورٹ صاحب وغیرہ اکثر عیسائی نے اپنی تصنیفات مین لکہا ہے
قولہ کہ ظاہری چال چلن اونکا قبل نبوت کے نہایت عمدہ تہا اور انہون
نے دعوی نبوت پر معجزات دکہائے گو اونکو کوئی سحر یا شعبدہ بتائے
بلکہ سیل صاحب لکہتے ہین کہ قبل چہار دہ ۱۴ سال کے اندر پیش از ہجرت
سیکڑون عمدہ لوگون نے اسکی تصدیق کی اور کل عالم کا اقرار نبوت کسی نبی
کا ممکن نہین پہر دیکہو حضرت متی ۳ باب ۱۱ و ۱۲ آیہ یعنی حضرت یوحنا فرماتے
ہین **قولہ** کہ مین تو تمہین توبہ کے لیے پانی سے بپتسما دیتا ہون لیکن جو
میرے بعد آتا ہے مجہہ سے زور آور ہے مین اوسکے جوتیان
اوٹہانے کے لائق نہین ہون وہ تمہین روح القدس اور آگ سے
بپتسما دیگا اوسکا سوپ اوسکے ہاتہ مین ہے اور وہ اپنے کہلیان

کو خوب صاف کریگا اور اپنے گیہوون کو کھتی مین جمع کریگا پہر بہوسی کو
اوس آگ مین جو کبہو نہین بجہتی جلاویگا الخ اقول اب اسکے بیان پر ہم
عیسائیون سے فیصلہ چاہتے ہین پہلے تو یہ فرماوین کہ یہ فقرہ کہ مین تو پانی
سے بپتسما دیتا ہون لیکن جو میرے بعد آتا ہے مجہ سے زورآور ہے
مین اوسکی جوتیان اوٹھانیکے لائق نہین ہون الخ اسکے کیا معنی ظاہر
ہے کہ حضرت یحیی اور حضرت مسیح ہمعصر تہے پہر بعد کا ضمیر کسپر راجع
ہوا دوسرے یہ کہ جو میرے بعد آتا ہے مجہ سے زورآور ہے
مین اوسکی جوتیان اوٹہانیکے لائق نہین الخ یہ کیا ٹہرا اسلئے کہ حضرت
مسیح نے حضرت یحیے سے بپتسما پایا ہے تو وہ گرو یہ چیلے ہوے
تو پہر گرو چیلے کی نسبت یہ کہہ سکتا ہے کہ مین اوسکے جوتیان اوٹہانے
کے لائق نہین تمام دنیا جانتی ہے کہ پیر کو مرید پر اور گرو کو چیلے پر فوق
ہوتا ہے نہ یہ پیر مرید کے نسبت یا گرو چیلے کی نسبت یہ کہے کہ مین
اوسکی جوتیان اوٹہانے کے لائق نہین ہمنے کبہو نہین سنا کہ کسی پادری
صاحب نے اقرار کیا ہو کہ فلان ہندی جو کرسٹان ہوا ہے وہ ہم پر فوق
رکہتا ہے بلکہ ہندوستانی عیسائی کو صاحبان ولایت زرا کبہو اپنے
ساتہ کہانا نہین کہلاتے ہین الگ بٹہاتے ہین ہان یہ سنا ہے
کہ اپنے سامنے کی قاب بہجدیتے ہین کہ یہ نواب صاحب کو دو اسمین

و لائق تعظیم ہے پہر یہ کہتے ہین کہ مسیح مین شان الوہیت تہی اس سبب لیے
حضرت یحیی نے فرمایا کہ اوسکی جوتیان اوٹہانیکے لائق نہین ہون
مین کہتا ہون یہی ہندو بہی کہتے ہین کہ رام چندر و کنہیا مین شان
الوہیت تہی پہر پادری لوگ کیون آپکو حق پر اور اونکو باطل پر تبلاتے ہین
سبحان اللہ یہ وہی مثل ہوئی بیل نہ کودا کودے کون یہ تماشا دیکہے
کون بہائیو جائے غور ہے کہ ہمارے حضرت شافع امم یعنی رسول اکرم صلعم
نے کوئی جبل فقیرے یا ریاست کا چالیس برس کے عرصہ مین نہ پہیلایا
تہا اور بعد دعوی نبوت باقرار سیل صاحب ۱۲ برس کے عرصہ مین اسلام
کی تلوار میان سے نہ نکلی تہی حالانکہ قبل از ہجرت کوئی گہر مدینہ مین مسلمان سے
خالی نہ تہا اور بعد ازان مین کہتا ہون انتقام بہی شروع ہوا تو عجیب بے سروسامانی
تہی جنگ بدر مین تین سو آدمی اور دو گہوڑے اور تیرہ تلوارین تہین اور
ہمیشہ حضرت کے لشکر کا یہی حال رہا ہے نہ فوج کے رسالے و پلٹنین تہین
نہ توپخانہ میل باتری اور نہ سیل نہ گولہ نہ رو پیہ پیسا نایاب بلکہ سراسر کم نہ قواعد
و پریڈ کا ڈہنگ بروقت غلبہ اشتہار بشکم لپیٹہ نہ تنگ نہ لشکر کی چہاونی نہ
فرودگاہ نہ ڈیراؤ نہ ڈاکٹر ہمراہ جوشی گہاؤ نہ ناجہ تہا جس سے اساس لیاقت
کا ہو سجاؤ نہ کچہری کا کوئی مکان نہ ناظر نہ منشی نہ کوئی روبکار نویس نہ کمیٹی تجویز
انکمٹ رعایا کے نہ کاغذ اسٹام نہ کوئی ولیعہد نہ قائم مقام نہ محصول جنگی نہ سکرات

امر [illegible]

تہا نہ کسی طرح کی تجارت نہ دین لین کا لیکہا نہ خیمہ نہ چہولداری نہ کوئی خیرخواہ
ہندسی جو کرے یاری نہ حرب ضرب کی گہات نہ قاعدہ چاندماری فقط اپنا کل
حال فضل ایزدباری مسجد جائے وعظ و ابلاغ رسالت تہی ایک حجرہ اپنا
مکان تہا پہر یہ انتظام اور فتوحات متواترہ جسکی نظیر دنیا مین نہین بموجب
تحریر ریڈ صاحب کے بہلا بنے تائید خدا کہان ممکن تہے یہ سادگی اور یہ
آزادی اور سیر یہ آبادی دیکہو بیشک سلطنت موسوی سے بہی کہین زیادہ
فروغ تہا جو دروغ محض کو ہرگز نہین ہوسکتا مگر افسوس بعضی آنکہین ایسی تی
ہین جو نور آفتاب کو ہرگز نہین دیکہتین جیسے جانورون مین چمگادر
کی آنکہہ اور آدمیون مین پادری لوگ اگر ایسے لوگ خدا کی خدائی کا بہی نہ اقرار
کرین تو ثبوت مشکل ہے اب ایک بات یہ بہی سننکے قابل ہے کہ بعضے
پادری صاحب یہ بہی فرماتے ہین کہ ہماری نجات کفارہ مسیح پر منحصر ہے
اور مسلمانون کے لیے کوئی کفارہ معقول نہین ہے مین کہتا ہون کہ پہلے
ثبوت کفارہ تو کر لیا ہوتا تب ایسا فرماتے تو بجا تہا لہذا سننیکے بات ہے
کہ آپکی مقتدا پادری فنڈر صاحب کا کتاب میزان الحق باطلہ مطلق و
مفتاح الاسرار مین یہ بیان ہے **قولہ** خلاصہ تقریر پادری صاحب کا یہ ہے
کہ اگر کوئی نجات دہندہ نہ ہو تو ہمیشہ آدمی پر عذاب الٰہی رہے اور ہمیشہ
انسان ہلاکت ابدی مین رہے پس ضرور ہوا کہ کوئی انسان کی گناہون کا

کفارہ ہو اور وہ کفارہ اس قسم کا ہو کہ خدای عادل اوسے قبول کر لے
اور ایسا کفارہ واجب ہے کہ قسم آدم زاد سے نہ ہو اسلیے کہ انسان
گنہگار ہے اور گنہگار گنہگار کو بخشوا نہین سکتا پس اللہ تعالے
نے اپنے بیٹے کو اسلیے کفارہ گنہگار ونکے بھیجا اور وہ مخلوق کے پاس
آیا اور مجسم ہوا اور اوسنے سبکے گناہ اپنی جان پر اوٹھائے اور بدکارون
مین شمار ہوکر سبکے گناہونکی سزا آپ پائی اور سولی پر چڑہا اور مارا گیا
اور جہنم مین اوتارا گیا اور تمام مخلوق کو گناہون سے پاک و صاف کیا
اور تین دن کے بعد زندہ ہوکر آسمان پر چلا گیا اور خدا کے داہنے ہاتھ بیٹھا
الخ اقول مین کہتا ہون کہ یہ تقریر سراسر خبط ہے نہ ربط ہے اسلیے
کہ اگر یہ تجویز صحیح ہو تو لازم آتا ہے مسیح ابن اللہ نہ ٹھہرین بلکہ مجرمین ابن اللہ
قرار دیے جاوین اسواسطے کہ اللہ تعالی کو مجرمون کی خاطر زیادہ ہوئی کہ اونکے
بدلے معصوم کو ملعون کر کے جہنم مین بھیجا اور مجرمون کو نجات دیا پس
ظاہر ہے کہ جسکی خاطر زیادہ ہو چاہیے کہ وہ ابن اللہ ٹھہرے دوسرے
یہ کہ حضرت مسیح من حیث الجسم کفارہ ہوئی یا من حیث الروح سو من حیث
الروح تو کفارہ ہونا ممکن نہین ہے اور من حیث الروح وہ حسب تشخیص عیسائیان
اللہ ہین اور الوہیت مقدور رعیت کے نیچے نہین کہ کوئی اوسے پکڑ سکے
اور صلیب دے سکے کیونکہ روح غیر محسوس چیز ہے تو اب ثابت ہوا

کہ من حیث الجسم کفارہ ہوے اور من حیث الجسم حسب تشخیص پادریصاحب دو قسم آدم زادسے ٹھہرتے ہین لیس دونون شقون مین کفارہ ثابت نہوا تیسرے یہ کہ اگر کفارہ صحیح ہو تو لازم آتا ہے کہ جمیع احکام مثل قصاص و تعزیرات قانونی باطل ہون اسلیے کہ جو جرم سنگین سے سنگین تر صادر ہوگا اوسکی بہی سزا مسیح اوٹھا چکے اب مجرم کو سزا دینی ظلم ہے حالانکہ مسیحی سزا پاتے اور دیتے ہین اور اگر یہ عذر مسیحی پیش کرین کہ کفارہ سے عذاب اخروی ساقط ہوا نہ دنیاوی تو اوسکا جواب یہ ہے کہ یہ تشخیص آپ لوگون کی محض بیجا ہے اسلیے کہ جب خداے عادل ایک مجرم کو جرم نہ جانے اور سزا نہ دے اور حکام سزا دین سبحان اللہ یہہ وہی مثل ہوئی کہ متخاصمین راضی شوند قاضی راضی نمیشود چوتہے یہ کہ کفارہ باطل ہے اسلیے کہ فعل نبی کا امت کو واجب ہے نہ مباح لیس جو کچہ کہ نبی کرے وہ امت کو بہی کرنا چاہیے بعد اس تمہید کے کہتا ہون مین کہ کفارہ باطل ہے اور اگر علماء مسیحی کفارہ صحیح جانتے ہین تو ضرور ہوا کہ ایک ایک بار سب مسیحی اقتداءً للمسیح جہنم کی سیر کر آدین اور جہنمی کے لفظ بد سے بچا ہین بلکہ جو کوئی انکو اس لفظ سے یاد کرے یا پکارے اوسکی نہایت مشکور ہون کہ مسیح کے منصب مین شریک کیا واہ واہ صاحب کیا اچہا کفارہ ہے کہ جس جانب سے جہت کفارہ بچانا ضرور تہا وہان کے راہ دکہادین

اور اپنی جان سخت مین کو ادین اب سنا چاہیے کہ لکھنؤ مقام امین اباد
مین ایک پادری صاحب ہندی نژاد جنکا لقب فلیپ صاحب قرار پایا ہے
مین نے دیکھا کہ وعظ فرما رہے ہین اور خلقت بہت زیادہ سان گردوپیش
جمع ہے اور بہت ایک قابلیت کے ساتھ یہی مضمون بطالت مشحون
کفارہ کا سمجھا رہے ہین قضا کار بقول شخصے شیطان کے کان بہرے
کہین بندہ بہی وہان وارد ہوا پہلے مین نے اونکی خوش بیانی اور لسّانی
کی نہایت تعریف کی جب سلسلہ کلام فیما بین خوب مستحکم ہوگیا تب مینے
کہا کہ کفارہ مسیح کہین کتاب سے پایا نہین جاتا فقط پادری فنڈر صاحب کا
مثل بیان عماد الدین بیدین ایک عندیہ یا ذہنی تشخیص ہے اسپر اوقہقہہ
مارا اور فرمانے لگے کہ آپ وکیل ہین ایسا نہ فرمائیے ہمارے علما دیندار
سعادت شعار ایسے نہ تہے کہ اپنے ذہن سے کوئی تشخیص گڑہ لیتی
برابر کل کتب آسمانی اور صحائف انبیا ما قبل مین کفارہ مسیح کی خبر ہے
مین نے جواب دیا کہ قبلہ کل کتب جنکو آپ آسمانی کہتے ہین اونکے
ترجمے اور اصل عبرانی میرے کتب خانہ مین موجود ہین اور مینے اسقدر
مزاولت کی ہے بقول شخصے کہ ہر آیہ کے تلے میرا جہونپڑا لگا ہوا ہے
والا کفارہ مسیح کا مضمون میری نگاہ سے نہین گذرا فرمایا کہ نہین اشعیا
نبی کی کتاب مین وہ امام سی فرماتے ہین **قولہ** ایک برہ کی قربانی سے

نجات ممکن ہے الخ سو وہ بروے سیح ہے کہ پاک بازتہا مین نے کہا کہ یہہ تشخیص آپکی حسب بیان آپکے مسیح پر صادق نہین آتی اسلیے کہ عام بات ہے یعنی قربانی کی یہ معنی ہین کہ مسلمان مینڈہا یا دنبہ یا گاو یا شتر وغیرہ لاوے اور اوسکو بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کے ساتھہ نام خدا سے بزرگ و برتر کے ذبح کرے اور گوشت اوسکا للہ تقسیم کردے تب قربانی ٹہریگی اور آپ لوگونکا یہ عقیدہ ہے کہ معاذ اللہ حضرت مسیح علیہ السلام کو یہود مردود نے ایک ٹکٹی لکڑی پر لٹکا کے دونوں ہاتہہ پہیلا کر دو پر میک ٹہونک کے چہوڑ دیا کہ بہت عرصہ مین بہزار تکلیف وہ جان بحق ہوے تو فرمائیے یہ کفارہ و قربانی نہ ٹہری بلکہ ایک قسم کا جہٹکا ٹہرا جیسا کہ اہل اسلام مین مشہور ہے کہ جو جانور ہنود وغیرہ اپنے طور پر گردن مارتے ہین تو وہ جہٹکا کہلاتا ہے اسیر فرمانے لگے کہ پہر یہ اشعیا نبی کا اشارہ کدہر ہے مین نے کہا کہ عقلا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی طرف البتہ یہ اشارہ پایا جاتا ہی کہ اونکو اشقیا نے بہت ہی حیثیت سے جیسا کہ مین نے بیان کیا عائد ہوسکتا ہے اور بعض مقام اگلے صحائف انبیاء بنی اسرائیل مین ذکر شہادت اور معرکہ کربلا کا اشارہ بہی ہے اگر آپ فرمادینگے تو مین دکہلادونگا غرضکہ خاموش ہوے روپوش ہوگئے اب ایک بات اور اس کفارہ کی بحث مین بیان کرتا ہون جو کہ یاد رہی وہ یہ کہ صاحب واقع لودیانہ کو لکہا ہے

وہو ہذا۔ دیکھو کتاب امثال کے باب ۲۱۔ آیہ ۱۸ مین ہے **قولہ** کہ شریر لوگ صادقون کے بدلے اور خطاکار راست بازونکے عوض فدیہ ہونگے آلخ اور نامہ اول یوحنا کے باب ۲۔ آیہ ۲ مین ہے **قولہ** اور وہ ہمارے گناہون کا کفارہ ہے فقط ہمارے گناہون کا نہین بلکہ تمام دنیا کے گناہون کا آلخ **اقول** بیان پر مین سخت حیران ہون کہ امثال والی آیہ تو معلوم ہوتا ہے کہ بدلوگ نیک لوگون کا کفارہ ہو آرہے ہین جس سے کفارہ مسیح باطل ہوتا ہے کیونکہ مسیح نبی معصوم اور کمال نکوکار تھے بھلا ہم بدکار بندونکے لیے کیون کفارہ ہونے لگے لیکن جب دوسرے آیہ نامہ یوحنا والی سے مسیح کا تمام دنیا کے واسطے بالعوض گناہ کے کفارہ ہونا ثابت ہوتا ہے بیان امثال والی آیہ پر اگر نظر کرین تو معاذاللہ نقل کفر کفر نباشد حضرت مسیح کا سب دنیا کے بدکارون سے بدکار ہونا ثابت ہوتا ہے وجہ اس تناقض کی بیان فرما دیجیے پھر مین پوچھتا ہون کہ یہہ جو بعضے پادری صاحب دعوی کرتے ہین کہ مسلمانون کے واسطے کوئی کفارہ معقول نہین ہے یہ سراسر لغو معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب ہم کتاب امثال کی آیہ کو دیکھتے ہین اور پھر تمام دنیا کے رجسٹر مردم شماری کو غور کرتے ہین تو ہر سال بت پرستون اور عیسائی اور یہودی وغیرہ کے گنتی جو کہ منکر رسالت جناب ختمی مآب کے ہین مسلمانون سے زیادہ پاتے ہین جس سے

ہر فرد مسلمان کے واسطے متعدد کفاری پائے جاتے ہین علاوہ برین
آیہ نامہ اول یوحنا والی کے مطابق جب مسیح تمام جہان کے واسطے
کفارہ ہوگئے ہین تو بہلا سمجھو تو سہی کہ ہم مسلمانون کے واسطے جو کہ
اللہ تعالے کی توحید پر ایمان رکھتے ہین اور حضرت عیسی علیہ السلام کی
نبوت اور اونکی والدہ ماجدہ بی بی مریم کی صادقہ اور صدیقہ ہونے اور
نیز ایمان یہود کی تہمت زنا سے بری و پاک دامن ہونیکا اعتقاد مضبوط
رکہتے ہین کیونکر کفارہ نہ ہوئے ہونگے بلکہ اگر کوئی منصفی کرے تو حیات
ابدی کی مستحق فقط مسلمان ہی ہو سکتے ہین تو اب یہ دعوی پادریصاحبان
حال و استقبال کا کیسا رد ہو گیا اور یہہ مسلمانون کے عوض مین کفارہ
ہونا کفار کا از روی تحقیق حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلم ہے صحیح مسلم
مین ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم جسکا ترجمہ یہ ہے **قولہ** کہ لاوینگے کچہ لوگ مسلمان
اپنے گناہ پہاڑون کے برابر خدا اون گناہون کو اونسے معاف کریگا
اور اون گناہونکو یہود و نصاری پر رکہدیگا الخ دیکہو یہی بات آئیہ امثال والی
سے پائی جاتی ہے اور اس حدیث کے شارح نے لکہدیا ہے کہ اس حدیث
مین وہ لوگ مسلمان مراد ہین جنکو یہود و نصاری سے سخت تکلیفات
پہونچی اور اونہون نے صبر کیا تو اب اس صورت مین یہود و نصاری ہی

تکلیف پاتے ہوںوالے بظاہر واعظین و نصاری ہین کیونکہ اسوقت کے یہود و نصاری اور مشرکین لوگ جب دین اسلام کی نسبت زبان و رازی یا زاری کرتے ہین اور یہ واعظین لوگ اونکا دندان شکن جواب دیتے ہین اور اپنا وطن چھوڑکے غیر ملکون مین جاتے ہین اور صعوبات سفر اوٹھاتے ہین اہذا مستحق اس کفارہ کے یہی لوگ ہوئے یا جو لوگ کہ ان واعظین کی تائید کرتے ہین زبان سے اور زر سے وہ بہی مستحق اس کفارہ کے ٹھہرینگے پہر دوسری حدیث مشکات شریف مین بروایت مسلم مروی ہو جسکا ترجمہ یہ ہے **قولہ** کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو خدا ہر ایک مسلمان کو ایک یہودی یا ایک نصرانی دیگا پہر فرماویگا کہ تیری دوزخ سے مخلصی کا یہ بدلہ ہو الخ لعینی تیری عوض مین یہ یہودی و نصرانی دوزخ مین جاویگا اس حدیث کا بہی وہی مطلب ہے جو پہلی حدیث کا تہا کہ جن لوگون نے اہل کتاب کے خطرون اور رسوائیون کے برداشت کی پس اونکو یہ جزا ہوگی سو یہ وہی لوگ ہین جو نصاری مین بدل مشغول ہین اور وہ لوگ بہی جو ان لوگون کی امداد کرتے ہین زبان سے یا زر سے لہذا مسلمانون کو ثابت قدم رہنا چاہیے امر و نہی کے بیان کرنے مین کچہ کسر نکرین اسلیے کہ خداوند تعالے قرآن شریف مین فرماتا ہے کنتم خیر امۃ تا آخر ترجمہ یعنی ہو تم بہترین امت سے چن لیے گئے ہو لوگون مین سے تو کہ حکم کرو

بھلائی کا اور منع کرو برائی سے اور تم ایمان لائے ہو ساتھ اللہ کے اور اگر ایمان لاتے اہل کتاب البتہ بہتر ہوتا واسطے اونکے بعضے اون مین مومن ہین اور اکثر اونکے فاسق ہر گز نہ ضرر پہونچاوین گے تمکو مگر تھوڑے ایذا اور اگر لڑائی کرین تمسے پیٹھ پہر جاوین گے الخ اس آیہ مین خاصتون یعنی کافرون کے مفسرین نے بتایا ہے اور بعض ایماندار سو وہ ہین جو کہ مسلمان ہو گئے یا آیندہ ہونے والے ہین پس مسلمانون کو چاہیے کہ یہ منصب جو کہ خداوند تعالے کی طرف سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا عطا ہوا ہے ہاتھ سے جانے نہ دین اور طریق امر بالمعروف کا جیسا کہ اللہ صاحب نے اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد کیا ہے اوسی طور سے کیا کرین جیسا کہ سورہ نحل مین ہے ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ ترجمہ یعنی بلاؤ طرف راہ پروردگار اپنے کے ساتھ حکمت کے اور نصیحت نیک کے الخ اور اگر مخالفین لوگ کچھ قیل و قال کرین یعنی دین اسلام پر اعتراض کرین تو پھر خدای تعالے ساتھ ہے یہی فرماتا ہے وجادلہم بالتی ہی احسن الخ ترجمہ اور جھگڑا کرو اونسے ساتھ اوس چیز کے کہ بہتر ہے یعنی مباحثہ کرو ساتھ یہود و نصاری کے تو ساتھ دلائل عقلی و نقلی کے مباحثہ اور مناظرہ کرو نہ یہ کہ صرف دنگا و فساد ہو یا فحش زبانی کی باتین ہون اسلیے کہ اس سے کچھ دین اسلام کی حقیت نہین ثابت ہوتی

بلکہ موجب بدنامی کا ہے اور باعث مخالفت خدا اور رسول کا پھر دوسری جگہ فرماتا ہے لاتجادلوا اہل الکتاب الا بالتی ہی احسن ترجمہ اور مت جھگڑا کرو اہل کتاب سے مگر وہ کہ بہتر ہو یعنی سہولیت سے گفتگو کرو اور اونکی ایذا رسانی سے خوف کرکے یا صرف براہ خیرخواہی دین اسلام سے منہ موڑنا یا اوسکی اعلان سے سستی کرنا بڑی قباحت کی بات ہے دیکھو سورہ عنکبوت کے شروع مین صاف صاف ارشاد ہوتا ہے الم احسب الناس تا آخر ترجمہ کیا گمان کیا ہے لوگون نے یہ کہ چھوڑ دیے جاوینگے اتنے ہی پر کہ بسے کہہ لیوین کہ ایمان لائے ہم اور وہ نہ آزمائے جاوین الخ اور آزمایش خدا کی طرف سے طرح طرح کی ہے جیسا کہ فرماتے ہین ولنبلونکم بشئی من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات تا آخر ترجمہ یعنی البتہ ہم آزماوینگے تمکو کچھ بھوک اور خوف سے اور نقصان مال و جان سے اور پھل سے یعنی نفع دینا ہے اور خوشخبری دی ای محمد اون لوگون کو کہ جب پہونچے مصیبت یا سختی کہتے ہین کہ ہم اللہ کے ہین اور اوسیکی طرف پھر جانا ہے الخ پس دین کی بابت مصیبت پر صبر کرنا اور ثابت قدم رہنا موجب خوشنودی الٰہی کا ہے اور اگر خوف یا اذیت کے باعث سکوت اختیار کرے تو یہ بھی نہیں بنتا دیکھو اللہ تعالے خود جناب رسالتپناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت صاف صاف اپنے کلام پاک مین فرماتا ہے

یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک تا آخر ترجمہ یعنی اے رسول ہمارے
پہونچا دے جو کچھہ کہ نازل ہوا طرف تیرے پروردگار تیرے کی طرف سی پس
اگر نہ کہا تو نے لوگونکو یا نہ پہونچایا تو نے احکام اوسکا یعنی اپنے رب کا اور اللہ
بچاویگا تجکو لوگون سے الخ تو اب جب آنحضرت کو سکوت کرنا درست نہ تہا تو
امت کے لوگون کو کب درست ہوگا اور پہر دیکہو اسکے مطابق حدیث
بہی موجود ہے الساکت عن الحق شیطان اخرس الخ ترجمہ یعنی حق بات
سے چپ رہنے والا شیطان گونگا ہے اسیطرح دوسری حدیث بہی موجود
ہے جسکا ترجمہ ہم لکہے دیتے ہین الحدیث یعنی جب ظاہر ہووے فتنہ
اور ساکت رہے عالم لیس لعنت ہے اوسپر اللہ کی الخ لہذا اب مسلمان بہائیونکی
خدمت مین عرض ہے کہ اسوقت آخر مین یہ فتنہ ظاہر ہوا کہ بازارون مین
وعظ ابطال رسالت و قرآن قوی البرہان کا پادری صاحبون اور کالے
کرستانون کی ذات سے جبکہ ظاہر و شروع ہوگیا اور معاذ اللہ تفسیر قرآن
نیچری صاحبونکی ذات قریب الممات کی بدولت ذہنی خلاف مذہب جمہور
و قواعد صرف و نحو کے طبع ہوکر مشتہر ہونے لگین تو اب آپ لوگونکو بہی
سکوت مناسب نہین قدم درجے سیکہنے کوشش کرنا چاہیے اور ان
لوگون کی لغویات ہرگز نہ سننا چاہیے یہ بات بخوبی ظاہر ہے کہ دین کی دو ہی
چیزین ہین اعتقاد صحیحہ اور عملیات صالحہ سوان لوادر کل جدیدیون مین مفقود ہین

اور پہر دعوی یہ ہے کہ ہم دین عیسوی پہیلاتے ہین اور نیچری بزرگ
نیچری فرماتے ہین کہ ہم ٹہیٹ اسلام دین نیچریہ بتاتے ہین تو اب ان
لوگون سے کوئی پوچہے کہ صاحب اعتقاد ایکا تو ایک خدا کا تین خدا ٹہرا
اور نیچریہ کے اعتقاد کے بموجب تو اس عالم کا کوئی صانع ہی نہین قرار پاتا
اور پادری صاحبون کے نزدیک اعمال صالحات کے کچہ ضرورت ہے
نہ رہی جتنے کہ جتنے گناہ سرزد ہونگے وہ عیاذا باللہ حضرت مسیح کے
ماتہے تہوپے جائین گے پہر وہ ترقی دین کیا چیز ہے کہ جسکے پہیلانے
کے لیے یہ دہوم دہام ہو رہی ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے **بیت**
منتر تو سنا تہا پہ منتر نہ سنا تہا اُس زلف کے کاٹیکا منتر نہ سنا تہا
دیکہو گبین صاحب مورخ لکہتا ہے **قولہ** کہ حضرت محمد صاحب حسن مین
ممتاز تہے اس نعمت ظاہری کی کوئی شخص تحقیر نہین کر سکتا الا وہ لوگ جنہیں
خدا نے اس سے محروم رکہا ہے حضرت کا حسن ایسا تہا کہ جب آپ گہر مین یا
باہر وعظ فرماتے تہے تو قبل اسکے کہ زبان مبارک سے کچہ فرماوین سامعین
انکی صورت ہی دیکہہ کے عاشق ہو جاتے تہے اور تمام محفل مین غلغلہ
تعریف کا بلند ہوتا تہا اور لوگ کہتے تہے کہ سبحان اللہ کیا رعب و سطوت
ہے رسوم روزمرہ مین حضرت اپنے ہم وطنون سے خلق اور تہذیب
سے پیش آتے تہے اور امرا اور اہل مقدرت سے بڑی تعظیم و تکریم سے

ہمکلام ہوتے اور ساتھ ہی اسکے یہ بھی تھا کہ غریب ترین باشندگان مکہ
سے نہایت خلق اور مروت فرماتے پھر تذکرہ حضرت علیہ مصنفہ رئین صاحب
باب ۵ مین لکھا ہے **قولہ** کہ حضرت موسی اور حضرت محمد صاحب فقط صاحب
علم نہ تھے بلکہ صاحب عمل بھی تھے اور ان دونون پیغمبرون نے اپنے ہموطن
اور معاشرین کو عمل کی تاکید کی ہے الخ پھر جانڈ یونپورٹ صاحب لکھتے ہین
قولہ کہ اسکا انفصال مشکل ہے کہ حضرت پر کس قسم کی بیخودی طاری ہوتی
تھی لیکن یہ امر یقینی ہے کہ بوقت نزول وحی حضرت پر فکر کا غلبہ ہوتا تھا
اور یہ قول بعضے عیسائیان تعصب مزاج کا کہ حضرت کو صرع کی بیماری تھی یعنی
مرگی کے دورے آتے تھے یونانیون کی نفسانیت سے ایجاد کیا ہے
ان لوگون نے آپکو ایک نئے مذہب کا بانی سمجھ کے ازراہ عداوت اور
اوس حالت بیخودی کو آپکے اخلاق مین ایک نقص اور عیب قرار دیا تھا
جو کہ عیسائیان راست باز کے نزدیک قابل زجر اور توبیخ کے تھا الخ غرضکہ
ایسے ہی چیچرس اور راڈویل اور اسپرنگر اور انریبل ولیم میور صاحب وغیرہ
مورخین عیسائیون کی شہادت ہے پھر دیکھو دیباچہ قرآن شریف مصنفہ پادری جی ایم
راڈویل صاحب صفحہ ۲۲ مطبوعہ ۱۸۶۱ء مین تحریر فرماتے ہین **قولہ** کہ دلیلون
سے ثابت ہے کہ محمد کے سب کام اس نیک نیتی کی تحریک سے ہوتی تھی
کہ اپنے ملک کے لوگون کو جہالت اور بت پرستی کی ذلت سے چھڑا دینا

اور یہ کہ نہایت مرتبہ کی خواہش اونکے یہی تہی کہ سب سے بڑا امر حق یعنی توحید اللہ کا جو اونکے روح پر غالب اور بہ مستولی ہو رہا تہا اشتہار کرین اور محمد کی سیرت ایک عجیب نمونہ تہی ایسی قوت دینات جو ایسی شخص مین ہوتی ہی جسکو خدا اور قیامت پر اعتقاد کامل ہوتا ہے اسمین جو کچھ نتیجے نکالے جاوین پہر اونکی ذات کریم اور سیرت صداقت مشحون سے ہمیشہ اونکو اون لوگون مین تصور کرنا چاہیے جنکو اخلاق اور ایمان اپنے ابنا جنس کے تمام حیات دنیوی پر ایسا اختیار حاصل ہے الخ پہر مسٹر جانڈ بنورٹ صاحب نے کہا کہلی اقرار کیا قولہ کہ مجہے اسمین شک نہین ہے کہ اوس شے سے جسکی آنے کی خبر اپنے ہاتہونے بین سے موسے نے بنی اسرائیل کو دی ہے اور فارقلیط جسکی خبر مسیح نے انجیل یوحنا مین دی ہے محمد صاحب مراد ہین الخ اور مسٹر کاڈفری ہنکس نے اپنی کتاب ابالوجی فر قسم ہی محمد مین جسکا ترجمہ اور دو جناب مولوی محمد مذہب نیچریہ سید احمد خانصاحب بہادر سی ایس آئی نے کروایا ہے اور بنام نہاد حمایت الاسلام چہپوایا ہے اس تحقیق شرح و بسط سے بیان کیا ہے کہ ایسا بیان مین نے کسی مسلمان کے کتاب مین نہین دیکہا فقط **اقول** اب ایک بات یہ بہی قابل یاد رکہنے کے ہے کہ بعضے باوریان یہ بہی کہہ ڈالتے ہین کہ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی بشیر کوئی نہین ہوئے مین کہتا ہون کہ جیسی بشین گوئیان ٹہیک ٹہیک اور

درست و سلیم ہارے جناب ختم رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہی ہیں
اور ظہور میں آئیں ویسی کسی انبیا بنی اسرائیل سے نہیں ہوئیں منجملہ غیب بخور
فرماوین حدیث کے اوستادون نے روایتیں کی ہیں از انجملہ ایک یہ صحیح حدیث
ہے قولہ کہ آنحضرت نے فتح مکہ و بیت المقدس و مین و عراق کے صحابہ
کو خبر دی تہی کہ میرے صحابی خزائن شاہ فارس اور شاہ فرنگ کے آپس میں
تقسیم کرینگے اور ایرانیون کی لڑکیان اونکی خادمہ ہو جاینگی سو یہ
سب صحابہ کی زندگی میں واقع ہوگیا کہ خلافت میں خلیفہ صاحب دوم رضی اللہ
عنہ کے بی بی شہر بانو دختر یزدجرد جناب امام حسین علیہ السلام کے نکاح
میں آئین اور مسماۃ مہربانو حضرت عبداللہ ابن عمر رضہ کے تصرف میں الخ پہر
دوسری حدیث قولہ یعنے آپ نے خبر دی تہی کہ فارس اسلام کے ہاتہ
ایک ٹکر یا دو ٹکر لیکر نیست و نابود ہو جائیگا پہر قیامت تک پارسی تخت
پر نہ بیٹہیگا اور فرنگیونکا راج ہد تون تک رہنا ہے فرنگی خشکی تری دو
ین یعنی دریا پر حکومت بہی خوب کرینگے اور جب دنیا آخر ہونے لگیگی تو بڑا
روج کرینگے الخ اقول سو ظاہر ہے کہ فرنگیونکا راج قائم ہے برخلاف
رسیون کے کہ اونکا راج بروئے زمین پر کہین ایک موضع بہی نہیں ہے اور انکا
یا آخر قریب ہی دیکہو فرنگیونکا راج بڑہتا جاتا ہے پہر مسلم علیہ الرحمۃ مستورد
رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے قولہ کہ مین نے پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متصل سنا ہے کہ قیامت نہین آویگی مگر یہ
کہ فرنگی سب آدمیون سے زیادہ ہولین گے پہر مسلم نے بسند ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے **قولہ** کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے زمانہ
یعنے اونکے پہر آنیکے وقت مین قسطنطنیہ فرنگیون کے قبضہ مین ہوگا پہر
ایک پیشین گوئی یہ ہے **قولہ** کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ہے کہ زمین کے گوشے خدا نے مجھے دکہائے اور مینے زمین کے
پورب پچہان کی طرف دیکہا اور میری امت کا راج رفتہ رفتہ پہونچ رہیگا جو گوشے
مجکو خدا نے دکہائے **اقول** اب دیکہو یہ پیشین گوئی کیسی پوری ہوئی
اور اس فرق باریک پر غور کرکے ایمان لاؤ کہ حضرت نے جو فرمایا تہا کہ مینے
پوربا و پچہان کی گوشے دیکہے پس اوسکے موافق مذہب اسلام پورب
پچہان تک جیسا پہیل گیا ویسا جنوبا اور شمالا نہین پہیلا یعنے ہندوستان
سے دریاے ملنج تک پہر یہی ایک پیشین گوئی ہے **قولہ** یعنے حضرت
نے فرمایا تہا کہ پچہم والے مسلمان ہمیشہ غالب رہین گے جب تک خدا کا
حکم اونکے پاس پہونچے مطلب یہ کہ قیامت آجاوے اور مراد پچہم والون
سے شام اور بیت المقدس کے مسلمان ہین کیونکہ شام حجاز سے پچہم
کو واقع ہے اور ابی امامہ کی روایت مین لفظ اہل شام صاف موجود
ہے آب جای غور ہے کہ پیشین گوئی کیسی ٹہیک پوری ہوئی سلطان

صلاح الدین کے وقت مین جب تمام یورپ نے متفق ہوکر مسلمانون کو
شام سے نکالنا چاہا تو انجام یہ ہوا کہ بلسینایان مین چالیس لاکھ فرنگیونکی
قبرین بنانا پڑین اور ہمارے حضور صادق و مصدوق کے فرمانے کے
بموجب اہل شام ہی غالب رہے جیسا کہ ڈاکٹر ٹیلر صاحب نے اپنی تصنیف
لب التواریخ مین لکھا ہی اور اپنے ان لڑائیون کا نام کروسیڈ یا جہاد مقدس
نام رکھا ہے الخ پھر ایک پیشین گوئی یہ ہے **قولہ الحدیث** ان ہلاک امتی
علی یدی اغلمہ من القریش میری امت یعنی اصحابون کی تباہی قریش کے
چند لونڈون کے ہاتھ سے ہوگے مراد حضور کی یزید اور مروان کے
بیٹون سے ہو چنانچہ ایسا ہی ہوا پھر ایک پیشین گوئی یہ ہے **قولہ الحدیث**
کیف بک اذا البست سواری کسرا ترجمہ یعنی ایسراقہ تیرا کیا حال ہوگا جب
شاہ ایران کے کڑوے تجھے پہنائے جائین گے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ
بعد وفات خلیفہ صاحب اول کے خلیفہ صاحب دوم کی خلافت مین ملک
ایران فتح ہوا اور کسرا پرویز شاہ ایران کے کڑوے غنیمت مین آئے اور
حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے سراقہ کو پہنائے اور فرمایا کہ شکر
خدا کا جسنے یہ کڑوے شاہ ایران کے ہاتھ سے اتروائے اور سراقہ کو
پہنوائے غرضکہ اسی طرح سے اور بہت سی پیشین گوئیان ہین کوئی کہان تک
لکھے نہ کہ حضرت مسیح کی پیشین گوئی دیکھو حضرت متی کی انجیل باب ۲۴ آیت

مسیح کا قول **قولہ** کہ انمین سے جو یہان کہڑے ہین بعضے ہین جو موت کا مزہ جب تک کہ ابن آدم کو اپنے بادشاہت مین آتا نہ دیکہ لین نہ چکہین گے الخ ایہا پادری صاحبون سے پوچہنا چاہیے کہ اونمین سے کون باقی ہے اور حضرت مسیح ابہی تک تشریف نہین لائے ہمارے امام آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتظار مین بیٹہے ہین ہان اگر کوئی پادری صاحب یا ہندی کرسچن مثل میان عماد الدین جنہے دین یا مولوی صفدر علی صاحب پادریان حال کے نائب یا جیسی کہ سید احمد خان صاحب جج بنارس کے کہ انہون نے کچہ حواری بہی جمع کیے ہین یہ فرماوین کہ یہ ان لوگون کی طرف اشارہ ہے تو پہر مردہ جلانا پڑیگا ایک روٹی سے سیکڑون آدمیونکو کہلانا پڑیگا وغیرہ بجز کو بدعا دیکر سوکہانا پڑیگا تب مسیح ہونا مانا جائیگا تہو کون تسلیم سانا جائیگا **اقول** بہائیو یہ بات خوب شرح وبسط سے ثابت ہے کہ یہود ونصاری کے علمانے جب بشارت واضحہ ہمارے عالیجناب کی کتب عہد عتیق وجدید مین پائی ہین تب وہ اسلام لائے ہین ورنہ قبل اجراے حکم جہاد بلا جبر واکراہ کیون وہ لوگ ایمان لاتے اپنا خانمان چہوڑتے عزیز واقارب سے منہ موڑتے سیکڑون طرحکی قیدین شریعت اسلامیہ کی سہتے کہلے بندون مثل عیسائیان کے آج الوقت کے کیون نہ رہتے دیکہو پہلی صدی مین یہود کے علما جیسے عبد اللہ ابن سلام اور داود ابن شعبہ وثعلبہ ابن اور مخیریق وکعب احبار وغیرہ اور

ملقبہ ودوم

نصاریٰ کے علما جیسے بحیرا راہب اور وہ جرجیس بھی کہلاتا ہے اور نسطور حبشی اور ضغاطرہ یعنی وہ روم کا بشپ جو دحیہ کلبی پیغمبر صاحب کے ایلچی کے ہاتھ پر مسلمان ہوا تب اوسکو رومیون نے مار ڈالا اور جارود اور نجاشی ابی سمنا یعنی حبش کا بادشاہ اور وہ جسکے سب قسیس اور رہبان یعنی پادری صاحبان اور منک لوگ جو حضرت جعفر ابن ابیطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ مین آکر مسلمان ہو گیا پھر دیکھو آپکی صحبت نبوت اور عموما رسالت کا ہرقلیس یعنی قیصر روم اور مقوقس بادشاہ مصر قبطی عیسائی اور ابن صوریا اور حیی بن اخطب علماء یہود وغیرہ نے اقرار کیا ہے اگرچہ حسد اور شقاوت ازلی اونکو مانع رہے اور مسلمان نہین ہو پھر بعضے پادری خصوصا کالے کرسٹان یہ ہانک بھی بازارون مین ہانکتے ہین **قولہ** کہ دین اسلام بزور شمشیر دنیا مین پھیلا ہے الخ

اقول اس تقریر کا مطلب مین آج تک نہین سمجھا اگر یہ مطلب ہے کہ جو دین بلا شمشیر زنی پھیلے وہ حق ہے تو بالکل مغالطہ ہے اسواسطے کہ اگر یہ بات حق ہو تو چاہیے کہ اگلون کے بت پرستیان اور اسی طرح انگلستان کی بت پرستی اور اہل ہنود کا مذہب اور لا ہی گروکے تقلید اور بودہ کا مذہب اور اہل چین کا طریقہ اور لوتر العانی کی پیروا اور در ہیوالا ہندوستان کے کرسٹان اور سید احمد خان صاحب جج بنارس کی حواری جو کہ سر رشتہ

نیچریا اشت کو ثبوت اسلام بتاتے ہین اور گردن مروڑی مرغی کہاتے ہین
یہ سب مذہب برحق شمہرین حالانکہ یہ بات بالاتفاق باطل ہے کیونکہ ان
دینون کے واسطے کبہو شمشیرزنی نہین ہوئی پس اب ہمکو یہ بات ثابت
کرنا چاہیے کہ قرآن اور صاحب قرآن نے بابت تبدیل مذہب کے کبہو
جبر نہین کیا دیکہو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا خط جو کہ اسلام کے
بڑے سخت مجاہد مشہور ہین ہکذا —

قولہ بسم اللہ الرحمن الرحیم خالد بن ولید کی طرف سے رستم اور مہران
سپہ سالاران فارس کو لکہا جاتا ہے سلام علے من اتبع الہدیٰ امابعد
تمکو مسلمان ہونیکی دعوت کرتے ہین پہر اگر تم اسلام سے انکار کروگے
تو صرف جزیہ دیا کرو اور اسلام کے سامنے حقیر بنو پہر اگر اس سے بہی انکار
کروگے تو میرے پاس ایک ایسا لشکر ہے جو خدا کی راہ مین جان دینے کو
ایسا پسند کرتا ہے جیسا پارسی شراب کو پسند کرتے ہین والسلام علے
من اتبع الہدیٰ فقط پہر دوسرا عہدنامہ جناب خلیفہ صاحب دوم رضی اللہ
عنہ کا بعینہ درج کتاب ہوتا ہے **قولہ** بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ امان ہے
جو خدا کے بندے امیر المومنین عمرؓ نے اہل بیت المقدس کو دی اونکی جانونکو امان اونکے
گرجاؤنکو امان اونکی صلیبونکو اور سقیم و صحیح کو امان تمام عیسائی مذہب کو
امان عہد یہ ہے کہ اونکے گرجون مین مسلمان نہ بسینگے نہ اونکے گرجے

ڈہائے جائینگے اور نہ گرجونکی عمارت کچہ کم کیجاویگی نہ اونکی
صلیبین کم کیجائینگی نہ کچہ اونکا مال لیا جائیگا دین عیسوی چہوڑنے کے
واسطے اونپر کچہ جبر نہ کیا جائیگا اونمین سے کسی عیسائی کا کچہ ضرر نہ ہوگا
بیت المقدس مین کوئی یہودی نہ بسیگا بیت المقدس والونپر اتنا ہی لازم
ہوگا کہ وہ جزیہ دیا کرین جیساکہ مدائن والے جزیہ دیتے ہین اور بیت المقدس
والونپر واجب ہوگا کہ وہ اہل فرنگ اور چورونکو بیت المقدس سے نکالدین
پہر جو فرنگی بیت المقدس مین سے نکلے تو اوسکی جان اور مال امن مین ہے
جبتک کہ اپنے امن مین پہونچ جاوے اور جو فرنگی کہ بیت المقدس مین قیام
کرے وہ بہی امن مین ہے لیکن اوسکو جزیہ دینا ہوگا جیساکہ بیت المقدس
کے عیسائی دینگے اور بیت المقدس کے جس عیسائی کی خوشی ہو کہ وہ
اپنے مال سمیت اہل فرنگ کے ساتہ چلا جاوے تو اجازت ہے اونکی
خانقاہون اور گرجون سے کچہ اسلام تعرض نکریگا اونکی جان اور اونکے
گرجے اور اونکی صلیبین سب امن مین ہین جبتک کہ وہ چاہین امن
مین پہونچ جائین اور جو کوئی کہ بیت المقدس مین سواے اہل فرنگ
اور اہل بیت المقدس کے بستا ہے وہ بہی اگر بسا رہنا چاہے تو اوسکو
بہی بیت المقدس کے عیسائیون کی طرح جزیہ دینا ہوگا اور جو چاہے
اپنی زمین اور گہر [illegible] سب ملکیت اوسکی اوسکو بدستور

ملے گی اور یہ شرط ہے کہ جب تک عیسائیون کے کیست نہ کٹ لین اور
غلہ کی تلاش نہ کرلیوین اونسے جزیہ نہ لیا جاوے گا جو اس عہدنامہ مین
لکھا گیا خدا کا عہد ہے اور خدا کے رسول کا ذمہ اور خدا کا ذمہ اور خلفا
کا ذمہ اور جماعہ مسلمانون کا ذمہ جبکہ اہل بیت المقدس جزیہ دیا کرین فقط
گواہ شد گواہ شد گواہ شد گواہ شد
خالد بن ولید عمرو ابن العاص عبداللہ ابن عوف معاویہ ابن سفیان

اقول اب پادری صاحبون سے پوچھنا چاہیے کہ یہ عہدنامہ اسلام کو جابر
بتلاتا ہے یا عدالت رحیمی کے اوصاف سناتا ہے صاحبو جاے غور
ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ اہل اسلام مین بہت سخت تہی کفار پر اور
اونکے جہادون مین شام کا جہاد سب سے بڑا جہاد تہا اور جب بیت المقدس
کو لشکر اسلام نے محاصرہ کیا تو خلیفہ صاحب کو بہ نفس نفیس جانا پڑا پہر جب
آپ بیت المقدس پر قابض ہو گئے اور عیسائیون نے جزیہ دینا قبول کر لیا
تو نہ کسی فرد بشر کو مارا نہ زبردستی مسلمان کیا اور ایسے بہتر اور نرم شرطین
لکہدین جسکا خود مورخین عیسائی احسان مانتے ہین چنانچہ ٹامس نیوٹن صاحب
نے اپنی تاریخ مین اوسکا ذکر لکہا ہے جسکا جی چاہے دیکہ لے کتاب
اظہار الحق مصنفہ مولوی رحمت اللہ سلمہ اللہ صاحب جو کہ زبان عربی مین
تالیف ہو کر مطبع مصر سے جناب نجف علی خان صاحب ڈپٹی واقع راہی بریلی کے

کتب خانہ مین موجود ہے اور ڈپٹی صاحب نے اردو مین ترجمہ اوسکا
کرایا ہے اوسکے پانچوین باب مین جو کہ سراسر حقیت قرآن اور رسالت پیغمبر
آخرالزمان صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بارے مین ہے اوسکے صفحہ ۱۰۱
تک اگر کوئی ملاحظہ کرے اور ہٹ دھرمی پر نہ اڑے تو بالکل اوسے یقین
کامل ہوجائے گا آب ایک بات اور یاد رکہنے کے قابل ہے کہ ڈپٹی
سعیدالدین صاحب مرحوم ساکن بسوان ملک اودہ جبکہ حج بیت اللہ سے واپس
آئے اور مجہ سے لکہنو مین ملاقات ہوئی تو فرمانے لگے **قولہ** کہ کل انبیا
علیہم السلام کے معجزات اونکی حیات تک باقی رہے ہین اور پیغمبر آخرالزمان
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے معجزات اسوقت تک موجود ہین ازانجملہ ایک یہ ہے
الی **قولہ** کہ مین بعد فراغ حج بیت اللہ کے متوجہ طرف زیارات مقامات
متبرکہ کے ہوا تو پہلے جبل ثور پر بمشقت شاقہ کہ تین کوس کی چڑہائی ہے
چڑہا اور غار ثور پر پہونچا تو استعجاب سے کہڑا تہا کہ اسکے اندر جانا کیونکر ہوگا
اسلیے کہ چوڑائی اوسکے تخمیناً ۱۲ انگشت کی ہوگی اور طول کا ڈیڑہ بالشت
کہ ناگاہ ایک مرد مسلمان مسلم ایمان حاجی جو کہ مجہ سے بہی دوچند سہ چند
لحیم و شحیم تہا آیا اور کپڑے اوتار کے زمین پر لیٹا اور بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہہ کے اوسکے اندر اوتر گیا یہ دیکہہ کے مین بہی اوسکے اندر در آیا اور دو
رکعت نماز نفل ادا کی باقی پہر چند شخص مسلمان جو کہ آئے تہے ایک دوسری

بعد اسکے اندر درآئے فتبارک اللہ احسن الخالقین الخ اب جاے غور
ہے کہ جنکے معجزات اس وقت تک اسہیت مجموعی موجود ہون اونکی نبوت
کا انکار یہ کیا خدا کی مار ہے مین پوچھتا ہون کہ وہ پتھر ہے کچہ معاذ اللہ ربڑ
کا دریچہ نہین ہے جو گمان ہوسکے کہ بڑہتا یا گہٹتا ہوگا نہ انسان کا بدن آہنی
ہے اور نہ وہ پتھر مقناطیس ہے جو کہ اپنے مین کہینچ لیتا ہو نہ ہر ایک
انسان مین مادہ کراماتی ہے کہ کرامات کے زور سے اندر اوتر جاتا
ہے نہ کوئی ساحر فرعونی ہے کہ رسیون کو سانپ بناتا ہو نہ بقول سید
احمد خانصاحب جج بنارس پیغمبران یورپ مین سے کوئی اون لوگون مین
تہا جو گمان کیا جاوے فقط اب ایک بات یہ بہی سننے کے قابل ہے
کہ پادری فنڈر صاحب اجو کہ سب پادریون کے پیشوا تہے اونہون نے
اپنی تصنیف کتاب میزان الحق باطلہ متعلق مین کچہ روح کے تقاضون کا حال
لکہا ہے اور اکثر پادری لوگ بازارون مین بڑبڑا کرتے ہین کہ خدا کی کتاب
وہ ہے جو تقاضا ہے روح کو مفید ہو سو پادریصاحب کے بیان مین
ایک تو صریح یہ نقص ہے کہ اسکی کوئی دلیل نہین لکہی صرف پادریصاحب کا
عندیہ ہی اور ایسا عندیہ ہر مذہب والا اپنی مرضی کے موافق ٹہرا سکتا ہے مثلا سید
احمد خانصاحب اور اونکے حواری مخبر بات شریعت اسلام مین کیا
کچہ ایجادین نکالتے ہین بیٹہ پالتے ہین وقت کو ٹالتے ہین آگے نہین دیکہتے ہین پیچہا

ہین سمجہاتے ہین چنانچہ ہنود سمجہتے ہین کہ جانور کواپنی حظ نفس اور
کہانے کیواسطے ذبح کرنا خلاف تقاضاے روح کے سمجہتے ہین اور
عقل کے نزدیک نہایت نامستحسن اور بیرحمی تصور کرتے ہین اور
کہتے ہین کہ خدا کی طرف سے ہرگز اسکی اجازت نہین اور چونکہ توراۃ و
انجیل مین اور قرآن مین اسکی اجازت ہے لہذا یہ تینون کتابین روح
کے تقاضا کو رفع نہین کرسکتین پس باین وجہ انمین سے معاذ اللہ
کوئی خدا کا کلام نہین ہے الخ آپ فرمائیے کہ بلا دلیل کامل کسی بات
کو اپنے عندیہ کے موافق تقاضاے روح کا ٹہیرالینا مذہب کے مقدمے
مین کچہ بکار آمد نہین معلوم ہوتا اسی طرح عیسائیون مین علماے پروٹسٹنٹ
اور رومن کیتہلک جن باتون کو بزعم خود تقاضای روح کا ٹہیراتے ہین
اور قرآن قوی البرہان ہین اوسکی نفی بتلاتے ہین اوس سے قرآن کو کچہہ
نقصان نہین عاید ہوسکتا دوسرا نقص پادری صاحب کے بیان میزان الحق
والے مین یہہ ہے کہ بعض بعض جگہہ اونہون نے ایسی بات لکہی ہے کہ جس سے
کل مطلب خبط ہوتا ہے لہذا اب ہم بطور اصل کلی یہان بیان کرتے ہین کہ
تقاضای روح کے رفع کرنے والی باتین دو قسم کی معلوم ہوتی ہین ایک تو
اعتقاد کامل دوسرے اعمال صالحہ اور قرآن ان دونون قسمون پر بوجہ احسن اور
اکمل مشتمل ہے پس اب مین دعوی کرتا ہون کہ قرآن شریف تقاضای روح

بخوبی رفع کر سکتا ہے لہذا اسی راہ سے خدا کا کلام ٹھہرا لیس اب مین اس کی
تصدیق اپنے دعوے کی قرآن شریف کی ایک فہرست سے لکھے دیتا ہون
منصفین خود غور کر لین گے کہ آیا روح کے تقاضے کو ایسی ہی باتین
رفع کرتی ہین یا کوئی اور جاننا چاہیے کہ قرآن اول سے آخر تک ان
۲۷ باتون سے بہرا پڑا ہے اوسمین لمبی چوڑی کوئی آیت نہین ہے
کہ جسمین ان ۲۷ باتاین سے کوئی بات موجود نہو پہلی بات قرآن مین خدا
کی صفات کاملہ کا بیان ہے اور اوسکا واحد اور قدیم اور آزلی اور
ابدی اور قادر اور عالم اور سمیع اور بصیر اور متکلم اور حکیم اور خبیر اور
آسمان و زمین کا خالق ہونا اور رحیم اور رحمن اور صبور اور عادل اور
قدوس اور محی یعنی جلانیوالا اور ممیت یعنی مارنیوالا وغیرہ ذلک دوسرے قرآن مین
ناک اور منزہ ہونا ذات باری کا بیان ہے مثلاً حادث ہونیسے عاجز ہونیسے
جاہل ہونیسے ظالم ہونیسے وغیر ذلک تیسری قرآن مین توحید خالص کی دعوت
ہے شرک سے مطلق منع کرتا ہے اور تثلیث سے بھی جو یقیناً شرک
کی ایک شاخ ہے چوتھے قرآن مین پیغمبرون کا تذکرہ ہے اور اونکو
ساتھ نیکی کے یاد کیا ہے نہ معاذ اللہ تہمت زنا سے پانچویں پیغمبرونکو
پرستش بتون اور کفر وغیرہ سے پاک دامن بنایا ہے چھٹے قرآن
مین پیغمبرونپر ایمان لانیوالون کی مدح ہے ساتوین قرآن مین پیغمبرونکا

منکروں کی مذمت ہے آٹھوین قرآن مین عموماً سب پیغمبرون پر ایمان لانیوالے اور خصوصاً حضرت مسیح پر ایمان لانیکی تاکید ہے نوین قرآن مین وعدہ ہے کہ ایمان لانے والے منکرون پر غلبہ پائینگے دسوین قرآن مین قیامت کی حقیقت اور قیامت کی جزاے اعمال کا بیان ہے گیارہوین قرآن مین بہشت اور دوزخ کا مذکور ہے بارہوین قرآن مین دنیا کی مذمت اور اوسکی ناپایداری کا ذکر ہے تیرہوین قرآن مین عقبی کی مدح اور اوسکے پایداری کا مذکور ہے چودہوین قرآن مین چیزون کی حرام حلال ہونے کا بیان ہے پندرہوین قرآن مین تدبیر احکام منزل کا بیان ہے سولہوین قرآن مین سیاست مدنی کی احکام کا بیان ہے سترہوین قرآن اللہ کے اور اللہ والون کے محبت پر اوبھارتا ہے اٹھارہوین قرآن مین ایسی چیزون کا بیان ہے جو خدا تک پہونچانیکا ذریعہ ہے اونیسوین قرآن عبادت بدنی اور مالی مین نیت خالص خدا کے واسطے رکھنی کی ہدایت کرتا ہے بیسوین قرآن فاجر اور فاسق لوگونکے صحبت اور ہم نشینی سے منع کرتا ہی اکیسوین ریا و سمع یعنے دکھلانے اور سنانے کے واسطے کوئی عبادت اور کام کرنے سے قرآن منع کرتا ہے بائیسوین تہذیب اخلاق کی قرآن مجملاً و مفصلاً تاکید کرتا ہے تئیسوین قرآن اخلاق ذمیمہ پر بالاجمال تہدید کرتا ہے چوبیسوین اخلاق حسنہ مثلاً حلم و تواضع و کرم و سخاوت و شجاعت و عفت وغیرہ

کی قرآن منع کرتا ہے پچیسوین اخلاق قبیحہ مثلاً غصہ غضب وکبر وبخل نام
ظلم وغیرہ کی قرآن مذمت کرتا ہے چھبیسوین قرآن تقوای دلی اور پرہیز
کے واسطے وعظ اور نصیحت سناتا ہے ستائیسوین قرآن یاد خدا اور عبادت
خدا کی رغبت دلاتا ہے فقط اور کچھ شک نہین کہ یہی باتین عقلاً اور نقلاً بہتر او
محمود ہوں تا ان یہ البتہ سچ ہے کہ وہ عجیب مضمون بیبل والے قرآن مین نہین
ہین کہ معاذ اللہ فلانے پیغمبر نے اپنے بیٹیون کے ساتھ زنا کیا یا فلانے
پیغمبر نے اوریا کی جورو کے ساتھ زنا کیا یا جیسے ہوسیع پیغمبر کو خدا نے
حکم کیا قولہ کہ جا اور ایک عورت زنا کے لڑکے اپنے لیئے لے اور اوسنے
جا کر ایک عورت مسماۃ جمر کو لیا اور وہ حاملہ ہوئی اور بیٹا جنی پہر دیکہو اینا
کلوپیدیا جلد ۶ صفحہ مین لکھا ہے قولہ کہ اسلام کا وہ حصہ بہی جس سے اوسکے
بانی کے ذہانت کا انکشاف ہوتا ہے نہایت کامل اور غایت درجہ عین موضع
سے یعنے قرآن کی نصائح کسی دو ایک سورتون مین مجتمع نہین ہین بلکہ
اسلام کی عالی شان عمارت مین سلسلۃ الذہب کے مانند مخلوط ہے اور سب
سے جھوٹھ اور غرور اور کینہ کشی تہمت تحریہ عداوت فضول خرچی طمع حرص
خیانت اور نفاق وغیرہ کی سخت ملامت کی گئی ہے الخ آب بعضی پادری
یہ اعتراض بہی کرتے ہین قولہ کہ جناب پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اپنی متبنی بیٹی کی جورو سے نکاح کر لیا اقول مین کہتا ہون کہ ان نا فہم

[illegible]

اندیشون سے کوئی پوچھے کہ تم لوگ کچھ سوچتے سمجھتے بھی ہو یا فقط اعتراض ہی کرنا جانتے ہو ایسا حسب یہ اعتراض اُنھ جیسا تم لوگون پر منقلب ہوتا ہے ویسا کسی مذہب پر نہین عائد ہوتا دیکھو انجیل مین اکثر جا مسیح فرماتے ہین کہ مین اپنے باپ اور تمہارے باپ پاس جاتا ہون اور یہ بھی ظاہر ہے کہ بیبل کے محاورہ مین خدا کو مجازًا باپ بولا ہے تو اب اس صورت مین تمام بنی آدم خدا کے بیٹے ہوئے تو بی بی مریم علیہا السلام بھی خدا کی منہ بولی بیٹی ہوئین تو اب خیال فرمائیے کہ از روی انجیل کے یہ بھی ثابت ہے کہ بی بی مریم علیہا السلام پہلے یوسف نجار کے نکاح مین تھین اور پھر یہ بھی اوسی انجیل سے عیان ہے کہ وہ روح القدس سے حاملہ ہوئین جو کہ منجملہ اقنوم ثلاثہ ذات باری سے بحسب اصول عیسائیون کے ہے تو اب معاذ اللہ خدا سے حسب عقیدہ عیسائیان متبنی بیٹی باوصف اسکے کہ پسر متبنی یوسف نجار نے طلاق بھی نہ دیا تھا حاملہ ہوئین تو پھر پیغمبر آخر الزمان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ حضرت زید پسر متبنی نے بی بی زینب کو طلاق دیدیا تھا کچھ کسی نے اوپر جبر تو نکیا تھا نکاح کر لیا کیا بیجا تھا سبحان اللہ یہ عاقبت اندیش ناحق کی منتیخی مارتے ہین بقول اہل ہند اپنا ٹینٹ نہین دیکھتے ہین بیگانی پھلی نہارتے ہین کسی نے سچ کہا ہے

رباعی

عیسی کو مرتبت پر نصاری کو فخر ہے ہیچ ہے مسیح زینب وہ آسمان ہوئے پر ماہ ہاشمی سے ترقی کرینگے کیا رونق فضا

عرش معلی کہان ہوئے اب مین اصل حال سناتا ہون وہ یہ ہے
اقول بی بی زینب زوجہ زید متبنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہوپہی
کی بیٹی تہین اور صورت یہ ہوئی کہ جب او سن تمیز کو پہونچین تو ضرورت شادی کی
کی پڑی اور اوسوقت تک مسلمانون کی قلت تھی اور بسبب پرخاش ظاہر ہو
دین اسلام کی اہل برادری مین از حد نفاق تہا اسوجہ سے نکاح بی بی صاحبہ
کا حضرت زید جو کہ لے پالک اور متبنی تہے اونکے ساتھ پڑہا دیا گیا پس جبکہ
اسلام پہیلا اور آبرو بنی ہاشم کی بڑہی تو بیبیان آنحضرت کی بسبب اسکے
کہ عورتین ناقص العقل ہوتی ہین نسبت بی بی زینب کے کلمات نامناسب
کہنے لگین کہ تم ہمارے لے پالک کی جورو ہو اور بی بی صاحبہ نے یہ حکایات
حضور اقدس سے بیان کی تو حضور کو گونہ ملال ہوا مگر چونکہ بحکم خدا یہ امر کیا گیا
تہے کچہ نہ فرماتے تہے اور بی بی صاحبہ موصوفہ بہی ہر وقت حضرت زید
سے ہنگامہ و پرخاش کرتی تہین لہذا انہون نے مجبور ہو کر انکو طلاق
دیدیا تب اللہ جلشانہ نے بگواہی فرشتگان مقربین جناب رسالتمآب
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح بند ہوا دیا کہ کدورت خاطر طرفین رفع ہوجائے
پس اسکی طرف قرآن مجید مین اشارہ ہے کہ جو کچہ تو پوشیدہ رکہتا تہا ہم نے
تجہپر ظاہر کردیا جسپر سیدیون نے یہ اعتراض کیا ہے کہ حضرت بی بی زینب
پر عاشق ہوگئے اور معاذ اللہ حضرت زید سے طلاق دلوا کر آپ نے نکاح کرلیا

اقول صاحبو مقام انصاف ہے کہ اتنی بہی ناگواری خاطر اپنے حبیب پاک
اللہ تعالے کو گوارا نہ ہوئے اوس مقلب القلوب نے زید کے دل کو
بہیر کے طلاق دلوا دیا اور جناب اقدس سے نکاح پڑہوا دیا کہ ظاہر ہے
بہلا کوئی ان عقل کے پیادون سے پوچہے کہ جبکہ بی بی صاحبہ حضرت
کی پہوپہی کی بیٹی تہین اور پہر تربیت حضور مین ہجرت کر آئی تہین تو پہلے
ہی آپنے اوسنے نکاح کیون نہ کرلیا جس چیز پر کہ آدمی عاشق ہوتا ہے اپنے
پہلے اپنے تصرف مین لاتا ہے یا دوسرون کو دیدیتا ہے الصاحب
اگر تعشق حضور کو اون سے تہا تو کون مانع تہا کہ آپ اوسنے اول ہی
نکاح نہ کرلیتے کسی نے سچ کہا ہے بیت چشم بداندیش کہ برکندہ باد
عیب نماید ہنرش درنظر + بلکہ اللہ تعالے کے کام اور حکمتین پوشیدہ
ہوتے ہین دیکہو اس نکاح کے کردینے مین یہ حکمت تہی کہ ہنگام جہالت
مین اون جہلا نے یہہ دستور مقرر کرکہا تہا کہ لیسر متبنے کو منصب موافق پسر
صلبی کے حاصل تہا لہذا مشیت الٰہی مقتضی ہوئی اسبات کے کہ یہ بات
ظاہر ہوجاوے کہ پسر متبنے پسر صلبی کی لیاقت نہین رکہتا ہے اسکے سوا
پہلے اس امر کو اپنے پیغمبر کے ساتہہ ظاہر کرادیا کہ آگے کو شریعت
اسلامیہ مین کوئی ہرج واقع نہو ورنہ مسلمان بہی مثل یہود و نصارا کے
شتر بے مہار ہوجاتے دیکہو کتاب اخبار باب ۱۲ - آیہ ۷ قولہ اوس نڈہی کو

جو فاحشہ یا بی حرمت ہے جو رو نہ کریں اور نہ اوس رنڈی کو جسے اوسکو خصم نے طلاق دیدیا ہو الخ اور آیہ ۲ باب پہلی کتاب ہوسیع کا یہ ہے قولہ خداوند نے ہوسیع کو فرمایا جا اور ایک زناکار عورت اور زنا کے لڑکے اپنے لیے لے کیونکہ یہ زمین خداوند سے پہر کے بڑی زنا کرتی ہے الخ پہر آیہ اول باب ۳ اوسی کتاب کا یہ ہے قولہ خداوند نے مجھے فرمایا کہ پہر جا اور ایک عورت سے جو زوج کی پیاری زوجہ ہے زنا کرتی ہے محبت کر الخ دیکھو یہاں خود ہی ہوسیع علیہ السلام کو کہا کہ ایک فاحشہ عورت کو معہ حرامی بچون کے اپنے لیے سنلے اور کسی دوسرے کے پیاری اور چہنال جورو سے دل لگا اب غور کی جاہے کہ یادری لوگ اس شریعت میں کو کچہ بہی منافی قدوسیت خدا نہیں سمجھتے اور اسلام کی صحیح اور درست روایتون کو منافی قدوسیت گردانتے ہیں پہر اور دیکھیے باب ۲۰ آیہ ۱۴ کتاب خروج میں ہے قولہ تو خون مت کر تو زنا مت کر الخ یہان زنا حرام فرماتے ہین اور باب ۱۴ کتاب زکریا مین فرماتے ہین قولہ اور مین ساری قومون کو یروشلم پر لڑائی کے لیے بٹورونگا اور شہر چہینا جائیگا اور گہر لوٹے جائینگے الخ اور جملہ اخیرہ ترجمہ فارسیہ ۱۸۳۹ء یون ہے قولہ و بازنان بزور خواہند خسپید الخ یہان خود ایسے لوگون کو جو بنی اسرائیل کی جورو دن کے ساتھ

زبردستی زنا کرین جبر دینے ہین غرضکہ اسی طرح تمام بیبل خرخرفات سے
بھری پڑی ہے اوسپر یہ لوگ غور نہین کرتے فقط اپنی بات پر مصر ہے
کہ ہم انجیل کے منادی کرنے کو امریکہ یا لنڈن سے آئے ہین کوئی
پوچھے کہ یہ منادی کیسی رہی صاحب یہ تو بڑی فضیحتی ہو رہی ہے اگر آپ
لوگ گھر بیٹھے رہتے تو بہتر تھا آپ کی منادی نے تو خانہ
بربادی کردی ای سبحان اللہ کیا مبارک منادی ہے اگلون نے
سچ کہا ہی **بیت** دشمن دانا کو بھائی جانیے + یار نادان کا نہ کہنا مانیے
میرے سامنے ایک شخص نے ہمارے اوستاد سے پوچھا کہ قبلہ کیا
وجہ ہے کہ حضرات عیسائیہ نے ختنہ کو ترک کیا ہے باوصف اسکے کہ
بیبل رائج الوقت مین ختنہ کی تاکید ہے اور اہل اسلام مین بھی اس امر
کی پابندی ہے کہ ختنہ بلاشک سنت موکدہ انبیاء بنی اسرائیل ہے اسکا
نسخ کسی وقت مین نہین ہوا حتی کہ حضرت مسیح کا بھی ختنہ ہوا تھا بلکہ انکے
یعنی عیسائیون کے مقتدا پولوس بھی مختون تھے مگر اب پادری لوگ
موافق رسم ہنود کے ختنہ سے منکر ہین اسکی کیا وجہ ہے انھون نے
ہر چند کہ وہ بھی ہندو ہین مگر انصاف پسند ہین اور خاندان عالی سے ہین
فرمایا **قولہ** کہ فقط حفاظت عقیدۂ تثلیث کیواسطے عیسائیون نے اسکا ترک
اختیار کیا ہے کہ وہان ختنہ ہونے سے پورے تین رہے جاتے ہین

اسپر سائل صاحب بہت معقول ہوئے اور فرمایا کہ مین کسی پادری یا میان عمادالدین صاحب بانی تبی لاامتی سے اسکا استفسار کرونگا اب ایک بات اور قابل سننے کے سے عرض کرتا ہون کہ آج تک جتنی کتابین میان عمادالدین صاحب نے تصنیف کی ہین اور میرے پاس معرفت نہین پادری صاحبون کے آئے ہین سبکا جواب باصواب تحریر ہوکے رجسٹری کراکے اونکی خدمت سراپا ندمت مین جاچکا جسکی ایک کتاب ضخیم ہوگئی ہے جوکہ بنام تردید الابطال بجواب عیسائیان حال و استقبال ہوچکی ہے انشاءاللہ تعالے عنقریب طبع ہوکر تقسیم ہونیوالی ہے چنانچہ کتاب مسمی بہ ہدایت المسلمین جوکہ بجواب کتاب اعجاز عیسوی مصنفہ مولوی رحمت اللہ سلمہ اللہ میان عمادالدین نے لکھ کے طبع کرایا ہے اوسکے جواب مین بندے نے نامہ تنبیہ الملحدین لکھکر روانہ کیا ہے اوسکی نقل بھی بعینہ درج کتاب ہذا باقی اور چند نامہ بجواب مرتدین و مشرکین وقت کے آخر کتاب مین ضرورتاً درج کردیے ہین کہ واعظین محمدی کو منفعت العظمٰی کا کام دین ہان ایک کتاب اور در بنو الاسمی بنام خطوط بنام جوانان ہندوستان مصنفہ پادری مری محل صاحب ال ال ڈی ہی و پادری و صاحب میرے پاس بطلب جواب آئے اوسکے دیکھنے سے نہایت استعجاب ہوا اور صاف ثابت ہوگیا کہ پادری صاحبون کو عقل کا ہیضہ ہوگیا ہے نقد ایمان

لیسئہ باطنی سے کہوگیا ہے ابلیس پُر تلبیس نے انکے سر اسے ہے شی رو گیا ہی
بادہ علمی و عقلی بالکل انکے دماغ سے دہو گیا ہے بہت کچہ انہون نے
اس کتاب مین خامہ فرسائی کی ہے از انجملہ ایک آدہ بات کا جواب اس
کتاب وعظ مین بہی درج کرنا مناسب معلوم ہوا وہو ہذا **قولہ** پادری صاحب
فرماتے ہین کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا معراج ایک اور بہت
مشہور واقعہ ہے قرآن مین اسکا یون بیان ہے الی **قولہ** سبحان الذی
اسری بعبدہ ترجمہ یعنی پاک ہے وہ اللہ جو لیگیا اپنے بندے کو رات
ہی رات مین ادب الی مسجد سے پرلی مسجد تک الخ مفسرین بیان کرتے
ہین کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سات آسمانون سے گذر کے
علین حضور مین خدا کے پہونچائے گئے اور اوسی رات کو پہر مکہ مین
تشریف لائے مگر اس کل بیان کے لفظ قرآن مین پائی نہین جاتی
اور محمد صاحب کے پیرون کو وہی خیالات سے منسوب کرنا چاہیے جس طرح سے
محمد صاحب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خود بیان کیا ہی معراج مین کوئی
بات یا معجزہ پایا نہین جاتا ہم اکثر کہتے ہین کہ ہمنے نیند مین یہ کیا یا دہ
دیکہا اپنے خوابون مین فلانے جگہہ پہونچائے گئے قواعد ترجمہ کی رو سے
محمد صاحب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی باتین ایسی ہی معنی رکہتی ہین یہ اکثر
علما کی رائے ہے کہ حضرت حفصہ محمد صاحب کی بی بی نے صاف صاف

کہا کہ شب معراج مین اپنے بستر سے آنحضرت کسی وقت باہر نہین
گئے ایسے مضمون پر حفصہ کی گواہی لائق اعتبار ہے ممکن ہے کہ اب
ایک طرح کے اندیشہ دل مین پڑے ہون اور یون ہی جانتے تھے کہ
معراج رویا کے طور یا حقیقی ہوئی یا شاید بارادہ غیر فریبی انہون نے
بیان کیا ہو کہ یہ معراج حقیقی ہوئی اور ایسے امرون مین اس طرح کی
غلطیان اکثر واقع ہوتی ہین پھر مخفی نرہے کہ معراج کی حقیقت پر سوای
بیان حضرت کے اور کوئی گواہ پایا نہین جاتا ایسے مضمون کے باب
مین ہم ایک ہی گواہ پر کیونکر اعتبار کر سکتے ہین خاص کر کے جب وہ
گواہی دیتا ہے الخ **جواب** مین کہتا ہون اپنے مخاطب صاحب سے
کہ نشہ کی ترنگ مین آپ لوگون کو کچھ بکنا نہ چاہیے چہ جاکہ اعتراض لکھنا
بھلا پہلے تو آپ ہی فرمایا ہے کہ حضرت حفصہ کی گواہی کہ تمام رات
حضرت بستر سے جدا نہین ہوئے یہ لائق اعتبار ٹھہرے اور پھر
اسکے بعد آپ ہی فرماتے ہو کہ فقط جناب رسالت کی گواہی بابت معراج
کے کہ ایک ہی گواہ ٹھہرتے ہین قابل اعتبار نہین فرمائیے کہ یہ کیا
انصاف ہے کہ ایک مقام پر تو ایک عورت کی گواہی حسب تفہیم آپکے
قابل اعتبار ہو اور دوسرے مقام پر اوسی مقدمہ مین مرد پیغمبر کی گواہی
لائق اعتبار کے نہ ہو کسی نے سچ کہا ہے **بیت** بر ہنر مسند نشین اہل ہنر

در در خراب عقل انسان سے خدا کا کارخانہ دور ہے + دوسرے یہ کہ
حضرت بی بی حفصہ کا بیان صحیح ہے اس لیے کہ تفسیرن مین لکھا ہے
کہ جسوقت حضور اقدس معراج سے تشریف لائے تو بستر گرم تہا اور زنجیر
حجرہ کی جنبش مین تہی لہذا اس سرعت سیر مین اگر حضرت حفصہ کو نہ اطلاع
ہوئی تو کیا بعید ہے مشہور ہے کہ کسی ہندی نے اعتراض کیا تہا **قوله**
رب سکے ورے ہے نہ دوارے ہے نبی سکے کہہ تہا اون جواب پایا جیسے
چہچ اوچ سے نکس جات ہے پار چنانچہ ابہی چند عرصہ نہوا ہوگا کہ ایک ملحد
نے مجہسے مقام بنارس ہین کہ وہان بازار الحاد کا بہت گرم ہے سوال کیا
کہ آپ وکیل ہین ہادی سبل ہین مجکو کسی دلیل عقلی سے معقول کیجئے تو ہین
معقول ہوتا ہون ہین نے کہا کہ ہین مناسب کہنے لگا **قوله** کہ آپکے
عقائد ہین یہ بات داخل ہے کہ آسمان اول دنیا سے پانچ سو برس کی
راہ ہے اور اسیقدر دبیز بہی ہے غرضکہ اسیطرح ساتون طبقہ آسمان کا باہم
مفاصلہ واقع ہے اور معراج کے باب ہین اہل اسلام ہین یہ بات
ثابت ہے کہ اس مفاصلہ متذکرہ کو جناب رسالت نے جب طے کیا اور
واپس آئے تو بستر گرم تہا اور زنجیر حجرہ کی جنبش ہین تہی یہ بات کسی طرح
ہمارے قیاس ہین نہین آتی ہین نے کہا کہ قیاس ہین نہ آنا تو دوسری
بات ہے اللہ جل شانہ کی کل حکمتین اور کاریگریان تم کیا ہو بڑے بڑے

حکیم یونانی و فیثاغورس گذرے اونکے قیاس مین کب اپنی رائے کل مرحلہ فیثاغورس کا بہی نہ پڑے ہونگے ابہی تو مدرسہ علیگڈہ کی نیو ہی نہین پڑی لو اب اس صورت مین ابہی کوئی آپسے استفسار کرے کہ آپ بڑے ذیعلم و عقیل ہین عقل سلیم کے بیش خود نہیں ہین سرغنہ لشکر اصحاب مخیل ہین تو یہ فرمایئے کہ آپ کے اور ہمارے فقط چہرہ مین دس راہین اللہ تعالے نے بنائی ہین اور دسونکا عادہ جداگانہ ہے مثلاً منہ مین آدمی کے زبان ایک مضغہ ہے مگر جبا دسیر کوئی چیز رکہو معاً روح جان جاتی ہے کہ شیرین ہے یا تلخ اور ہاتھ مین لیے رہو یا تمام اندام مین ملو کچہ اطلاع ذائقہ نہ ہوگا اب بتلایئے کہ اسمین آپ کی رای یا قیاس کیا شرح کرسکتا ہے یا ناک کا سوراخ اور کان کا ایک ہی موضع مین بہت قریب قریب واقع ہین والا ناک کے سوراخ سے جو کام نکلتا ہے وہ کان کے سوراخ سے نہین نکلتا اسکا کیا سبب ہے وعلی ہذا یہی حال سب منفذ کا ہے تو جب اوس حکیم مطلق نے ایسی ایسی کاریگریان ہر ایک آدمی بروح مین ایجاد کیے ہین تو پہر اوسکی کل حکمتین اور کاریگریان کب قیاس مین آسکتی ہین لہذا قیاس کو تو طاق پر چہوڑیے اور توہمات شیطانی جہوٹے کہانے سے منہ موڑیے اور شب معراج کی حقیقت ہمسے گوش کیجیے ہوش سے دیکہو حکماء فلسفہ کا اسپر

اتفاق ہے کہ جتنا کام دنیا مین ہوتا ہے سب آسمان اور سبع سیارہ
سے متعلق ہے چنانچہ وہ کہتے ہین کہ اگر مہتاب نہ برآمد ہووے تو کسی
پھل مین شیرینی نہ آوے اور اگر آفتاب برآمد ہو تو کوئی پھل اشجار مین کبھو پختگی نہ قبول کرے
سب خام رہین باقی سیارگان کے بھی ایسیہی کچھ تاثیر رکھتی ہین تو اب
اسصورت مین جبکہ شب معراج آئی تو حکم حاکم مطلق صادر ہوا کہ آج ایک
مہمان عزیز ہمارے یہان آتا ہے میکائیل بخیا یہ ارزاق رکھدے اور
اسرافیل صور پھونکنے سے باز رہے عزرائیل سے کہو کہ قبض ارواح
سے باز رہے آسمان دوری سے معطل ہو جبرئیل امین بہشت مین جاوین
اور ایک براق بہشتی ہمراہ لاوین اور جانب مکہ کے جاوین اور وہان سے
ہمارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ہمارے پاس
لاوین اور دستور ہے کہ جب شاہنشاہ کے حضور مین کوئی اوسکا ماتحت
بادشاہ حاضر ہوتا ہے تو کل عملگان اور ملازم اوس آنیوالے کے
آمد آمد اور سامان جلوس مین سب کاروبار چھوڑ کے متوجہ ہوجاتے
ہین کہ دیکھیے فیمابین ان بادشاہان جلیل القدر کے کیا مشورہ ہے
پس یہی شکل اوسوقت بھی تھی کہ کل کاروبار کائنات کو سکوت تھا دائرہ فلکی
قیام پذیر ہوگیا تھا تو پھر فرمائیے کہ ایسے وقت مین تبادل پانا تاثیرات فلکی
کا کہان ممکن تھا کہ کوئی بیدار ہوتا یا زنجیر کے جنبش موقوف ہوتے

اور بستر کی گرد غرض ہو جاتی مثلاً آپ کی جیب مین گھڑی ہے مجھے
دے دیجیے مین اوسکے پرزے ساکت کیے دیتا ہون یقین ہے کہ
دس ہزار برس تک جس منٹ پر کراسوقت سوئی موجود ہے اوس سے
آگے نہ بڑھیگی نہ گھنٹی بجیگی یہ کہکے مین نے کہا کہ یہ تو دلیل عقلی بدیہی
اپنے ثبوت دعوے کی پیش کی اب آپ کسی دلیل عقلی یا نقلی سے
اسکا ردپیش کیجیے یا فقط توہمات شیطانی پر کاربندی ہے غرضکہ
خاموش ہوے روپوش ہوے آجتک آتے ہین اب پہر ہم اپنے
مخاطب اول سے رجوع لاتے ہین تیسری دلیل سناتے ہین اقول
تیسرے یہ کہ موجب آپکے تشخص کے ثبوت معراج مین دو گواہ قرار پاتے
ہین ایک جانیوالا مخبر صادق اور دوسرا بلانیوالا حاکم حاذق جل شانہ جسنے
بیان کیا اسریٰ بعبدہ اور اگر بتوسط جبرئیل علیہ السلام بہی زمرۂ گواہان
مین محسوب سمجہے جاوین توپہر تین گواہ عادل ٹھہرے تو ہماری تو ڈگری
ہوئی اور آپکو و ہمس ہو چکی بس بروقت اجرای ڈگری بسببکے بضاعت ہم
جیلخانہ ہوا بقولہ تعالیٰ شانہ ہذہ جہنم لتے کنتم توعدون اصحاب انجیل
کو تو دیکھیے کہ حضرت مسیح کے بعد صلیب کے پہر زندہ ہونے مین اونکی
پہلا اور فرس نے کچہ کا کچہ بیان کیا ہے تو پہر وہ بقول آپکے کب قابل
اعتبار ٹھہرا اور داہ صاحب آپنے خوب خطوط کی بنیاد ڈالی کہ دین عیسوی

بنا ہی بگاڑ ہی کیا خوب خیالات آپکو سوجھتے ہین بقول شخصے کیا خوب
پہیلی آپ بوجھتے ہین بھلا اب بھی تو کہو عالم رویا مین مثل سید صاحب تعلیقنا جب
وہ بھی نکلا مرزا اور شاگرد رشید سید احمد خانصاحب بہادر جج بنارس حاجی اللہ نے
آسمان پر جا نبی حضرت مسیح علیہ السلام سے ملاقات کر آپ نے شبہہ
اقدس کا پتا بتا دیا جیسے ہمارے حضور اقدس نے بعد مراجعت معراج
کے مسجد اقصی کا بالکل نقشہ بنایا ہے تب تو اہل مکہ نے صدقت یا رسول اللہ
فرمایا ہے الحاصل مین ناظرین کتاب ہذا سے ایک بات یہ بھی عرض کرتا ہون
کہ یہ جو پادری صاحبان بازارون مین وعظ فرماتے ہین کہ ہم دین عیسوی کو
پھیلانے آئے ہین مین کہتا ہون کہ انسے کوئی پوچھے کہ وہ دین
عیسوی کیا چیز ہے دین کی تو دو ہی چیز ہین اعتقادیات اور عملیات
سو اعتقادیات حضرات عیسائیہ کا تو یہ حال ہے کہ ایک خدا کے تین خدا
ٹھہرائے گئے اور اپنے پیغمبرون پر زنا کی تہمت اور جھوٹھ بولنا اور چوری
اور قتل کا گمان صحیح اور درست قرار دیا گیا ہے اور عیسی علیہ السلام کو
معاذاللہ باطن کی راہ سے ملعون اور جہنمی ہونا بتایا ہے اور یہ تینون
باتین عقل سلیم و قلب مستقیم کی رو سے جسپر مدار عقل اور تکلیف شرعی کا
ہے قطعاً باطل اور یقیناً ضلالت ہین بر این تقدیر اگر عملیات کچھ ہوتے
بھی تو کس کام کے وائے بر حالیکہ عملیات بھی کچھ نہون یعنے سب بر طاق نہاد

(۱) ایسے عملیات جو شخص در شش شیوہ عبودیت اور تزکیہ نفس کے
لیے ہوا کرتے ہین مثلاً ذکر الٰہی وغیرہ عبادت بدنیہ خداوندی اور
مخالفت نفس امارہ بقیود ات حلت و حرمت بعض مکاسب و ماکل
و مشارب و ملابس سوا ئمین سے کوئی امر دین عیسوی مین پادری
صاحبون نے باقی نہین رکہا بلکہ اوسکو محض نرے بیوقوفی جانتے ہین
(۲) رکیکی اخلاق او ر ز ا عمال جو حسن تمدن اور انتظام معاش کے بکار آمد
ہون سو ادنکے محمدیت ور زالت و حسن و قبح جملہ ملل و نحل مین یہان
تک کہ ملاحدہ و زنادقہ کے نزدیک بہی مسلم الثبوت ہین پس وہ دین
عیسوی کیا چیز ہے کہ جسکے پہیلانے کے لیے یہ دہوم دہام مچ رہی
ہین کہ ہزارون پادری اسکی روٹی کہاتے ہین اور اکثر اہل ہند سے
بہی جو کہ زر دوست اور دنیا پسند ہین پادری ہوتے جاتے ہین لاکہون روپیہ کا صرف ہے
اور ہو رہا ہے ہر ایک قریہ اور شہر مین ہم دیکہتے ہین کہ ایک نہ ایک
معہ ایک ولایتی پادری کے کہڑا ہو رہا ہے ہان اگر یہ کہیے کہ بیدین
ہونے کا نام دین عیسوی ہے تو اسکو اہل دانش جہل مرکب کہتے
ہین الخراب ایک بات اور واعظین دین اسلام کو یاد رکہنے کی ہے یعنی
اکثر ملحدین حال کا یہ قول بہی ہے کہ معاذ اللہ یہ کیونکر ثابت ہوا کہ
اس عالم کا کوئی صانع بہی ہے مین کہتا ہون کہ اول تو اسکا جواب

یہ ہے کہ تمہارا باپ کون ہے لہذا گواہوں سے باپ کا اثبات آدمی کرسکتا ہے اور اگر والدین یا دوسرے اشخاص واقف کار صحت نسبت اوسکے مولود کے نہ تسلیم کیجاوے تو بہت بڑے خرابی ہے لو اب اس صورت مین ہم ایک جمہور کی گواہی پیش کرسکتے ہین دیکھو کل مذاہب کا اسپر اتفاق ہے کہ خدا برحق ہے کیا معنے کہ جب تک کوئی فاعل یا کاتب نہ قرار دیا جاوے فعل ظہور مین نہین آسکتا مثلاً قلم دوات کاغذ ہم سب موجود کردین مگر جب تک کہ کوئی کاتب نہو ایک حرف کاغذ پر برآمد نہوگا یہ بات بدیہی ہے چنانچہ بنارس مین اسکا بڑا چرچا ہے ایک ملحد صاحب ہیر ونیجر نے سنیچر سے مجھ سے ملاقات ہوئی فرمانے لگے کہ ہم لوگونکا فلاسفہ کے اعتقاد پر عمل ہے مین نے کہا کہ فلسفہ کے تو یہ قول ہین کہ پہلی عقل اول ہوئی اوس سے عقل ثانی اوس سے عقل ثالث اسیطرح سے انہون نے عقول عشرہ تک تقسیم منہی کیا ہے اسی سے کل کائنات کا بتہ دیا ہے لہذا ہم یہ کہتے ہین کہ جسکو انہون نے عقل اول قرار دیا ہے اوسیکو ہم خدا کہتے ہین فقط محاورہ کا فرق ہے جیسے اٹاپر چون بیان اسپر فرمانے لگے کہ نہین اونکی راے ہے کہ اس ہیئت موجودہ زمین و آسمان مین ایک مادہ شخصی ہے کہ اوس سے ہر شئے کا نمو و عدم ہوتا رہتا ہے مین نے کہا کہ صاحب مادہ شخصی از خود کسی شئے بنانے

نہیں رہ سکتا آخر اوس مادہ کا کوئی بانی ٹھہرے گا اور یہ تو ہمارا بھی اقرار ہے کہ اللہ جل شانہ ایک حکیم مطلق ہے اوس نے اپنی حکمت بالغہ سے اس کائنات کو بنا دیا ہے جب تک کہ اوسکو منظور ہے یہ دور یون ہی چلا جائیگا کہنے لگے کہ یہ نہیں ہم یہ کہتے ہین کہ یہ جو ہر ملت و مذہب مین تفریق ہر کہ یہ چیز حرام ہے اور یہ حلال ہے اس سے خدا کو کیا کام تہا ہر شے جو کہ پیدا ہے جسے جی چاہے کھائیے اور جو چاہیئے رکھا کیجیے مین نے کہا کہ اگر یہی عقیدہ آپکا مار کھایا ہے تو ذمی ضرور پوچھیگا کہ آ جن جو بہ وتیتی تھو سبکے ساتھ اب ایک ہی طرح سے پیش آتی ہونگی اسپر تو خاموش ہو گئے اور شرمندہ ہی تشریف لیگئے پہر دیکھو ابو حنیفہ رحمۃ اللہ سے کچہ اوسوقت سکے ملحدون نے جمع ہو کر سوال کیا تہا کہ ذات باری تعالے کے ثبوت کی کیا دلیل ہے آپنے فرمایا کہ کل صبح کو مین اسکا جواب دونگا اور صبح کو آپ انکے پاس نہ گئے قریب شام اونکی محفل مین آپ تشریف لائے انہون نے پہلے تو یہ اعتراض کیا کہ آپ امام وقت ہین آپنے خلاف وعدہ کے کیون کیا صبح کا وعدہ تہا آپ اسوقت کہ قریب شام ہے تشریف لائے پہلے اسکا جواب دیجیے آپنے فرمایا کہ مین ایک ضرورت کے واسطے صبح دریا پر گیا تہا اور نیت یہ تہی کہ وہان سے تمہارے پاس پہونچونگا اور وہان ایک عجیب تماشا پیش آیا کہ اوسمین

مین محو ہو گیا لہذا اختلاف وعدد کے یہ وجہہ ہوئی انہون نے فرمایا کہ وہ تماشا
کیا تہا کہ جسمین آپ محو ہو گئے ہمسے تو فرمایئے آپنے فرمایا کہ مین نے
ایک عرصہ تک دیکہا کہ ایک کشتی پانی پر از خود بلا ملاح اور کہینچنے والے کے
دریا مین موجود ہے اور مسافرون کو کنارہ پر آکر اس پار سے اوسپار
اور اوسپار سے اسپار لیجاتی ہے اون ملحدون نے بڑا قہقہا مارا اور
کہا کہ یا امام یہ بات کب قیاس مین آتی ہے کہ بغیر از ملاح کے کشتی اسپار سے
اوسپار جاوے اور آوے اپنے فرمایا کہ یہی تو مین بہی حیران ہون کہ
تم لوگون کے قیاس مین یہ بات کیونکر جم گئی ہے کہ اتنا بڑا کارخانہ دنیا
کا کہ جسمین اٹھارہ ہزار خلقت مختلف الماہیت ایک جنس سے دوسری
جنس کو تعلق نہین بغیر کسی صانع یا پرورش کرنیوالے ازلی و ابدی
کیونکر اجتک دائم و قائم ہے غرضکہ سب خاموش ہو گئے لہذا ہماری کل کتاب
مین جسقدر کہ درانیوالا بصفات و تقریرات ملحدانہ عیسایان ماضی وحال و
استقبال کے اعتراضات تہے سبکے جوابات ہو گئے ہین انشاء اللہ
تعالے اگر حیات مستعار باقی ہے تو طبع ہو کر مشتہر کیے جاوینگے
اسقدر وعظین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے سر دست لکہی
گئی کہ عنداللہ عذاب سے موقعہ سنایا کرین فتبارک اللہ احسن الخالقین آمین یا رب العالمین



نتیجہ کتاب ہذا مین یہ باتین اور بھی بڑہائی گیئن اول مولوی
عماد الدین صاحب پانی پتی لا امتی جو کہ عیسائی ہوے ہین
اونہون نے چند کتابین بعبارت توہینی ہمارے جناب اقدس
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور قرآن قوی البرہان کی نسبت محض
بے قاعدہ تحریر کرکے طبع کراکے مشتہر کیا ہے اونکے
جوابات جو کچہ کہ ہمنے دیکھے ہین از انجملہ دو کتاب کا جواب
اسمین بھی داخل کرنا مناسب معلوم ہوا لہذا داخل کیا و ہو ہذا

نامۂ اول

ہو المستعان

نامۂ تنبیہ الملحدین

بجواب کتاب ہدایت المسلمین

مولویصاحب مظہر الطاف و کرم ہیٹ درم میان عماد الدین زاد لطفہ
بعد واجب کے مطلب یہ ہے کہ کتاب بطالت مآب مسمی بہدایت المسلمین و
در اصل مضل الضالین جو کہ بجواب اعجاز عیسوی کے آپنے تصنیف کی ہے
جگت ہنسائی کی ہے نیاز مند کو معرفت ناصحے ناصح دستیاب ہوئی چشم پر آب

ہوئی ہمت اتر و بدیہہ رکاب ہوئی تائید ازجناب رسالتمآب ہوئی کل
تجویز آپکی خراب ہوئی **دفعہ اول خلاصہ دیباچہ قولہ** یعنے کمترین
عماد الدین کے ناظرین کی خدمت مین عرض یہ ہے کہ بارہ سو برس سے
اہل اسلام نے کتب مقدسہ کی نسبت تحریف لفظی جاری کا دعوی کرنا شروع
کیا ہے اور سبب اسکا یہ ہوا ہے کہ تعلیم محمدی جو کہ برخلاف ان کتب کے
ہے اور نبوت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کہ کسی طرح سے
ثابت نہین ہوتی مگر جو کتب مقدسہ جہوٹی ہو جاوے تو رسالت نبی آخر الزمان
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متحقق ہو اور انکو علماء محمدی نے اس مقدمہ مین
دھوم مچائی مگر اب متاخرین اور اس زمانے کے مولویون نے اس ملک
مین ثبوت تحریف کے لیے طرح طرح کی باتین لکھی ہین اور سبب اسکا
یہ ہوا ہے کہ جب پادری فنڈر صاحب نے ١٨٥٤ عیسوی مین شہر
آگرہ مین ڈاکٹر وزیر خان جو اسوقت ملک عرب مین ہین اور مولوی رحمت اللہ
کیرانی والے جو اب ملک ترکی یا روم مین ہین ایک کتاب اعجاز عیسوی بڑی
کوشش سے لکھی ہے تو بھی پادری فنڈر صاحب اور اونکی کتاب میزان الحق
پر فتحیاب ہوے اور مولویصاحب نے اس کتاب مین منکرون اور ملحدون
کی کتابون کے حوالے دیے ہین اور بہت جھوٹی سندین پیش کی ہین
اور ہندوستان انگریزون کی بدولیکر یہ کتاب اعجاز عیسوی لکھی ہے خصوصاً

روم کا تو ملک لشپ ہے اور بعض جا محض جہوٹہ حوالہ دیا ہے کہ فلانی
کتاب مین یہ لکہا ہے حالانکہ وہان ہرگز نہین لکہا اور جو اقسام بہی کئی ہین بزرگ
اونکی صحبت مین تہا اور یہ کتاب اکثر لوگون کے یہان ہے کہ چہپا چہپا
پڑہتے ہین اور لوگونکو گمراہ کرتے ہین لہذا مین نے اسکا جواب لکہنا
مناسب جانا ناظرین سے التماس یہ ہے کہ اس کتاب کے پڑہنے کے
وقت کتاب اعجاز عیسوی کو دیکہتے جاوین تاکہ انصاف کے واسطے مفید ہو
اور اسمین ۹ باب اور ۳۶ فصلین ہین خداوند مسیح کے نام سے آمین الخ
جواب مشفق من آپنے کمال کیا جہوٹہ کا انبار لگا دیا گفتار لغو کا حق
بنا دیا بقول شخصے ہاتہ پاؤن بہول گئے جو کچہ کہ کالج آگرہ مین پڑہا تہا
وہ بہی بہول گئے آگا دیکہتے ہو نہ پیچہا دیکہتے ہو جو کچہ ذہن ناحق پر دوڑ
آتا ہے لکہ بیٹہتے ہو لہذا ہم گفتگو کو طول نہین دیتے ہین انکے
۹ باب اور ۳۶ فصل کو ۱۲ دفعہ مین ختم کیے دیتے ہین - بہلا جبکہ آپ
خود مقر ہین کہ ہنگام مباحثہ پادری فنڈر صاحب بمقام آگرہ مین حضرت
مولویصاحب اور وزیر خانصاحب مرحوم مغفور مین موجود تہے حل من
مزید کے مستحق نہین ہوئے تہے جو آپ نے جواب نہ دیا خوف مین
آگئے دم دبا گئے پیچہے یاد کیا دین عیسوی کو برباد کیا آپنے سنا نہین
اہل فارس کا قول ہے مشتیکہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد دوسرے

ہیہ کہ عرصہ ایکسال سے زیادہ کا گذرتا ہے کہ ہمنے آپکی کتاب تحقیق الایمان
ضعیف البنیان اور مباحثہ اتفاقی کا جواب معہ ثبوت رسالت پیغمبر آخرالزمان
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس شد ومد سے اپکو لکھا اور آپنے تا حال جواب
نہ دیا بھلا فرمائیے موجود کے ہوتے مفقود سے اعتراض کرنا کتنی
بڑی نادانی ہے سراسر نفسانیت اوٹھائی ہے سمجہ کہ اثنا ہمین صحبت رسالت
پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ڈنکا بجا رہے ہین ہکو جواب
نہین دیتے ہو مولوی رحمت اللہ صاحب اور ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب
مرحوم بقول تمہارے ملک عرب یا ترکستان مین ہین اونکی کتاب شہادت
انتساب پر اعتراض بیہودہ لاتے ہو منہ کی کہاتے ہو معقولیت ذیادہ عقلی
سے نہین شرماتے ہو اتنا بہی نہین جانتے ہو کہ العلم حجاب اکبر کی دہوم
سے یہ وہ بشین گوئی ہے کہ جسکا ظہور از شاہم تا روم ہے
قولہ دوسری فصل صفحہ ۲۱ آئمین آپنے باشاراللہ کچہ الہام کی شناخت
مین گفتگو طول وطویل کچہ ذہنی کچہ وہمی وخیالی لاأوبالی مادہ معقولیت سے
خالی جسکو مقدمہ مین کچہ تعلق نہین بیان کیا ہے یعنے خلاصہ وسکا یہ ہے
الی قولہ معجزہ اوس کام کو کہتے ہین جو خلاف عادت قدرت الہی سے
سرزد ہوا اور وقوع مین آوے پس اگر معجزہ ہر زمانہ مین واقع ہوا کرتا
یا کبہی کبہی سال اسکے بعد تجربہ ہوتا رہتا جیسے دمدار ستارہ کبہی کبہی

نکلتا ہے تو وہ خلاف عادت نہوتا لیکن ضرور ہے کہ معجزہ ہر زمانہ مین
نہوا کرے اور یہ بھی ضرور ہے کہ ایک دفعہ ہو کر بند بھی نہو جاوے
لہذا موسے کے وقت مین یہ خرق عادت ظہور مین آئے اوسکے
بعد بھی دوسرے نبیون کے ہاتھ سے کبھی کبھی اوسکا وقوع
ہوا آخر مین یہ قدرت بڑی زور شور سے نمایان ہوئی پھر بند ہوگئی
تاکہ معلوم ہو کہ وہ قادر مطلق پہلے اپنے بندون کے ہاتھ سے
اس قدرت کو بار بار دکھاتا رہا آخر کو مجسم ہو کر خود بدرجۂ کمال اس قدرت
کو آدمیون مین چندروز رہ کر دکھلایا گیا اور یہ کہا گیا کہ اب مین اس طاقت
کو بند کرتا ہون چنانچہ یوحنا کی انجیل ۹ باب آیہ ۴ سے ۵ تک وہو ہذا
قولہ ضرور ہے کہ جسنے مجھے بھیجا ہے مین اوسکے کامون کو جبتک
دن ہے کرون رات آتی ہے جب کوئی کام نہین کرسکتا جبتک
مین دنیا مین ہون دنیا کا نور ہون الخ جواب یہان تو آپنے
بالکل رسالت ہمارے سرور انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ثابت کردیا
معنے جب آپ خود ہی فرماتے ہین کہ خدا خود ہی مجسم ہوا اور اس قدرت
کو یعنے معجزات کو بذات خود کرتا رہا پھر اس طاقت کو بند کرلیا اور پھر
آپ ہی انجیل یوحنا سے نشاندہی کرتے ہو کہ جسنے مجھے بھیجا ہے مین اوسکے
کامون کو جبتک دن ہے کرون الخ سبحان اللہ یہ وہی مثل ہوئی

کردرونکو حافظ نہین ہوتا بہلا ہم پوچہتے ہین بقول آپکے کہ حضرت مسیح
خود فرماتے ہین اور خدا تہے پہر انہون سے نے یہ کیون کہا کہ جسنے مجہے
بہیجا ہین اوسکے کامونکو جب تک کہ دن ہے کرون ہان یہ البتہ ہوسکتا
ہے جیسا کہ انکے متقدمین کی تجویز ہے کہ پہلے خدا نے اپنے بندے
یا دوست یا مصاحب واسطے ہدایت اپنے بندون کے بہیجے یعنے
ایک لاکہہ اسّی ہزار پیغمبر کم وبیش جیسا کہ مشہور ہے آئے جب اوسپر بہی
کسی نے کہنا نہ مانا تب اللہ تعالے نے معاذ اللہ مجبور ہوکر اپنے ایک
اکلوتے بیٹے مسیح علیہ السلام کو بہیجا چنانچہ وہ دنیا مین آیا اور بقول پادری
فنڈر صاحب مجسم ہوا اور اوسنے سب کے گناہ اپنی جان پر اوٹہا کے
اور اوسنے اپنے پیرون کے یا اپنے باپ کے بندون کے کفارہ
ہوا اور آسمان پر چلا گیا تو پہر اور پیغمبر یا رسل بہیجنے کے خدا کو کون ضرورت
تہی سو اسمین مجکو یہ عذر ہے کہ اگر بالفرض یہ قول مسلم رکہا جاوے تو
معلوم ہوتا ہے اور قرینہ بہی مقتضی ہے کہ جب اللہ تعالے نے بذریعہ
پیغمبران علیہم السلام اپنے بندون کو ہدایت کیا اور وہ انحراف
کرتے رہے تب اوسپر اللہ نے اپنے اکلوتے بیٹے یعنے مسیح علیہ السلام
کو بہیجا پہر جب اوسنے بہی انحراف کیا بلکہ بقول پادریون کے کہ یہودی
پہانسی دینے سے بہی نہ چوکے تب اوسنے اپنے بیٹے کو بلا لیا

کہ ظاہر ہے یعنے حضرت زندہ آسمان پر تشریف لے گئے اور چھ سو برس تک دنیا حسب قول حضرت مسیح کے بنے نور رہے یعنے پیغمبر دنیا کا چراغ ہے اور اس عرصہ مین کوئی پیغمبر نہ آیا اور حقیقت مین جب ایسا پیغمبر جلیل القدر نور البصر چلا جاوے تو پہر اور پیغمبر کے آنے کی دنیا مین کون ضرورت تہی لہذا ہمارا جواب یہ ہے کہ فی الواقع ایسا معلوم ہوتا ہے کہ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جوکہ حضرت مسیح کے بعد بعثت ہوئے تو اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ خدا خود محمد الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنکے آیا جیسا کہ حدیث شریف مین بہی آیا ہے کہ جب حضور اقدس باہر سے تشریف لاتے تہے تو بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا پٹکا کمر مبارک سے کہولتی تہین یون ہے کہینچ لیتی تہین اور پٹکا نکل آتا تہا اور پہر دیکہو انجیل متی کے باب ۲۱ ـ آیہ ۴۴) قول مسیح یعنی حضرت فرماتے ہین قولہ کہ اسلیے مین تمہین کہتا ہون کہ خدا کی بادشاہت تمسے لیجاویگی اور ایک قوم کو جو اوسکے پہل لاوے دیجاوے گی اور جو اوس پتہر پر گریگا چور چور ہوجاویگا پر جسپر وہ گریگا اوسے پیس ڈالیگا انتہا ظاہر ہے کہ جسنے ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مقابلہ کیا وہ چور چور ہوگیا اور جسپر آپ یا آپکے صحابہ رضوان اللہ چڑہ گئے اوسی

جب نہ ہوا کہ آپ کو پیش آیا ہو تو تاریخ صولت فاروقی دیکھئے اب
جتنا سر آپ ضرور فرماوینگے کہ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور حدیثیں جو معجزات کی قلم بند ہیں اونکو
آپ بناوٹی مضمون کہتے ہیں اور یہ دلیل ایک نکال لیتے ہو کہ حدیثیں دو سو
برس کے بعد آنحضرت کے قلم بند ہوئے ہیں اسوجہ سے وہ
معتبر نہیں مگر آپ نے یہ اچھا اتفاقی نہیں سمجھا اب حافظ ولی اللہ صاحب
سے کہا ہے کہ قول یہ انجیل مسیح پر نازل ہوئی انکا فرض ہے جیسا
تو یا ایمان ہے کہ جیسا نازل ہوئی انہیں نے قلم بند کیا ہے الغرض مگر ہم انکو
بھی دلیل نہیں پاتے ہیں فقط وہ معجزہ جسکا ثبوت آج دوسرے مذہب
سے ہو سکتا ہے پیش کرتے ہیں اقول اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ
الْقَمَرُ وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَةً یُّعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ترجمہ یعنی پاس آ گئی
وہ ساعت اور پھٹ گیا چاند اور اگر دیکھیں کوئی نشانی تو ٹال دیں اور
کہیں یہ جادو ہے قدیم فائدہ حج کے دنوں میں آدھی رات کو کافر
جمع تھے حضرت اونکو سمجھا رہے تھے اونہوں نے مانگی کچھ
نشانی حضرت نے فرمایا دیکھو چاند کو چاند دو ٹکڑے ہو گیا ایک اوس نے
مشرق کو ایک مغرب کو جتنا بیچ میں خوب دیکھا پھر ملگیا یہ نشانی ہے
قیامت کی کہ آگے سب کچھ یون ہی پھٹنے والا ہے از موضح قرآن الخ

اب دیکھیو اس معجزۂ باہرہ مین جب سب تاویلون سے آپ لوگ ہارے
ہین تو یہ توجیہ نکالی ہے کہ یعنے آپنے اپنی کتاب تحقیق الایمان منعیت
البرہان مین اس معجزہ کو بیان کر کے کچھ تفسیر مدارک و بیضاوی کا حوالہ دیکر
لکھا ہے یعنے تفسیرون مین ہے کہ بعضے کہتے ہین کہ قیامت مین
چاند شق ہوگا اور ہٹ دہرمی یہ کی ہے کہ دوسری آیہ نہین لکھی ہے
یہ اوڑان گھائی میان عزازیل کی ہے کہ وہ جسکو بہکاتے ہین آدہی بات
بتاتے ہین مطلب کے فقرے کو کھا جاتے ہین اب دیکھیے آپکے
استاد ہوے ہین بر سر فساد ہوے ہین کیا بگاڑ تے ہین جہاں سے
ہارتے ہین جیتتے ہین نہ ہارتے ہین دیکھو مولوی عبد القادر صاحب
رحمہ اللہ ترجمہ فائدہ ہیلے مین لکھتے ہین قولہ کہ حج کے دنون مین
کافر جمع تھے اونہون نے معجزہ طلب کیا تب چاند دو ٹکڑے ہوگیا
لہذا یہ نشانی ہے قیامت کی کہ اوسدن بھی چاند دو ٹکڑے ہو جائیگا
اور سواے اسکے بعض کے لفظ مفسرون کی دلیل کرتی ہے اسبات پر
کہ بعض کفار عرب نے کہا کہ چاند دو ٹکڑے نہیں ہوا انہون نے ہماری
آنکھون پر سحر کیا ہے پس اس سے یہ بات نہین پیدا ہے کہ قیامت میں
چاند شق ہوگا کیونکہ دوسری آیہ کہتی ہے کہ دیکھا اور کہا کہ یہ جادو ہے چنانچہ
اسکا ثبوت ہم اپنی کتاب تردید الابطال مین بہت شرح و بسط سے دیکھی ہین

اور شق ہونا ثابت کردیا ہے اور سوانح الحرمین مین لکھا ہے قولہ کہ
شہر دہار جو کہ متصل دریای چنبل صوبہ مالوہ مین ہے اب اوسکو شاید دہارا
نگر کہتے ہین وہان کا راجا اپنے محل کی چہت پر بیٹھا تہا ایک بارگی
اوسنے دیکھا کہ چاند دو ٹکڑے ہوگیا اور پہر ملگیا اوسنے اپنے یہان کی
پنڈتون سے جو دریافت کیا تو سبہون نے اپنے کتابین دیکھکے
کہا کہ ہماری کتابون مین لکھا ہے کہ ایک پیغمبر عرب مین پیدا ہونگے
اونکے ہاتہہ پر چاند دو ٹکڑے ہوجاویگا چنانچہ اوس راجہ نے ایک ایلچی
اپنا حضور اقدس مین بہیجا جسکا نام ہامایون تہا کہ قبر اوسکی ضلع مراد آباد
موضع شیر پور مین کنارہ دریای گنگ کے موجود ہے اور اوس ایلچی
کے واپس آنے پر وہ راجہ بہی ایمان لایا اور آپنے اوسکا نام عبد اللہ
رکہا اور قبر اوس راجہ کی شہر دہار کے باہر اب تک زیارتگاہ ہے اور
تواریخون مین لکھا ہے کہ جب یہ ایلچی گیا تو اوسکی زبان ہندی تہی اوس سے حضور نے
اوسکی زبان مین فرمایا کہ تم کسل لیتے اچہے تو ہو اور راقم دو برس تک
اس بات کی تلاش مین رہا اور بڑے بڑے پنڈتون سے پوچہتا رہا
کہ وہ کون سی کتاب ہی کہ جسمین یہہ خبر تحریر ہے کہ ایک پیغمبر عرب مین پیدا
ہونگے اور اونکے ہاتہہ پر معجزہ شق القمر کا ظاہر ہوگا آخر گوا نام کے
مقام مین ایک پنڈت لو وارد سے ملاقات ہوئی اوسنے بیان کیا

کر وہ کتاب ہنگوتری پران ہے اوسمین بیشک یہ خبر تحریر ہے اور شہر
بنارس مین بڑے بڑے پنڈتون کے یہان مل سکتی ہے لہذا آپکو
اگر ہمارے قول کا اعتبار نہ ہو تو تکلیف کیجیے دو دن کی نہ لیجیے یہان
سے چلے آیئے ہم آپکے ساتھ ہون اور چل کر وہ کتاب بنارس مین بعونہ
تعالی دکھلا دین طمعا ے فتحیابی اپنی سرکار ابد قرار سے پاوین بغلین
بجاوین دوستون کو خوش کرین دشمنون کو جلاوین اور مولانا رفیع الدین
صاحب نے اپنے رسالہ شق القمر مین اوس راجہ کا نام راجہ بھوج لکھا ہے
اور تاریخ مفصلی سے نقل کیا ہے اور آپ تو علم فارسی اور عربی کے عالم کہلائے
ہوا اپنے وقت کے معلم الملکوت ہو بقول اہل اودہ انصاری کے بہوت
ہو گیا آپنے یہ کتابین نہ دیکھی ہونگی مگر کیا کرو خَتَمَ اللهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ سے
مجبور ہو بقول حضرت سعدی ہو شک کور ہو بغض و حسد احمدی سے
مامور ہو کیو جہ راستی سے دور ہو دیکھو توراتؔ مین لکھا ہے کہ حضرت
یوشع علیہ السلام کے لیئے آفتاب ٹھہر گیا اور اس قصہ کو بہی کسی اہل
تواریخ نے نہین لکہا حالانکہ یہ معاملہ دل کا تہا تو اب کیا حسب تشخیص
آپکے توراتؔ بہی جھوٹی ٹھہری جو کہ موجب اقرار علماء مسیحی کے طبقہ
اول میں ہے پس اب انجیل مروجہ کو غور کیا چاہیے دروغ گو را تا بہ
خانہ بلکہ تا بہ پنجانہ ہو پنجاہ یزراست گوئی کا ذائقہ او نہا سیئے بد سگالان

محمدی کو شرما ہے وہ یہ ہے باب ۲ انجیل متی کی آیہ ۱۶ **قولہ** جب ہیرودس
نے دیکہا کہ مجوسیون نے مجہے دہوکا دیا تو نہایت غصہ ہوا اور لوگون کو
بہیجکر بیت اللحم اور اوسکے ساری سرحدون کے سب لڑکے جو کہ دو برس
کے اور اوس سے چہوٹے تہے اوسوقت کے موافق جو اوسنے مجوسیون
سے سنا تہا قتل کروا ہے الخ اب دیکہو یہ قتل اطفال سنے گناہ کسی تاریخ
یہود و مجوس عبرانی و یونانی و ہندی و انگریزی و پرتگیزی سے کہین ثابت
نہین ہوتا یوسیفس نے جو کہ بڑا جویای بدنامی ہیرودس کا ہے اس قتل کا
حال نہین لکہا اور نہ زبان زد خاص و عام ہے بڑے تعجب کا مقام ہے
اور نہ کسی اور علماء یہود نے جو کہ بڑے سورخ گذرے ہین اپنی تواریخون
مین لکہا ہے یہ امر تو ایک بڑا ظلم صریح تہا اور بہت بڑا سبب بدنامی ہیرودس
کا تہا اور بہر کسطرح سے اسکے اظہار مین کچہ الزام اونکے مذہب پر بہی
عاید ہو سکتا تہا پس اگر واقع ہوتا تو ضرور ہے لکہتے اب فرمایئے کیا
انجیل بہی الحاقی ہے اس مقام سے رہست و دروغ کی بیباقی سے
بکر اسوقت کے بعضے پادری لوگ جو چند کتاب اردو پڑہ کے نیم ملا خطرہ
ایمان ہوئے ہین طمع دنیا پر عیسائی بعضے مسلمان ہوئے ہین ایک
تقریر نئی بابالت شق القمر مین کرتے ہین اپنی قبر کو نار سقر سے بہرتے ہین
بدنامی کا ٹوکرا اپنے سر پر دہرتے ہین وان زلزلۃ الساعۃ شئ عظیم

سے نہین ڈرتے ہین حق کو باطل کرنے پر مرتے ہین یہ آخر پر کرتے
ہین **قولہ** اگر اس کے تو لفظی معنے یہ ہوتے ہین کہ پاس آلگی وہ ساعت
اور پھٹ گیا چاند پس اس سے یہ کہان ثابت ہے کہ محمد صاحب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاند کو شق کیا **جواب** سبحان اللہ کیا
اچھی سمجھ ہے بقول شاعر ؎ ابتک نہ ہوئی مغز سخن سے آگاہ ٭
لاحول ولاقوۃ الا باللہ ٭ اجی صاحب جب کفار قریش نے یہ معجزہ طلب کیا
جسکی طرح اوپر سے چلی آتی ہے تو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے تامل کیا پس اوسی حال مین یہ آیہ نازل ہوئی یعنے اللہ تعا
اشارہ فرماتا ہے کہ تو کیون تامل کرتا ہے ای حبیب ہمارے ہمنے
وہ ساعت قریب کردی اور پھٹ گیا چاند اب غور فرمایئے کہ کیسا اعلی مرتبہ
ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درگاہ باری مین پایا گیا
کہ بلا درخواست حضور اقدس یہ حکم نازل فرمایا اور کر دکھایا اب اس مقام پر
ایک نکتہ باریک یہ ہے کہ کل امر مرھون باوقاتھا جو مشہور ہے یعنے کل امور
شدنی ہوتے ہین اپنے وقت پر سو اس نظیر سے وہ بات بالکل ثابت
ہوگئی کہ وہ ساعت کہ مشیت الٰہی مین تہی کہ ایک وقت چاند شق ہوگا
وہ قریب کردی پس اقتربت الساعۃ جو فرمایا تو اس سے یہی بات
پیدا ہے ورنہ فرماتا کہ قل ان اللہ شق القمر لہذا آپکو بھی چاہیے کہ

اسی طرح ہمکو بھی معقول بات کہیے گفتگو کو طول نہ دیجیے مضمون فضول نہ کیجیے مشغول ہین دین اسلام میں الٰہی مقام متوالے کی بگڑی نہین ہے جو گرتی پڑتی چلی جاتی ہے اسکے باطل کرنے مین معقولیت مدعی کی آتی ہے عقول عشرہ حکماء فلسفہ کے چکر کہاتی ہے دفعہ ۳ اب تیسری فصل جو کہ الہام کی صورتون اور فائدون کے بیان مین آپنے لکھی ہے اوسے ہم فضول جان کے کہ محض سبز باغ دکھایا ہے یا دریان حال کو بیوقوف بنایا ہے جہوٹے کا دستور ہے کہ پہلے حاصل مطلب کے لیے کچھہ روغن قاز سامع پر چھڑک کے مطلب بیان کرتا ہے اور پھر ہمارے مطلب سے تعلق بھی نہین رکھتا ایسا وسے قلم انداز مطلق کر کے طرف فصل چہارم ہم شبدیز قلم سعادت رقم کو مثل برق ساطع کے کوندا تے ہین آپکی تشخیص بالا کہ کو روندتے ہین اس فصل چہارم مین آپکا خلاصہ بیان یہ قولہ کہ عیسائی لوگ جو کتابین لے رہے ہین اونکے مصنف بھی الہامی شخص تھے کیونکہ شرطین الہام کی جو فصل دوم مین ہین اون کتابون کے مصنفون مین پائے جاتے ہین سوا اسکے یہ بات ہے کہ ان عیسائیون کی کتابین اور یہودیون کی کتابون کو اچھی طرح سے کامل کرتے ہین کہ اور بھی ایک معجزہ سمجھدار آدمی کے لیے ظاہر ہوتا ہے اور وہ مضامین جو کتب یہود مین انتظار کسی آنیوالے کی دکھلاتے ہین ان کتب چہار یار سے

کمال درجہ مطابقت رکھتے ہین کہ مثل مغز اور پوست دکھلاتے ہین اگرچہ
اس مقام پر بہت سے دلائل ہمارے پاس موجود ہین پر یہان اسجگہ
طوالت منظور نہین ہے اسلیے صاف صاف اپنا مطلب کہتے ہین
کہ یہ سارا مجموعہ بیبل کا کلام الہی ہے اچھی دلیلون سے اسکا ثبوت
ہو چکا پر ایک فرقہ محمدی جو تھوڑے دنون سے دنیا مین ہے
وہ بھی الہام کے قایل ہین مگر اس فرقہ کو ہم جھوٹا فرقہ جانتے ہین کیونکہ
اوسکا بانی یعنے محمد صاحب صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم مین الہام کی شرطین
جو کہ فصل دوم مین ہین اپنے اندر نہین رکھتے تھے اور اونکی کتاب
بھی خدا کی اگلی کتابون سے کچھ میل نہین کھاتی اگرچہ وہ لوگ بھی کتب
مقدسہ کو کلام الہی جانتے ہین پر وہ ان کتابون کو محض جھوٹا اور محرف
بتاتے ہین یعنے یون کہتے ہین کہ یہ کتابین ضرور آسمان سے نازل
ہوئین مگر یہودیون اور عیسائیون نے ان کتابون مین کہین کہین لفظ
بدل ڈالے اور جان بوجھ کے اوس کلام کو صحیح نہ رہنے دیا مگر یہ
اونکا دعوی ہی دعوی ہے اسکا ثبوت اُنہون نے آج تک نہین دیا
سب سے بڑی کتاب اونکے پاس اس باب مین اعجاز عیسوی ہے جو خدا
کی پاک الہامی کتابون پر دہوکے بازی سے عیب لگاتے ہین اسلیے
اب ہم خدا سے مدد مانگ کے اوسکے جواب پر توجہ کرتے ہین

اسکے بعد اپنی لنبیان چہاٹ کے ایک مسودہ اہلہ فریبی کا کانٹہ کے
باب دوسرا اعجاز عیسوی کے جواب مین شروع کیا ہے قولہ یعنی اعجاز عیسے
کے دیباچہ مین اوسکا مصنف کہتا ہے کہ اگر پادریصاحب صرف
کتب مقدسہ کے ترجمہ تقسیم کرنے پر اکتفا کرتے تو مسلمانون کو اونسے
کچہ تعرض نہ تہا لیکن وہ تو اصول ملت اسلامیہ پر اپنی تحریر و تقریر مین اعتراضات
بیہودہ لاتے ہین اور اونکی زبان و قلم پر جو اسے بنا ہے اعتراضات
محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت گذرتی ہین اور اونکے
چند مسائل مین تحریف کا بڑا مسئلہ ہے اور حق یہ ہے کہ باقی اونکے
سب مسائل فروعی ہین اسلیے مناسب معلوم ہوا کہ اس باب مین ایک
رسالہ مستقلہ لکہا جاوے سو یہ کتاب اعجاز عیسوی لکہی گئی اسپر آپنے
یہ جواب دیا ہے قولہ مین کہتا ہون کہ جو اعتراض ہم لوگ محمد صاحب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی نسبت بیان کرتے ہین وہ سب سچا ہین کیونکہ سب بیانات
قرآن و حدیث سے لکہتے ہین اپنے دل سے تراش کر نہین لکہے جیسے
آپنے ہماری نسبت تراش کے لکہی ہین الخ اور اسکے سوا اور بہی آپنے
لغویات ایک بات زمین کی ایک آسمان کی بیان کیا ہے جیسا کہ جہوٹے کا
دستور ہے کہ سیلیے کچہ سر پانے نا و ظا تا ہے اگرچہ طول لاطائل سے
کچہ مدرکا نہین نہ اہلہ فریبی اپنا بنتا ہے یہ منصب حاکم ازل نے میان

عزازیل اور اونکے پیروون کو دیا ہے اب ہرایک بات کا جواب باٰلتوٰا
ہم آپکو دیتے ہین **جواب اول فصل چہارم کے بیان ہین اقول**
آپکی معتقدا اونکا قول یہہ چلا آتا ہے کہ جو روح القدس کہ مسیح پر نازل ہوا
تہا وہی بعینہ حواریون ہین بہی حلول کرکے بولتا تہا حقدہ باطنی کہولتا تہا
بہلا اب ہم پوچہتے ہین کہ روح القدس کی مرئیہ شکل جو مسیحیون نے اپنے
تخیلہ مین درج کی ہے اوسے کوئی عاقل تسلیم نہین کرسکتا یعنی کبوتر کی
صورت اور پہر معاذاللہ روح القدس کا حافظہ کچہہ یاد ریسا جون سکے محافظ
سے بہی روی معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کی زبان سے کچہہ اور حضرت متی
کی زبان سے کچہہ اور ریپولوس مقدس مین جب حلول فرماوے تو اور ہی
کچہہ سناوے یعنی ختنہ کو ممنوع کرے باوصف اسکے کہ جناب مسیح
بہی ختنہ ہوا ہے اور پولوس صاحب بہی مختون تہے اسیطرح ایک حواری
مین حلول کرکے ایک چیز کو حلال کرے اور دوسرے حواری مین یعنی
پطرس مین جاکر کل حشرات الارض کو ہری ترکاری بناوے کبہو مسیح
کی زبان سے نسخ توریت کی ممانعت کرے اور کبہو پہر اونہین کی زبان
سے نسخ توریت کہہ سناوے یہ امر بہی کچہہ اختلال حواس سے کمتر نہ گنا
جاویگا اور پہر پادری فرنچ صاحب یہ فرماتے ہین **قولہ** کہ کتاب الہامی پر
ضرور نہین ہے کہ تمامہ بالہام لکہی جاوے بلکہ جو باتین متعلق ہجو اسکے

اور ممین الہام کی حاجت نہین مثلا جو امر کہ سماعت بالبصر پر منحصر ہے اوسمین
الہام ضرور نہین الخ اور پادری فنڈر صاحب کی یہ تشخیص ہے **قولہ** کہ ضرور
ہے کہ کتاب الہامی موافق ہو انصاف و شریعت دلی سے جیسکہ اللہ نے
آدمی کے دل مین منقش کیا ہے اور جمیع امور کیا مشاہدات اور اولیات
و مبصرات سب الہام سے لکھی جاوین الخ **اقول** اب فرمایئے کہ یہان
پر کونسا قول مسلم رکھا جاوے اگر پادری فرنچ صاحب کا قول مسلم سمجھین تو
کتب مقدسہ کی تکذیب لازم آتی ہے اور جو پادری فنڈر صاحب کا قول
واجب التسلیم ہو تو شریعت ہر قوم و ملت بلکہ ہر متنفس کے مختلف ہی بسبب تفاوت
و ضعف قلب اسکے پس موافقت کتاب کی محال ہوئی شریعت دلی سے غور فرمایئے
کہ مشرکین ہنود کا انصاف و شریعت دلی مقتضی ہے کہ گائی نہ کہاوین اور
کوئی جی نہ مارین اور سکہونکا انصاف و شریعت دلے مقتضی ہے کہ بہیڑ بکری
چوپایی گہوڑے سور کتا کوا چیل گدہا اور فیل سب نوش جان فرماوین گو
بعض جانور بمقتضائے حکمت نہ کہاوین ورنہ سب جانور اونکی شریعت مین مثل
ترکاری کے ہین **جواب** دوسری بات کا یعنی آپنے یہ جو فرمایا
کہ اگرچہ محمدی بہی الہام کے قایل ہین اور مذہب محمدی بہی جو تہوڑے
دلون سے ہے اسکو ہم جہوٹا مذہب اور جہوٹا فرقہ جانتے ہین کیونکہ
اوس مذہب کا بانی یعنے محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بین شرطین الہام

کی موافق تشخیص باطل آپکے یہ ہین اور اونکے کتاب لعینی کا نام اعد بہی
کا نام نہین ہے اسکا جواب اول تو یہ ہے کہ آپکو کیسے یہ کام ہوا بادرون
مین نام ہوا سبحان اللہ میند کی کو بینی لوز کا نام ہوا مبالا ہم استہ سار کرتے
ہین اور اگرچہ معقولیت ہے کہتے ہو تو شرمسار کرتے ہین کہ عزازیل لعین جو کہ
معلم الملکوت ہے جواب پاتا ہے اور پھر شیطنت سے باز نہین آتا ہی
کسی نے یہ لطیفہ کہا ہے آپکے ملاحظہ کو تحریر کرتا ہون نامہ بذا کو دزدی
سے پھرتا ہون وہو ہذا **قولہ** شیطان یہ کہتا ہے باؤ بکتے پھرنا ہو کسی
ناکس کے ذائقہ کو چکتے پھرنا ۔ آدم کو تو سجدہ نکیا نخوت سے ۔ ا ۔ ہر
ہونے کے آگے شرمگاہ رکھتے پھرنا ۔ اب کہیے اگر کوئی اعتراض کرے
کہ شیطان تو آجتک خدا کی خدائی کا منکر ہے کبھو وحدانیت کا اقرار
نہین کیا تو کیا معاذ اللہ خدا ہی کا وجود نہ ٹھہرا لہذا اس گفتگو بیجا سے
کیا حاصل جو اپنی اوقات ضایع کرین اسے کوئی ذی فہم قبول نہ کریگا
مزامہ بیہودہ گوئی آپکے ذمہ رہیگا مثلاً کسی امر کے نسبت یہ کہنا کہ ہم نہین
مانتے یہ دعوی بلادلیل ہے فرماییے اسکی کیا سبیل ہے اور یہ جو حضرت
مولوی صاحب کے آپ فرماتے ہین کہ انہون نے جھوٹی نشاندہی
کی ہے یا بقول بعضے بددین انگریزون سے مدد لیا ہے تو اب معلوم ہوا
کہ مقدم لیے علمار مسیحیہ بددین تھے بھلا فرمایے جب حسب اقرار

آپ لیے قدیم لوگ بددین ٹھہرے تو آپ کس طرح اور کس دلیل سے عالم بیدار ہوسکے اسواسطیکہ جب اصول ہے قارت غول ہوا تو فروع بھی ناقص ٹھہر گیا اور جو آپ فرماتے ہین کہ ہم قرآن سے تردید مذہب اسلام کرتے ہین تو اس مقدمہ مین تو ہکو یقین ہے کہ پہلے خطوط مین بہت کچھہ منقول کر چکے ہین مگر خیر اب ہم آپکو بطور امر کلی کے یہ بات جتاتے ہین کہ جب کفار قریش نے نسبت اسی قرآن کے زمانہ آنحضرت مین دعوے ابطال کا کیا تو خود اللہ جلشانہ نے اوسنے اسی قرآن مین یہ حکم نازل فرمایا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ یعنے لاؤ تم مانند اسکے کوئی سورت پس اب اگر آپ کو دعوی ابطال قرآن کا ہے تو ایک ہی قصہ سورہ ہی بناکے پیش کرو آپکو باد زبان حال کا خیر اندیش کرو آپنے تو پہلی ہی اپنی تصنیف مین لکہا ہے قولہ کہ مین بیس برس تک کالج آگرہ مین عربی و فارسی پڑہا کیا تو اب وہ عربی کون سے دن کام آویگی انتہی یہ کہاوت کہ جھنڈو کہا ونگی حضرت من یہ وہی مثل ہوئی بلکہ آپکی نسبت اصل ہوئی کہ تمام عمر دلی مین رہے مگر بہاڑ جہونکتے رہے ادہر اودہر بوسے نکلتے اور جو مسیلمہ کذاب کے چند آیہ گڑہی ہوئی آپنے لکھی ہین اون سبکا جواب ہم نامہ اول مسمی بہ چراغ ہدایت مین لکہہ چکے ہین کہ یہ تحریر و بیوجہ عبارت کسی طرح اسی فصیح و بلیغ و ابلغ کلام کے مقابل نہین ہوسکتی اسواسطیکہ ایسا نہ لیاقت قرآن مین معاذ اللہ

خدا نے کہین نہین فرمایا ہے اور مولوی رحمت اللہ سلمہ اللہ صاحب کو حسب
یقین ہے کہ کہین جھوٹا حوالہ دیا ہوگا کیونکہ اوسوقت مین تو وزیر خان صاحب
مرحوم نے بہت کچھ خرچ کر کے کتب مسیحیہ کو حاصل کیا تہا اور بالفرض
اگر انہون نے جھوٹے حوالے دیے بہی تو تمنے تو جو کتب کہ ہمارے
پاس موجود ہین اونکے حوالے آپکو لکہے آپنے تو اونکا بہی جواب دیا
تو آپ فرماتے کہ بہلا ہم کس طرح سے جانین کہ محمد وزیر خان صاحب نے
جھوٹے حوالے دیے ہونگے دفعہ ۴ فصل سوم صفحہ ۴۳ جو کہ
اعجاز عیسوی کے مقدمہ فصل اول کے جواب مین ہے قولہ آپ فرماتے
ہین کہ اس فصل مین مولوی صاحب نے کتب عہد عتیق کے نام بیان کر کر
اختلاف بتلایا ہے اور اس مطلب پر انہون نے ہمارے علما کی تصنیف
سے چند قول درست اور چند نادرست اور کچھ اپنے ذہن سے تراش کے
بلا سند پیش کیے ہین لہذا اون سب تقریرونکا جواب یہ ہے کہ بعض
کتابین جنکی نسبت وقت تصنیف اور نام مصنف علماء متاخرین کا خلاف ہے
ہمارے لیے کچھ نقصان نہین کرتا یعنی یہ ہزار ہا برس کی کتابین پرانی
ہین جیسے محمدی مذہب مین صحیح بخاری و ابن ماجہ و مسلم وغیرہ اہل اسلام
ان کتابون کو مانتے ہین اور اختلاف رکہتے ہین مثلاً جن کتابون کو
سنی قبول کرتے ہین شیعہ قبول نہین کرتے اور خارجی یا اور فرقے

اہل اسلام مین ایسی ہی ہین پس ہمارے یہ کتابین حدیث کی ہین جنسے مولوی صاحب سے یہ نہین کہا کہ انکو مانو بلکہ تم بھی اونہین اختلاف جانو اور اونکو کلام الٰہی نہ مانو کیونکہ اگلون نے بھی بالاتفاق تسلیم نہین کیا ہے الخ جواب مشفق من اب تو آپ دیدہ و دانستہ جھوٹھہ بولنے لگے اپنا عیب آپ کھولنے لگے ہر چند کہ ہمارے پاس کتاب اعجاز عیسوی نہین ہے تو بھی ہم نشاندہی کرتے ہین کہ مولوی صاحب نے حدیث کی کتاب کی طرف اختلاف کبھو نہ بتلایا ہوگا کہ اہل اسلام مین جھوٹھہ بولنا بڑا گناہ ہے صاحب یہ کہا ہوگا کہ کتاب القضات اور اخبار الایام اور کتاب الغوث کو جو کسی طرف منسوب نہین کرتے اور کتب ہما و ہیں ان فی اصل رکھتے ہین اور حواریون کے نام سے جو بہت کتابین مشہور ہین انکو بطور کسو اسطے منسوب الیہ کی تالیف اعتقاد نہین کرتے جیسے انجیل دوم یوحنا اور انجیل مرقس معنون بانجیل مصریان اور انجیل دوم متی معنون بانجیل طفولیت وغیرہ مین اسکا جواب آپکو دینا چاہیے اور اگر پرانا ہونا کتاب کا دلیل صحت ہو تو پھر اگر یہی کتب کسی نے اوسوقت مین لکھہ کر کسی کتب خانہ مین ڈال رکھی ہون تو کیا فی زمانا مسیحیون کے نزدیک صحیح ہو جاوینگے دیکھو دستور ہے کہ کم علم لوگ کتاب تالیف کر کے اعتبار بڑہانیکے واسطے جلیل القدر عالم کا نام لکھہ دیتے ہین اور پھر سوا اسکے اگر کسی نے کوئی کتاب ملحدانہ

للہ کے حضرت مسیح کے نام سے ڈال دئے ہوتو وہ ہی در نیولا سبب
استدادایام صحیح ہوجاوین دوسرے یہ کہ ہمنے قطع نظر کی جاوے امور سے
تو بہی صرف زبان کے کہنے سے خصم کو اعتبار نہین ہوتا اگر آپ
نسخ موجودہ حال ہین جو جو کتاب جس جسکی طرف منسوب ہین اونکی سنت
اپنے ہی علماء متقدمین کے اقوال سے ثابت کرتے تو البتہ ہوتا ذرا
مقابلہ تو کیجیے علماء مسیحیہ کے کتب و تحقیق کتب عہد جدید سے کسقدر
فرق رکہتے ہین پہر ہم کس طرح کہہ سکتے ہین کہ کتب صاحب بیدہ آیات
صحیح ہین اور یہود کے غلط بلکہ مقدمہ تو بالعکس معلوم ہوتا ہے اور فرقہ
اسلامیہ شیعہ اور سنی بلکہ کل فرق محمدیہ مین قرآن کے باب مین کچہہ
فرق نہین ہے کہ کوئی کہتا ہو کہ قرآن کا فلان پارہ یا فلان آیہ غلط ہو
اور فلان صحیح اس وجوہات متذکرۂ بالا سے آپکے کل کتب کی صحت متصور
نہین دیکہو تاریخ ٹیلر صاحب کی تینتالیسوین باب کی ۳ - اور ہم فصل
اور تاریخ کلیسا ولیم میور صاحب کی دفعہ ۳۰ ما اور ہارن صاحب کی تفسیر
اس جعل کی مفسر ہے قولہ کہ مؤرخین اور مفسرین ہیل اس امر کے قائل
ہین کہ اسلاف مسیحیون نے واسطے ترقی دین عیسوی کے بہت جعلسازیان
کی ہین اور بہت کتابین جعلی بنائی ہین الخ اور دیکہو کتاب نیاز نامہ
موقوفی کا جامہ مصنفہ مولوی صفدر علی صاحب انسپکٹر مدارس جبلپوری

عقل سے دوری جو کہ نئی ہانک ہانکتے ہین الطال اسلام ہین خاک
چھانتے ہین مگر مصداق حدیث شریف کہ کل شئے یرجع الے
اصلہ جب آ گئے ہین تو ایک دلیل ہمکو بتا گئے ہین قولہ بعینہ ہکذا
ایشیا صاحب ترجمہ لاطینی کے حق مین جو کہ ہمارا ایمان مقابل ان پوپ کا ہے
یہ کہتے ہین الی قولہ کہ کوئی ترجمہ مثل ترجمہ لاطینی کے خراب نہین ہے
اسمین الحاق بھی ہوا ہے الخ اور پھر آپ بھی ماشاراللہ اور چشم بددور شیطان کے
کان بھرو اپنی کتاب تحقیق الایمان وسوسۂ شیطان علیہ اللعن مین تحریر فرماتے ہین ہمکو
جتاتے ہین قولہ وہ تمام بے تحریف لطو ہو کاتب کے ہی الخ اب کہیے کہ یہ بھی ہمارے لیے نقصان نہین
تو پھر بقول شخصے یکی کتب مقدس سے بی بی تمیز نالدار کو وضو بھی یادہ مستحکم ہو مین بقول سعدی این وتماست
شکستن از ہیچ چیزے چون وضوی محکم بی بی تمیز اور یہ جو آپ فرماتے ہین قولہ کہ ہمنے
یہ نہین کہا مولوی صاحب سے کہ آنکھ مانو بلکہ تم بھی اختلاف جانو الخ اقول
یہ البتہ ہماری طرف بھی آنکھ شاباش بلکہ خوش باش کا کلام نکلتا ہے اور ایسے
ہی چاہیے کیون نہ ہو مصرعہ این کار از تو آید و مردان چنین کنند مگر اتنا
ہم البتہ پوچھتے ہین کہ جب پادری صاحب کے ملاحظہ مین آپ یہ کتاب
لے گئے ہونگے تو اونکو کیا روغن قاز مل کر سمجھایا ہوگا انعام پایا ہوگا مناسب
ہے کہ دیانۃً ہمکو بھی بتائیے دودہ مالیدہ کھلائیے ہتھیلی پر سرسون جمائیے
عاقبت تو گئی دنیا تو بنائیے بقول مشہور میان عزازیل کے چونا لگائیے

مستغنی ہین ان کتابون کو ہمارے سمجھ جانیئے کچھ تو جواب تحریر فرمائیے
خدا سے ڈریے اہل ہند کو پیش سرکار انگلشیہ بدنام نہ کریئے دفعہ
اعجاز عیسوی کے مقدمۂ دوم کے جواب مین اور فصل ۴۔ اعجاز عیسوی
کے مقدمہ فصل سوم کے جواب مین اور باب سوم فصل اعجاز عیسوی کے
مقصد اول کے جواب مین غرض کہ اسیطرح آپنی چند فصلون مین گفتگو
عجیب قطع کی ہے جواب ان فصلون مین غور کرنے سے
ہمکو ثابت ہوا کہ خدانخواستہ آپکے دشمنون کو مالیخولیا ہوگیا ہے
اسواسطے کہ فہرست کتب اور اثبات تحریف جو آپنے بہرصورت کتب مقدسہ
مین پایا ہے تو گھبرا کے یہی عذر مجہول فضول پیش کیا ہے کہ یہ
سب کتابین گو کہ ان حواریون کے نام سے مشہور ہین مگر الہامی
نہین ہین فقط روزمرہ کی بات چیت ہے جیسکہ محمدیون مین حدیث
کی کتابین ہین اقول بھلا مین پوچھتا ہون کہ ممغرو آپنے کتاب سوالات
السوال مطبوعہ سنہ ۱۸۴۳ عیسوی مین جو کتاب واقع لندن ہے بذیل سوال
دوم لکھتے ہین قولہ کہ کتابین مخولہ فہرس ۲۳ باب دوم متی نیست و نابود
ہوئین اسلیئے کہ جو کتابین انبیا کے اب موجود ہین کسی مین عیسی علیہ السلام
ناصری نہین کہلاتا ہے الخ اب فرمایئے انجیل متی موجود ہے اور اوسمین
یہ خبر ہے کہ ناصرہ ایک گانون تھا اوسمین مسیح پیدا ہوا اور رہتا تھا اور

جس متن کے قول کے تصدیق اس باب میں مولوی صفدر علی صاحب نو کرتحریر اپنی کتاب نیاز نامہ میں کرتے ہین اور پہر باب ۲ یوٹوس مقدس کا خط جو کہ کاتھینیون کو لکہا گیا ہے وہ درج کتاب سے اور بقول آپکے کہ کتا بین یا خط الہام سے نہ تہی خانگی مقدمہ مین تہی بلا الہام لکہی گئی تہی وہ ہمارے علما نے داخل کتب مقدسہ نہین کین تو پہر یہہ خط تو داخل ہے آیہ ۱۶ قولہ اور جب یہہ خط تم مین پڑہا گیا تو ایسا کرو کہ لادوقیہ کے کلیسا مین بہی پڑہا جاوے اور لادوقیونکا خط تم بہی پڑہیو الخ اب فرمایئے یہہ خط کیون نکالا گیا یہ مگر جہہ تحریفی کیون پالا گیا جہوٹ سے اتنا بہی نہ سنبہالا گیا بس معلوم ہوا کہ یہ خط بشارت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مملو تہا شاید اسی لحاظ سے آپنی اپنی کتاب تحقیق الایمان مین پچاس مقام کے تحریف ہونے کا بطور سہو کاتب کے اقرار کیا ہے الزام کم فہمی کا پادریان حال و استقبال پر ہو رہا ہے اور سوا ے تحریف کے اب ہم الحاق واقعی ثابت کرتے ہین قابلیت کا دم نہین بہرتے ہین مگر بالفعل وہ لوگ ہین کہ جہان دو چار دن مدرسہ سرکاری مین پڑہے آگے کو بڑہے دو چار مسئلہ ذہن باطلہ سے گڑہا ہی بس جہوٹ کے قاضی ہونے پر مرتے ہین اب دیکہو پاسنا متی ہکذا - اور اوسنے اپنے ۱۲ شاگردون کو پاس بلا کے انہین ناپاک روحون پر ختیار بخشا تا کہ اونکو نکالین ادہر ہر طرحکی بیماری اور دکہہ درد دور کرین اور اون

۱۲ رسولون کے یہ نام ہین پہلا شمعون جو پطرس کہلاتا ہے اور
اوسکا بہائی اندریاس زبدیکا بیٹا یعقوب اور اوسکا بہائی یوحنا فیلیوس
اور برطولما اور توما اور متی خراج گیر اور حلفا کا بیٹا یعقوب جو تدی کہلاتا
ہے شمعون کنعانی اور یہودا اسخریوطی جسنی مسیح کو پکڑوادیا الجواب غور
کیا چاہیے بڑے تعجب کا ماجرا ہے کہ جب بارہ حواریون کے نام معہ شرح
نام ثابت و تحقیق ہو گئی تو پہر یوحنا و مرقس کی انجیل الحاقی ٹہرتی یا نہین
اب اگر آپ یہ عذر پیش کرین کہ حضرت متی کی تحقیقات غلط ہے کیا
وجہ کہ انہون بسبب نے مثلا تدی کو لوقا اور برطولما کو ابتویا کو مرقس نہین بتایا
تو بڑی خرابی واقع ہوتی ہے کہ لوگ یہ کہینگے کہ معاذ اللہ جب
حواریکی تحقیقات غلط ہوئی تو اور ونکی یعنی پادریصاحبوں کی تحقیقات
بلا فی زماننا از تحقیق مشہور ناہم زیادہ مستند کب صحیح ٹہرینگے بالکل غلط
ہو جاوینگے اور جو سہو کاتب قرار دینگے تو مطبع لندن و لیم
واٹس صاحب جو کہ سنہ ۱۸۰۴ عیسوی مین کہ یہ انجیل یہی ہے جسکی کہ ہم تنقید
کرتے ہین بالکل غلط ٹہریگا اور کل پادریان لندن و امریکہ پر الزام
دروغگوئی کا آویگا اب آپ جو اپنی کتاب تحقیق الایمان منہ جہل الادیان
مین لکہتے ہین قولہ اگر یہود تحریف کرتے تو عیسائی شور مچاتے اور
اگر عیسائی کرتے تو یہودی چلاتے لہذا آپ سے پوچھا جاتا ہے

از تحریف لفظی کے سوا اتفاق واقعی اور تحدی بھی ثابت ہوگیا بلکہ دو چار نوع
وجودی کا عدم ہو گیا فریقین میں سے کسی نے چون نہ کیا عقل ظاہر
میں پادریان حال کے سو گئے تقدیر الٰہی تخم اسلام کا مزرعہ ہستی میں
بو گئے مثل سنگ زر براد شغال کے ہاتھ لگنے کو ہیچ ہو گئے وغیرہ
تین فصلوں کی تشخیص میں اسکا خلاصہ مطلب آپنے یہ رکھا ہے قولہ بعضے
چھوٹے مولویوں نے اسلام کی ایسی کتابیں تصنیف کرکے لوگوں کو
الہامی کتابوں سے باز رکھا ہے خدا کا شکر ہے کہ ہم اس پھندے
سے چھوٹ گئے الخ جواب سبحان اللہ یہ وہی مثل ہوئی کہ وہ بدیوانہ می خندد
و دیوانہ بدو ہمی خندد صاحب مسلمان شکر گذار اپنے پروردگار کے ہیں کہ اسنے
نے ایسے بیدین جہنمیوں کو ہم میں سے نکالا ورنہ کیا اسلام
لتیوں کو اپنے ساتھ جہنم میں لیجاتا کیسی بلا میں ڈالتا کیا افعال نہ نکالتا
بقول شخصے ایک مچھلی تمام تالاب کو گندہ کرتی ہے دیکھو ذرا اسی غلاظت کیسا
دماغ پراگندہ کرتی ہے مشفق من آپنے سنا نہیں طمع دنیا اور شامت
اعمال آدمی کو شیطان کا بندہ کرتی ہے اللہ تعالیٰ آدمی کو شامت اعمال
سے بچاوے خدا نکرے کہ علت مشائخ کی بجز آدمی کے ذہن میں آوے
آپنے سنا نہیں منہ کہا اسے لگ جاتی ہے یہ وہ بیماری ہے کہ بعد
موت کے باقی رہے جاری تحریر کو دیکھیے کہ کیسی سینہ کی سنائی ہے

اور اگر آپ کی راے مین یہ بات ہو کہ ہم اور ہمارے بھائی جو عالم
شیطانی جھوٹی کہانی سے بالامال مجہول النسب الخیال ہین عیسائی ہو گیے
اسلیے از روی حساب کے عیسائی بڑہے اور مسلمان گھٹ گئے
سو یہ بھی خیال خام ہے اسکا بد انجام ہے کیا معنے کہ ابھی تاریخ ۱۲
فروری سنہ حال عیسوی کو ہمنے اخبار انگریزی واقع مطبع الہ آباد ہتم
بابو بارہ ششے بوٹن مین دیکہا وہ لکہتا ہے بحوالہ اخبار مدراس قولہ کہ چار
انگریز ولایت نزاجلیل القدر نے فی الحال کسی مولوی اہل اسلام کے ہانپ
جاکر بعد معقولیت تمام تدین محمدی اختیار کیا ہے اب بہت ادنکے
حج کا ارادہ ہے الخ مہربان من اسصورت مین بھی ہم تصور کیجیے کہ بالا رہم
کہ وہ ادنے سگئے اور چار اعلے آئے لبس کثیر کو قلیل پر غلبہ ہے اور
اعلے بہر صورت ادنے پر فوق رکہتا ہے اور اگر مولوی صفدر علی صاحب
کو بھی آپ اسپنے مین شمار کیجیے تو بھی ایک حصہ ہم بڑہے رہے بقول نعم خان
عالی کہ آپ لفارہ از پشت نو دستہ مراجعت بدائرہ گاہ نمودند او رہم لنفضل و کرم
اڑے رہے کھڑے رہے مصداق بیت وہ دل چلی فقیر ہین ہم دو دآہ
کے دعوی ہے اسپنے سرخری اور بر گئی ہوئی اد شعدہ باب چہارم فصل
اول اعجاز عیسوی کے مقصد اول فصل دوم کے جواب مین قولہ یعنی آپ
فرماتے ہین کہ اس فصل مین مولوی صاحب اور ڈاکٹر محمد وزیر خان نے

یہ بات بیان کی ہے چنانچہ خلاصہ اوسکا یہ نکالا ہے کہ پانچ کتاب موسی کے جواب عیسائی اور یہودی لئے ہوئے ہین حضرت موسی کی تصنیف معلوم نہین ہوتین اور اسپر ۱۲ اسناد جو انہین مجموعہ توریت سے مولوی صاحب نے پیش کی ہین انکو مشروحًا بیان کرکے اب یہ جواب دیتے ہوالی قولہ کہ مولویصاحب نے اسقدر دردسری ناحق کی اگر تو تفسیر مورخ کے تواریخ یا کسی اور عیسائی کی تواریخ و تفسیر وغیرہ مین اس امر کی تحقیقات کر لیتے کہ یہ کتابین کسنے لکہین تو یہ دردسری اوٹہانی نپڑتے مگر چونکہ مولویصاحب جاہلون کو دہوکا دینا چاہتے ہین اسلیئے یہ دردسری اوٹہائی اور پہر اسکے بعد جو دل مین آیا خوب سنایا الاجواب اونکی بات تو نکالا ورسب دلیلو نکا یہ ہے کہ سب کتابین عہد عتیق کی جو ابہی جاری ہین حضرت عزیر نے جو کہ کاہن حضرت ہارون کی اولاد سے تہا اور کاہن ہی سے چہوٹا عہدہ نہین بلکہ بڑا عہدہ ہے اوسنے اونکی ترمیم کی تو پہر اب جو فقرات مولویصاحب بکڑتے ہین منجملہ ۱۲ فقرات متذکرہ بالا سے وہ سب اوس ترمیم کنندہ کی ہین الی قولہ پہر اسپر آپنے ہارنصاحب وغیرہ و دیگر علما یہود کے بہی سند پیش کی ہین کہ وہ صاحب الہام تہا اور مسلمان بہی عزیر کی بزرگی کے قائل ہین اور واقف ہین اور قرآن مین ہے وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللهِ بس یہ وہی عزیر ہی جسکو قرآن

خدا کا بیٹا تبلاتا ہے اور ترمیم کنندہ ہے اوسنے انہین یہ فقرے
ملائے ہین الغرض الجواب ہنکا اب یہ بات ثابت ہوئی کہ شاید آپکو عقل کا
ہیضہ ہوگیا ہے یا سیر آگیا آپکے دماغ سے مادہ حافظہ کو د ہوگیا ہے
عقل ظاہر ہین کو کہو گیا ہے آپکے سرہانے بیٹھکے رو گیا ہے جیسے
میان رشک کی شان مین یہ شعر موزون کیا ہے شعر ہجر مین حاجت
بلاؤ نہین + رشک بیٹھا ہے بن بلاؤ نہین + دیکھو ابھی وفصل ماقبل میں
ہم جو ہر کتب کی بابت مولویصاحب نے بیان کیا تھا اوسپر آپ سوسو
تقریر کہہ گئے ہو کہ یہ سب کتابین الہامی نہ تہین حدیث کی کتابین تہین
اب اس مقام پر اولٹی سناتے ہو کہ مولویصاحب نے کسی تواریخ
یہود یا عیسائی کی تفسیر سے کیون سند نہ لے جو اتنے دردسری کے اور دو مرکا
یہ کہ یہ کتابین متفرق تہین عزیر کاہن نے انہین ترمیم کیا یہ کیا واہیات
باتین ہین اپنی کتاب مین بہرتی کیا ہے بہلا کہانت سے اور پیغمبری سے
کیا نسبت پیغمبر و نجام رسلان خدا التقب ہے اور کاہن جادوگرون کو
کہتے ہین بقولہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک آپتو دیدہ و دانستہ جہوٹہہ
بولنے لگے اپنے عیب آپکو سونے لگے اور اوسپر طرہ یہ کہ قرآن میں
عزیر کو خدا کا بیٹا تبلاتا ہے ایصاحب یہ تو ایک طفل نا بالغ بہی جانتا ہو
لیعنے قرآن یہ کہتا ہے کہ یہود عزیر کو خدا کا بیٹا کہتے ہین کچہ قرآن عزیر

یہ نہین آیا ہے کہ عزیر خدا کا بیٹا تہا یہ آپکے عربی دانی ہی کچہ آگلی ہجو معلوم ہوتی ہے اور اگر یہی عقیدہ آپکا مار کرنا بایستے تو ہم آپ کو ایک بات ایسی بتادین لینی آپ لوگون کو یہی فہمایش کیجیے کہ دیکہو قرآن مین اور سب آسمانی کتابون مین شیطان کا نام بکر بسکر درج ہے اوسکی پیروی کرو تو یقین ہے کہ پادری لوگ آپکے تلقین سے اور بہی خوش ہونگے طمعای خیر خواہی دین سے اور خیر خواہون مین نام لکہہ لین گے اور پہر سوا اسکے جب خدا کی کتابین حسب تجویز باطلہ آپکے کا ہنون کی ترمیم کے محتاج ہوئین تو کیا مثلین اور مقدمے کچہہ ہونگے ٹہرے کہ تجویز ثانی اور تجویز ثالث اوسمین لازم آتی ہے خدا ایسی گمراہی سے بچاوے ایسے کے پاس نجاوے لبس اہی جواب کو فصل سوم اور چہارم پر لگا لیجیے گا مکرر بیان کرنا اور نامہ سیاہ نا کچہہ ضرور نہین ابلہ فریبی اپنا دستور نہین خدا نخواستہ ہمارے دماغ مین کچہہ فتور نہین اب فصل دوم جو اعجاز عیسویکی مقصد دوم کے جواب مین آپنے تحریر کی ہے اوسپر ہم رجوع کرتے ہین اسمین آپکا یہ بیان ہے قولہ یعنے سولوئیصاحب عہد عتیق کی کتابون کو یونانی اور لاطینی سے مقابلہ کرکے علماکے اوس اختلاف سے واقف بلکہ لکہ کے جو انہون نے اکتیس ۳۱ جگہہ پر اختلاف آپنے گمان مین

نکال لاپش سے لیے ہین جنکا نام انہون نے اسفار شواہد رکہا ہے شاید
اول یعنے پادری صاحب کہتے ہین **قولہ** کہ ہمارے یہان کتاب استر
باب کے آیہ ۳ پر ختم ہوئی ہے اور یونانی اور لاطینی ہین ۱۰ باب کے
آیہ ۴ اور چہ باب اور بہی زائد ہین جنکو یونانی اور رومی واجب التسلیم
مانتے ہین اسپر اب جواب دیتے ہو **قولہ** کہ بے شک ایسا حال ہے
پر اس سے کیا لازم آتا ہے کونسی تحریف یہان سے ثابت ہوتی
ہے کلام الٰہی جو عبرانی مین ہے اوسکا ترجمہ لاطینی مین کیا گیا کتاب
استر کے انہ چہ باب جو انہون نے لکہہ رکہی ہین وہ سب احادیث
اور تواریخ ہے بطور تتمہ مترجمون نے لکہہ دی تہی بعض لوگون نے
انکو کتاب مین شامل کر لیا اور یہ مترجمونکا دستور ہے کہ اونمین بعض
بعض فوائد یا حواشی یا کوئی قصہ متعلق حدیث وغیرہ سے لکہہ دیا کرتے
ہین عبدالقادر کے ترجمہ کی طرف دیکہو کہ کیسا لکہا ہے جسکا ذکر قرآن
مین نہین ہے اگر وہ ترجمہ حائل نہین ہوتے تو اب تک وہ قواعد عیز
مین ملجاتے اون یونانیون اور رومیون سے پوچہو کہ تمنے یہ چہ باب
کہان سے ٹہرائے اصل عبرانی مین ہین دیکہو وہ خود ہی کہینگے
کہ روایات جمع کر کے مترجم نے لکہی ہین یہ واہیات اعتراض ہے
اسکو فرق نہین کہتے ہین **الخ** جواب کہتا ہون مین کہ اول تو اس آیہ

بیان سے یہ بات نکلتی ہے کہ اصل کتب عہد عتیق کی زبان عبرانی ہین مین
اور یہ ترجمے جو کہ اب ہندوستان مین آپکے پادری صاحبان پیش
کرتے ہین یہ سب یونانی یا لاطینی سے لیے گئے ہین فقط لفظ عبرانی
کہ کتاب عبرانی سے ترجمہ ہوئے اعتبار بڑہانے کے واسطے لکہا گیا
ہے تو یہ سب جہوٹے ٹہرین شاباش نمک حلالی اسیکا نام ہے اور
کیون نہو ہمیشہ آپ اور آپکے آبا و اجداد سب اہل اسلام ہی رہے ہین اور
آپ نمک اسلام کا ہے پاتے رہے چند عرصے سے اب آپ اگر عیسائی
ظاہر ہین ہو گئے تو کہا تک اثر نطفہ و نمک نہو وہ سر ہے یہ قول آپکا
کہ بہت باتین حدیث اور تواریخ سے لیکر اسمین بہرتی کی ہین جیسے خوگیر کی
بہرتی چار جامہ مین ہوتی ہے یہ لکہکر آپ عیب چہپانے کے واسطے
اور خیر خواہی کی راہ سے کہ ایسا نہو کہین پادری صاحب سمجہ جائین کہ یہ
آفت لائین مولوی عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ کہ مترجم قرآن قوی البرہان
ہین جہپے آچکے ہو کہ دیکہو انہون نے تراجم قرآن مین کیا کچھ حاشیہ
کیا ہے یا معنی مین افراط تفریط کی ہے یہہ گویا آپنے نقطا ابلہ فریبی
کے واسطے نظر دی ہے خیر اب ہم زیادہ تلاش نہین کرتے پر و
اسکا قیاس نہین کرتے ہان اگر آپ سے اسقدر کا جواب پائینگے
تو باقی شواہدات مین کلام کرینگے آپکو سلام کرینگے ورنہ اہل اسلام کو

اتنا ہی کافی ہے وافی ہے دیکھو دیکھ مین ایک ہی جاہل ٹٹو ستے ہین
عقیدہ پختہ و نام کا کہو لتے ہین اور جو لوگ کہ فہمیدہ بین جیدہ ہین جانتے
ہین کنایات و نکات پسندیدہ ہین آپکی کتاب دیکھتے ہی سمجہ جاینگے کہ
وہ آپنے کفر کے پردہ مین آکر خوب کام کیا جو دشمنان دین احمدی کو بنانا
کیا فروغ اسلام کا انجام کیا اور حقیقت مین جو ایسا عالم دانا ہوکر نا اونکو
نجانا تو کیونکر ان باتون کا پتا تا تمام معقولیت یہود و نصاری کی گہات سکہتا
بقول حضرت سعدی علیہ الرحمہ ؎ تا مرد سخن نگفتہ باشد + عیب و ہنرش
نہفتہ باشد + اب ہم خدا کا نام لیتے ہین آپکی فصل سوم جو کہ اعجاز عیسوی
کی فصل سوم کے فصل چہارم کے جواب مین ہے قدم دہرتے ہین قولہ
اسکے کہتے ہین کہ اس فصل مین مولوی صاحب نے عیسائیون کے تین عقیدہ
پر اعتراض کیا ہے اور کہین کہین کے قول کچہ درست کچہ نادرست کچہ تحریف
کرکے کچہ معنی نہ سمجہ کے بیان کیے ہین مگر یہ تحصیل حاصل ہے اور چونکہ
یہ بحث بحث سے خارج ہے اسلیے ہم ہر ہر قول پر توجہ نہین کرتے
کیونکہ ان تینون عقیدونکو بلا حجت ہم قبول کرتے ہین اور آپ ایسے ہی کہتے
ہین کہ قبول فرمایئے پہلا عقیدہ کہ سب تحریر نبیون کے الہام سے
تہین مولوی صاحب اس بات پر اعتراض کرتے ہین کہ یہہ عقیدہ عیسائیون
نے کیونکر رکھا ہے اسپر آپ جواب دیتے ہو قولہ ہمارا یہ عقیدہ بہت

سچا اور درست ہے کیونکہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت
بھی آپکو یہی گمان ہے جو کچھ انہون نے الہام یا وحی سے پایا وہ قرآن
مین ہے اور جو کچھ انہون نے اپنی تحریر اور رای سے کہا وہ سب حدیث
ہے اگر یہ کہو کہ نبی بدون الہام کچھ بولتا ہے نہین تو چاہیے کہ سب
حدیث بھی قرآن مین داخل کرو یہ محض بیہودہ بات ہے یہ عقیدہ ہمارا تشریح
کا محتاج نہین الجواب سبحان اللہ مولانا نظامی نے سچ کہا ہے بیت
خران را کسی در عروسی نخواند ؛ مگر آن زمان کاب و ہیزم نماند + ایصاحب کتاب
میزان الحق باطلہ مطلق قول یا درست ہے فنڈر صاحب دیکھو آنکھین مینکو ہوشیار
مین آو تیلی کے بیل نہ بنجاؤ گھر سے گھنٹے نہ بلاؤ ہتیلی پر سرسون
نہ جماؤ فنڈر صاحب کے قول پر مولوی صاحب فرماتے ہین انہون نے
لکہا ہے قولہ جمیع امور کیا مشاہدات اور مبصرات کیا اولیات سب الہام سے
لکہے جاوین تو اب جب تشخیص آپکے ایک اُوپر ہمارا کہین نہین گیا آپ بغو یا
اونپر ہیاو تمہین اختیار ہے یا لاچار ہے دوسرا عقیدہ یعنی مولوی صاحب
کہتے ہین کہ عیسائی لوگ نبیون اور رسولون اور حواریون کی معصومیت
کے بھی قائل نہین ہین جو کہتے ہین کہ نبیون سے بھی گناہ ہوا ہے
[illegible] جواب دیتے ہین قول کہ یہ بات ثابت درست اور قابل
تسلیم ہے اگر اسکو نہین مانتے تو ثابت کرو کہ انبیا کس دلیل سے معصوم ہین

ہوئے کلام الٰہی یعنے بیبل تمہارے پاس موجود ہے اوس سے
ثابت کرو کہ انبیا معصوم ہوئے ہین عصمت انبیا پر کوئی دلیل مسلمانونکی
پاس نہین ہے قرآن مین مطلق اسکا ذکر نہین ہان شرح مواقف مین مولویون
نے اپنی عقلی دلیلون سے یہ مسئلہ ثابت کیا ہے مگر ہم اونکی عقلی دلیلونکو
نہین مانتے اور ایمان نہین لاتے غرضکہ اسیطرح اور بہت واہیات مالیخولیا
آپنے بکا ہے الخ جواب ہم کہتے ہین کہ اسمین آپنے بڑی غلطی کی
ہے جو سنیگا آپ کو معقول کریگا اول تو یہہ کہ مفقود ہے جواب مانگنا
یہہ محض واہیات ہے بیہودہ بات ہے خرافات ہے دوسرے
یہہ کہ ہم آپ کاموں مین ہین ہو کیل ہین آپکی کتاب کا رد کس شد و مد سے لکہا
اور آپکو رجسٹری کرا کے روانہ کیا اگر آپنے اوسکا جواب دیا ہوتا منہ کو
سیا ہوتا تو ہم بات پوچھتے جب ہم جواب نہ دیتے تب ہی اودہر رجوع
کرتے اپنے لغویات کتاب مین بہرتی نکر فی دیر کی اور اپنے منہ کی کہاتے
لہذا اب ہم سے سنیے تقریر فضولیں مغز سا معین نہ دیجیے بیبل کی
نسبت تو ہمارا یہہ جواب ہے کہ وہ سراسر خراب ہے اوسمین تو معاذ اللہ
یہود مردود نے انبیا کی نسبت زنا ثابت کی ہے ناحق کی روسیاہی
لی ہے اور پہر عیسائیونکو بہی اپنا پیرو کیا ہے بقول اہل ہند یہہ سب
وہ چیائی دونون نے مل خاک اوڑا لئے مگر قرآن قوی البرہان مسلم البیان

وجب الاذعان مہدی اہل ایمان قاطع برہان شیطان علیہ اللعن ہنرلہ بحضور
پرنور پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے البتہ ہم معصومیت کل انبیا
علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ثابت کر سکتے ہین وہ یہ ہے کہ اللہ جلشانہ ارشاد
فرماتا ہے کہ زکریا و یحیی و عیسی و الیاس کل من الصالحین پس اس سے
صاف ہویدا ہے معصومیت انبیا پیدا کہ جہان کہین قرآن مین ذکر مرسلین
آیا ہے اللہ صاحب نے وہان اونکو بہ تعریف یاد فرمایا ہے تو انبیا بہمہ
صورت معصوم ٹھہرے کسی نبی کو مثل توراۃ و انجیل برائی سے نہین یاد کیا بلکہ
جب زمانہ ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا آیا اور یہود نے
تحریف کر کے انبیا پر تہمت زنا وغیرہ توراۃ مین لایا ہے اسی پر اللہ
جلشانہ نے نسبت اپنے حبیب کے سورہ انا فتحنا مین حکم قطعی کھلا کھلی
نازل فرمایا ہے لیغفر اللہ ما تقدم من ذنبک و ما تاخر و یتم نعمتہ علیک
و یہدیک صراطا مستقیما یعنے خلاصہ اسکا یہ ہے کہ اللہ تعالی
نے تیرے اگلے پچھلے گناہ معاف کیے اور تمام کیے اوپر تیری
نعمت اور دکھلائی راہ سیدہی اب مولانا عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ فایدہ
مین تحریر فرماتے ہین قولہ کہ یہہ بات اللہ نے کسی نبی کی شان مین نہین
فرمائی کہ اگلے پچھلے گناہ معاف کیے اگرچہ بیت بندے ہین اسمین نظر کرنا
ہے الخ اور یہہ جو مسلم نے روایت کی ہے الحدیث کہ نبی صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے دلمین غین یعنی کچہ کدورت آجاتی ہے تو اوس
دن بہر مین سو بار اسد تعالی سے مین بخشش مانگتا ہون الخ و دیہ بات ہے
کہ غین لغت مین ابر کو کہتے ہین ایک ابر سا آپکے دل پر کبہو ہوجاتا تہا بعض علما
نے اس امر کی تفسیر یون کی ہے کہ آپکا دل مثل آئینہ کے تہا لیس امت کے
گناہونکا عکس جب اوسمین پڑتا تو آپ استغفار کرتے اور فی الحقیقت
یہہ استغفار امت کے لیے تہا اور بعض نے یون کہا ہے کہ ہر ساعت درجات
بڑہتے رہتے تہے کما قال اللہ تعالی وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی
پس کبہو اپنی پہلی حالت کو ادنے سمجہ لیتے تہے بعد اسکے جب اوس مرتبہ
سے بڑہ جاتے تو اوسکے خلاف معلوم ہوتا اوسوقت اپنی پہلی حالت
پر ندامت کرتے اور اوس سے استغفار کرتے اور بعض کہتے ہین کہ چونکہ
آپکا دل آئینہ تہا جب کوئی شخص خاص آپکے مقابلہ پر ہوجاتا تو کچہ اوسکی کدورت
آپ کے دل پر منعکس ہوتے تب آپ استغفار فرماتے چنانچہ تائید کرتی ہے
اسکی وہ حدیث کہ آپنے فرمایا تہا کہ مقتدیون کی حالات سے مجہے نماز مین
التباس ہوجاتا ہے اب فرمائیے کہ یہ صفت معصومیت پر دلالت کرتی ہے یا مثل
توریت و انجیل خدا پر زنا ثابت کرتی ہے دیکہو انجیل مین یوسف نجار کو شوہر
بی بی مریم کا قرار دیا ہے الحاق کیا ہے اور پہر حاملہ ہونا اونکا روح القدس
سے بیان کیا ہے اور بقول تمہارے رسالہ حامل اللہ خدا پر بہی زنا ثابت

آیا ہے اور سوا اسکے ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اہل بیت کی شان میں قوائۂ شہیر موجود ہے خلیل انبیا ومرسلین مین
ایسی نمود ہے مبالغہ پایئے اولاد امجاد جسکے یعنی اہل بیت مستحق آیۂ تطہیر ہو
اونکی معصومیت مین کیا شک ہا پھر دیکھو قال اللہ تعالی وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ
مِنَ النَّاسِ تا آخر ترجمہ یعنی فرمایا اللہ جلشانہ نے کہ خدا نگاہ رکھیگا تجکو
لوگون سے حدیث مین آیا ہے کہ جب نازل ہوئی یہ آیہ تو باہر تشریف
لائے حضور اقدس خیمہ سے اور ارشاد کیا صحابہ سے جوکہ پاسبانی پر تھے
انیا واے لوگو حراست میری میرا پروردگار کرتا ہے اور روایت کی گئی
ہے کہ ایک سفر مین آنحضرت نے نیچے ایک درخت کے لوگون سے
جدا ہوکر استراحت فرمایا تہا کہ آیا ایک اعرابی کافر اور کہینچی شمشیر اپنی اور کہا کون
ہے کہ باز رکہے تجکو مجہسے آپنے فرمایا کہ اللہ بس کانپا اعرابی اور گر پڑی
شمشیر اوسکے ہاتہ سے اور مارا سر اپنا اوسنے اوسی شمشیر سے تا روان
ہوا دماغ اوسکا بس نازل ہوئی یہ آیت فقط تو اب انہیں وجوہات باہرہ
ہمارے علما معصومیت ثابت کرتے ہین اور یہ جو آپنے فرمایا کہ شرح عقائد
مین مولویون نے اپنی دلیل عقلی سے یہ مسئلہ ثابت کیا ہے اسکو ہم
نہین مانتے مین پوچہتا ہون کہ آپ جو دلائل لا طائل خلاف عقل نقل پیش
کررہے فرما آخرت سے اپنا نامۂ اعمال بہر رہے ہو تو کیا معاذ اللہ

اسکو اہماے منجانب الستار الا یہی سمجہی ہو اور یہہ جو آپنے فرمایا کہ ہم نہین مانتے
تو آپ یا کون ہین جو نہین مانتے دیکہو شیطان اور نسبت بیدین اقوال شاہد علیہ
خدا ہی ہو کے منکر ہین لہذا ایک آپ بہی ہہی یہ محض واہیات خیال ہے
اسکا بد مآل ہے ہان یہ ایسی بات ہے کہ کسی بیہودہ نے کہا کہ مین نے
رات کو خواب مین دیکہا کہ تمام دنیا میرے فالنے پر ہے سامعین نے
یہہ پوچہا کہ تم کہان سے تہے کہا یار وہ ان کا جوڑا جدا تہا تیسرا عقیدہ قولہ لیکن
آپ فرماتے ہین کہ مولوی صاحب کہتے ہین کہ عیسائی لوگ اون لوگون کی
نسبت جو کہ روح القدس سے مستفیض ہین اور کرامات و معجزات بہی ظاہر
کرتے ہین یون کہتے ہین کہ وہ بے ایمان بہی ہو سکتے ہین اسکے
جواب مین آپ یون تحریر کرتے ہین یا گزر کرتے ہین قولہ کہ بعضے فریبی آدمی
آپ کو فریب سے بزرگ بنانے کے واسطے کراماتین او ر جہوٹے معجزہ
دکہلاتے ہین وہ حقیقت مین روح القدس کی طرف سے نہین ہوتے
ہین اونکے شرارت کسی نہ کسی وقت ظاہر ہو جاتی ہے اسباب کا امکان
عقلاً اور نقلاً ثابت ہے الہم جواب خیال کیجیے راہ پر آئیے بات مین اور
بہتر بتلائیے خدا سے شرمائیے دیکہو مولوی صاحب یہہ کہتے ہین کہ
کیسا روح القدس سے مستفیض جانتے ہو تو اب غیر مستفیض کا ذکر
الدان بہمہ بیجا شس ہوئی بہیت امید خوش گفت است سعدی در زلیخا

الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا + الخ اب فصل چہارم جو تینوں فصلوں کی
تلخیص ہین سو وہ قابل رجوع ہم نہیں پاتے کہ اوسکے جواب باتفصیل
ہوچکے لہذا باب ششم فصل اول جو کہ اعجاز عیسوی کے مقصد اول فصل
چہارم کے جواب میں ہے رجوع لاتے ہین مع بوستہ لتے ہین آپکی اہلفریبی کو
میزان خرد مین تولتے ہین عقارہ سربستہ کہولتے ہین **دفعہ** اس فصل
مین آپنے یہ بیان کیا ہے **قولہ** کہ مولوی صاحب نے توراۃ شریف سے
۱۴ آیات نکال کے پیش کیے ہین اور دعوی کیا ہے کہ ان آیات کا
مضمون ظاہرا غلط معلوم ہوتا ہے اور یہی تحریف کی دلیل ہے اسپر آپ
یون بول چلے ہین الی **قولہ** یعنی مین کہتا ہون کہ مولویصاحب نے
ان آیات کے سمجھنے مین بڑا دہوکا کہایا ہے یا دوسرون کو غلطی مین
ڈالنا منظور ہے ناظرین ان آیات کو اور اُنکے مطالب کو غور کرین وہ ۱۴
آیات یہ ہین پیدایش کے ۴۶ باب آیہ ۴ مین ہے **قولہ** کہ خدا نے
وعدہ کیا یعقوب سے کہ مین تجہے مصر سے پہر لاؤنگا پہر پیدایش ۴۹ باب
آیہ ۳۳ مین ہے **قولہ** کہ یعقوب مصر مین مرگیا پس بگمان مولوی صاحب
یہ روایت توراۃ کی غلط ٹہرے مین کہتا ہون کہ پہلے آیہ کا مطلب
مولویصاحب نہین سمجہے کیونکہ وہان یعقوب سے بنی یعقوب مراد ہے اور
بالفرض اگر مولوی صاحب کا مطلب مان بہی لین تو بہی خدا کا وعدہ جو یعقوب

ہے تہا وہ پورا ہوا مگر یہ روایت غلط نہین ہے بلکہ برحق اور سچی ہوا
ہے پیدایش ۵۰ باب آیہ ۱۳ مین ہے **تولیکر** اوسکے بیٹے اوسکو
لائے اور کنعان کے کہیت مکفیلہ کے غار مین دفن کیا اور پہر اولاد
یعقوب کے ہمراہی مصر کو پہر دیکہو جیسا خدا نے فرمایا تہا ویسا ہی
ہوا اور اگر مولوی صاحب کی یہ مراد ہے کہ زندہ گیا تہا مردہ آیا تو جواب
یہ ہے کہ خدا نے یہہ کب کہا تہا کہ مین تجہے زندہ لاؤنگا کیونکہ جب یعقوب
مصر کو گیا تہا بڈہا مرد تہا لیکن خدا نے اوسکے اطمینان کے واسطے
یہہ فرمایا تہا یعنے تو اپنے باپ دادے مین دفن ہوگا اور بیبل کا یہہ عام
محاورہ ہے کہ یعقوب سے اولاد یعقوب مراد ہے اور اسرائیل سے
بنی اسرائیل الحجواب ہمارے نزدیک اس مقام پر مولیصاحب کا
بیان نہایت درست اور صحیح ہے اور تمہاری تشخیص محض لچر و پوچ ہو اسلئے
معاذاللہ خدای تعالے نے اپنے صریح البیان بات کو مبہم کیون فرمایا
اگر اسکو یون فرمادیتا کہ حالت پیری مین جو تو جاتا ہے وطن سے تو تم
نہ کہا ہم تجہکو تیرے آبا و اجداد سے پہر لائینگے یہین دفن کرائینگے
پہر لائینگے تیری اولاد کو یہین بسائینگے تو فرمائیے اسمین کیا نقص
تہا دوسرے یہ کہ خدا فرماتا ہے کہ تجہے مین پہر لاؤنگا تو تجہے سے مراد
اشبہ نہین ہوسکتا یہ تو کہین کا محاورہ نہین نہ روزمرہ کا بول چال ہے

اب اگر آپ شاید یہ فرماوین قابت جتاوین کہ قرآن شریف مین بہی ایسے معمے ہین مثلا حروف مقطعات ہین کہ اونکے معنی علماء اسلام چند طرح بولتے ہین سو یہہ محض غلط ہے علماء اسلام یہہ کہتے ہین کہ انکے معنے خدا ہی جانتا ہے یا اوسکا رسول آپکی طرح تاویل لاطائل جسکو مطلب سے کچھ علاقہ نہین کبہو نہین فرماتے یہ تجویز آپکی سراسر غلط ہے پہر کہتے ہو یہ مولوی صاحب نے لکہا ہے کہ گنتی کی کتاب ۳۱ باب آیہ میں ہے قولہ سب مدیانی قتل ہوگئے تھے پہر قاضیون کے باب ۶ آیہ ۱ و ۲ سے معلوم ہوتا ہے کہ سات برس مدیانیون نے بنی اسرائیل کو مغلوب رکہا لیکن یہ طاقت مدیانیون نے کہان سے پائی وہ تو قتل ہوچکی تھی پس یہہ آیہ غلط ہے اسپر آپ جواب دیتے ہو قولہ کہ پہلے آیہ مین لفظ مدیانی ہو سے وہ سب مراد ہین جو برسر مقابلہ تھے یا وہ سب جو اوس سنگین حکم کے جاری رہنے تک نظر آئی جیسے کہ قیاس چاہتا ہے نہ یہ کہ ہر ہر مدیانی مرد قتل ہوا تھا کبہو وقوع مین نہین آیا چنانچہ قرآن کا بہی محاورہ ہے اور سب جانکی اوت ہے کہ بعض مقام پر کل جماعت پر حکم دیتے ہین اور مراد اکثر سے ہوتی ہے جیسے سورہ حج مین رکوع تین مین ہے

منہ:- وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ یعنے پوری کرین اپنے منتین اور طواف کرین اس قدیم گہر کا دیکہو یہہ مقام عام خص منہ البعض ہے

یعنے کل نذرون کے ادا کرنیکا اور سب لوگون کو طواف کرنیکا حکم ہوا ہے
حالانکہ سبہی نذرین پورا کرنی منع ہین اور بدون طاقت کے حج کرنا فرض
نہین پس اسیطرح یہہ آیۂ شریف کہ سب مدیانی قتل ہوے عام مخصوص البعض
ہے جیسے کوئی کہے کہ ۱۸۵۷ء مین دہلی مین سب انگریز اور عیسائی
قتل ہوے اور باغیون کے ہاتہہ سے مارے گئے تو اس سے
یہہ مراد نہین ہے کہ تمام روی زمین پر کوئی نہ رہا بلکہ مراد یہہ ہے کہ اونکو
ہاتہہ جو آیا مارا گیا اسکے سوا جب مدیانیون نے بنی اسرائیل کو مغلوب کیا
تہا تو یہہ ماجرا اور یہہ قتل سے ۱۹۶ برس کے بعد وقوع مین آیا تہا اور
چونکہ اونکے چہوٹے بچے اور بچیان اور کچہ بقیہ اوس قتل کی باقی تہی اور
مدت بہت گذری تہی اسلیے کروہ مدیانی پہر طاقت ور ہو گئے جہے اسکے
سوا یہہ ہے کہ خدا نے بنی اسرائیل کو مدیانیونکا قہر اً مغلوب کیا تہا
پس قادر مطلق تہورونکو بہتونپر غالب کر سکتا ہے پس یہ آیہ صحیح اور اعتراض
غلط الخ جواب مشفق من سوال از آسمان اور جواب از ریسمان اسکو کہتے
ہین بہلا ہم پوچہتے ہین کہ مولوی صاحب نے تو قتل ہو چکنے پر اعتراض کیا ہے
اور آپ اپنے جواب نامعوات مین لفظ سب سے مراد وہ سب لیتے ہین جو برسر مقابلہ
تہے یا وہ سب جو اون سنگین حکم کے جاری رہنے تک نظر آ سکے
جیسے کہ تمام سیجا ہتا ہے نہ یہہ کہ ہر ہر مدیانی قتل ہوا فرماتے ہو مین پوچہتا ہون

اور آسان کیسا آیہ تو لیتی ہے ہوئے چلے اور آپ قیاس پیش کرتے ہین بھلا
ایسا قیاس کیا خدا کے حکم پر بھی متناقض ہوا اور پھر اور پھر طرہ یہ کہ جب ہمارے قیمو
تو قرآن کو پیش کرتے ہو اور تمام جہان کو سمیٹتے ہو جو کچھ کہ باقی رہا سو اب
تم اوسے میٹتے ہو کہ بعض مقام پر کل جماعت پر حکم دیتے ہین اور مراد اکثر
سے ہوتی ہے یعنی سورہ حج کی ۴ رکوع مین پوری کرین اپنے منتین اور
طواف کرین اس قدیم گھر کا ۔ الٰہ پھر یاد بھی قتل کی نظیر لائے ہو سبحان اللہ
قرآن مترجم مولوی عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ کا دیکھا ہوا اوپر سے دو آیہ پر بکو
ملاحظہ کرو وساوس شیطانی پر لات مارو ہر جگہ نہ ہارو کل مقام پر قابلیت لغو
نہ بگھارو یعنے اللہ تعالے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم کرتا ہے اور
پکار دے لوگون مین حج کے واسطے کہ آوین تیری طرف پاؤن چلتے
اور سوار ہو کر دبلے دبلے اونٹوں پر چلے آتے راہوں دور سے ۵ ف
ایک پہاڑ پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پکارا کہ لوگو تم پر خدا نے
حج فرض کیا ہے حج کو آؤ باپ کی پشت مین لبیک کہا جنکی قسمت مین حج
تھا ایک بار یا دو بار یا زیادہ اپنے شوق سے ہزاروں خلق پیادہ آتے
ہین لیکن فرض جب ہے کہ سواری میسر ہوا اور اگر بلکہ تندرست ہو اور شخص
کو چلنے کی عادت ہو تو امام مالک کے نزدیک فرض ہے اگرچہ اسپر فرض ہو گیا
کہ حکم خدا مین اور پکار دے لوگون مین حج کے واسطے ضمیر جمع کی ہے جیسے

واحد مین پانون چلتے اور پیادہ و سوار سے مراد وہی ہے صیغہ جمع کا
ظاہر ہے جیسا کہ فائدہ پانچ مین بیان ہوا اور ہری مذہ مین یہ لفظ بالبیت
العتیق کے فائدہ ۲۴ مین بالاختلاط فرماتے مولانا فرماتے ہین قولہ
ذمتین اپنے مراد سنکے واسطے جو آئی ہو نوہ اداکرین اصل منت اللہ کی
ہے اور کسی کی نہین الخ اب کہیے کون جیتا کون ہارا کسنے بریز بریز
پکارا غرضکہ اسیطرح اور سب اعتراض آپکی نسبت مولوی صاحب واہی تباہی
لفظ آتے ہین پس اب ہم بعونہ تعالے آگے بڑہتے ہین اس فصل دوم
کو قلم انداز کرتے ہین دفعہ فصل دوم اعجاز عیسوی مقصد دوم فصل
چہارم کے جواب مین آہین ایکا بیان بطور نذربان یہ ہے قولہ کہ یہ
فصل مقصد دوم کے آخری فصل ہے اور اب مصنف اعجاز عیسوی عہد
عتیق کی نسبت جو کچہ لکہنا تہا لکہہ چکا اسلیے اس آخری فصل مین برسے
ہاتہ پانون ہلا ہاتہ مارنے پر فضل آلہی سے کچہ بہی ثابت نہ کرسکے آپہی
ہاتہ پانون مار کے ٹہنڈے ہوگئے دونا تون کا بیان مولوی صاحب
نے اس فصل مین کیا ہے اول کتب عہد عتیق سے نہ ہو فساد بتلاتے
ہین دوسرے باقرار خود ملحدون اور بے ایمانون کی کتابون سے
نکال کر اور کچہ ذہن سے تراش کے (۷) اعتراض جناب باری تعالے
کی ذات پاک پر کیے ہین پہلا فساد کتاب دوم اخبار الایام کے باب

آیہ ۲ مین ہے قولہ کہ اخزیاہ ۴۲ برس کی عمر مین بادشاہ ہوا پھر اوسی کتاب
کے باب ۲۱ آیہ ۲۰ سے معلوم ہوتا ہے کہ اخزیاہ کا باپ یہورام ۳۲
برس کی عمر مین بادشاہ ہوا اور آٹھہ برس اوسنے سلطنت کی تو کل عمر
اوسکی ۴۰ برس کی ہوئی اسلیے بیٹا باپ سے دو برس بڑا ٹھہرا اسیر آپ
جواب دیتے ہو قولہ کہ اس مقام پر ضرور سہو کاتب ہے ہارلفصاحب کا
قول درست ہے کہ عبری لوگ ابجد کے حرفون مین اعداد کو لکھا کرتے ہین
پس میم بجاے کاف کے سہو کاتب ہی معلوم نہین کہ ایسے مقامون سے
مولوی صاحب کا مطلب کیا ہے تحریف عمدی بموجب دعوی قرآن کی
ہرگز نہین ہوسکتی کیونکہ ضرور سہو ہے نہ تحریف اور اس قسم کی سہو ہر کتاب
مین عقلاً و نقلاً جائز ہین چنانچہ فصل ۶ باب ۲ مین ایسے مقام قرآن
سے بھی مین دکھلا دون گا اور اگر اسکو تحریف کہین تو تحریف عمدی کسی فائدے
کے لیے اگر کہین ہو تو ہوتی ہے اس سے کیا فائدہ ہے محمد صاحب
کی کوئی بشارت اس سے فوت نہین ہوتی نہ مسیح کی کوئی فضیلت بڑھتی ہے
یہود کو کچھ نقد ہاتھہ آتا ہے بہرکیف یہہ شبہہ بحث سے خارج ہے الجواب
مہربان من یہہ جواب آپکا شتر گوزہ ہے بقول شخصے نہ زمین کا نہ آسمان کا فقط
وسوسہ شیطان کا اسواسطے کہ جب آپنے خود تسلیم کر لیا کہ یہہ سہو کاتب سے
پھر اسمین تاویل لاطائل فضول ہے کیا معنے کہ باوصف موجود ہونے

نولس وا طیکانوس اور رندکس افریمی اور رندکس الکسندرینوس کی یہ کتابین علماء
یہود کی قدیم مین فقط سہو کاتب نہ رفع ہوا تو پھر اور اختلافات کیونکر رفع
ہو سکتے ہین آپ کہان تک کوشش کرینگے بار الفا صاحب کا حیلۂ اعداد
جو آپ پیش کرتے ہین یہ گمانی بات سنے مزخرفات ہے بقول مشہور وابئے
تیل کی کھلی ہے بری ہے یا بھلی ہے دستور ہے جب آدمی سب طرف سے
ہارتا ہے تو کچھ نکچھ ہاتھ پانون مارتا ہے ہان یہ جو آپنے فرمایا کہ اس سے
کچھ بشارت محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین فوت ہوتی ہے نہ
حضرت مسیح کی فضیلت کھوتی ہے نہ کچھ نقد یہود کے ہاتھ آتا ہے
اسکا جواب یہ ہے کہ اسیطرح یہود نے بشارت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم حذف کر کے اپنا ایمان کو کھویا ہے کتاب اللہ کو سحر لظلالت مین ڈبویا
ہے اور فضیلت حضرت مسیح بھی اسیطرح چھپاتے ہین جھوٹی کہانی بناتے
ہین کہتے ہین کہ مسیح موعود ابھی پیدا نہین ہوا وہ مسیح کا ذکر جہان کہین
کتب عہد عتیق مین پاتے ہین الدجال مسیح فرماتے ہین مگر نہین معلوم
کہ مسیحی کیونکر یہود کو اپنا حمایتی جانتے ہین کسی کی نہین مانتے ہین اہل اسلام
جو کہ مومن بمسیح علیہ السلام ہین انہین کی نہین مانتے ہین الیصا حب ذرا
ہوش مین آئیے اعلی کو دہو کے اسفل نکہائیے کچھ تو خدا سے شرمائیے
قرآن جو کہ صداقت رسالت مسیح علیہ السلام سے مملو ہے اسکو تو نہین

مانتے ہوا بنے گواہ کو آپ جھوٹا جانتے ہو دیکھو مولوی صاحب تو ہم فساد
بتلاتی ہین مگر ہم ایک ایسا فساد بتلاتے ہین کہ آپکا اصول ہے غارت غول
ہوا جاتا ہے جو سنتا ہے وہ شرماتا ہے ہکذا کتاب اشعیا نبی ۴۳
باب کے آیہ ۴ قولہ از بسکہ تو میرا پیارا ہے اور میری نگاہ مین عزیز اور
گران مایہ ہے اسلیے مین تیری بدلے لوگ اور تیری جان کے عوض مین
گروہین دونگا الخ اور پہر اوسی کتاب کے اوسی باب کے آیہ ۱۱ قولہ مین ہی
خداہون میرے سوا کوئی بچانیوالا نہین مین نے بیان کیا۔ اور مین نے بچالیا
الخ اور پہر اوسی کتاب ۴۹ باب کے آیہ ۲۶ قولہ اور مین تیرے ظالمون کو
انہین کے گوشت کہلاؤنگا وہ میٹھی مے کے مانند اپنا لہو پیکے
بیخود ہو جاوینگے اور سارے بشر دیکہینگے کہ مین تیرا خدا بچانیوالا
مین یعقوب کا قدیر تیرا چھڑانیوالا ہون الخ اب فرمایئے کہ اسمین کونسی آیہ
کو سچ اور کونسے کو جھوٹھ جانین یا جھوٹھ اور سچ کو ایکہی مین سانین یا آیکو
تجویز کو لچر و پوچ جانین لہذا اب ہم شبدیز قلم صداقت رقم کی باگ اوٹھاتے
ہین آپکے آٹھ باب فصل چار پر جاتے ہین دیکہیے گا کہ کیسی دہجیان اوڑاتی
ہین خدا نے ہمکو اپنے حبیب پر شیدا کیا ہے معلوم ہوتا ہی کہ ہمین اسی
وقت کے واسطے پیدا کیا ہے اب ایک بات اور سن لیجیے جو کہ آپنے
اسی فصل کے صفحہ ۷ مین بجواب ۴۲ فساد مجوزہ مولوی صاحب کے لکہا ہے

اور ساویر قرآن شریف کی نظیر لائے ہو اسطرح پر کہ واسطے دہوکا دینے جاہلون
کے کہین کا فقرہ اور لا کے کہین جا بایا ہے یا دریعیا حب کو تو سمجھایا ہے
تاکہ وہ جانین کہ معاذاللہ ایسی غلطی قرآن مین بہی ہے **قولہ** یعنے آپ
فرماتے ہین مہاتما ہتر از لی بتلاتے ہین **الی قولہ** کہ مولویصاحب نے
جو دو آیہ لکہہ کے صمویل کی کتاب اور تاریخ کی کتاب کے لکہا ہے
قولہ کہ اس کتاب کے ناظر کو خدا اور شیطان مین فرق کرنا مشکل ہوا الخ اسکے
جواب مین آپ ہاتہہ پانون مارکے بقول خود جب ٹہنڈے ہوے
تو قرآن پر کہسکے ہو کہ ایسا خیال قرآن پر درست آتا ہے الخ **اقول** واہ
سبحان اللہ کیا خوب آپکا خیال ہے ایسا حسبا ابہی دنیا علم تفسیر
قرانی سے مالامال ہے آپکا کدہر خیال ہے جب فقط مدرسہ سرکار کے
پڑہے ہوے رہجائینگے تب البتہ آپکے ایسے جہوٹے وسوسی
اور حوالے کام آوینگے میان ابلیس پر لہیس کے من سہاوینگو
مرٹہا ہلا دینگے اب سنیے آپ فرماتے ہین **قولہ** کہ قرآن کے
ساتوین پارہ کے آخر مین لکہا ہے کذالک زینا لکل امۃ عملہم ترجمہ
یعنی ہر گروہ کی نظر مین ہمنے اونکے کام اچہے بنا رکہے ہین لہذا ہر ایک
شخص اپنے اچہے برے کامونکو بہتر جانتا ہے بہر اوسی پارہ کے ۱۱
رکوع مین ہے وزین لہم الشیطان ما کانوا یعملون ترجمہ اور شیطان نے

ا سنکے کام اونکو اچھی دکھلائے ہین اسپر آپ طعن کرتے ہین قولہ لیس
اسکا فاعل آیہ اول ہین خدا اور حاذ اللہ آیہ دوم مین شیطان معلوم ہوتا ہے
جواب دیکھو شروع رکوع آیہ اول کا ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ
یعنے تم لوگ برا نکہو جنکو وہ پکارتے ہین اللہ کے سوا کہ وہ برا کہینگے
اللہ کو ستانے ادبی سے بن سمجھے اسیطرح ہمنے بہلی دکھائی ہین ہر فرقہ کو اسکے
کام الخ مراد یہہ کہ ہر فرقہ باطلہ بھی اپنے افعال بد کو مثل آپکے بہتر
جانتا ہے اب فرماییے کہ اس سے یہ بات کہان نکلی کہ اللہ تعالے
فرماتا ہے کہ ہمنے اچھے بنا کیے ہین اور ہر ایک جو اچھے بُرے کام کرتا ہے
وہ بہتر جانتا ہے کہ خدا نے ایسا ہی کر رکھا ہے اور دوسری آیہ رکوع الذین
بھی آپکی رای نا قصہ بلکہ انقص سے غلطی فاش کہائی ہے شامت اعمال
آپکی آگے آئی ہے دیکھو شروع رکوع سے جسکا ترجمہ ہم کیے دیتے ہین یعنے
اللہ جل شانہ فرماتا ہے اپنے مخاطب سے کہ ہمنے بھیجے تھے رسول
بہت اگلی امتون پر تجھسے پہلے پھر اونکو پکڑا سختی مین یعنی اون امتون کو
بسبب عدم بجا آوری حکم رسولون کے تاکہ متنبہ ہوکر اطاعت کرین حکم
خدا کے اور پہونچا اونپر عذاب ہمارا تو گڑگڑاے لیکن سخت ہو گئے دل اونکے
الخ اب فرماتا ہے اور بہلے دکھائے شیطان نے اونکو جو کام کرتے تھے
اور آپ ترجمہ یہ نہ اپنی فرماتے ہین قولہ اور شیطان نے اونکو اونکے کام

اچھے دکھلائے ہین یہ دروغ آپ کا فاش پکڑا گیا ہمارے قلم کی انی میان عزازیل کے دماغ میں پار ہوگئی جھوٹے لپاڑیے کے سر پر جوتیونکی مار ہوگئی ہماری صداقت کی پکار ہوگئی بس اگر دون کی نہ لیجیے تو ہمارے آپکے جیت ہار ہوگئی کتاب آپکی صفحہ صداقت سے دفع ہوگئی والدہ عزازیل آپکی سرہانے روگئے اب اسکے بعد آپنے فساد ۲ مین عجب گانٹھ دی ہے یعنی آپ فرماتے ہین قولہ کہ مولویصاحب نے فساد ساٹھہ کو یون بیان کیا ہے کہ کتاب دانیال کی باب آیہ ۱۴ مین ہے قولہ کہا وسنے کہا کہ دو ہزار تین سو شبانہ روز تک ہے کہ مقدس پاک کیا جاوے اور آیہ ۱۹ کے آخر مین ہے قولہ کہ آخر کے وقت معین مین یہ ہوگا الخ بس خواب کے دن سے ۷ برس ۴ مہینے ۲۰ دن کے بعد دورہ آمر آنا چاہیے تہا مگر ابتک نہین آیا اسلیے یہ پیشین گوئی غلط ہوئی پہر کہتے ہو الی قولہ کہ اسکے بعد مولوی صاحب نے بہت سی بیفائدہ تقریرین کین ہین اور لکہنو کے کسی مجتہد اور پادری یوسف ڈیف صاحب کی کچہ گفتگو بے محل اولٹی سلٹی بیان کرکے کہا کہ مین کہتا ہون کہ مجتہد صاحب کا بیان حق بجانب تہا پس ان واہیات باتون سے ہین کیا علاقہ ہم تو اعجاز عیسوی کو اس نظر سے دیکہتے ہین کہ کہین چلکر مولویصاحب کتب مقدسہ مین تحریف عمدی بموجب دعوی قرآن کے ثابت کرین پر وہ تو اس امر کو

دبا گئے اور ملحدانہ تقریرین کرتے ہین اُنپر یہ جواب بھی آپکے دربارہٴ قول
کہ پاترک کی تفسیر مین لکھا ہے کہ انٹوکس کے مارے جانیکے بعد یہ پیشین گوئی
پوری ہوئی اور ہر ایک پیشین گوئی دو طرح پر ہوتی ہے یعنی ایک دفعہ پوری ہو
دوسری دفعہ پوری ہونیوالی ہے اور یہ مضمون نہایت دقیق ہے جسکو کلام الٰہی
سے مناسبت ہے وہی اسبات کو خوب سمجھیگا الخ **جواب** مین کہتا ہون کہ مولوی صاحب
کا جواب اور تشخیص اسمقام پر کیا بیجا ہے اور یہ جو آپنے فرمایا کہ پاترک صاحب
کی تفسیر مین لکھا ہے اوسے ہم حسب قول آپکے جیسا کہ آپنے اپنی کتاب
تحقیق الایمان مین لکھا ہے کہ حدیث کا کیا اعتبار نہین پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے دو سو برس کے بعد لوگون نے بنائی ہین لہذا ہمارا
بھی یہی قول ہے آپکی نسبت اگر انجیل یا توراة سے کوئی دلیل دکھلایئے
تو البتہ سماعت ہوگی دیکھو پہلا خط ڈاکٹر محمد وزیر خانصاحب مرحوم و مغفور کا جو کہ
انہون نے آپکے علما و قدما کی نظیر پادری فنڈر صاحب کو لکھا تھا اور سیر پادری صاحب
نے اپنے دوسرے خط مین اپنے قدما کی نسبت کیا لکھا ہے اور اونکی بے اعتباری
ثابت کی ہے **قولہ** اولاً تعجب کرتا ہون کہ ٹامس پائن اور ڈاکٹر اسٹراس صاحب
لوگون کی کتاب آپکو پسند ہین یہ تو مسیحی نہین بلکہ جملہ منکرین مسیحی سے ہین نہ نبی
کو مانتے ہین نہ وحی کے قائل ہین اور نہ موسیٰ و عیسیٰ کو برحق جانتے ہین اور
معجزہ سے بھی انکار ہے وہ تو وحدت الوجود اور دہریہ کی قسم سے ہین الخ

اب فرمایئے جب کہ قدما کا یہ حال ہے تو اب آپکو نظیر الانا متقدمین اپنے سے کب مجال ہے بس مناسب ہے کہ تم مسلم کو فاش نہ کیجیے اپنا پردہ آپ فاش نہ کیجیے مگر مضمون مین چوری کرنا آپکو سجتا ہے تھامسن نے جو تقریر مجتہد صاحب لکھنؤ کے بیان کی تھی وہ آپکو ہو بہو بیان کرنا چاہیے تھا اسکو واہیات کہنا عین واہیات ہے ہم کیا کرین اعجاز عیسوی ہمنے بہت تلاش کی کہین دستیاب نہوئی ورنہ آپکی اوران کہانی کا پردہ کھول دیتے جو کچھ باقی رہا ہے وہ بھی بول دیتے آپکی ابلہ فریبی اس سے بھی بڑھ کر کھولدیتی انشاءاللہ اگر زندگی بخیر ہے تو پادری ڈلف صاحب کی گفتگو جو کہ مجتہد صاحب لکھنؤ سے ہوئی تھی کسی سے وربانت کرکے مالہ وماعلیہ لکھی جائیگی مگر سردست اتنا ہماری تحقیقات مین آیا ہے ایک شخص جو اس جلسہ مین شریک تھے بہت نزدیک تھے وہ فرماتے ہین آپ کو شرماتے ہین قولہ کہتے ہین کہ اوائل سلطنت نصیر الدین حیدر بادشاہ لکھنؤ کے پادری یوسف ڈلف صاحب کہ بہت بڑے عربی دان تھے لکھنؤ مین آکے اور صاحب کلان بہادر کی کوٹھی مین فروکش ہوئے اور بذریعہ پرچہ پیام بڑے صاحب نے بادشاہ کو اس بات کی خود خواستگاری کی کہ آپکے علماء فریقین سے ہمارے پادری صاحب گفتگو کرنا چاہتے ہین لہذا اگر آپکے سامنے ہو تو عین مناسب ہے اسپر بادشاہ نے منظور فرماکر آٹھ علماء حنفی مذہب فرنگی محل

ہے اور دو بہائی مجتہد العصر لکھنؤ مذہب امامیہ کے مقام تخت گاہ مین مجتمع کر کے صاحب بہادر کو اطلاع دیا اور طلب کیا تب صاحب کلان معہ پادریصاحب مسبوق الذکر و قریب ہفتاد تن صاحبان دیگر لا مذہب اسکے ہم جلسہ ہو مقام معہود مین پہلے پادریصاحب نے کچہ مسائل پرانی مین علماء موصوفین سے گفتگو کی بعد گفتگو بازہوا قیل و قال مذہبی آغاز ہوا پادریصاحب نے کہا کہ یہہ خبر قرآن شریف کے کہا عیسے بیٹے مریم نے کہ اے بنی اسرائیل مین بشارت دیتا ہون ایک نبی کی یاتی من بعدی اسمہ احمد سو لفظ یاتی کو قاعدہ عربی سے اُنہون نے صیغہ مستقبل قرار دیکر یہ کہا کہ تم لوگ جو کہتے ہو کہ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آئے وہ نہین ہین اب جو آویگا اسکی یہہ خبر ہے یعنی کنایہ مین یہہ کیا اپنی ظرافت سے جیسے کہ یہود کہتے ہین کہ مسیح دجال ہوگا جو کہ آنیوالا ہے اس قرینہ کو اُنہون نے یہان جمایا اسپر مولوی ظہور اللہ صاحب مرحوم عالم حنفی مذہب نے اونہین جواب دیا از روی قاعدہ نحو کے مگر وہ قیل و قال کرتے رہے تب مجتہد صاحب لکھنؤ نے فرمایا کہ دیکھو لفظ من بعدی دلالت کرتی ہے اسبات پر کہ خدا فرماتا ہے کہ ہمنے خبر دی تہی عیسے کو اوسنے کہا ای بنی اسرائیل میرے بعد ایک نبی آویگا اوسکا نام ہوویگا احمد تو اس صورت مین اونکی نسبت صیغہ مستقبل قرار پایا ہے بس اسپر پادریصاحب بند ہو گئے سکتے سے کے ڈہنگ ہو گئے دوسرے

دان کا وعدہ کر کے گئے تھے آجتک آتے ہین اور اوسی شب کو لکھنؤ سے
روانہ ہو گئے پھر مقابلہ پر نہ آئے آپ لحاظ فرمائے کہ مولویصاحب نے
شاید اسیر فرمایا ہوگا کہ مجتہد لکھنؤ حق بجانب تھے اسکو آپ اولٹی سلٹی تقریر
قرار دیتے ہین مشفق من مضمون مین چوری کرنا مغالطہ دینا مناظرہ سے
بعید ہے اگرچہ ہم انام مین ہین مگر خبر ہندوستان کی رکھتے ہین ابھی ہمنے
مولوی صفدر علی صاحب انسپکٹر مدارس ضلع جبلپور کو اونکی کتاب نیاز نامۂ
بیوقوفی کا جامہ کا جواب لکھا تھا اونہون نے ہمکو لکھا کہ تم گستاخی کرتے ہو
سزا پاؤ گے پچتاؤ گے تب ہمنے اونکی گستاخی اونہین کی کتاب سے ثابت
کر کے اونکو نامہ ثالث لکھا کہ آپ اپنے گستاخی کی خبر نہین رکھتے ہو اور ہمکو گستاخ
کہتے ہو سنا جاتا ہے کہ آپ جبل پور مین انجیل لیکر منہومان تالاب پر منادی
کرنے گئے تھے ہندوون نے للکار لیا نکال دیا وہان آپنے گستاخی بلکہ بیباکی
کی سزا کچھ نہ دیا خیر خواہی کو پیش نہ کیا خوف مین آگئے دم دبا گئے اور ہمکو
وکیل ہن ہادی سبیل ہین ہہین دہمکاتے ہو خدا سے نہین شرماتے
ہو اسیر ابھی تک جواب نہین آیا ہے اور یہہ جو آپنے فرمایا کہ یہہ مضمون نہایت
دقیق ہے جنکو کلام الٰہی سے مناسبت ہے وہی اس بات کو خوب سمجھینگے
اقول کیا خوب اپنے منہ آپ معقول ہوتے ہو اگلے جو کچھ کر گئے ہین اوسی
ہی پر ڈہوتے ہو نزول توراۃ کو آجتک کئی ہزار برس کا عرصہ ہوا اور ابھی تک

بقول آپکے کوئی متقدمین و متاخرین ہین سے مطلب واقعی نہ سمجھا تو
پھر فرمایئے کہ آپ پر تو روح القدس بھی نہین آئی آپ کیونکر سمجھے اور پھر
کس بھروسہ پر ابطال اسلام پر جسم تھوکتے ہو گستاخی معاف بلشت پر پیہیہ
سے کے پونکتے ہو اب ہم خدا کا نام لیکر آگے بڑھتے ہین آپکے اس بیان پر
کہ مولوی رحمت اللہ اور ڈاکٹر محمد وزیر خانصاحب مرحوم نے ۷۰ اعتراض
خداے تعالے کی ذات پاک پر کیے ہین اور پھر جا اڑتے ہین دفعہ ۱۰
آپ کہتے ہین کہ مولوی رحمت اللہ صاحب و ڈاکٹر محمد وزیر خانصاحب مرحوم
لکھتے ہین پہلی مخالفت زبور ۱۰۳ - آیہ ۸ مین ہے **قولہ** خداوند مہربان اور سراسر
لطف ہے غصہ کرنے مین دھیما اور شدت سے رحیم الخ اور اول کتاب
صموئیل کے باب ۶ آیہ ۱۹ مین ہے **قولہ** اوسنے ۵۰ ہزار ۷۰ آدمی اون مین سے
مارڈالے الخ اسپر آپ جواب دیتے ہو **قولہ** کہ رحیم اور مہربان کے معنی یہ
نہین ہین کہ مطلق مجرمون کو کبھو سزا نہ دے کیونکہ منصف اور عادل بھی ہے،
اور یہہ جو کہا کہ ذراسی خطا پر مار ڈالا سو یہہ چھوٹی خطا نہ تھی بلکہ بڑا جرم تھا
کہ اونہون نے خداے تعالی کی نسبت بے ادبی کی تھی اوسکا صندوق
کھولکر دیکھنا چاہا جسکے دیکھنے کی اور کھولنے کی اونکو اجازت یا حکم نہ تھا
وہ یہانتک شریر ہو گئے تھے کہ خاص خدا کے صندوق مین ہاتھ ڈالنا شروع
کیا آپ اسکو بڑی خطا نہین جانتے یہ اعتراض قرآن پر نہین پڑتا بلکہ قرآن کی

اچھی طرح واقع ہوتا ہے الرحمن الرحیم یعنی خدا نہایت
مہربان پہر اوسکی طرف آپکے بزعم بن بردہ فروشی اور کافرونکے
بچے اور عورتین ظلمًا پکڑنا اونکا مال لوٹنا خون بہاتا اور نہایت بیرحمی
کے حکم لکہے ہین الخ جواب معلوم ہوتا ہے کہ اب آپنے بالکل
جہوٹہہ بولنے پر کمر باندہی ہے دیکہو ہمارے پاس ترجمہ فارسی نسخہ
تورات فاضل غان ہمدانی اور چہاپہ لندن ولیم واٹس صاحب کا موجود
اوسمین آیہ ۱۹ قولہ و مردمان بیت الشمس را از وزیراکہ بصندوق خداوند
بکریستند داو از قوم پنجاہ ہزار و ہفتاد نفر زد و قوم ماتم گرفتند زان رو کہ خدا
خلق را بصدمہ عظیم زدہ بود الخ اب غور کیجئے کہ صندوق کہول کر دیکہنا اور
ہاتہہ ڈالنا کہان ثابت ہے اوسوقت مین تو آپ رحم مادر مین بہی نہ آئے
تہے صحبت عزازیلی کے لطف نہ اوٹہائے تہے پہر مولوی صاحب
کی نسبت کہتے ہو کہ آپ اسکو بڑی خطا نہین جانتے ہین پوچہتا ہون
کہ سراسر لطف اور وہ بہی غضب نسبت اون لوگون کے اتنی خطا پر اتنے
آدمی سخت عذاب سے مارے اسپر مولوی صاحب نے کیا بیجا کہا کہ جبکہ اون پر
اتنا مہربان تہا تو ایسی خطای خفیف پر درگذر کرنا لازم تہا آپ یہ کیا پکارتے
ہین مثل مشہور ہے کہ گگڑی کے چور کو لاٹھی سے نہین مارتے ہین اور
قرآن شریف مین جو رحمن و رحیم فرمایا تو دیکہو تمہاری توریت سے ثابت ہے

کہ اگلی امتون مین ذراسی گناہ پر کیا کیا سخت عذاب ہوا کرتا تھا اور یہان
اس امت مرحومہ پر کتنا بڑا رحم ہے کہ کیسا ہی گناہگار ہو اور توبہ کرے
اور پھر مرتکب اوس گناہ کا نہ ہو تو توبہ قبول ہو جاتی ہے اور پھر اوسے
یہ احسان فرمایا کہ قوم کفار کے جہاد مین قتل کرنا اور مال لے لینا روا کر دیا
اور لڑکے بالے کہ بچہ شیاطین ہین فروخت کر لینا بعوض اپنی جانبازیکی
جائز کیا کیا بیجا ٹھہرا ابھی حاکم دنیا کے سامنے جو کوئی خیر خواہی کرو تو انعام
ملتا ہے خدا کہ حاکم قوی ہے اوسنے اپنا انعام بہی سب سے بڑھ کے
قرار دیا تو اب اسپر اعتراض لانا کیسا ملحدانہ ہے یا نہین خیال کیجیے تورات
مین لکھا ہے کہ موسی علیہ السلام نے جہاد مین بنی اسرائیل کی عورتین اور
لڑکے جو کہ بارہ برس تک کے تہے قتل کروائے اور بعد اونکے یوشع
علیہ السلام نے ہزارونکو قتل عام کا حکم دیا ہے تو اب یہ اعتراض آپکے
تورات اور اون مرسلین مقتولین کے شان مین نہ منقلب ہوا بس آپ بہ
کافر و ملحد ونے ایمان ٹھہرے یا نہین مولویصاحب کہ نظیراً تمہارے
عقیدے سے بناتے ہین اونکو کافر و ملحد بتاتے ہو خدا سے بہی نہین ڈرتے
ہو یہ وہی مثل ہوئی کہ کسی معلم نے اپنے شاگردون سے کہا کہ گدہیلکے
ساتھ فعل شنیع بڑا سخت گناہ ہے قضا کار کہین ایکدن معلم صاحب
نسود رفع حاجت کو باہر تشریف لے گئے تہے وہان شیطان نے

جو ور غلانا تو ایک گدہی لیکن کسی چشمہ مین پانی پی رہی تہی اوس سے
خود بدولت افعال بد کے مرتکب ہو رہے تہے وہی طالب علم وہان پہونچا
اور ذات شریف کو اس حالت نالائقہ مین دیکہ کے پوچہا کہ یا حضرت یہہ کیا
بے حرمتی ہے آپنے تو منع کیا تہا اور اب خود بعینہ اوسی امر مین مبتلا ہو
امیر مشارالیہ نہایت غضبناک ہوکر فرمانے لگے مثل آپکے قابلیت
جتانے لگے قولہ کہ دیکہو اسکے دونون پاؤن پانی مین ہین لہذا کچہ
غسل کی بہی ضرورت نہین ہے بایں وجہ کدورت نہین ہے تو اب
یہ مثل آپکے نسبت اصل ہوگئی قابلیت آپکی کہو گئی اور تورات مروجہ حال
بہی صفحۂ صداقت سے دہو گئی مناسب ہے کہ اب اوکسی کتاب پر
ایمان لایئے بودہا یا تو رالیانی کے پیرو ہو جایئے مثن چابئے سر پیٹئے
ہاتہہ اوٹہایئے ہان اگر آپ یہ فرماوین کہ وہ قتل جو انبیا ماقبل نے کیا ہے
وہ بطور غضب الٰہی اوس خلقت پر ہوا ہے تو ہمارا جواب یہہ ہے اقول
کہ خیر آپکا گمان درست اور صحیح تو اب یاد رکہو کہ جب انبیا علیہم السلام آئے
اور شہریرون نے اونکا حکم نہ مانا اور تکذیب وے ادیان کین اور مسیح
علیہ السلام کو صلیب کا ارادہ کیا تو حسب تجویز آپکے اسی وجہ سے اونپر
قتل کا حکم ہوا اور خدا کا غصہ جلال مین آیا اور پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو حکم فرمایا کہ اب تم قتل کفار نابکار بلا دریغ عام جائز رکہو اور ہمیشہ

سکے لیئے اپنے امتیون کو علم دیجاوے کہ اس کام نیک انجام کو اپنے بیچ مین جاری رکہیں اور مزاؤنکی یہی کہ کفار بدکردار کو جلاوطن کیا کرین اور بشرط مقابلہ قتل کیا کرین ورنہ جزیہ لیلیا کرین اب اسکے بعد آپنے بہت سی باتین نالائق مولویصاحب کی نسبت بیان کر کے صفحہ ۱۹۰ مین یون جہک مارنے لگے ہو قولہ کہ لفظ کنوارے جسن عبری لفظ کا ترجمہ ہے وہ لفظ علمہ ہے او سکے کنوارے کے معنی نہین ہین بالکہ عورت کے ہین مگر یہہ مولویصاحب نے جہوٹہہ بولا ہے جنہوں نے اس لفظ کی تحقیقات کی ہے عبرانی لغت سے وہان ضرور علمہ کے معنی کنوارے کے ہین علاوہ اسکے عیسے علیہ السلام کی پیدایش سے دو سو برس پہلے توراۃ کا ترجمہ ۷۲ عالمون نے یونانی زبان مین کیا تہا جسکا نام سپٹوجنٹ ہے اسوقت بہی اون عالمون نے اس لفظ علمہ کے معنی کنوارے کے لکہے ہین عیسائیون نے یہہ معنی نہین گڑہ لیے ہین ان مقامون سے ظاہر ہے کہ مولویصاحب کا ارادہ خلقت کو گمراہ کرنیکا ہے تحقیقات سے غرض نہین ہے اور یہی سبب ہے کہ اونکی کتاب تمام جہان مین مردود ہے اور بی بی مریم علیہا السلام پر معاذ اللہ عیب لگایا ہے ناحق کی روسیاہی لیا ہے اگر ہم اونکی سب تقریرونکا قرار واقعی جواب دین اور محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہپے ہوے عیب کہولین جو مولوی عبدالباری نے کتاب ملفوظات مین جو کہ عالمگیر بادشاہ کے وقت

انہونے ادبی سے بیان لیا ہے الخ **جواب** بہلا ہم
جہتہ ہو آپ جو فرماتے ہین کہ علمہ کے معنی مین مولویصاحب نے
جہوٹہہ بولا ہے کیونکہ ہمنے تحقیقات کی ہے لغت عبرانی سے اسکو
معنی کنوار یکے ہین تو آپ فرمائیے کہ ابہی دو دفعہ اقبل ہین بجواب
مولویصاحب کہہ چکے ہو کہ یونانی ولاطینی ترجمونکا کیا اعتبار اور یہان
پہر ستواجنٹ پیش کرتی ہو جو کہ زبان یونانی مین حسب بیان آپکے ترجمہ
ہوئے ہیہ دہوکا دینا ٹہرا کہ جیسے آدمی خودہی نہ مانے اوسکو پہر اپنے
مفید مطلب کے لیے گواہ گردانے الیصاحب ہوش مین آئیے
علمہ کے دہوکے اصل لکہا ئیے دوسرے یہ کہ آپ فرماتے ہین
قولہ کہ ہمنے لغت عبرانی مین دیکہا ہے اسکے معنے کنواریکے ہین
اسکا اعتبار کون کریگا جبکہ آپ ہر دفعہ متذکرہ ہمارے مین موافق اپنی
رای خام بدانجام کے جہوٹے ہوے تو اب اہل النفس آپکو کیونکر سچا
جانینگے آپکی تجویز خرافات کو مانینگے آپنے سنا نہین کہ کسیا
جہوٹے سے کہی نے پوچہا تہا کہ تمکو جہوٹہہ بولنے مین کیا ملا اوسنے
کہا کہ اب جو مین سچ بہی کہتا ہون لوگ نہین مانتے ہین مجکو جہوٹا لبار ٹہرا
جانتے ہین اب دیکہو آنکہین سینکو جبری دانی سیکہو الکن سچہو غلیلہ
نہینکو **قولہ** تلمود موسی ربی عینو علیہ الماشیا لو مر یعنی حدیث جناب موسی

علیہ السلام کی کتاب عین الیعقوب میں علمہ بمعنی حصیر لینے پردہ نشین و جوان
و بالغہ آپ فرمائیے اگر کسی اور کتاب لغت میں عام عورت کے معنے
بھی ہون کیا عجب ہیں مولوی صاحب نے کسی اور لغت عبرانی سے
یہ معنی دریافت کیے ہونگے اور یہہ جو آپ فرماتے ہین **قولہ** کہ مولوی
عبد الباری نے جو کہ عالمگیر کے زمانہ میں تھا اوسنے معاذ اللہ جناب
رسالت کی نسبت بے ادبی کی ہے سو سب جانتے ہین ہم آپکو پہلے ہی لکھ
چکے ہین کہ ایسے پہلے بھی بہت لوگ مرتد ہو گئے ہین یہ بات کچھ آپ ہی نے
نئی نہین کی لہذا ایسے لوگون کی نظیر لانا کچھ عقلمندی نہین ہے
نیک اندر بدہم کہین ہے اور اگر یہ کہتے کہ تمہارے علماء دین حق الیقین
جو ہماری نسبت الزاما کتب آسمانی جھوٹی کہانی سے نظیر لاتے ہین تو ہمکا
جواب یہ ہے کہ آپ لوگ اونکو اور اونکے راویون کو سچا جانتے ہو
کسیکی نہین مانتے ہو اسواسطے ہمارے علماء باوقار اونکو دلیل پکڑتے
ہین اور ہر مقام پر حضرت بی بی زینب کا ذکر جو الزاما آپنی اپنی کتاب ابطالت
باب میں اکثر تحریر کیا ہے مظلمۂ دنیا و آخرت لیا ہے اس لغویات سے کیا
حاصل الیاحبا اسکو تو ہر خاص و عام جانتے ہین کہ یہہ بات کسیطرح قبیح
نہین اسواسطے کہ بی بی زینب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی کی
بیٹی تھین اگر حضور اقدس کی رای مین معاذ اللہ اونکی جانب تعشق ہوتا تو

پہلے ہی نکاح نہ کر لیتے متبنی سے کاہیکو بیاہ دیتے جو کوئی شخص ایک
چیز پسند کرتا ہے وہ پہلے اپنے تصرف مین لاتا ہے یا دوسرے
کو دیدیتا ہے لہذا وجہ اس نکاح کی یہ ہوئی ہے کہ جب اسلام پہیلا
اور آبرو بنی ہاشم کی بڑہی اور بیبیان حضرت کی نسبت بی بی زینب کے
بوجہ تقاضاے عقل کہ عورتین ناقص العقل ہوتی ہین شاید کچہ طعن حقارت
آمیز کہ تم ہمارے لے پالک کی جورو ہو کرنے لگین اور بی بی صاحبہ
بہی زید سے نااتفاقی فرمانے لگین تب حضور اقدس کو یہ بات گو نہ ناگوار
ہوئی مگر چونکہ حسب الحکم الٰہی یہ امر کر چکے تہے کچہ نہ فرماتے تہے پس
اللہ جلشانہ کو اپنی ناگواری طبیعت اپنے حبیب کے گوارا نہوئی اس
مقلب القلوب نے زید کے قلب کو پہیر دیا طلاق دلوا دیا اور بارگاہ
ملائکہ مقربین عرش معلی پر نکاح بی بی صاحبہ کا اپنے حبیب سے بندہ
دیا چنانچہ اسکے جانب قرآن شریف مین اشارہ فرمایا ہے کہ جو تو
پوشیدہ کہتا تہا ہمنے تجہپر ظاہر کر دیا جسپر شاید بیدینون نے یہ اعتراض کیا
ہے کہ حضرت معاذ اللہ عاشق ہو گئے اور نکاح کر لیا اب اگر عقل ہوگی
تو جان لوگے ہماری بات کو مان لوگے کہ ہم آپ کو مقدمات گذشتہ
کا لب لباب بتاتے ہین گو آپ نہین شرماتے ہین ہر مقام پر منہ کی
کہاتے ہین غرضکہ اسکے سوا اور جو کچہ کہ آپنے بکا ہے محض واہیات ہے،

جبکہ توریت ہی دُرست ہوئی تو انجیل مروجہ تو اوسکا طبقہ ادنی ہے وہ کہان
سلامت رہے اب اسکے بعد آپنی فصل چہارم قرار دیکے اوسمین
ان تینون فصلون گذشتہ کے مانند کچہ واہیات عنت ربود سا بکا ہے
جیساکہ اہلہ فریبونکا دستور ہے لہذا سب باتونکا جواب منصف دیندار
کو ہمارے اتنے ہی بیان مین کافی ہے اب باب ہفتم فصل اول جو کہ آپنے
معاذ اللہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رد کے باب مین قائم کی
ہے اوسپر ہم رجوع کرتے ہین آپکی قابلیت کو ٹٹولتے ہین ہرچند کہ
آپ بڑہ بڑہ کے بولتے ہین اپنی قلعی آپ کہولتے ہین یعنی خلاصہ
مطلب اس باب فصل اول کا یہ ہے قولہ کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کا حال تواریخون اور قرآن شریف کے دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے
کہ ملک عرب مین شہر مکہ کی اندر ایک مندر یعنی بت خانہ تہا جسکا نام کعبہ ہے
اکثر محدثین محمدی نے صدہا قسم کی شرافتین جہوٹی حدیثین پیدا کرکے
اوسکی بنائی ہین مگر ظاہر ہے کہ وہ ضرور بتخانہ تہا محمد صاحب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی باپ دادے وہان کے پوجاری تہے ہر سال جو ہان
میلہ لگا کرتا تہا جسکو اب حج کہتے ہین اور اسگلے زمانہ مین اس میلہ کو
موسم کہا کرتے تہے بکرے مینڈہے اونٹ گائے بیل وہان چڑہا
کرتے تہے اور اہل عرب شراب پی کر شعر و اشعار پڑہتے تہے تمام

بت پرست عورت مرد وہان سمین تو اسکے درشن کرتے اور گرد پھرتے
تھے جسکو پرکرما یا طواف کہتے ہین قدیم سے یہ رسم تھی جب محمد صاحب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوے اور جوان ہوے کمائی کی شکل
مین دور سفر کیا آخر کو بی بی خدیجہ کہ ایک بڑی مالدار عورت اور خوبصورت
تھین اون سے تقدیر کی یاوری سے نکاح ہوگیا چونکہ محمد صاحب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کئی جگہہ عیسائیون کی گفتگو سنی تھی اور بت پرستی کی ہجو
اونپر ظاہر ہوگئے تھے کیونکہ یہ بت پرستی ایسا امر نہین اگر انسان تھوڑا
غور کرے تو معلوم ہوجاتا ہے اور جہاندیدہ آدمی اس سے جلد متنفر
ہوسکتا ہے جیسے ہندوستان مین دیکھو اہل اسلام کی آمد نے
سے کسقدر بت پرستی کم ہوگئی پس محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ایک قسم کی فقیری صوفیہ کی طور کے اختیار کی جیسے عابد لوگ
خلوت نشین صحرا پسند ہوتے ہین چنانچہ غار حرا مین جو مکہ کے پاس ہے
جاکر بیٹھنے لگے غرضکہ اسطرح کا ما لیخولیا آپ کے اپنے تحریر فرمایا ہے
الی قولہ کہ پہلے بیت المقدس یعنی یہود کے کعبہ کے طرف سجدہ کیا
کہ گرویدگی یہود ہو جب دیکھا کہ یہودی کسیطرح راہ پر نہین آتے تب پھر
مکہ کی طرف سجدہ کا حکم دیا اور مدینے کے لوگون کو متفق کر کے مکہ پر
چڑھ گئے اور مار پیٹ کی وہان کے لوگونکو مسلمان بنالیا اور لوٹ مار

کے لالچ اور حور قصور کی طمع دیگر اہل عرب جو شہوت پرست ہین او رخوف جان
دکھلا کر مسلمان کر لیا بلکہ ہم بہی اونہین ہین سے تھے خدا نے بڑا فضل کیا
کہ اپنے پاک طریقہ اور نجات کی راہ ہین لایا یہانتک محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا حال سنایا انشاء اللہ تعالے اگر خدا نے فرصت دی تو محمدی تواریخ
جید الکہف کے مفصل کیفیت سناؤنگا جو پردہ مین ہے الخ جواب یہان
تو آپ بالکل ہار گئے جہک مارگئے اسواسطیکہ یہ بات کل رجستی سے
کہان سے کہان جا بھتتی ہے دیکھو کتاب اول سلاطین کے
فصل ۷ آیہ ۹ **اقوله** ترجمہ فارسیہ او بر روی صفحہ ہا کہ میان بستہا بودند شیران
وگاوان وکروبیان مصور بودند ہمچنین بر روی بستہا تصویر ہا از بالا بود ودر
زیر گاوان وشیران صنعتہای زیادہ آویزان بودند الخ پہر پہلا باب اخبار
کی کتاب کا آیہ ۵ **قوله** پس گوسالہ را در حضور خداوند ذبح نمایند وکاہنان از
پسران ہارون خون را آوردند ودر مذبحے کہ در برابر جاد جماعت ست از گرداگرد
بہ پاشند الخ **اقول** بہلا اب ہم اپسے استفسار کرتے ہین دیدہ ودانستہ شرما
کرتے ہین کہ وہان کعبہ کو تو کفار عرب نے بتون سے ملو کیا تہا اور یہان
جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسی بتون کی نجاست
سے پاک کر کے سرشتہ باطلہ کو توڑا سرشتہ آبائی کا کچہ پاس نکیا بقول آپکے
خادم گردیدگی یہود و نصاری کا ہر اس نکیا اور وہان معاذ اللہ حضرت سلیمان

کے نسبت بیت المقدس بین خود اس تبوںکا ایجاد ہے تو کیا
آپکے نزدیک کعبہ بہی بنیاد ہے اور مذہب یہود و نصاری بہی
از قسم اسحاد ہے واہ واہ صاحب کیا ایسے عیسائی ہوئی ہو جو اونکو بہی
بورتے ہو کیا خوب فقرے جوڑتے ہو نمک حرامی کو نمک حلالی جانتے
ہو ہمارے کہے کو نہین مانتے ہو لاحول ولا جکا کہاتے ہو اونہین کو
بکہانتے ہو اور پہر یہ بہی اعتراض ہے **قولہ** کہ کعبہ کی شرافت مین محدثین
نے جہوٹی حدیثین بنائی ہین الخ **اقول** اب وجہ شرافت کعبہ مجہسے سن
لیجئے گفتگو بیہودہ نہ کیجئے پہلے تو دیکہو اللہ تعالی قرآن شریف مین
فرماتا ہے شرافت کعبہ بتاتا ہے مبارکا و من دخلہ کان آمنا
ترجمہ یعنے جو اسمین داخل ہوا وسنے امن پائی دیکہو ایسا حکم توراۃ
مین یا انجیل مین نسبت بیت المقدس کے کہین آیا ہے نہ اللہ جلشانہ
نے کسی گہر کی نسبت ایسا حکم عام فرمایا ہے اور سبب اوسکے سجدہ ہونیکا
یہہ ہوا ہے کہ جب اللہ تعالے نے اس دین محمدی کو کامل فرمایا اور
ہمیشہ کے لیے قرار دیا تو لازم بلکہ الزم ہوا کہ کعبہ بہی ہکو ایسا دیا جاوے
کہ کامل و اکمل ہو تاکہ آیندہ کو کوئی فرقہ اعتراض نکرے کہ یہہ دین تو کامل
ہتا اوسکو کعبہ کامل کیون نہ ملا تو کعبہ کامل مگہ معظمہ ہے اسواسطے کہ جب
حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام دنیا مین تشریف لائے اور اولاد کثیر

ہوئی تو انہون نے بارگاہ باری مین سوال کیا کہ ہملو اور ہماری تمامی اولاد روی زمین کو ایک عبادتگاہ ملے کہ اوسکی طرف ہم سجدہ خداوندی بجالاوین اور عبادت کرین تب حسب الحکم باری ایک کعبہ عقیق سرخ و سپید کا جسکا نام بیت المعمور تھا باغ جنت سے جبرئیل امین لائے اور بیچو بیچ ناف زمین پر جہان کہ اب مکہ معظمہ موجود ہے نصب کیا اور حکم آدم علیہ السلام ہوا کہ اب تم اور تمہارے تمامی اولاد روی زمین کی اسکی طرف سجدہ خداوندی بجالاوین چنانچہ تا زمانہ حضرت نوح علیہ السلام تک یہی دستور جاری رہا جبکہ قوم نوح علیہ السلام پر اللہ تعالے کو طوفان بھیجنا منظور ہوا کہ اوس طوفان مین کوئی مقام زمین مین جاے امن نہ رہ سکتا تھا تب ملائکہ کو حکم ہوا کہ اوس خانہ مکرم کو اوٹھا لاوین چنانچہ فرشتے بحسب الحکم باری اوس خانہ مقدس کو آسمان پر اوٹھا لے گئے اور اب آسمان ہفتم پر موجود ہے کہ فرشتے اوسکا طواف کرتے ہین مگر ایک پتھر اوسمین کا جسکو کہ سنگ اسود کہتے ہین اور اب خانہ کعبہ مین موجود ہے کہ حاجی لوگ اوسکو بوسہ بروقت طواف دیتے ہین اور صورت یہ ہوئی کہ کوہ صفا مروہ مین ن پتھر کو ایک پتھر کی پیٹ مین چھوڑ دیا تھا لہذا جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حکم بنانے کعبہ کا ہوا اور آپ حسب تجویز جبرئیل امین دیوار خانہ کعبہ بناتے تھے اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کوہ صفا سے پتھر لاتے تھے بس جبکہ

حضرت اسمعیل نے اوس پتھر کو کہ جسمین وہ پتھر تھا اوٹھانیکا ارادہ کیا
تب وہ پتھر بحکم خدا گویا ہوا اور کہا کہ یا حضرت مجکو ہاتھہ نہ لگائیے کہ مجھہ
مین امانت خدا ہے کہ مین بے حکم خدا اوسے دے نہین سکتا
پس یہہ حال سنکر حضرت اسمعیل نے یہہ کمال حضرت ابراہیم علیہ السلام
سے عرض کیا اسپر حضرت نے بارگاہ باری مین درخواست کی کہ یہہ
امانت ہمکو مرحمت ہو تو ہم اس پتھر کو اس خانۂ مکرم مین لگاوین تب
حسب الحکم حاکم مطلق اوس پتھر کو حکم پہونچا کہ وہ امانت حوالے کردی
تب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اوس سنگ خوشرنگ کو گوشۂ خانۂ
مکرم مین لگادیا اور دستور یہہ مقرر کیا کہ بروقت طواف کے لوگ اسکو
بوسہ دیا کرین چنانچہ وہی دستور ابراہیمی آجتک جاری ہے اور ہنگام
جہالت مین بھی یہی دستور جاری رہا ہے تو اب یہہ ملعون آپکا حضرت
ابراہیم علیہ السلام کہ بانی کعبہ ہین ادب بھی پرتا ہے باوصف اسکے
کہ یہود و نصارے اپنی تئین اولاد حضرت ابراہیم علیہ السلام فخریہ بتاتی
ہین مگر آپ اللہ کے فضل سے انہین بھی اپنی تجویز مین بانی بتخانہ
ٹھہراتے ہین اور پھر سیکڑون روپیہ بچارے عیسائیون کے کہاتی
ہین مگر خیر ہمین اس سے کیا کام جو جیسا کرتا ہے ویسا پاتا ہے
نبی کا ہنگام آخر کو منہ پر آتا ہے اور یہہ جو آپنے فرمایا قولہ کہ اگر زمانہ فرصت دیگا

توخاص تواریخ جدی محمدی للهٰ کے مفصل کیفیت سناونگا جو پردہ مین
ہے الخ **اقول** یہ بات بھی دونون طرف جمتی ہے کہان سے کہان
جا نہمتی ہے مثلاً اگر خدا نے ہمین فرصت دی تو ہم بھی جو کچہ باقی
ہے کہ سنائین گے بلکہ کرد کہائین گے اطمینان رکہیے **مصرعہ**
ہر کسے را بہر کارے ساختند + کیا معلوم شاید اللہ جلشانہ نے ہمین اسی
کام کے لیے بنایا ہو دیکہو مسیلمہ کذاب نے جو دعوی نبوت کیا تہا
آخر کو مارا گیا سر اوس خود سر کا مثل خیار تر اوتار اگیا باقی شبہات آپکے
ہمجونانہ بڑے ہے ایسے شبہات مدعی ہر انبیا کی نسبت بیان کر سکتا ہے
مثلاً یہود جو کہ منکر رسالت حضرت مسیح علیہ السلام ہین کیا کچہ بیہودہ بکتے
ہین آپکا منہ تکتے ہین **قولہ** یعنے معاذ اللہ بی بی مریم علیہا السلام
بقول نہ تہین جوان بالغہ تہین یوسف نجار سے نکاح ہوا تہا ان اگر
پانچ سات برس کے لڑکے یعنی باکرہ دوشیزہ سے حضرت مسیح پیدا ہوے
ہوتے تو البتہ قریب قیاس تہا کہ روح اللہ ہین پہر آگے چلو مریدنیو پہ
تہمت بد لگاتے ہین اور اوس نبی معصوم کی عصمت مین شبہ لگاتے
ہین الی **قولہ** کہتے ہین کہ مریدنیان ساتہہ ساتہہ پہرتی تہین نکاح کی کیا
حاجت تہی بقول اہل ہند کام چلے یون تو بیاہ کرے کیون رہی معجزات
اونکے نسبت یون کہتے ہین **قولہ** سوا ے چند جہوٹے اور چند بیار دن

کہ اور کسی نے گواہی نہین دی ہماری کتاب ہین اونکے معجزات
کا ذکر ہے نہین مثل موسی علیہ السلام حضرت مسیح علیہ السلام سے جلہ
عام ہین پیش مخالفین وحکام کوئی معجزہ ظاہر نہین ہوا اگر مردہ جلا
بہی ہوگا تو پہلے سے ہے کسی مرید یا شاگرد کو قبر کہنہ مین بٹہایا ہوگا پہر
قم باذن اللہ کہکے اوٹہایا ہوگا مثل بازیگران ہند کچہ شعبدہ ساز کہا
ہوگا اب لو موسے علیہ السلام کے منکر یون کہتے ہین قولہ کہ وہ بڑے
جادوگر تہے پہاڑ ہین چشمہ آب بند کیا ہوا تہا اوسے لاٹہی مار کے
پانی بہا دیا یا رون کو ہتیلی پر مثل آنکے سرسون جماکر دکہا دیا دریاے
نیل ہین بزور سحر سیکڑون کو ڈوبا دیا یا دریا مین پایاب گہاٹ پہلے
سے دیکہہ رکہا تہا اوسی طرف فرعون سے بہاگ کر پار اوتر گئے
مثل حضرت ابراہیم آگ کو ٹہنڈا کیون نکیا الخ اور حضرت
ابراہیم کے منکر یون ہو سکتے ہین کہ آگ خود بخود بجہ گئی تہی اوسوقت
ہوا نہی یا ہیزم تر تہین وہی لکڑیان آگ کی سبز تہین علی ہذا آپکی نسبت
بہی لوگونکو گمان ہے قولہ کہ مولوی عماد الدین صاحب نہ تیل دیکہتے
نہ تیل کی دہار دیکہتے ہین خوب غفلت ہین سو گئے ہین تہرے جاگے
کہڑے ہو گئے ہین العاقل تکفیہ الاشارہ سمجہہ جاینگا ہمکو معاف فرما
الیسی بیہودہ تحریر نہ فرماینگا مستفق سن این عجب رنگ ست کلوخ انداز

پاداش سنگ سخت آپکی کوشش محض بیکار ہے دیکہو انکو نکالا اس شعر
پر بدار ہے شعر پھر عزازیل اگر چرخ برین پر چڑہجاے * دین اسلام ہو کم
دین نصاری بڑہجاے * حضرت من جس مقام کے بزرگیان اسوقت
آشکار ہین اوسکو آپ کہانتک مٹائینگے دیکہوا بہی چند عرصہ کا ذکر ہے
کہ منشی سعید الدین صاحب ساکن قصبہ بسوان ملک اودہ جو کہ ڈپٹی کلکٹری کے
عہدے پر مامور تہے جبکہ بیت اللہ کے حج سے واپس آئے تو مجہکے
لکہنؤ مین ملے مین نے کچہ حال کعبۃ اللہ کا پوچہا فرمانے لگے قولہ کہ مین
بعد فراغ حج کعبہ مین بعض مقامات متبرکہ کی زیارت کو متوجہ ہوا تو پہلے جبل ثور
پر کئی کوس کی چڑہائی سے چڑہا اور غار ثور پر پہونچا تو استعجاب سے کہڑا
تہا کہ اسکے اندر جانا کیونکر ہوگا کہ چوڑائی اوسکی ۱۲-انگشت کی اور لنبائی ڈیڑہ
بالشت کی ہوگی کہ ناگاہ ایک مرد مسلمان حاجی مسلم ایمان کہ مجہہ سے بہی
دو چند بیشتر جسیم شحیم تہا آیا اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکے اوسکی اندر اوتر گیا
پس یہ دیکہہ کے مین بہی اوسیطرح سے اوسکے اندر در آیا اور دو رکعت
نماز ادا کی بالبعد پہر چند شخص اور آئے سب گئے اور اوترنے لگے فتبارک اللہ
احسن الخالقین الخ **اقول** اب ناظرین دیکہین اور غور فرماوین کہ ایسے
مقام کی نسبت یہ مزخرفات بیانات مدعی سراسر دہوکا ہے کہ مہین مین
پوچہتا ہون کہ وہ بہتر سے کچہ زیادہ کا دریچہ نہین ہے جو گمان ہوتے

کہ کہتا یا پڑھتا ہوگا اور جسم انسانی آہن ہے نہ وہ پتھر مقناطیس ہے
جو اپنے مین کھینچ لیتا ہے اور نہ اب کہ اس جہان مین کوئی ساحر فرعونی ہے
جو رسیون کو سانپ بنا دے نہ بقول سید احمد خان صاحب مجتہد نیچر
سراسر سنیچر اون حاضرین مین سے کوئی ہپنیبرائن یورپ مین سے
تھا جو معجزہ کے زور سے در آیا اور اسکے اندر جا کے تین جاب یا ماہری
کہتا آیا لہذا ایسے معجزات باہرہ سے انکار میان عماد الدین ہی کا کام
ہے کسی ہندی نے سچ کہا ہے دوہرا اصل نہ چھوڑے نسل کو کم اصل
اصل نہوئے لاکھہ برس تب کرے سو کاگا ہنس نہوئے اور پھر فقرات
اسکے قولہ کہ ہم بھی اونھین مین سے تھے خدا نے بڑا فضل کیا جو اسنے
پاک طریقہ مین لایا الخ اسکا جواب یہہ ہے کہ خدا نے آپ پر فضل نہین
کیا بلکہ مسلمانون پر فضل کیا جو ایسے گمراہ کو اسلام سے نکالا اور یوم
جزا کو مسلمانون کے لیے کفارہ بنایا دیکھو صحیح مسلم مین ابو موسیٰ اشعری
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
الحدیث کہ لاوینگے کچھ لوگ مسلمان اپنے گناہ پہاڑونکے برابر خدا
اون گناہون کو اون سے معاف کریگا اور اونکے گناہ یہود و نصاریٰ کے
ذمہ رکھہ دیگا الخ آپنے اسکے بعد اپنی دوسری دفعہ قائم کر کے یہ بیان کیا ہے
کہ محمدی مذہب اسقدر ہین پس اس بحث کو ہم فضول جانتے ہین جہین آپ

اور قدیم سے ہمارے علماء دین سے عیسائیوں سے رد و قدح اصول
مین ہو رہی ہے فروع سے کیا کام اب جب آپ اپنے اصول کی
صحت اور ہمارے اصول کی غلطی ثابت کر دینگے تب فروع
کی گفتگو ہو سکتی ہے ہینا ہنگام طفولیت مین مولوی صاحب
سے سبق پڑہ رہا تہا کہ کبہی گہر سے ایک لونڈی آئی اور اونہو مولوینا
سے پوچہا کہ ہماری بی بی نے بی بی کا کونڈا کیا ہے سو دہی نہین ملتا
کہیے تو دودہ اور شکر سے کہا دین مولوی صاحبنے فرمایا کہ میرے
کتاب مین کونڈا ہی نہین درست ہی چاہو دہی سے کہاو یا دودہ سے
کہاؤ یا یون ہی پہانک جاؤ فقط دفعہ الم فصل سوم جو کہ آپنے قرآن کے
نزول مین بیان کی ہے جسکا خلاصہ یہ ہے قولہ یعنے آپ چہپکتے ہین
یا بھکتے ہین کہ سب آیتین اور حکم خلیفہ صاحب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
کی کمیٹی کی راے کے موافق اوسمین درج ہین جسکو ہم مسلمان لوگ
اجماع امت کہتے ہین اوسکو آپہی کمیٹی جو ہمارے نزدیک کان امیٹہی ہی
فرمایا ہے اسکے بعد کچہ سورتین نزول وحی از اصل کچہ اپنی طرف سے
نعلو طتین یعنے معاذ اللہ اور آنحضرت بوقت نزول وحی مثل اونٹ کے
چلاتے تہے اور چیخین مار مار روتے تہے سو یہ مشغلہ نزول
وحی کا کسی پیغمبر پر نہین ہوا پہر یہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی راے کے

موافق اکثر وحی آئی ہے اور کوئی فقرہ یعنے وقت کسی اور کا پسند آگیا وہ بہی محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اکثر پسند کر کے فرمایا ہے کہ دیکہو یہی وحی ہوئی اور خدا نے شب معراج کو پردہ مین حضرت پر وحی کی ہے بہر کیف اور روایتین اور حدیثین اپنے مطلب کے طور کے ایر پہیر کر کے آپنے بیان کی ہین کہ یہ بہی حسب رای حضرت عمر رضی اللہ عنہ یا دوسرے صحابہ کے نازل ہوئے ہین الخ جواب اب ہم آپسے جواب طلب ہین ہر چند کہ آپ سر دست قلب ہین کہ سب کچہ تو آپنے فرمایا مگر یہ نہ فرمایا کہ آخر نزول وحی کے کیا شکل ہونا چاہیے تہا یا یہہ لطیفے تہے کہ اگلے انبیا پر یون وحی آتی تہی لہذا اسیطرح انپر بہی وحی آنا چاہیے تہا معلوم ہوتا ہے کہ یہان آپکے مشیر شریر وسکے شریر بہول گئے جہوٹہ بولتے بولتے ہاتہ پانون بہول گئے معلم الملکوتی بہول گئے بہلا اپنہ تو فرمایئے خجالت نہ دکہایئے کہ یہہ جو آپ کے مقتدا یان قوم نے مشہور کر رکہا ہے روح القدس کی شکل ہر یہ جو کہ حضرت مسیح کے نسبت وحی لاتے تہے اپنے تخیلہ مین درج کرتے تہے یعنے کبوتر کی صورت آپ فرمایئے کہ اسنے کون قبول کریگا یان اگر یہہ توجیہ کیجاوے کہ جب آپ و ابن سنے مسیح نے تولید پائی تو بحجت احتیاج کسی نوع کی کمی رہی لقول شخصے بہیئت آدم کا جسم جبکہ عناصر سے

ل بنا + کچھ آگ بچ رہی تھی سو عاشق کا دل بنا+ اس صورت مین یہان کچھ شبہ نہین
ایک کبوتر بنا لہذا وہی متوسط ہوا تو شاید کوئی ایسا سادہ دل عقل کا پیادہ
شیطان کا دادا قبول کریگا اب رہی یہہ بات کہ چیخین مارتے اور روتے
تھے یا اونٹ کی بولی بولتے تھے یہہ محض غلط ہے فقط اتنی بات ہے
کہ اوائل آمد وحی کے وقت مین صورت بخار کی ہو جاتے تھے اور یہہ
کہ موافق رائے صحابہ رضوان اللہ بہی وحی آئی ہے یہہ کچھ خلاف قیاس
نہین ہے وہ لوگ برگزیدگان خدا تھے خدا اپنے دوستون کی رائے
کو جائز رکہتا تہا اسمین کیا نقصان ہے کوئی مقام الزام کا نہین دیکھو
یوشع علیہ السلام جو کہ حضرت موسی علیہ السلام کی نایب بنے تھی اونکی خاطرداری
اور پاس اتنا خدا نے کیا کہ ایک وقت اونکے واسطے آفتاب ٹھہر گیا جیسا کہ
توریت مین لکھا ہے یہہ کوئی طعن کی بات نہین ہے ملاحظہ کیجیے کہ
پادری فنڈر صاحب آپکے مقتدا بلکہ آپکے وہم باپ اپنی کتاب میزان الحق
ین بعض جا توصیف ہمارے سرکار ابد قرار کی کر گئے ہین دیکھو باب ۳
صل ۴ جو کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چال و چلن کے بیان
مین ہے قولہ یعنے محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات مین
کہہ سکتے ہین کہ وہ صاحب فہم و فراست اور باریک بین اور دانا اور دنیوی
کامون مین ماہر اور اونکا ظاہری چال و چلن بہی خوب و پسندیدہ اور فقرا

دیسا لین پر مہربان اور اپنے اصحاب و خویش و اقربا پر صاحب احسان تھا
لیکن باطنی پاکی اور دل سے بیگانہ اور دشمنوں پر سخت اور کینہ ور تھا الخ

اقول اب دیکھو جب سب تعریف جو کہ انبیا کی شان سے حضرت میں پایا گیا
تو از راہ عناد و کفر کے یہ شق لگایا ہے بھلا یہ وجہ کہ جب آپنی صفت موجب
آپکی تشخیص کے اللہ جلشانہ نے اونمین مجتمع کیا تھا تو دشمنوں پر سخت
ہونے سے کیا نقصان عائد ہوا اور باطنی اور دلی پاکی سے ایسا شخص
ہمہ صفت موصوف کہاں بیگانہ ہو سکتا ہے یہ ہٹ دھرمی ہے کہ نہیں
دوسرے یہ کہ تم نے پایا اور صاحب کا کہ دلی پاکی سے بیگانہ تھا یہ کس قاعدہ
سے کہا ظاہر ہے اور عام بات ہے کہ امور باطنی پر دلیل کا قائم ہونا
دشوار ہے پس اب مجھے آپسے یہ سوال ہے کہ چونکہ آپکا قلب عداوت نبی
آخر الزمان صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مالامال ہے اگر آپکو اونکے اطوار نہ
پسند آئے تو اس سے کیا نقصان ہے دیکھو آفتاب جہان تاب
مین ہزاروں چرند و پرند اوڑتے پھرتے ہین اگر ایک چمگادڑ کہ اوسکی
آنکھ بند ہے نہ اوڑا تو آفتاب کو کیا بٹہ لگا سیکڑوں ملحد بے دین بلکہ خود
میاں شیاطین خدا ہی کے منکر ہین تو خدا کی خدائی مین کیا نقصان
آتا ہے بس اسی جواب کو فصل چہارم جو کہ آپنے محمد صاحب کی تعلیم کی
[illegible] اونکا لیحہ گاندہ اسی دیتے ہو کہ محمدی تعلیم اگر مری ٹھہرے تو

مرد جسم کی تعلیم کہ جسمین حلت و حرمت شرعی و عرفی بہی ملحوظ نہین اور بعد بول وبراز کے کاغذ سے شرمگاہ پونچہنا اور کہرے کہڑے بول کرنا اور کل حشرات الارض کو بہی شکاری سمجہنا یہ تعلیم خدا کی کب ٹہریگی اور کون ذی شعور اسے پسند کریگا خیر اب ہم باب ششم جو کہ فصل اول قرآن شریف کی فصاحت و بلاغت کے رد مین بنایا ہے در آتے ہین دیکہئے کیسی بیجا باتین اوڑاتے ہین آپکو جہوٹا بناتے ہین پہلے آپنے سورہ بقر کی دوسری رکوع مین سے لکہا ہے قولہ جسکا ترجمہ ہے پس اگر تم قرآن کے برابر نہ بنا سکو اور ضرور ہے کہ قرآن کے برابر بنا سکوگے تو ڈرو اس آگ سے جسکا ایندہن آدمی اور پتہر ہین الخ پہر سورہ بنی اسرائیل سے لکہا ہے قولہ تم قرآن کے برابر نہ بنا سکوگے اگرچہ آدمی اور جن ایک دوسرے کی مدد کرو الخ اسکے بعد سکتے ہو قولہ کہ ان دعوون کے موافق بعضے مسلمان کہتے ہین کہ ضرور قرآن ایسا ہی ہے پس اسکے جواب مین کہتے ہو الی قولہ کہ بندے نے اپنی کتاب تحقیق الایمان مین اس فصاحت و بلاغت کا جواب جو ضرور تہا وہ تحریر کردیا ہے اور خوب واضح کر دیا ہے کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا یہ دعوی غلط ہے اور باطل ہے مگر بعضے مسلمان آمین جو زیادہ توضیح چاہتے ہین اسلیے ہم اونکے فائدہ کے لیے زیادہ توضیح کرتے ہین الخ جواب بہلا فرمائیے یہ کیا عقلمندی ہے یا و بندی ہے ہمکو سال بہر سے زیادہ کا

عرصہ ہوا جو ہمنے آپکی کتاب تحقیق الایمان ح جیف البرہان کا جواب لکہ بہیجا
اوسکا حوالہ آپنے نہ دیا کہ اونہنے یہہ لکہا تہا ہمنے اوسکا جواب یہہ دیا
اب جو سنیگا آپکو جہوٹا بتاویگا آپکے مکائد فاسدہ مین کب آسے گا
اب اور سینے سید حسین علی صاحب و اغط محمدی ساکن لکہنؤ واقع حیدر گنج
قدیم نے ایک رسالہ بنام رد ازالۃ التحریف مسجع بہ قافیہ و ردیف بہ تقریر
دلپذیر تحریر کرکے ایک پارہ عم کے آخر ورقون مین چہپوایا ہے اور تقسیم
کیا ہے نیک نامی دارین لیا ہے آپکے ذمہ الزام کذب صریحی کا دیا ہے
بس اب مین خلاصہ اوسکا درج نامہ ہذا مین کرتا ہون اسکا تو جواب دیجیگا
یا فقط سوال ہی کرنے پر کمر باندہی ہے جیسے کہتے ہین پڑہے لکہے کچہہ نہین
سٹنے کو آندہے ہین سینے اونکا بیان ہے قوی البرہان ہے قولہ انتہ
ہو قرآن معجز الزمان کے معجزون مین سے ایک یہہ بہی معجزہ ہے کہ
از بار بسم اللہ تا سین الناس تبدل و تحریف تغیر و تصحیف سے مبرا
اور معرا ہے یہی سبب ہے کہ از شرق تا غرب و از جنوب تا شمال ایکہی
انداز و چال پر ہے لفظ و حرف تو کیا نقطہ و اعراب مین بہی فرق نہین
ہے یہہ بات کسی کتاب مین میسر نہین ہر چند کہ عماد الدین ٹہیکہ گر سحن
نے اپنی کتاب رسالہ تحقیق الایمان مطبع ۱۸۶۶ء صفحہ ۹ مین فتنہ پردازی
اور وسوسہ اندازی کی راہ سے نقصان و تحریف قرآن کی بابت راہب

الی ضلالة المذاہب کا جو الزام دیا ہے کہ اوسنے اپنی تصنیف کتاب دبستان
مذاہب مین بضمن تعلیم ششم صفحہ ۲۴۷ سطر ۱۱ و ۱۲ النسخہ مطبوعہ ۱۸۰۹ عیسوی
مین قول ہے کہ بعضے از سورہا کہ در شان علی و فضل آن شہ بود بر انداختند الخ
مگر یہ قول قابل قبول کے نہین کیونکہ کتاب مذکور خالی از اسناد ہے اور
صاحب کتاب منجملہ اہل ارتداد نہ شیعون مین شمار نہ سنیون مین اوسکا
اعتبار ہے بس ایسی کتاب اور ایسے الحاد مآب کی سند لانی پیشگاہ عقلا مین
آپکو ہنسانا ہے افسوس اتنا بھی نہین جانتے کہ الزام خصم کو مسلمات خصم
سے ہوتا ہے نہ افواہی راہ و رسم سے اور مسلمنا اگر تحریر صاحب دبستان
جو نہ مسلمان نہ اونکے کتب سے وقف سنی سنائی باتین لکھتا ہے درست
بھی ہو تو بھی منافی مدعا نہین کیونکہ لفظ بعض کا اول دلیل ہے اسپر کہ یہ بعض
وہ لوگ ہین کہ جنکا بشہادت جمہور امامیہ مثل قاضی نور اللہ شستری وغیرہ کے
فرقہ امامیہ اثنا عشریہ مین اعتداد بھی نہین اگرچہ تحریر مین اقوال علمار کرام
امامیہ کے فی الجملہ طول ہے مگر چند اقوال دربارہ ثبوت عدم تحریف قرآن
بلا زیادت و نقصان بنا بر رفع زعم عوام و استفادہ عام ذیل مین درج کرتا ہون
قولہ اول شیخ صدوق ابو جعفر محمد بن علی بابویہ قمی جو بڑی عالم اس فرقہ
کے گذرے ہین اپنے رسالہ اعتقادات مین لکھتے ہین **قولہ** یعنے اعتقاد ہمارا
قرآن مین یہ ہے کہ تحقیق قرآن جسکو اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر پر

نازل کیا تھا وہی ہے جو اندفتون مین موجود ہے اور وہی ہے جو لوگون
مین اور اونکے ہاتھ مین پایا جاتا ہے اس سے زیادہ نہین اور اسکی
سورتین لوگون کے نزدیک ایک سو چودہ اور ہمارے نزدیک والضحی
والم نشرح ایک سورہ ہے اور سورہ والفیل ولایلاف ایک سورہ ہے
اور جو شخص کہ نسبت کرتا ہے ہماری طرف کہ ہم کہتے ہین قرآن اس سے زائد
تہا وہ جہوٹا ہے الخ **قول دوم** فاضل طبرسی نے تفسیر مجمع البیان مین قول
سید مرتضی کا جو بہت بڑے عالم و مجتہد حضرات شیعہ امامیہ کے ہین یون
نقل کیا ہے **قولہ** یعنے البتہ قرآنکی صحت کا علم ایسا ہی جیسا شہرون اور
بڑے بڑے مشہور حادثون مین اور واقعون عرب کے شعرون لکہے
ہوے کا علم کیونکہ نقل کرنی قرآن مین بڑی کوشش اور بڑے سبب
تہے اور وہی قرآن کے مقدمہ مین اوس حد کو پہونچی جو اشیاء مذکورہ
مین اوس حد کو نہین پہونچے اسلیے کہ قرآن نبوت کا ایک معجزہ اور شرعی
علمون اور دینی حکمونکا اصل ہے اور اسلام کے عالمون نے اوسکی محافظت اور
نگہداشت مین نہایت درجہ کوشش کیا یہانتک کہ قرآن مین حرکتون
اور قرأتون اور حرفون اور آیتون سے تہا اونہون نے اوسکو
یاد کر رکہا ہے اور معلوم ہے الخ **اقول** پس کیونکر ایسی سچی محافظت و
نگہداشت مین کیونکر ہوسکتا ہے کہ اوسمین تبدیل و تغیر و نقصان ہو گیا

قول سوم محمد ابن حسن جرجانی جو کہ بڑے محدث فرقۂ امامیہ اہل تشیع کے
ہین انہون نے ایک رسالہ اپنے بعض ہمعصر کی رد مین لکھا ہے قولہ
ہر کہ تتبع اخبار و تفحص تواریخ و آثار نمودہ بعلم یقینی میداند کہ قرآن در غایت
واعلی درجہ تواتر بودہ و آلاف صحابہ حفظ و نقل میکردند آنرا و در عہد رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجموع و مؤلف بود الخ قول چہارم صاحب مصباح الفہم
نے لکھا ہے قولہ یعنی جو لوگ کہ نسبت کرتے ہین ہماری طرف کہ شیعہ
کہتے ہین کہ قرآن مین کچھ تغیر ہوا سو یہ قول جمہور امامیہ کا نہین اسکے قایل
گروہ قلیل ہین جنکا اعتبار نہین الخ قول پنجم ملا صادق شارح کلینی نے
بھی لکھا ہے قولہ یعنی ظاہر ہوگا قرآن اسی ترتیب سے جس ترتیب سے
کہ اب موجود ہے جب ظہور فرماوینگے بارہوین امام اور ایسے ہی مشہور
بھی ہوگا الخ اقول غرضکہ اسیطرح اور اور علماء حضرات شیعہ کی تصریح ہے
ہین جبکہ جمہور اور بڑے بڑے عالم اس فرقہ کے قائل عدم تحریف
کے ہین بلکہ شیخ صدوق نے پکار دیا کہ جو ہمارے طرف نسبت کرے
کہ ہم کہتے ہین کہ قرآن مین کچھ تغیر ہوا وہ جھوٹا ہے اور جو اسکے قائل ہوے
ہین انکا اس فرقہ مین اعتبار نہین اور پھر اون غیر معتقدونکا قول بھی اونکے
عمل اور اعتقاد کے مخالف تھا کیونکہ وہ بھی نماز مین اور تلاوت مین اسی
قرآن کو پڑھتے چلے آئے رہتے لہذا اب ثبوت کر تحریف صاحب صاف صاف

باخافات منظر الفضائف ملاحظہ فرماوین اور یہہ چند اوراق دافع نفاق ملاحظہ
مین لاوین ہٹ دھرمی پر نہ اڑجاوین اپنے پادری صاحب کو سناوین
اور راہ راست پہ آوین توہمات الیسی سے پیچھا چہڑاوین طمع
دنیا پر نہ اڑجاوین عاقبت بناوین پہر اگر اسپر بہی دیدۂ انصاف مین بینا
نہو اور گوش ناحق نیوش شنوا نہو بحکم آنکہ بیت گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ
آفتاب را چہ گناہ **اقول** اب اُنکا بہی کچہہ جواب فرماویگا یا ہماری خصلتون کی
طرح سرمۂ خاموشی کہا جائیگا یا دم دبا جائیگا پہر آپ یون آگے ہی تحریر
فرماتے ہین **قولہ** واضح ہو کہ یہہ فصاحت و بلاغت کا مقدمہ بڑا نازک
اور غور طلب ہے بہت سے مسلمان اسکے از بس معتقد ہین اور بڑی
بڑی لنترانیان لگاتے ہین اسلیئے ہم بہی خیال بدمآل ناظرین کے
سامنے پیش کر کے انصاف چاہتے ہین ہان اس معاملہ مین ایک
دقت درپیش ہے کہ کوئی کتاب اس فن یعنی فصاحت و بلاغت کے
قاعدون کی عربی زبان مین ایسی پائے نہین جاتے کہ جس سے
خوب معلوم ہو جاوے کہ فصاحت کے فلان فلان قاعدہ اور فلان
فلان رعایتین ہین تاکہ ہم اون قواعد سے قرآن کا مقابلہ کر کے اس
دعوی کی تصدیق یا تکذیب کرین اب شاید کوئی کہے کہ مختصر معانی مطول
اور تلخیص بلا زادہ وغیرہ کتابین فصاحت کی مسلمانون کے پاس موجود ہین

اوسکے مطابق دیکھنا چاہیے تو جواب یہہ ہے کہ یہہ سب کتابین اون لوگون کی تصنیف ہین جو مسلمان اور فصاحت قرآن کی بڑے معتقد تھے اونہون نے یہ کتابین ایسے طور سے تصنیف کی ہین کہ یہہ کتابین ہمارے سامنے معتبر نہین ہو سکتین کیا ان قرآن کے مقلدون نے اس طرح پر یہ کتابین بنائی ہین کہ جو بولیان خلاف فصاحت قرآن ہین تھین اونکو نے ایک ایک قاعدہ مقرر اور وضع کرلیا ہے اور اون مضمون کو فصاحت مین داخل کرلیا ہے پس مسلمانون کو لازم تھا کہ علم فصاحت و بلاغت مین اون فصحا کی تصانیف جو کہ قرآن کے مقابلہ پر تھے عرب مین اور جو اوسکو فصیح نہ جانتے تھے پیش کرتے اور اونکی کتب کے قواعد سے قرآن کا مقابلہ کرکے دکھلاتے پر مسلمانون نے اون فصحا کی کتابین گم کر ڈالین اور قرآن کے معتقد ہو کر اوسے کلام الہی فرض کرلیا اور کہہ دیا کہ خدا سے زیادہ فصیح کون ہے الخ جواب ہم کہتے ہین کہ انوار الفرقان مین دیکھیے اوسمین لکھا ہے قولہ کہ جب نزول قرآن شروع ہوا تو شیطان علیہ اللعن شیخ نجدی ملقب ہو کے کفار قریش کے پاس آیا اور کہا کہ تم قرآن پر یہ اعتراض پیش کرو کہ قرآن مین جو یہہ لفظین ہین تم نے پیش کی ہین یہ خلاف فصاحت اور محاورہ عرب کے ہین ایک تو اتینا طوعا اور دوسری لفظ کبارا ہیر حضور انور نے تامل کیا ...

روز کے بعد آپ مسجد مین تشریف رکھتے تھے اور گفتار قرآنیت مین محو
بھی رئیس اور معترمن اسباب کے بھی بیٹھے تھے کہ ایک شخص بڑا پرانا آدمی
نہایت بلیغ و بہ محاورہ وبقول شخصی تم سے بھی زیادہ کسید کا آمادہ میان
عزازیل کا دادا بڑا آبرو دار مکار گرم و سرد چشیدہ گرگ باران دیدہ اہل قرآن
مین مرد چیدہ نہایت خوش بیان و پسندیدہ آپ کی ملاقات کو آیا حضور
نے اوسکی بڑی تعظیم و تکریم کی اور ہاتھ اوٹھا کر اشارہ فرمایا کہ ادہر بیٹھیے
جب وہ اودہر بیٹھنے لگا تب پھر دوسری طرف کو اشارہ کیا کہ ادہر بیٹھیے
اسیطرح پکر پکر اوسکو دہکایا تب وہ بیتابانہ یہی کلمات زبان پر لایا
کہ اتتخذنا ھزوا انا شیخًا کبارا تب آپ مسکرائے اور اون منکران
قرآن سے متوجہ ہو کر فرمانے لگے شرمانے لگے کہ دیکھو یہ تم مین
بڑے فصیح ہین بلیغ ہین کبر ہین جہاندیدہ ہین پیر ہین اب ان سے
پوچھو کہ آپ یہ کیا فرماتے ہین شرماتے ہین خلاف محاورہ کلمات
زبان پر لاتے ہین ہمکو بھی شرماتے ہین غرضکہ وہ لوگ دنگ ہو گئے
سکتے سکتہ مین ہو گئے پس مشفق من جواب دینا ہمارا کام ہے
جواب دندان شکن اسیکا نام ہے انشاءاللہ اس سے بھی بڑے بڑے
سنائین گے اگر حیات مستعار مین فرصت پائین گے تب تواتر
جناب باعلی الثواب سے انعام پائین گے حور مقصورات فی الخیام

ہین رنگ لیان مچا ہین سگے دوسرے یہ کہ یہہ جو آپ فرماتے ہین منہ کی
کہاتے ہین قولہ کہ جو کتب فصاحت مین تصنیف ہین اونکا ہم اعتبار نہین
کرتے وہ اہل اسلام نے موافق قرآن کے بنالین ہین اقول سو یہہ
ایسی بات ہے جیسے کوئی کہے کہ مجکو اپنی نسبت صحت ولدیت کی
اپنے والدین کی گواہی کا اعتبار نہین ہے اور دوسرا کوئی گواہ اوسسے
زیادہ معتبر نہین ملتا تو آپ فرمایئے ہوش مین آیئے یہہ کیا ٹہرا
لہذا ہمارا منہ نہ کہلوایئے ہمسے ہیچ نہ بلوایئے خدا سے ڈریے اہل علم
ہند کو بدنام نہ کریے سبحان اللہ کل تجویز آپکی آپ ہی پر منقلب ہو تی
ہے تقدیر ہنستی ہے تقریر روتی ہے ہماری تحریر کو کہیے کیسے موتی
پروتی ہے مین پوچہتا ہون کہ اگر مسلمانون نے وہ کتابین گہڑ لین
تہین تو عیسائی اور یہودی اور کفار عرب نے کیون نہ رکہا اور پہر اب
آپ پادریون سے کہہ کے کیون نہین تلاش کراتے دعوی بلادلیل
پیش کرنا اور زٹل قافیہ اوڑانا یہ کون قابلیت ہے الصاحب مدعا علیہ
مدعی سے کہے کہ تو میرے دعویکا ثبوت دے یہہ کون قاعدہ
ہے اس سے کیا فائدہ ہے آپکے اعتراضات نے اگلی نقل
سید احمد خانصاحب جج بنارس پہر رباعی صادق آتی ہے رباعی
ہر کوئی چہچہوندر کہ ہوائی ہے یہہ + یا کرمک شب تاب کی جائی ہے یہہ

پھیلی ہوئی ہے صفحۂ عارض پہ تمام پر ہے روشنی یا کہ روشنائی ہے
یہہ جواب اسکے بعد آپ فرماتے ہین قولہ کہ فصاحت کا یہی
ایک قاعدہ ہے کہ مجیب کا جواب سائل کے سوال کے موافق ہونا
چاہیے اس درست قاعدہ کے موافق قرآن کے یہ آیہ جو سورۂ بقر
کے ۲۰ رکوع مین ہے حالانکہ ۲۰ مین نہین ۲۶ مین ہے رد ہو گئی
یعنی یسئلونک ماذا ینفقون ترجمہ ای محمد تجھسے پوچھتے ہین لوگ
کہ خدا کی راہ مین ہم کیا چیز خرچ کرین یعنی کھانا یا کپڑا جو بہتر ہو بتلاؤ محمد
صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن مین یہ جواب دیا قل ما
انفقتم فللوالدین والاقربین والیتمٰی والمساکین وابن السبیل
ترجمہ جو تم خیرات کرو ماں باپ اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون
کو دیا کرو پس یہ جواب سوال کے موافق نہ ہوا سنے خرچ کرنیکی
چیز پوچھی تھی اوسنے خرچ کرنے کی جگہ بتائی اسلیے یہ آیہ فصاحت سے
گر گئی الخ جواب دیکھو اسمین کتنا ہیر پھیر کر کے آپنے جھوٹ
ملایا ہے مولانا عبد القادر صاحب رحمہ اللہ پہلی آیہ کے ترجمہ مین لکھتے
ہین قولہ تجھسے پوچھتے ہین کہ کیا چیز خرچ کرین تو کہہ جو خیر خرچ کرو سو ماں باپ
کو اور نزدیک کے ناتے والون کو اور یتیمون کو اور مسافرونکو دیا کرو اور
پھر فائدہ مین حاشیہ پر فرماتے ہین قولہ کہ لوگون نے پوچھا تھا

کہ بالون مین سے کس بال کا خرچ کرنا بہت ثواب ہے جواب فرمایا کہ بال کوئی ہو
والا جسقدر بہکانے سے خرچ ہو ثواب زیادہ ہے الجواب فرمایئے
کہ اس دہوکے بازی سے آپکو بجز اسکے کہ اپنا پردہ فاش کرنا ہے یا اور
بھی کچھ اس سے فائدہ متصور ہے لہذا جو محققین ہین صاحب برہان و دلیل ہم
اسی جواب کو کل پر چھپا لین گے آپکو جھوٹا بتلا دین گے پس اسیطرح
آپکے جھوٹے مترجمون نے توراۃ و انجیل کا جو ترجمہ کیا محض ہذیانی
سے جو چاہا خلاف منشا مثل مفتی ظہیر الدین صاحب بلگرامی معدن دانائی
کلام خدا کا ترجمہ کر دیا ہے کہ وہ ایک نئی چیز ہو گئی صحیفہ صداقت سے دہو گئی
خیال فرمایئے جبکہ آپنے ایک آیۂ قرآنی مین اتنا ہیر پہیر کیا ہے تو پہر آپکے
تو اور بھی مترجمین گذرے ہین انہون نے کیا معلوم کیا کچھ نکیا ہوگا مظلمہ آنحضرت
اپنی گردن پر لیا ہوگا کیا خوب آپکے لغو سے کل کو نہ چھوڑا خوب ہے ہم جدا آپنے
اسلام سے منہ موڑا اگر آپ اور پہر نہ جلتے تو اہل اسلام کس نظر سے آپکو
اور آپکے اگلون کو جھوٹا نہ سمجھتے خیر آمدم بر مطلب اسکے بعد آپنے ایک تنبیہ
قائم کرکے یہ بیان کیا ہے بہت سی آیتین ہماری تقریر حسب ہذیان سے کہتے
ہین یکبین سے کہ ہمیشہ علمائے اسلام کا اسنے قول ہے کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے قرآن شریف مین بہت گرد و نواح کے بولیون کی بہرتی کی ہے اور
بولیون کا بیان کرکے ایک فہرست بہی لکہتے ہو اور اس پر طعن کی ہے

کہ جو لوگ ملک ملک کی سیاح ہوتے ہین وہ سب زبانین جانتے ہین
جیسے مثلاً دلال ہین کہ اونکی بولی الگ ہے یا اور سبطرف کی بولی جدا جدا
ہے غرضکہ منشا انکا یہ ہے کہ جناب رسالت پناہ فصیح نہ تھے اگر فصیح
ہوتے تو گنواری بولی جو عرب کے دہقانوں کا محاورہ ہے نہ بولتے
چنانچہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کو آپنے محاورۂ اہل فارس قرار دیکر فرمایا
یہ سلمان فارسی سے پایا ہوگا اسیطرح اور فقرات چند قرآن کے بیان
کرکے لکھا ہے کہ فلان ضلع کے عرب کے محاورہ ہی فصاحت سے
خارج ہے اب یہ کہنا اونکا کہ تم لوگ اسکے برابر نہین بنا سکتے ہو اسکے
کیا معنی ہین وہ تو فصیح ہی نہ تھے او تمہین تو لغات وحشیہ اور محاورات
اجنبیہ کی بہرتی ہے اونسے تو عمدہ بہرتی کی کتاب مقامات حریری
ہے الخ جواب کہتا ہون مین کہ یہ بیان آپ کا اونٹ کا پاد ہے
نہ زمین کا نہ آسمان کا فقط وسوسہ شیطان کا [illegible] تمام عالم جانتا ہے کہ
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امی محض تھے یا آنکہ زبان عربی حسب محاورہ
ملک کے بول سکتے تھے تو اب فرمایئے کہ کل محاورات دور دراز ملکون
کی بولیان درست درست اور سنجیدہ حسب محاورہ اونکے کے باوصف
علمیت نہونے کے آیا ہے کیونکر معلوم ہوئین اگر آدمی تمام عمر صرف کرے
تو دو چار ملکون کی بولی اور محاورہ ٹہیک ٹہیک نہین جان سکتا لہذا

ثابت ہوا کہ یہہ کام خاصّہ خدا سے تعالے کا ہے کہ وہ سب زبانون کا
بانی ہے اور سنے بالشبہ اپنے فرشتہ جبرئیل امین کی معرفت سب
ملکون کی محاورہ مین قرآن شریف کو نازل فرمایا کہ جانو تم کہ اگر یہہ پیغمبر برحق نہین
ہین تو سیکڑون ملکون کی بولی اور محاورات آپکو کیونکر معلوم ہوے
سبحان اللہ کوئی تشخیص آپ کی ہم منافی مطلب خود نہین پاتے ہین
پس معلوم ہوا کہ آپ ہمکو تصدیق رسالت و قرآن شریف کی اور پردہ مین
جاکر بتاتے ہین خیر اگر یہی بات ہے تو ہم بھی آپکو مرحبا کہکر سناتے ہین
مشتق مین یہ لطیفہ ہمارا قابل تحریر ہے دل پذیر ہے بے نظیر ہے
اگر سچے عیسائی سمجھ جاوینگے تو یقین ہے کہ ہمکو مرحبا فرماوینگے
آپکو شرماوینگے مکار و ناہنجار بناوینگے اور یہہ جو آپنے فرمایا قولہ
کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم محاورہ فارس ہے سلمان فارسی سے پایا ہوگا
بھلا آپ تو فارسی دان ہین قابلیت کے موقوف خان ہین زبان ہماری
جو فارسی خاص ہے بالاختصاص ہے اوسمین تو خدا کا نام یزدان و
اہرمن آیا ہے یہ کیا اعتراض بیہودہ آپنے فرمایا ہے غرضکہ آپنے
خوب کام کیا ہے جو کہ جاہین بیگ کے اپنا نام کیا جیسے کہتے ہین کہ بڑھیا
مری تو مری آگرہ تو دیکھا خیر اب ہم آپکو سلام کرتے ہین آگے پڑھتے ہین ا
فصل کو آپنے تتمہ فصل اول باب ہشتم قرار دیکے یہ تقریر بہا نکی ہے قولہ

کہ اس تمہ مین ہم یہہ بات دکہلاتے ہین کہ قرآن شریف کے بعض فقرے
فصاحت و بلاغت لفظی و معنوی سے اور رعایات سے خالی ہین اسپر
آپ یون فرماتے ہین الی قولہ یعنے پہلا فقرہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
یعنے معاذاللہ یہہ پہلی آیہ قرآن کی غلط ہے اور فصاحت سے خارج ہے
عام لوگون کی سی گفتگو ہے کیونکہ لفظ رحیم بہ نسبت رحمن کے عام ہے
اور رحیم ادنی ہے اور رحمن اعلی ہے فصحای عرب کی عادت ہے
کہ صفات مین اعلی سے ادنی کی طرف ترقی کیا کرتے ہین محمد صاحب نے
ادنے سے اعلی کی طرف اولٹی ترقی کی پس اونکو یہہ کہنا چاہیئے تہا
بسم اللہ الرحیم الرحمن جواب آپ عالمیت ہی جتلاتے ہین اور پہر بیٹا
کہے پیچہے بیوقوف ہی بنے جاتے ہین دیکہو انوار الفرقان مین ہو کہ مبرد
یا فرا اور زجاج کے نزدیک یہ لفظ عبری ہے اگر عربی ہوتی اسکے بعد رحیم کا ذکر
نہ فائدہ تہا معدن الجواہر مین ہے کہ یہ تعلیل مردود ہی جایز ہے
کہ اس تکریر مین تاکید کا فائدہ منظور ہووے پس صحیح یہہ ہے کہ یہہ اسم
عربی ہے لیکن ہرگاہ کہ توریت مین مذکور اور اہل کتاب کی زبان پر مشہور
تہا تو اس سے توہم پیدا ہوا کہ یہہ اسم عبری ہے تفسیر قرطبی مین ہے
کہ علی التقدیر عربیۃ بعضے کہتے ہین کہ یہہ اسم مشتق نہین ہوا اسطلاء
منجملہ اسماے مختصۃ اسیہ ہے اگر مشتق ہوتا تو موجود کے ساتہہ

اتصال پاتا اور رحمن العباد کہنا صحیح ہوتا کبیر میں ہے کہ رحمن کا لفظ تمام
قرآن مین تینتیس ۳۳ جگہہ آیا اور رحیم کے سوا کسی دوسرے نام باریتعالی
سے اتصال نہین پایا جواہر التفسیر مین ہے کہ اس لفظ کو نصاری
اپنی زبان مین رحمانا یا رحمانا بہا سے ہوز کہتے ہین اسواسطے بعض عرب شی
ہین ہے کہ بعض علما کے نزدیک یہ اسم سریانی ہے معدن الجواہر
مین ہے کہ اصح یہہ ہے کہ یہ اسم عربی ہے تو اب خیال فرمائیے
کہ از روے قاعدہ اور تحقیقات قدما کے جبکہ معلوم ہوگیا کہ یہہ اسم
بجز لفظ رحیم کے کسی دوسرے نام باریتعالی سے اتصال نہین پایا
تو اب بسم اللہ مین اللہ جلشانہ نے باتصال رحیم رحمن کو مقدم کرکے
فرمایا کہ قاعدہ اور فصاحت سے دور نہیں ہے اور اگر موجب تشخیص باطلہ
آپکے پہلے رحیم اور پہر رحمن فرماتا تو فصاحت مین فرق آجاتا اور یہہ
جو آپنے فرمایا قولہ اہل عرب صفات مین ادنے سے اعلے کیطرف
ترقی کیا کرتے ہین وہ قاعدہ بتلا دیجیے یا کوئی فقرہ بنام نہاد کسی قدما
عرب کے گرہ کی سنائیے ہمکو تو ایک شعر عربی کا یاد ہے آپکے
پیش کرتے ہین ہٰکذا۔ رایت صبیًا علی قصیر یحمل البدر والہلالا۔ فقلت یا سیدی
فقال لو لو فقلت لی لی فقال لالا۔ اور پہر ہم تو دیکھتے ہین کہ ابہی عہد
مین حکام کمپنی بہادر نے کہ دانایان فرنگ مشہور ہین اسے اعلے کو رجوع کیا

مابعد ادب نے بربا تقیدوا الا اور سوا اسکے آیتوں فصاحت مین گفتگو کرتے ہے
اسے علے اور ادب کا ذکر فضول تھا اب لیجیے دوسرا فقرہ قولہ یعنی آپ
فرماتے ہین ایاک نعبد و ایاک نستعین آپکا اعتراض یہہ ہی غلط ہے
اور عام لوگونکی ہی گفتگو ہے کیونکہ پہلے خدا سے مدد مانگنی چاہیے
اسکے ترتیب کے برخلاف ایسے مدعی فصاحت کو بولنا نہ چاہیے تھا اقول جواب
تفسیر کبیر مین لکھا ہے یعنے ہم تیرے ہی بندگی کرین اور تجہہ سے مدد چاہین بحر الخ
مین ہے ایاک تھا مشتق اوی الیہ سے یا اواہ سے بمعنی ضم الیہ
گویا بندہ کہتا ہے الیک انقطع بالعبادة والاستعانة تجہی تک ہم چہوٹ
آتے ہین بندگی کرنے کیواسطے اور مدد چاہنے کو اسلیے فاتحہ وغیرہ مین آتا ہے
اور ایا ضمیر ہے کہ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے اپنے ملحقات کی طرف اور
یہ ملحقات تین چیزین ہین خطاب کا کاف اور غیبت کے ہا اور تکلم کے یا جیسے
ایاک ایاہ ایای لیکن ملحقات ثلثہ سیبویہ اور اخفش کے نزدیک مفعول ہے
نصب کے محل مین واقع جیسے رأیتک کا کاف اور انت کی تا
خلیل کہتا ہے کہ یہہ تینون مضاف ہین جر کے محل مین پڑے ہے
کیونکہ عرب کہتے ہین اذا بلغ الرجل ستین فایاہ وایا الشواب اور جمہور
کا یہہ مذہب ہے کہ یہہ ہرگز اعراب کے محل مین نہین ہین اسواسطے کہ ایا
اور ضمیر کسیکی طرف مضاف نہین ہوتی اور بعضے بصری قائل ہین کہ

ملحقات تنہا شمیر ہین اورایا محمد سے ہے اور بعضے کوفی قائل ہین کہ ایا مع
الملحقات ضمیر ہے اور ابن عصفور سے مروی ہے کہ ایا اسم ظاہر ہے
بعضے نفس کی بعض حروف کی طرف مضاف ہوتا ہے اس تقدیر پر ایاک
نعبد وایاک نستعین کے یہہ معنی ہوے کہ تیری ہی ذات کو پوجتے
ہاین ہم اور تیرے ہی ذات سے مدد مانگتے ہین ہم پھر دیکھو عبد اللہ ابن
مبارک فرماتے ہین قولہ کہ عبودیت یہہ ہے کہ ہر حال مین آدمی خدا کا بندہ
رہے جیسا کہ ہر حال مین خدا بندیکا رب ہے اور بندہ خادم نہ چاہیے
جب بندے نے خادم چاہا عبودیت کی حد سے نکلا اور عبودیت حفظ
حدود ہے اور وفا بالعہود اور رضا بموجود اور ترک طلب مفقود اسکی طرح
نہین کہ جدہر پایا اودہر ڈہل گئے حضرت سری سقطی فرماتے ہین قولہ
کہ عبودیت یہہ ہے کہ دعو نکو اجمال کرے اور اذیتونکو احتمال اور حب
مولی کا خیال رکہے ارباب تحقیق افادہ فرماتے ہین کہ ان تینون مرتبون
کے لیے تین قسم کے لوگ مخصوص ہین عبادت اہل شریعت کے ساتھہ
خاص ہے اور عبودیت اہل طریقت کے ساتھہ اور عبودت اہل حقیقت کے
ساتھہ ارباب تدقیق فرماتے ہین کہ عبادت اہل مجاہدہ کا منصب ہے اور عبودیت
اہل مکاشفہ کی خدمت اور عبودت اہل مشاہدہ کی منزلت مجاہدہ حضور قلب
ہے کہ قال وقیل اور استدلال دلیل سے حاصل ہوتا ہے اور یکاشفہ

حضور قلب ہے کہ بتال ذیل اور استدلال دلیل کی بغیر حاصل ہوتا ہے
اس مرتبہ مین ریب کی دواعی اور عیب کے حجت بالکلیہ اوٹھہ جاتی ہے
حیران ہو ہونگے آپ کیا تعجب ہے بقول تحفے ائمہ ہے کے آگے رو دے
اپنے دیدے کھووے اب دیکھیے حسب بیان ہمارے کے آپنے
نے ترتیب کیا ہوئی بلکہ عین ترتیب اور قاعدہ ادا ہوا کہ ہم آپکے مطلع
ہین اسواسطے آپسے مددچاہتے ہین جواہر تفسیر وغیرہ مین ہے کہ ارباب
عرفان فرماتے ہین قولہ نستعین بمعنے طلب عون اور طلب معونت
نہین بلکہ بمعنی طلب عین اور طلب معاینہ ہے یعنے آلٰہی ہمکو وہ مرتبہ عنایت
ہو کہ عبادت کے وقت معاینہ کے مقام مین پہونچین گویا تجکو دیکھیں
مرد یکھا مین منازل السائرین اور حل العقال وغیرہ مین ہے کہ اس معاینہ
کے تین مرتبے ہین ایک معاینۂ ابصار وحواس ظاہرہ اور حواس باطنہ اوران
حواسون کے مدرکات کا ادراک ہے اسطور پر کہ اسکے سبب مبدع
اور موجد کیطرف توجہ تام ہووے دوسرا معائنۂ قلب کہ وہ اشیا کے
حقایق کو جانتا ہے اسطرح پر کہ ریب اور شک کو اصلا گنجایش نہ رہی
تیسرا معائنۂ روح وجہ سبحانہ کا مشاہدہ ہے عیاناً ایاک نستعین کا قائل
فراخور حوصلہ معائنہ کے ہر مرتبون کو طلب کرتا ہے اور حسب استعداد
فیاض مطلق اور جواد حق سے فیض وجود پاتا ہے پس آپکی توہی کی بھی بہ حد

لگی ہین ان جو بات کو کیا سمجھو گے کالج آگرہ مین اس تلقین کا کہان
ٹھکانا تھا وہان تو فقط سکھانا تھا مناسب ہے کچھ دن ہم سے سبق لیجے
ہماری جوتیان سیدہی کیجیے ورنہ دونون کی تو نہ لیجیے دوسرے یہ کہ
مین پوچھتا ہون کہ اگر آپسے کوئی پوچھ بیٹھے اسمقام پر کہ آپ عیسائی ہو
ہین تو بھلا بتلائیے کہ حسب اعتقاد بے بنیاد آپکے اللہ تعالے نے
حضرت مسیح علیہ السلام کو اپنا بیٹا بتلایا ہے تو پھر بیٹے کے ہوتے
اوسنے پہلے بہت انبیا اور مرسلین مثل حضرت موسی و ابراہیم وغیرہ بھیجے
پیچھے بعد اپنا بیٹا یعنے حضرت مسیح علیہ السلام کو کیون بھیجا اُسکو چاہیے
تھا کہ پہلے اپنے فرزند دلبند کو بھیجتا پھر اور مرسلان کو بھیجتا یہ بھی خلاف
ترتیب ہے اور حاکم صاحب ترتیب سے یہ حرکت عجیب ہے تو پھر کیا جواب
دیجیے گا یا الزام تحقیقی قائم کیجیے گا مگر ہان اگر یہہ عذر قایم کیجیے گا کہ پہلے
خدا نے اپنے بندے یا دوست یا مصاحب واسطے ہدایت اپنے
مخلوق کے بھیجے کہ شاید لوگ راہ پر آوین جب لوگون نے اونکا
کہنا نہ مانا تب اوسنے معاذ اللہ اپنے بیٹے اکلوتے مسیح کو کل اختیار
دیکے اور اپنا قائم مقام کر کے بھیجا سو اونکو حسب اعتقاد باطلہ آپکے
مخلوق نے صلیب بھی دیدیا تو اب صاف ثابت ہو جائیگا کہ اب جو بعد
بیٹے کے مبعوث ہوا وہ خدا ہے تھا تو کیا جواب دیجیے گا آپ کو تو انکا

انکار رسالت ہے اور بیان خدائی ثابت ہوئی جاتی ہے بیت نازم
کراز رقیبان دہن کشان گذشتم گوشت ناک باہم بر باد رفتہ بات
لہذا آدمی کو مناسب ہی کہ پہلے سوال کا جواب سونچ لے تب سوال کرے
قدم کو جادہ راستی سے باہر نہ دہرے مشفق من بیوقوف کی یہی پہچان
ہے کہ دوسروں کو بیوقوف جانتا ہے کسیکی نہیں مانتا ہے اب آپ
کہنے لگے کہ نکتہ یہ ٹھٹھہ بازی کی ہے یا کفر بکا ہے شوق ہمنے جو یہ
نہیں کہا مثلا دس بات از روی علم کے کہیں اوسکے بعد ایک دو لغو بھی
لگا دیا کیا نقصان ہی کہ یہہ قول مشہور ہے سنے اسپ راتیجی و ہندی
را البتہ باد را باران و باران را ہنداہ مثل ہندی بھی عام ہے تیاڑہ ہانڈی کا
بنا دینا ہمارا کام ہے قول ہندی بکذا بے لات کا دیوتا باتسے نہیں
مانتا ہے نیک و بد نہیں پہچانتا ہے پہر تیسرا فقرہ لیجئے آپ فرماتے
ہیں قولہ یخادعون اللہ والذین آمنوا ترجمہ منافق لوگ خدا کو اور مسلمانوں
کو فریب دیتے ہیں یہ محض غلط ہے کیونکہ خدا عالم الغیب ہے اسکو
کوئی فریب نہیں دیسکتا ہاں مسلمان البتہ فریب میں آسکتے ہیں جو
اونسے مسلمانوں کو جدا بیان کیا ہے لیکن یہ کلام بلیغ نہیں ہے الخ
جواب حقیقت میں خدا یہ فرماتا ہے بلکہ اپنی غیب دانی جتاتا ہے
کہ منافق خدا اور مسلمانوں کو فریب دیتے ہیں دیکھو ایک تم ہی ہو کہ

جہوٹی کتابین چہاپ چہاپ کے بانٹتے ہو یہ فریب نہین ہے اور خدا کو
فریب دینا یہہ معنی نہین کہ سینے پر چند کہ وہی یہہ وحی بلا ہوئے گئے ہو او سپر بہی
اسنے تمہین حق پر بتاتے ہو اور عالم الغیب سے یہہ معنی نہین ہین کہ اوسکو
کوئی فریب نہین دے سکتا بلکہ اوسکے یہہ معنی ہین کہ وہ اول و آخر او ظاہر و
پوشیدہ سب جانتا ہے اور یہہ جو آپنے فرمایا تہا کہ یہان مسلمان فریب
مین آسکتے ہین یہہ بہی جہوٹہہ ہے جو مسلمان مسلم الایمان کامل الایقان
ہین وہ کہہ منافق کیا شیطان عدو انسان کے دہوکے مین بہی نہین
آسکتے اور جو مثل آپکے شیطان یا اوسکے کسی یادری کے کہنے
مین آگئے اسلام سے محروم ہو گئے وہ ازل مین خدا کے نزدیک
منافق مقرر ہو چکے تہے گو بعد عرصہ کے دنیا مین ظاہر ہوئے سکے
الصاحب مسلمانی کچہہ گائے کے گوشت کہانے پر منحصر نہین ہے
ورنہ لازم آتا ہے کہ سب سے بڑے مسلمان چمار ہوتے جو کہ مرے
گائے کہاتے ہین نہ جیتے چہوڑین نہ مرتے اسیطرح آپنے اور بہت
فقرے قرآن شریف سے بیان کیے ہین اور اعتراضات لایعنی لکہی
ہین کفر بکا ہے لہذا ہمان اتنے ہی پر اکتفا کی گئی بس اب ہم دوسری
الٰہی دفعہ پر دفعہ بناتے ہین آپ کوشرماتے ہین دفعہ ۱۲ فصل دوم
قرآن کی اون آیات کے بیان مین جو کہ آپمین مختلف ہین اس فصل

نے اصل مین آپ یون بول چلے ہین مین ان ہجز دی مین اسپنے مین
تول چلے ہین قولہ یعنے واضح ہو کہ مولٰنا اعجاز عیسوی نے ہماری
پاک کتاب یعنی بیبل سے بڑی کوشش کر کے اس قسم کے آیات
بہت نکال کے پیش کیے ہین جنکا جواب دیا گیا اور بتلایا گیا کہ انمین
ہرگز مخالفت نہین ہے پر آپ یہہ کہتے ہین ہم کہ قرآن مین وہ آیتین
جو آپسمین مخالفت رکھتی ہین کسقدر ہین جنسے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن
کلام الٰہی نہین ہے اور کوئی علماء محمدی اوسکا جواب نہین دیسکتا اگرچہ
قرآن ایک چھوٹی سی کتاب ہی پر اس قسم کے آیات اوسمین بہت
ہین یہہ راقم چند مقامات بطور نمونہ کے دکھلاتا ہے الی قولہ سورہ
نسا مین لکھا ہے افلا یتدبرون القرآن ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا
فیہ اختلافاً کثیراً۔ ترجمہ کیا تم قرآن مین فکر نہین کرتے اگر یہہ خدا کا کلام
نہوتا تو تم اسمین اختلاف بہت پاتے مراد محمد صاحب کی یہ ہے کہ قرآن
مین اختلاف نہین ہے اگر تم اسمین اختلاف پاؤ تو جان تو کہ یہہ خدا
کا کلام نہین ہے الخ اسپر آپ فرماتے ہین قولہ کہ قرآن بقول محمد صاحب
خود کلام اللہ نہین ہے کیونکہ اوسمین بہت اختلاف موجود ہے
پہلا اختلاف سورہ بقر مین ہے ذالک الکتاب لاریب فیہ۔ ترجمہ اس
کتاب مین کسیطرح کچھ شک نہین ہے پھر کہا وانکنتم فی ریب مما

نزلنا علی عبدنا ترجمہ اگر تمکو قرآن کی نسبت کچھ شک ہے الخ اسپر آپ
فرماتے ہین قولہ کہ پہلے بطور استغراق نفی شک کے تہے دوسرے
مین وجود شک ثابت کیا الخ جواب واہ واہ صاحب کیا خوب سوجھتی
ہے کیا خوب عقل خوردہ ہین آپکی بوجھتی ہے دیکھو تم سے پہلے بہت
بیدین دشمن دین متین اہل محاورہ عرب مین سے تہے کسی نے یہہ اعتراض
اختلاف نہ بتایا کیا آپسے زیادہ کوئی صاحب ادراک و صاحب علم بیباک
سفاک ناپاک نہین ہوا اب بارہ سو ۹۶ برس کے بعد ورین جزیرہ ہندوستان
بقول شیخ سعدی لعین ازعفران باطل کنندہ قرآن واجب الاذغان مثبت
نبوت پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہی ہوئے ہو کہاں کا مطلب
کہان لگاتے ہو نفی و استغراق کی نظیر لاتے ہو خلقت کو دہوکا دیتے
ہو آپکو جہوٹا بناتے ہو خانہ آخرت آگ سے پاٹتے ہو بگانے شگون
بد کے لیے اپنی ناک آپ کاٹتے ہو سمجھے سنیے پہلی آیہ کا منشا یہہ ہے
کہ کفار اوسوقت مین خدا اور رسول کی اور کتاب اللہ کی منکر تہے بتون کو خدا
اور شیاطینونکو اپنا پیغمبر اور اپنے آبا و اجداد کے بیانات کو کتاب اللہ
جانتے تہے اونکے جواب مین اللہ تعالے یون خطاب کرتا ہے
یعنے الم ذلک الکتاب لاریب فیہ الف لام سے مراد اللہ جو کہ اسم ذات
ہے اور میم سے مراد محمد حبیبے دنیا مین سب ایسے کنایات کیا کرتے ہین

یعنی فلاں سہیم بسریالام بسراو رذلک الکتاب سے مراد قرآن اور لاریب فیہ
سے یہہ مطلب نہرالیعنی آسمیں کچھ شک نہیں ہے یہہ لوگ جھوٹے ہیں
جو تجکو ای رسول ہمارے میرے سوا اور معبود یا رسول یہو جود یا دوسری
کتاب تالبود کی طرف بلاتے ہیں تو کہا نہ مان انکا الخ اور دوسری آیہ کا تماشا
اور مقام و یکھیے اُکل بجو مليله نہ جھپکیے ذرا اور برق بجا ئیے ہٹ دہری
پر نہ اڑجاییئے یعنی شروع رکوع جسکو شروع مطلب کہتے ہیں یہ آئیہ
یعنی اسد تعالی جل شانہ نسبت اپنی مخلوقات کے مخاطب ہو کر فرماتا
ہے ترجمہ لوگو بندگی کرو اپنے رب کی جسنے بنا دیا تمکو زمین بچھونا
اور آسمان عمارت اور اوتارا آسمان سے پانی پہر نکالے اوس سے میوے
کہانا تمہارا سو نہ ٹھہراؤ اللہ کے برابر کوئی اور تم جانتے ہو الخ اب
کہتا ہے اور اگر ہو تم شک میں اس کلام سے جو اُتارا ہمنے اپنے
بندے پر تو لے آؤ اور ایک سورت اس قسم کی اور بلاؤ اونکو جنکو پکارتے
ہو اللہ کے سوا الخ از موضح القرآن اب فرمائیے آپکا کید فانی ہو گیا
دودہ کا دودہ پانی کا پانی ہو گیا آپکا بیان جھوٹی کہانی ہو گیا شیطان
علیہ اللعن آپکے سرہانے رو گیا اور یہہ جو آپنے فرمایا کہ مصنف
اعجاز عیسوی نے ہماری پاک کتابوں سے اختلاف بتلایا ہے
اسلیے ہم بھی قرآن میں اختلاف بتلاتے ہیں الخ اقول اس سے

ثابت ہوا اگر یہ بیان آپکا فقط ضد کے سبب سے ہے یا وقت کو ٹالنا
یا پادری صاحبوں کو سامنے سے ہیں ٹالنا آگا نہ دیکھنا پیچھا نہ سنبھالنا مراد ہے
یا آپکا منشا ہوگا کہ صاحب عقل مسلمان سمجھ جاوینگے کہ یہ شخص مسلمان
ہے فقط پادری صاحبوں کے مال کھانے دہوکا بتانے کے لیے
اوپر سے گفتگو کرتا ہے سو یہ محض غلط ہے ہمارے یہاں اسلام
میں فتوی ظاہری پر ہے باطن سے کچھ تعلق نہیں مگر ہاں یہ البتہ
ہم کہتے ہیں کہ اگر آپ اوپر سے نہ جانتے تو اس طرح کی اوٹ پٹانگ نہ کہتے کیونکہ مبتلا ہے
خیر اگر یہاں ہمارا سچ ہے تو آپنے اسوقت آخر میں خوب کام کیا یا
جو شیطان سے بھی ہو نہ سکا یا اب دیکھو انجیل مروجہ حال کا حال اور اوسکا
تال ہر ایک فقرہ ایک سے دوسرا خیر سے عجب طرح کی سیر ہے ربط
سے نہ ضبط ہے بلکہ بالکل بیہودہ جمل ہیں اسپر خیر یہ ہے قولہ لوقا کی انجیل باب
۷ آیہ ۳۴ - انسان کا بیٹا کھاتا پیتا آیا اور تم کہتے ہو دیکھو کھاؤ اور شرابی
خراج گیر اوسکا دوست اور حکمت اپنے فرزندوں سے تصدیق کیجاتی ہے
اقول اب کہیے یہ کیسی بات ہے نہ ربط اگر فرماینگے کہ یہ حضرت
مسیح کا اشارہ ہے تو پھر اونکا ابن اللہ ہونا فوت ہوا کیونکہ یہاں حواری صاحب
انسان کا بیٹا فرماتے ہیں اور شرابی خراج گیر کا اونکا دوست بتاتی ہیں
حالانکہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ بدکار آدمی پیغمبر کا دوست ہو اور حکمت اپنے

فرزندوں سے تصدیق لیجاتی ہے یہ بھی غلط اور محض واہیات بات
ہے فرزند تو اگر باپ کے ہاں ہی مواد سے حکیم بوعلی سینا جانیں گے کہ
کہا مانیں گے ہاں اگر کوئی حکیم حکیم کی تصدیق کرے تو البتہ ہو سکتا ہے
سبحان اللہ آپ زبردستی شیخی مارتے ہیں اینٹ نہیں پر نگینے
بگانی پہلی مارتے ہیں اب توراۃ کو دیکھئے جو کہ اول طبقہ میں ہے
فصل اول کتاب ایوب آیہ پہلی قولہ وایوب دیگر جواب داده گفت کلام
را متوجہ شده بشنوید واین بجای تسلیہای شما باشد بمن متحمل شوید تا بگویم
وبعد از گفتگویم استہزا نمائید آیا نالۂ من بآدمی بود واگر چنین می بود چرا روحم
تنگ نمیشد الخ اقول اب فرمائیے کہ یہ کیا بات ہے جو بنام ایوب
پیغمبر علیہ السلام کتاب اللہ میں درج ہے یعنی یہ جو فرماتے
ہیں کہ اگر نالہ میرا آدمی کی طرف سے تھا تو میری روح کیوں تنگ ہوتی
الخ تمام دنیا جانتی ہے اور آپ بھی جانتے ہونگے کہ حضرت ایوب
علیہ السلام کے تمام جسم مبارک میں کیڑے پڑ گئے تھے اب اگر آپ یہ کہیں
کہ یہ ذکر ایوب کا بطور قصص گذشتہ جیسا کہ قرآن شریف میں مرسلین کا
ذکر آیا ہے اسیطرح یہاں بھی خداے تعالے نے حضرت ایوب کا ذکر
فرمایا ہے تو یہاں خدا کا نام بھی نہیں کہ فلانے وقت فلانے نے پیغمبر کو یہ
خبر دی کہ ایوب کے حال سے یہ تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص

اسکو نامعلوم کیا ہے کہ اوسنے یزدان اسا ہاں اگر یہ کہیے کہ
اوسے عزا ترمیم کنندہ کے یہ خرافات ہین یا حواریان ناخواندہ کے
حرکات ہے تو مجبوری ہے لہذا اگر آپ سچے عیسائی ہوے ہو تو
مولوی صفدر علی صاحب کو بھی جبل نور سے بلوا لیجیے کوئی جواب معقول لکھ
تحریر فرمائیے طمع دنیا پر جو شبہ کو سچ نہ بتائیے الخ پھر دوسرا اختلاف
بقرہ مین ہے قولہ لا یکلمہم اللہ یوم القیامۃ پھر کہا وربکم لنسئلنہم عما کانوا یعملون
اسپر آپ فرماتے ہین قولہ پہلے کہا خدا اون کافرون سے بات نکریگا
پھر کہا ای محمد تیرے رب کی قسم ہے ہم اون سب سے جو کچھ انہون نے
کیا ہے پوچھینگے ایسا ایک آیہ ان دونون مین سے باطل ہے کیونکہ ایک
جگہہ کہتا ہے کہ مین کسی کافر سے بات بھی نکرونگا دوسری جگہہ کہتا ہے
پوچھونگا الخ جواب پہلی جگہہ بات نکرنے سے مراد یہ ہے کہ مین ان
سے ناراض محض ہون جیسے کہتے ہین کہ فلانا فلانے سے ایسا ناراض
تھا کہ بات بھی نہ کی اور دوسری جگہہ کا منشا یہ ہے کہ کوئی یہ نجانے
کہ اللہ تعالے اب اوسے لئے کچھ مواخذہ نہ کریگا بلکہ ایک ایک خطا پوچھیگا
کچھ واگذاشت نہوگا کیا خوب شاید آپ بھی یہ سمجھکے مرتد ہوے ہو کہ
جب ہم مرتد ہو جائینگے تو خدا ہمسے کچھ پوچھیگا نہین سو یہ تحریر ہے
پھر تیسرا اختلاف آل عمران مین ہے قولہ کتاب الحکمت آیاتہ ترجمہ

اس کتاب کی یعنے قرآن کے سارے آیہ محکم ہین الی قولہ یعنے
کہلا کہلی اپنے مطلب پر دلالت کرتے ہین دوسری جگہہ کہتا ہے منہ
آیات محکمات واخر متشابہات - ترجمہ یعنے کچہ آیتین اس قرآن مین محکم
ہین اور کچہ متشابہ یعنے کچہ کہلا کہلی کچہ گول گول ہین ایک یہ باطل ہے الخ
جواب واہ سبحان اللہ بلکہ لعنت اللہ کیا بات ہے قرآن کا ترجمہ جب
پوچہے بہی سو توجیہے مجنون سے کسی نے پوچہا تہا کہ یزید پلید اور امام حسین
علیہ السلام جب لڑے تہے حق کسکا تہا کہا لیلی کا ویسے ہی آپ بہی فرماتے
ہین ایسا خبط سیٹہ جاتے ہین کہ اس قرآن کو آیہ منسوخ ہین یعنی مثل
توراۃ و انجیل اسمین تغیر و تبدل ہوگا اور دوسری جگہہ کا مطلب یہ ہے
کہ متشابہات بہی اسمین ہین کہ معنے انکو اکثر جاہل نے سمجہ پڑین گے
یا معنے اکثر جاہ ... بہدلین گے جیسے اب تم والے سو یا متشابہات
سے حروف مقطعات مراد ہین جیسا کہ مفسرون نے تفسیرون مین لکہا ہے
الم حم یس وغیرہ متشابہات قولہ انی متوفیک و رافعک الی ترجمہ ای عیسے
مین تجہکو مارونگا اور اپنی طرف اوٹہالونگا الی قولہ پہر کہتا ہے ماقتلوہ
وما صلبوہ و لکن شبہ لہم ترجمہ یعنی عیسے کو مارا نہ اوسے سولی دیا مگر
اونکو شبہ ہو گیا الغرض صورتین ایک آیہ قرآن کی غلط ہے اور وہ
جو ماسٹے لاہوری کہتے ہین کہ لفظ متوفیک وفات سے مشتق

نہین ہے غلط ہے اور بیجا ہے ضروریات سے مشتق ہی تفسیرون
مین دیکھو الخ جواب مین کہتا ہون آپ بات کا منشا و سیاق کلام
کو بھی دیکھتے ہو یا یون ہی موافق اپنے عندیہ کے غلیلہ پھینکتے ہو پہلے
آیہ مین جو فرمایا کہ انی متوفیک یعنے یہہ لوگ جانین گے کہ ہمنے مار ڈالا
وا لاہین تجھے بچا لونگا طرف اپنے جیسے ہمنے وفات متذکرہ بالا ہین
توراۃ سی کتاب اشعیانبی سی نشانہی کردی ہے مگر روایت اسکی
یون ہے کہ عیشوق ایک بادشاہ تہا اوسوقت مین قوم یہود مین وہ بڑا دشمن
تہا حضرت مسیح علیہ السلام کا اوسنے چاہا کہ آپ کو شہید کرے چنانچہ
ایک وقت فرصت کا دریافت کرکے ایک مکان مین کہ جہان آپ تشریف
رکھتے تھے آکر محاصرہ کیا اور بذات خود اوسکے اندر گھسا تب جبرئیل علیہ السلام
بموجب حکم خدا حضرت کو چھت مکان کی پہاڑ کے آسمان پر اوٹھا لے گئے
اور وہ بادشاہ جو اوس مکان سے باہر نکلا تو اوسکی صورت اصلی بدل کے حضرت
مسیح کی سی ہو گئی ہر چند کہ لوگون سے اوسنے عذر کیا کہ مین عیشوق
تمہارا بادشاہ ہون کسی نے اعتبار نکیا اور فورا اوسے پکڑ کے سولی
یعنے صلیب پر چڑہا دیا جب وہ مرگیا اور صلیب سے اوتارا گیا تب دیکھا تو
بادشاہی تہا تب وزرا اور اہل کارون نے اس بات کو پوشیدہ کر ڈالا اور
مشہور کردیا کہ حضرت مسیح کو صلیب دیدیا لہذا یہی سبب ہی کہ بموجب

بقول یہود کے عیسائی بھی مانتے ہین کہ حضرت مصلوب ہوئے لیکن اسکی
طرف اللہ تعالے نے اشارہ فرمایا ہے کہ اونکو یعنے یہود کو شبہ پڑگیا
اب کہیے کہ دونون آیہ سچی اور ہم جھوٹے ہوئے اور یہ جو کہا قولہ
کرلاف زنی لاہور کے کہتے ہین کہ لفظ متوفیک وفات سے مشتق نہین ہے
وہ جو ہے ت ڈہین الخ اقول ہین کہتا ہون کہ وہ سچ کہتے ہین ورنہ آپ
بڑے قابل ہین عربی دان ہین بقول ہمارے قابلیت کے بیوقوف خار
ہین کوئی گردان بتائیے یا کوئی کتاب لغت عربی پیش لائیے یا فقط
اپنے قول و عقیدہ کو کلام وحی سمجھیے ہو بھلا ہم کہتے ہین کہ آسمان کا کچھ
وجود نہین یا آفتاب یا مہتاب فقط ایک وہم خیالی ہے الحاجرم کالعدم
ہے آپ تسلیم کیجیے اب دیکھو لغت وفات بفتح فا مصدر ہست از صحیح و
بزیادت تا بمعنی مرگ از منتخب و متوفی بالضم میم و بفتح فوقانی و واو و تشدید فا و باشد
یا فوت شدہ اسم مفعول ہست از توفی کہ باب تفعیل ست ثلاثی مجرد و مزید فیہ اور
مدعی نے مجرد کو چھوڑ کے مزید فیہ سے مطلب ثابت کرنا چاہا ہے اب رہا
فرمانا آپکا قولہ کہ تفسیرون مین بھی یہ الخ یہ امر آپکا سچا ہم کہ الامر فوق الادب
اب ہم ادا کرتے ہین مظلمہ بدمہنت آپکی سر مبارک پر رکھتے ہین دیکھو تفسیر
معالم التنزیل صفحہ ۱۴۳ مطبوعہ بمبئی سنہ ۱۲۰۳ ہجری تحت قولہ حسن و کلبی و ابن جریج
یہ تینون مفسر کہتے ہین کہ معنی متوفیک قابض کے ہین اور دلیل یہ لائے

دوسرے موضع قرآن مین وارد ہے فلما توفیتنی اور وہان بجز اوپر
اوٹھا لینے کے موت کے معنی نہین ہو سکتے الجواب فرمایئے کہ آپ
اپنی خواہش سے معنی کہاتے ہین قرآن آپکی عادت ہے کہ آپ
پیوند دکہاتے ہین اب اسیطرح فصل سوم مین کوئی آیۃ کہین کی اور کوئی کہین کی
آپنے پیش کی کہ یہہ اختلاف ہے اس سے کچہ فائدہ نہین ہے ابہی گہر گہر
مسلمانون کے یہان قرآن شریف مترجم موجود ہین سب دیکہ لین گے
اپنی تسکین کر لینگے اور جو منافق ہین اونکا ہم ذکر نہین کرتے پہر اسکے
بعد آپنے فصل سوم قرآن کی جہوٹی آیتون کے بیان مین قائم کی ہے یعنے
لکہتے ہو قولہ کہ اگر قرآن کے تمام وہ جہوٹے مضامین جو اوسمین لکہے ہین
اور جو عقلاً و نقلاً صریح باطل ہین اس فصل مین مفصل بیان کرون تو ایک دفتر تیار
ہوتا ہے کیونکہ اوسمین کئی طرح کی غلطیان ہین اول آنکہ رسولون اور پیغمبرون
کے جو قصے اوسمین محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کئے ہین
اکثر بیان خلاف واقع کے ہین کیونکہ سنے سنائے قصے اکثر آدمی کم یا غلط
یاد رکہتے ہین خصوصاً اوس شخص کو جو کہ بے علم ہو دوسرے یہہ کہ یہودیون
اور عیسائیون کی پراگندہ حدیثون کے قصے جہوٹے اور اونکی صحت بہی نہتہی
جو محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عوام الناس سے سنکر قرآن مین
لکہے ہین جیسے اصحاب کہف کا قصہ یا نمرود کا یا مسیح کے تولد کا قصہ

وغیرہ معتبر مدتون سے انہون نے لے لیا ہے تیسرے یہ کہ عرب وفارس وغیرہ قرب وجوار کے ایام جہالت مین ناقص خیالات اور سین قلمبند ہوئے اور واہیات قصے جیسے اصحاب فیل وغیرہ کا قصہ جسکو اب قوت کے تعلیم یافتہ لندن رسیدہ مثل سید احمد خان صاحب بہادر جج بنارس قبول نہین کرتے کیونکہ اون باتون کا بطلان ظاہر ہوگیا لیکن چونکہ اسطرح کے جھوٹے اعتراضات مؤلف اعجاز عیسوی نے ہماری نسبت محض دھوکا دینے کے لیے بہت جاتے ہین اسلیے لازم ہوا کہ کچھ قرآن کا حال بھی اون مؤلفون کو سناؤن پس بطور نمونہ چند جھوٹے مضمون قرآن کے دکھاتا ہون الخ جواب یہان پر آپ بیان کرتے چلے آتے ہین کوئی وجہ ثبوت نہ دیا فقط جیسے گھوڑا پاتا ہوا دامنوار استے مین گور کرتا پایا جاتا ہے ملے گئے اسلیے ہم بھی نے ثبوت بات کا جواب نہین دیتے ہین مگر پہلا جھوٹھہ جو آپنے قائم کیا ہے اسکو ہم بھی قائم کرکے آپکا جھپا لیتے ہین قولہ پہلا جھوٹھہ سورۂ بقر مین ہے فلا تجعلوا للہ انداداً وانتم تعلمون ترجمہ خدا کے لیے دیدہ ودانستہ شریک پیدا کرتے ہین اسپر آپ فرماتے ہین الی قولہ کہ نادانستگی مین البتہ شریک کیا کرتے ہین دانستگی مین کوئی بھی شریک نہین کرتا اور وہ کہتا ہے کہ دانستگی ہمیشہ شریک کرتے ہین لہذا یہ آیہ جھوٹھہ ہے الخ جواب اتنا تو آپ جھوٹھہ

بولنے مین شیطان کے بہی کان کاٹنے لگے معاذ اللہ دروغ بیفروغ
سے کنوئین پاٹنے لگے امر حقیقی کو جہٹلانے لگے اپنے کتب
مقدسہ کو جہوٹہایا یا تو قرآن کو بہی جہوٹا بتلانے لگے ایصاحب ایک تو
تم ہی ہو جو خدا کا شریک بناتے ہو مسیح علیہ السلام کو خدا کا بیٹا بتاتے ہو
وحدہ لاشریک کو صاحب ازواج و اولاد بناتے ہو دوسرے فریق یہود نا مسعود
ہین جو عزیر کو ابن اللہ کہتے ہین تیسرے ہنود مردود ہین ہر سنگ بدرنگ
و اشجار نا ہنجار کو معبود جانتے ہین گنگا گومتی پہاندتے ہین تو اب تم جہوٹے
ہوے قرآن قائم البرہان سچا ٹہرا یہہ دوسرا جہوٹہہ **قولہ** ولقد علمتم الذین
اعتدوا منکم فی السبت فقلنا لہم کونوا قردۃ خاسئین **ترجمہ** اے یہودیو تم
جانتے ہو اون لوگون کو جنہون نے زیادتی کی سبت کے دن اور ہمنے
کہا بندر ہوجاؤ اور وہ بندر ہو گئے الخ یہہ قصہ محض جہوٹہہ ہے یہود نے
ہرگز اپنی کتاب مین مذکور نہین کیا اور نہ وہ جانتے ہین جسکو وہ کہتا ہے
جانتے ہو الخ **جواب** مین پوچہتا ہون کہ پادری کا اپنے عیوب کا
نہ بیان کرنا اپنی کتاب مین اگر وجہ جہوٹہہ ہونیکی ٹہری تو پہر آپ کی
انجیل بہی جہوٹی ہوگی دیکہو انجیل مین لکہا ہے کہ دن صلیب ہونے حضرت
مسیح علیہ السلام کے تمام دنیا مین اندہیرا چہا گیا تہا اور اس سانحہ کو ہنود
و مجوس و یہود وغیرہ نے اپنی کہین کبہی تواریخ یا روزنامچہ وغیرہ مین نہین لکہا

حالانکہ یہ عالم دن کا تھا تو اب جب شخص آنکے انجیل جھوٹی ہو لی اسم
آپ سے بہت خوش ہوے اہل ہند کا قول صحت پذیر ہوا بوڑسے
بس اکہ سے کے جوابجی بوت کمال - اور بیان تو کتاب قصص الانبیا موجود ہے
بہت معتبر کتاب ہے قدیم سے مشہور انام کا او بیر اتفاق ہے گو اگر کو
یا اور چند اشخاص بندۂ زر کو نفاق ہے اگر یہود کہ مدعی ابطال رسالت خدا اور رسول
ہین انہون نے ایسا امر فاش اپنے ذلت نامہ کا اپنی کتاب مین نہ لکھا
تو کیا نقصان ہے وہ بد یہود ساشت مسیح علیہ السلام کے سبب سے قائل
نہین ہین بشارات کتب مقدسہ کو دجال بد آل پر جاتے ہین مسیح موعود کا
پتہ بھی نہین بتاتے ہین لہذا اگر آپکو قول یہود پر وثوق ہے تو مذہب
مسیح علیہ السلام بھی ان سے لیجئے عیسائیون سے تو لے چکے اب کچھ
زر لقد یہود سے ہاتھ کیجیے قرآن صریح البیان جو کہ تصدیق رسالت مسیح کی
ملت ہے اسیر الزام نہ دیجیے بقول شخصے سہ اولا ندانت بودم
انان گشتم شیخ + غاچون ارزان شود سال سید میشوم + پھر متبرا جو
قولہ وَاذ اخذ نا میثاقکم ورفعنا فوقکم الطور ترجمہ اے یہود جب ہم نے
تمسے اقرار لیا اور تمہارے سر پر کھڑا کر دیا کوہ طور کو اور کہا کہ مضبوط پکڑو
توراۃ کو ورنہ یہ پہاڑ تمہارے سر پر گرا دونگا الی قولہ تفسیر من ہو
عبدالقادر صاحب کے فائدہ دوم میں ہے کہ جب کوہ طور کو اوپر

اونکے سر پر کھڑا کیا اور کہا کہ اس توراۃ کو مضبوط پکڑو ورنہ یہ پہاڑ سر پر
گرا دونگا اور یہود نے ڈرکر توراۃ کو لے لیا ورنہ کہتے تھے کہ اسکے
حکم ہمسے نہ مانے جائینگے یہہ قصہ جھوٹ ہے کوہ طور اونپر کبھو کھڑا نہین ہوا الخ
جواب اسمین کوئی دلیل بھی آپکو نہ سوجھی اپنے سمجھنا سمجھنے پر اکتفا
کیا اور آپکی سمجھ اوپر سے غلط ہوتی چلی آتی ہے پس یہان بھی غلط ہوگئے
قرآن سچا ٹھہرا مثلاً ہم کہتے ہین کہ توراۃ مین ٹھہر جانا آفتاب کا حضرت
یوشع بن نون کے دعا سے اور انجیل مین اندھیارا ہو جانا تمام جہان
مین بوقت صلیب مسیح علیہ السلام کے اور قتل کرنا ہیرودس بادشاہ یہود کا
لڑکون کو بروقت تولد مسیح یہہ سب کہین کسی تواریخ یہود و مجوس و ہنود
اور جتنے کہ فرقے دنیا مین موجود ہین نہین لکھا ہے تو کیا آپکے ذہن رسا
و طبع ذکا کے نزدیک یہ سب غلط ہے اگلون نے سچ کہا ہے مصرع
تربیت نااہل را چون گردکان بر گنبد است ہمارے نزدیک آپکا اسقدر
بڑھ جانا کل مذاہب کو مفر ہوا اب آپکا فوت ہی مناسب ہے یا جزیرہ
انڈمان کو چلا جانا چاہیے تھا چوتھا آل عمران مین سے قولہ ان الذین کفروا
بعد ایمانہم ثم ازدادوا کفرا لن تقبل توبتہم ۔ ترجمہ جو لوگ مسلمان ہوکر پھر
کافر ہو گئے اور اپنے کفر مین بڑھ گئے اونکی توبہ قبول نہوگی یہ بالکل جھوٹ
ہے اور خدا پر بہتان ہے کیونکہ کوئی معصیت ایسی نہین جہان مین

کہ اوسکا مرتکب جب توبہ کرے قبول نہو عقل نہین چاہتے کہ ایسی توبہ بندہ
پر خدا مہربان نہو الغرض جواب جیہ خوش یہ اعتراض آپکا کل کو بورتا ہے
رشتۂ الفت توڑتا ہے میان عزازیل کی گردن مروڑتا ہے مذہب
عیسائی بہی اسکا جہاجہ رہا ہے دیکہو جب موسی علیہ السلام توراۃ
شریف لینے کو کوہ طور پر چالیس رات کا وعدہ کرکے بنی اسرائیل سے
تشریف لے گئے تو کئی ہزار آدمی باغوای سامری سنار کے
گوسالہ پوجنے لگے اور بت پرست ہوگئے پہر جب موسے علیہ السلام
تشریف واپس لائے اور انکو لعنت ملامت کی تب وہ لوگ حسب فرمایش
حضرت کے پچہتائے اور توبہ پر مستعد ہوے اور آپنی بہی انکی عفو
تقصیرات چاہی مگر خالق اکبر کا یہی حکم ہوا کہ فاقتلوا انفسکم باتخاذکم العجل
ترجمہ یعنی قتل کرو تم اپنے نفسونکو بسبب پوجنے گوسالہ کے لہذا وہ
بہی ایسے مستعد تہے کہ برابر بیٹہہ گئے اور ایک نے دوسرے
قتل کیا جب توبہ اونکی قبول ہوئی تو اب اگر آپکا قیاس ناسپاس مجوز
خناس صحیح سمجہا جاوے تو پہر لازم آتا ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام
کی رسالت اور توراۃ بہی جہوٹی ہوئی کیس معلوم ہوا کہ آپ کے خیال
خام بدانجام مین یہی بات آئی ہوگی کہ بعد ارتداد وہی توبہ بیجائی ہوگی
سو یہ تجویز آپ کی محض شیطانی خیال ہے اسکا بدبال ہے بہر حال

جھوٹے ہوتے کسی کا قائل ہے آپکے حسب حال ہے خالی از ملال
ہے اسلیے پیش کیا گیا بیت تیری فوائد ہی سے تو اے شیخ
صفائی بہتر ایسے عیسائی سے کنبو کا قصائی بہتر لہذا القول آپکے
اسے مختصر یا سے چھوڑ کے ہم آگے بڑھتے ہین آپکی فصل چہارم
جو کہ آپنے ثبوت تحریف قرآن مین بیان کی ہے جا ملاحظہ کرتے ہین اُس
فصل مین آپ یون جھکتے ہین قولہ اہل اسلام بہت جوش و خروش کے
ساتھ بیان کرتے ہین کہ ہمارے قرآن مین غلطی نہین ہے یہ بہت محفوظ
و ماموں ہے کہ صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے شاگردون کو
زبانی یاد کرایا تھا آجتک ہم لوگ اپنی زبان پر حفظ کرتے ہین اوسکا ایک
شوشہ و حرف بھی نہین بدلا اور اوسمین سہو کاتب ہونے کی بھی گنجائش
نہین رہی یہ دعوی سوای عالموں تک جاہل لوگ بھی بازارون مین عیسائیون
سے کیا کرتے ہین مگر مین کہتا ہون کہ یہ بھی مسلمانون کا جھوٹا دعوی
ہے ضرور اسمین سہو کاتب ہوا یا سہو قاری وقوع مین آیا اور مسلمان اسکو
ہرگز اپنی زبان پر صحیح طور سے حفظ نہین کر سکتے انجیل مقدس کے
اختلافات قرارت مولویصاحب نے بڑے جوش و خروش مین آنکر بیان
کیے جو ہمارے مسلم ہین پر قرآن کے اختلاف عبارات جو با[illegible] گزرے
اونکا ذکر نہ کیا والا مولویون نے اس عیب چھپانے کے لیے کہا ہے

یہ قرآن سات قرارت پر نازل ہوا ہے پیرا سپر آپنے عثمان اور جلال الدین
سیوطی کی اور دو ایک تفسیرونکا حوالہ دیکے یہہ نتیجہ نکالا ہے کہ اسکی
صحت نہین ہوئی بس مولویونکو ایسا امر کیجایے کہ پہلے اپنے
بزرگ جلال الدین کو صالح دین بعد اوسکے دعوی کرین کہ قرآن سات
قرارت پر نازل ہوا ہے اسکے بعد پہر آپ غالمبان بزعم خود بیان کرچکے
ہین قولہ کہ اول سورہ بقر کے ۳۰ رکوع مین ہے وا علم ان اللہ علی
کل شئی قدیر بعضے کہتے ہین کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہہ عبارت نہین بولی بلکہ بجاے اسکے یہ عبارت بولی ہے الم تعلم
ان اللہ ۔ اسپر آپ فرماتے ہین قولہ اب انصاف کرو کہ یہہ عبارت
حافظون نے یاد نہ رکھی تحریف کے الخ جواب یہہ اعتراض آپکا
محض لغو ہے کہنے نشان محض ہے فقط آپنی بات آپ لکہنے پر
کہ بعضے کہتے ہین تو اب کیا معلوم کہ وہ بعض مثل تمہارے ہین یا مانند
ہمارے ہین دوسری یہہ کہ دونون آیہ صحیح آپسمین مختلف العبارت
و مختلف المعانی ہین لہذا ہمارے نزدیک آیہ اول تو لا کلام صحیح
ہے دوسری کا دہری ہے مگر دوسرے نے ربط پیرا مبر خبط آپنے
کرلیا ہے ہی کوئی ذی علم و الفضل اسکو تسلیم نہ کریگا نہ مانیگا آپکو سیاہ
کذاب بذالوقت جانیگا بس یہان تو آپ صاف صاف دہری کیے

صاحب آپنے شاید رسالہ مصنفہ محمد سعد اللہ صاحب نہیں دیکھا جو کہ بیان
آیات قرآن میں بہت شرح و بسط سے تصنیف ہے فقط کالج آگرہ سے
رہی سو کہی عربی بہت پڑھے او ٹھٹھہ کھڑے ہوئے ہو بقول مشہور سہ
نہ محقق بود نہ دانشمند۔ چارپائے برو کتابے چند + بعضے راویان صحیح
سے جو کہ آپکے ہم مکتب تھے سنا گیا ہے کہ آگرہ میں اسوقت
طالب علمی و صغر سنی آپسے اور ایک حافظ نوجوان سے بڑا یارانہ تھا
ہیل میل سیل سپاٹے یکجا کھانا پینا تھا لب بلب سینہ بسینہ تھا او مجھ
تو کچھ حال قرأت اور الفاظ قرآن کا آپنے دریافت کیا ہوتا ہمنے تو سنا
ہے راست و دروغ بر گردن راوی کہ آپ اور وہ ایک جان و دو قالب تھے
بعضونکا قول ہے کہ آپ مغلوب تھے وہ غالب تھے مگر خیر اب
ہم بتاتے ہیں کہ مصنف رسالہ مذکورۂ بالا نے جتنے زبانوں عرب میں کہ
قرآن نازل ہوا ہے سبکی شرح بیان کردی ہے قولہ آیات کوفی چھہ
ہزار دو سو چھتیس آیات بصری چھہ ہزار دو سو سولہ آیات شامی چھہ ہزار دو سو
پچاس آیات مکی چھہ ہزار دو سو آیات مدنی چھہ ہزار دو سو چودہ آیات عامہ
چھہ ہزار چھہ سو چھیاسٹھ اب فرمائیے کہ اس قول ناسپاس میں غلطی کیا
پہر دوسرا قول آپکا قولہ آل عمران کے رکوع پانچ ہیں ہے فیکون طیرا بعضے
کہتے ہیں اور بعضے قرآنوں میں طائرا ہے جواب شاباش اب آپ

راہ پر آئے دیکھو دونوں لفظوں کے معنی ایک ہی ہین تو اب اسطرح
کے اختلافی قرارت سے معنی نہین تبدیل ہوتے ہین نہ کتاب اللہ کو
بحر بطالت مین ڈبوتے ہین اور اس باب مین ہمنے آپکو پہلے نامہ
جوکہ تحقیق الایمان آپ کی پہلی کتاب ہے لکھہ چکے ہین کہ اختلاف قرارت
بمعنی تحریف نہین کہلاتے ہین جب یہ سورۂ الحمد مین یہ لفظ مالک
ملک ملاک تینون قرارت مین درست ہین کہ اسمین معنی نہین بدلتے یہ
ہر جوار و دیار عرب کا محاورہ و لہجہ کہلاتا ہے اور آپکے اختلاف
قرارت پر کسی علماء محمدی نے اعتراض نہین کیا ہے ہان ہمارے
علما لوگ پوچیات مدخلہ کتب مقدسہ پر اعتراض لاتے ہین اور محض طرد
یوح بناتے ہین مثلاً مین کہتا ہون کہ آپ لوگون کا یہ اعتقاد ہے کہ یہ
بیبل موجودہ سب الہام سے لکھی گئی ہے اور حواری بھی سب صاحب
الہام تھے تو اب یہ فقرہ جوکہ خط پولوس مقدس مین بنام طمطاؤس
ہے وہ طمطاؤس کو لکھتا ہے قولہ کہ میرا لباد جو کھونٹی پر ٹنگا ہے
لیتے آنا اور فلانی کوٹھری میرے لیے صاف کر رکھنا یا چمڑے کے
دفتی کی کتاب جو طاق مین رکھی ہے لیتے آنا الخ بھلا یہ الہام کیسا یہ
تو خانہ داری کی باتین ہین بالکل مزخرفات حرکاتین ہین لقولہ کہان
جھگڑا پیجائی کا نکالا باغ کا کاغذ + کجا زنخ کجا فنیش و عجب تقریر کرتے ہین

پس اسیطرح آپنے اس فصل سے اصل مین تضیع اوقات کی ہے نا حق لی بوسیاہی لی ہے اب اسکے بعد آپ لکہتے ہین **قولہ** ہم ایک نقشہ لکہ دیتے ہین کہ جس سے ہمارے عیسائی بہائی مسلمانون کو دکہا دیگر کہ اسقدر غلطیان قرآن مین ہین الخ **جواب** یہہ تدبیر آپنے خوب کی اور اہمارے مومن قارئین ہم سبی خوش ہوے کیا معنے کہ جب تفسیر کہائینگے جوتے منہ کی کہائینگے آپ ہی شرمائینگے آپکی شان مین جو کچہ مناسب جانیگے وہ فرمائینگے بقول **بیت** لب گزیدہ اغیار راچہ بوسہ دہم + عقیق کندہ نامن دگر چہ کار آید + اب اسکے بعد آپنے باب نہم قرار دیکر فصل اول خاص مسیح کی چال چلن مین اونہین اپنے کتب مقدسہ و محرفہ سے بیان کیا ہے ہر چند کہ جو دیکہیگا محض لغو و بیہودہ آپہی جانیگا ہمکو کچہ اس فصل سے بحث نہین خدانخواستہ ہمکو جناب مسیح علیہ السلام سے انکار ہے ایسا ہی فصل تمام قال ہمارا بیکار ہے مگر تعلیم مسیح علیہ السلام جو آپنے بطور خود قائم کی ہے و فصل سوم ثبوت تثلیث مین ہانکی ہے اونہین ہم ہشتہ تیر قلم کو پہینکتے ہین آپ کی اوڑان گہائیان دیکہتے ہین آپکا خلاصہ بیان ہے **قولہ** کہ کوئی تعلیم مسیح کی تعلیم سے ایسی نہین ہے کہ کوئی اوسپر اعتراض کرسکے ہر چند کہ حسب بیان انہین کے تعلیم مسیح علیہ السلام مشخصہ آپکے سر تا پا غلط بلکہ اغلط ہے مگر ہمکو اس سے کچہ سروکار نہین حجتی نہین صاحب

تکرار نہین جہوٹہہ بولنے پر ہمارا روزگار نہین معاذاللہ جہوٹی ہماری سرکار
نہین بجز ذات خدا کے کسی پر ہمارا مدار نہین محمد الرسول اللہ والذین معہ
اشداء علی الکفار کے سوا دوسرا ہمارا سردار نہین خیر آمدم بمطلب **قولہ**
آپ کہتے ہین کہ تثلیث کی بابت اہل اسلام بہت منہ پہاڑ پہاڑ کے
اعتراض لاتے ہین مسیحیونکو جہوٹہا بناتے ہین اور محمد صاحب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے بہی اپنے قرآن مین اسپر اعتراض کیا ہے اسلیے
واجب ہے کہ ہم اوسکی بابت مسلمانون سے کچہ گفتگو کرین الی **قولہ**
واضح ہو کہ ہماری مذہب کے بنیاد صرف عقل پر نہین بلکہ عقل والہام
دونو پر ہے اور خاص وہ عقاید جنمین عقل انسانی کسیطرح دخل نہین دیسکتے
مثلا خدا کے ذات وصفات کی بابت صرف الہام ہی پر مبنی ہے کہ ہم لوگ
خدا کی نسبت وہ خیال رکہا چاہتے ہین کہ جس طرح پر وہ آپکو بیان کرے
اور کہے کہ میری نسبت یہ خیال رکہو نہ وہ خیال جو ہماری عقل تراش کے
پیش کرے پس بموجب کلام اللہ یعنی بیبل کی تثلیث کی بابت ہمارا
یہ اعتقاد ہے کہ ہم تثلیث مین واحد خدا کے اور توحید مین تثلیث کی
پرستش کرین نہ اقانیم کو ملاوین اور نہ ماہیت کی تقسیم کرین کیونکہ باپ ایک
اقنوم بیٹا ایک اقنوم روح القدس ایک اقنوم ہے مگر باپ بیٹا روح القدس
الوہیت ایک ہی ہے جلال برابر عظمت ازلی یکسان جیسا باپ و ا

ویسا ہی روح القدس باپ غیر مخلوق بیٹا غیر مخلوق روح القدس غیر مخلوق باپ غیر
محدود بیٹا غیر محدود روح القدس غیر محدود باپ ازلی بیٹا ازلی روح القدس ازلی
تاہم تین ازلی نہین بلکہ ایک ازلی اسیطرح تین غیر محدود نہین اور نہ تین غیر مخلوق
بلکہ ایک غیر مخلوق اور ایک غیر محدود دیون ہے باپ قادر مطلق بیٹا قادر مطلق
اور روح القدس قادر مطلق ہے ویسا ہی باپ خدا اور بیٹا خدا اور روح
القدس خدا اسپر بہی تین خدا نہین بلکہ ایک خدا اسیطرح باپ خداوند بیٹا
خداوند روح القدس خداوند توبہی تین خداوند نہین بلکہ ایک خداوند جسطرح
ہمکو ایک اقنوم کو جدا گانہ خدا و خداوند مانتے ہین اسیطرح ہمکو تین خدا یا تین
خداوند کہنا منع ہے باپ کسی سے مصنوع نہین نہ مخلوق نہ مولد بیٹا صرف
باپ سے ہے مصنوع و مخلوق نہین پر مولود ہے اور ولادت اوسکی
مشابہات سے جسکے معنی خدا ہی جانتا ہے عقل انسانی اسکو معلوم
نہین کرسکتی روح القدس بہی نہ مخلوق نہ مولود ہے باپ بیٹے سے
نکلتا ہے اس تثلیث مین ایک دوسرے سے پہلے نہین نہ پیچہے
ایک دوسرے سے بڑا چھوٹا نہین بلکہ بالکل تینون اقنوم برابر و یکسان
ہین واضح ہو کہ تثلیث کی بابت ہمارا یہہ عقیدہ ہے یہ عقیدہ کلام الٰہی سے
ہمارے مذاہب کی بنیاد ہے صرف عقل پر نہین بلکہ عقل و الہام دونون پہ
ہے اور خاص وہ عقیدہ جسمین عقل انسانی کسیطرح دخل نہین دیسکتی

مثلاً خدا کے ذات و صفات کی بابت صرف الہام ہی پر مبنی ہے ہم لوگ
خدا کی نسبت وہ خیال کرنا چاہتے ہیں کہ جس طرح پر وہ خود آپکو بیان کرے
اور کہے کہ میری طرف یہ خیال رکھو الخ غرضکہ پھر آپنے مکرر سہ کرر اسی تقریر کو ایسے
کے بہت کچھ دور تک لکھتے چلے گئے ہو جو نے کا دستور ہے
کہ بات کو طول بہت دیتا ہے اب اسقدر کا ہم جواب دیتے ہیں لیکن تو پھر اگر
تو پڑھیں جواب باصواب ہوا ست جان مہربان من پہلے تو ثبوت وحدانیت
اپنے کتب مقدسہ سے لیجیے بلکہ الزام نہ دیجیے دیکھو انجیل مرقس
باب ١٢ آیہ ٢٨ قولہ اور فقیہوں میں سے ایک جسنے اونکی بحث سنی اور دیکھا
کہ اوسنے اونسے اچھی طرح جواب دیا پاس آیا اور اوس سے پوچھا
کہ سب سے پہلا حکم کونسا ہے یسوع نے اوسے جواب دیکر کہا
کہ سب سے پہلا حکم یہہ ہے کہ اے اسرائیل سن کہ خداوند ہمارا خدا ایک ہی
خداوند ہے پھر پولوس مقدس کا پہلا خط جو کہ بنام طیمطاؤس
لکھا گیا ہے پہلے باب کے آیہ ١٧ قولہ اب ازلی بادشاہ
غیر فانی نادیدنی واحد حکیم خدا کی عزت و جلال ابد الآباد ہووے آمین
پھر دیکھو کتاب اول ملوک آیہ ٦٠ ترجمہ فارسیہ قولہ تا آنکہ تمامی قبایل زمین
بدانند کہ خود خداوند خدا ہست و دیگرے نیست پس دل شما بخداوند خدای ما
سلیم باشد تا آنکہ در فرایضش رفتار نمودہ اوامرش را مثل امروز بجا آورید

الخ پہر دیکہو زبور ۸۵ - آیہ ۱۱ ترجمہ فارسیہ قولہ و آدمی خواہد گفت کہ بہ تحقیق از برای صادق عوض ہست بدرستیکہ خدائی ہست کہ بر زمین حکم نماید الخ اب فرمائیے آپکا بیان یہ ہے کہ بیبل سے یہہ مسئلہ تثلیث کا اخذ کیا گیا ہے تو کیا مقامات متذکرہ بالا آپنے ملاحظہ نہیں کیے یا بقول آپکے مولوی صاحبان نے ہم مقام پر آنکہہ پر ٹہیکری رکہہ لی تو کیا مقام ہذا مین آپکی ہی کی پہوٹ گئی یا ملنا بے انصاف ہاتہہ سے چہوٹ گئی یا عقل سلیم آپکی غدر مین لوٹ گئی ہم تو سنتے ہین کہ یہہ موجودہ بیبل آپکی انہین کتب آسمانی جہوٹی کہانی کا ترجمہ ہین اب آپکے بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ شاید کوئی اور بیبل آپنی اپنی تجویز سے تالیف کرنا چاہی ہے تاکہ کوئی فرقہ جدید یسیحیوں مثل لوتہر صاحب و کالوین صاحب کے نکالا چاہتے ہو کہ انہون نے سولہوین صدی مسیحی مین اس فرقہ موجودہ پروٹسٹنٹ کی بنیاد ڈالی ہے ترقی دین کی کہتے ہین کہ تجویز نکالی ہے اور یہہ جو آپنے فرمایا قولہ کہ ہمارا عقیدہ یہہ ہے کہ ہم تثلیث مین واحد خدا کی اور توحید مین تثلیث کے پرستش کرین نہ اقانیم کو ملا دین اور نہ ماہیت کی تقسیم کرین کیونکہ باپ ایک اقنوم بیٹا ایک اقنوم روح القدس ایک اقنوم ہے مگر باپ بیٹا روح القدس کی الوہیت ایک ہی ہے الخ اقول بہلا یہ کیا تقریر ہے کہ تین اقنوم سے قرار دیتے ہو اور پہر واحد بہی بناتے ہو مین پوچہتا ہون

اگر کسی قاعدہ سے صیغہ واحد صیغہ جمع کا اور جمع کا صیغہ مفرد بن سکتا ہے
تو اب معلوم ہوا کہ آپکے زعم باطل میں خدا سے وحدہ لاشریک لہٗ کی ذات
ایک معجون مرکبہ ٹھہری واہ میاں عزازیل نے اچھی پٹی پڑہائی ہے جیسے کہ
اطبا چند اجزا جمع کرکے ایک معجون بناتے ہیں ویسے آپ معاذاللہ ذات
پاک حق تبارک و تعالیٰ کی بناتے ہیں ایضاً حکماء فلسفہ کا بھی اسپر اتفاق
ہے کہ خدا قدیم ہے اور جو چیز قدیم ہے وہ مفرد ہے اور جو مرکب ہے
وہ حادث ہے اور ذات باری تبارک و تعالیٰ شانہ قدیم ہے حیف
صد حیف کہ آپنے اپنی علمیت خاک میں ملائی گو کہ مشن سے کسقدر تنخواہ پائی
الامان الامان وسوسۂ شیطانی ہے مولانا روم نے فرمایا ہے علمیت بے
ادب اعلم دین آموختن ٭ دادن تیغ بدست راہزن ٭ پہر کہتے ہو کہ ہمکو
تین خدا یا تین خداوند ماننا منع ہے باپ کسی سے مصنوع نہیں نہ مخلوق
نہ مولود بیٹا صرف باپ سے ہے مصنوع نہیں اور مخلوق نہیں پر مولود
ہے اور ولادت اوسکی مشابہات سے ہے جسکے معنی خدا ہی جانتا
ہے عقل انسانی اسکو معلوم نہیں کرسکتی الخ اقول بہلا صاحب جب
یہ بات معلوم ہوئی کہ بیٹا باپ سے ہے تو نعوذ باللہ منہا باپکو بھی کوئی
باپ لازم آیا اور ذات جناب باری میں قاعدۂ دور و تسلسل سمایا یہ وہی مثل ہوئی
کہ تلی سے تیل اور تیل سے آپنے گلگلا پکایا اور پہر یہ کہ ولادت اوسکی مشا

سستے ہے یہ اور طرہ ہوا ایسا صاحب منہ کو لگام دیجیے اوپچ کی نسبت کیجیے
عیسائیان حال کو بدنام نہ کیجیے جو سنے گا وہ کیا کہے گا جب خدا کا بیٹا
مشتبہ ہوا تو بنی آدم کی نسبت شل نبی بان وغیرہ کیا کہین گے آپ کے
بیان کو پیش کرین گے اور کل اولاد آدم کو تہمت والد القلبی کے قائم کرینگے
اور کہین گے کہ دیکھو ایک آدم زاد بدنہاد کا یہ اقرار ہے کہ خدا کا بیٹا مشتبہ
ہے تو اس صورت مین کل اولاد آدم مشتبہ ٹھہر گئی آپنے کمال کیا خدا کو
صاحب اولاد و ازواج بھی قرار دیا اور پھر اوسکے بیٹے کو مشتبہ بھی بنا دیا
لہذا ان خیالات فاسدہ سے باز آؤ توبہ کرو کفر نہ بکو اور جو آپنے کہا
قولہ کہ تینون اقانیم برابر ہین تو اس سے صاف ثابت
ہوا کہ خدا تین ہر چند ہر ایک جانب سے ہین پر تین ہونا خواہ مخواہ متحقق ہوا بھلا
اگر کوئی آپ سے پوچھے کہ مولوی عمادالدین تثلیث کا نمونہ ہین کہ تینو
بھائی ہین مگر تینون ملکر ایک ہی ہین یا تین ہی سے کل جاندار کا توالد و تناسل
ہے تو معاذاللہ خدا ہین کیا کل عالم مین تثلیث ثابت ہوئی تو پھر اسکا کیا
جواب دیجیگا ایسا صاحب اس سے بہتر تقریر تو مولوی صفدر علی صاحب نے
کی ہے گو روسیاہی لی ہے ہمارے نزدیک اتنے اس باب مین. بالکل
نامنی ہوئی گو اسکے صلے مین جونپور کے قاضی ہوئے مگر ہان پادریان
البتہ آپسے راضی ہوئے دوسرے یہ کہ مین پوچھتا ہون کہ بوقت صلیب کے

حضرت مسیح نے صلیب تینون اقنوم سے اختیار کی یا ایک یا دو نے
اسواسطے کہ شاید کہو کہ بر وقت صلیب اقنوم جدا جدا ہو گیا تہا کہ ذات خدا
کو زوال نہین ہے اسمین ہمکو گفتگو کی مجال نہین ہے تو پہر کفارہ
باطل ہوا کیونکہ یہ شعر مشہور ہے شعر ہووے قربانی کو سیند تا نذر ست
اور ہووین او سکے سب اعضا درست ٭ اور جو کہو کہ یہ ہیئت ثالثیہ ہولی تو
پہر تین دن یا چالیس دن معاذ اللہ مسیح اور روح القدس و خدا اہرمن سے اقنوم با
رہا اور جہنم مین گیا تو اس عرصہ مین خدائی کون کرتا رہا جاندار رزق ہیجد دو ہزار
کون پہنچاتا رہا پہر اگر یہ جواب دو گے کہ انتظام خدائی یا دریون کے سپرد کر دیئے گئے
تہے یہ مظلمہ اونکی گردن پر دہر گئے تہے تو یہ قابل پذیرائی کے نہین ہے
کہ آدمی کا کام خدائی نہین ہے اب اسکے بعد آپنے فقط ثبوت تثلیث کے
لیے کچہ اشارات ذہنی تراش کے بعضے غلط بعضے خیالی لا ابالی مادہ
معقولیت سے خالی بیان کیے ہین **قولہ** یعنے خدانے انسان کو ا
شکل پر بنایا مگر اوسمین کیا ہے صرف پانی کو مو روح ہر چند کہ ترکیب ا
کی چار چیز سے ہے مگر آپنے اپنے مطلب کے لیے تین ہی قرار دیئے
خیر اس سے ہمین کچہ مطلب نہین لعدہ کہتے ہو کہ انسان کو بولنا سکہلایا گ
اوسکے کلام تثلیث کی گواہی کے لیے ہر وقت اسم فعل حرف
مرکب پیدا کیے اور پہر وہ کلمہ ان کا واسطہ یہ علامت ہے اسما

کہ آدمی کا بولنا تثلیث بولتا ہے حالانکہ بولنا حیوان کا بھی مسلم ہے مگر آپنے انسان کا سے بولنا فرمایا غرضکہ اسیطرح اور بھی بہت سے تین آپنے اپنے مطلب کی قایم کیے ہین جیسا کہ موجودات ظاہری جملات نباتات حیوانات اور پھر اوہر جب اہل اسلام مین جھکے ہو تو فرماتے ہو الی قولہ کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی باوجودیکہ تثلیث کا مطلب نجانتے تھے تین کا عدد ہمیشہ مبارک سمجھا یعنے ثالث بالخیر حدیثًا ہے اور اپنی ساری شریعت مین اوسکی رعایت رکھی بلکہ اس عدد کی یہانتک پرستش کی کہ وضو مین تین بار ناک مین پانی ڈالنے کو فرمایا اور تین بار کُلّی کرنے کو کہا اور نماز بھی دن مین تین مثلاً ظہر عصر صبح اور رات مین تین مغرب عشا اور تین وتر اب آپکو رات مین تیسری نماز نہ ملی تو تین وتر ہی لگا دیے ہمارے نزدیک تیسری تراویح یا تہجد لگا دیتے تو مناسب تہا خیر جانے اوستاد خالی ہو داب بڑا دستہ کا جو چھپ گئے ہین اونمین سہو کاتب بتاتے تھے کا الجواب مشفق من بیشک واسطے ثبوت تثلیث کے آپنے بہت تین اکٹہا کر دکہلائے قابلیت کے یہی معنی ہین مگر جو اصل تین تہے کہ جنسے توالد و تناسل کل جاندار کا منحصر ہے اونکو آپنے شریک نہین کیا یہ بڑی نادانی کی ہرچند کہ وہ موضع مکروہ ہے مگر نظیرًا اوسکا ذکر کچھ موجب نقصان نہ تہا اسلیے ہم آپکی یہ تقریر سنیگا ضرور ہے یہ تین پیش کرنے گا اس لحاظ سے کہ شاید

آپ ایسے سہوا چہوٹ گئے ہوں اب دیکہو ہم کہ مدعی وحدانیت کے ہین ثبوت وحدانیت کس سلیقہ سے آپکو بتاتے ہین کچہ قابلیت نہین جتاتے ہین اہل انصاف حق پسند کے نزدیک آپ کو شرماتے ہین مگر یہہ عذر البتہ ہے کہ مثل مولوی صفدر علی جبلپوری عقل سے دور ہے یہہ نہ فرمائیگا کہ یہ تقریر رندانہ ہے جواب جاہلان باشد خموشی کا بہانہ ہے دیکہو جیسا کہ آپنے واسطے ثبوت تثلیث کے بہت تین اکٹہا کیا ہے ویسے ہی ہم بہی کتنے ایک جمع کیے دیتے ہین **اقول** دیکہو ایک سے سب نکلتا ہے مثلا عدد پہلے ۱ ۲ ۳ ۴ اسیطرح سو دو سو ہزار دو ہزار لاکہہ دو لاکہہ چار لاکہہ تا بہ کرور تک شمار ہوتا ہے اب فرمائیے اگر پہلے ایک نہ قائم کیا جاوے تو پہر حساب کسطرح سے چلے تو اب معلوم ہوا کہ ایک ہی اصل ٹہرا آپکی تثلیث غلط ہوئی دوسرے دیکہو خدا ایک اوسنے بنایا آدم ایک اونکی بی بی حوا ایک پہر سطح زمین کا ایک دیکہو آسمان دنیا یعنے چہت زمین کے ایک پہر اوسمین شمس ایک قمر ایک پہر اوسپر تخت رب العالمین ایک اوسپر کرسی ایک پہر لوح ایک قلم ایک دوات ایک اوسکا محافظ تریوں فرشتہ ایک پہر پیغمبران اولوالعزم موسے ایک داؤد ایک عیسی ایک پیغمبر آخر الزمان ایک اب کتب آسمانی توریت ایک زبور ایک انجیل ایک قرآن قوی البرہان ایک گو آپ انجیل چار بتاوین مگر مسیح پر ایک ہی

نازل ہوئی اب تو خلفاے راشدین ہین صدیقؓ ایک فاروقؓ ایک علیؓ
ایک عثمانؓ جامع القرآن ایک پھر تو اماموں ہین حسن ایک حسین ایک نقی
ایک تقی ایک مہدی آخر الزمان ایک اب چلیے کارخانہ دنیا ہین ہر اقلیم ہین
حاکم ایک حکم ایک ہر ایک جڑے شہر ایک شہر ایک اب تو صوبہ اودہ ہین چیف
کمشنر ایک جوڈیشل کمشنر ایک فینانشل کمشنر ایک پھر اونکی طرف سے
قسمت کمشنر ایک صاحب ضلع کلکٹر ایک اوسکی پیشی ہین میر منشی ایک
قلمدان ایک دوات ایک ہاتھہ ہین قلم ایک کاغذ ایک مقدمہ ایک مثل
ایک اب دیکہو انام ہین میان امین الدین انسپکٹر مدارس ضلع ایک پھر انسان
و حیوان ہین روح ایک جسم ایک پھر جسم ہین دل ایک دماغ ایک جگر ایک
پھر دیکہو قوم شریف ہین شیخ ایک سید ایک مغل ایک پٹھان ایک حتی کہ
ہم ایک تم ایک ہمارا باپ ایک تمہارا باپ ایک گستاخی معاف ابھی کوئی
کہے تمہارے تین باپ تو کتنا برا مانیے گا اب شاید آپ کہین کہ اس
ایک ہی اصول کے یہ سب فروع ہین لہذا یہہ سب ایک ہین تو یہ کہان ہو سکتا
ہے جو سنیگا وہ کہیگا کہ بیہودہ بکتا ہے اور یہہ جو آپنے فرمایا **قولہ** کہ
پیغمبر آخر الزمان نے یہی تین کا عدد بڑا مبارک سمجہا ہے یعنی ثالث بالخیر
حدیث ہی سو اسکا مطلب آپ نہین سمجہے آپ جانتے ہونگے کہ تین مین
خیر ہے سو یہ بخیر ہے ایصاحب اسکا مدعا یہہ ہے یعنی تیسرے کو خیر ہی

اب اِن سے اشارہ یہ پیدا ہوا کہ صاحب کتاب و اولوالعزم پہلے موسیٰ
آئے یہ مراد سے کے بعد حضرت عیسیٰ آئے مگر دنیا میں دین حق نے فروغ
نہ پایا تب تیسرا پیغمبر اولوالعزم صاحب زمزم یعنے پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ
وسلم تشریف شریف لائے تب تمام جہان مین دین حق پھیلا اب اس سے
یہی کنایہ پیدا ہے کہ تیسرا کو غیرتے اب فرمایئے یہ کیسی بات ہوئی تجویز
تثلیث آپکی مات ہوئی ثبوت مدعیت کے لیئے یہ قول یا حدیث ہمکو
کرامات ہوئی اسلامت لی او حدوا آلا فانت بین الاثنین ۔ اور سوا اسکے بہت سے
ایک ہم جمع کر دیسکتے ہین مگر ابھی فقط مشتے نمونہ از خروارے بیان کیا
گیا ہے اب اسکے بعد ایک فصل عیسائیون کے مذہب اور نصیحت کے
باب مین آپنے بیان کیا ہے اوس سے ہمین کچھ علاقہ نہین فقط اتنا
ہم جانتے ہین کہ جب حضرت مسیح علیہ السلام آسمان پر صعود کر گئے
تو ایک یہودی نے مثل پولوس مقدس کے یہ فعل کیا کہ اپنے تئین
خلیفہ حضرت مسیح کا قرار دیکر قوم نصرانیوں مین آیا اور ہر گروہ سے ایک
ایک رئیس جہاندیدہ سے یہ حرکت کی اور بیان کیا کہ مین کل سنکو حضرت
مسیح علیہ السلام کے پاس آسمان پر چلا جاؤنگا اور ہر ایک کو دوسرے لیئے
جداگانہ کے ایک طریقہ باطلہ یعنے چال چلن مذہبی نئی طرح کا تلقین کیا
اور کہا کہ تمکو مین نے اپنا قائم مقام کیا اور خلیفہ بنایا اب جو تمہارے

حلم سے انحراف کریگا وہ ملعون ہوگا اور خداوند عیسے مسیح اوس سے
ناراض ہوگا تم سکو اسی طریقۂ حقہ سے کے ہدایت کرنا دوسرےکو دوسری راہ و
رسم بتائے اسی طرح ۱۲ شخصونکو جو کہ اوسوقت مین اپنی قوم کے سرغنہ تہے
فہمایش کر کے آپ اوسی شب کو ایک مطہور تیزاب مین کہ ایک گوشہ مکان
مسکون مین رکہہ چہوڑا تہا پہاند پڑا اور گل کر پانی ہوگیا لوگ جو صبح کو آئے
تو معلوم ہوا کہ وہ شخص مکان مین نہین ہے تب سبکو یقین ہوا کہ بیشک
آسمان پر عروج کر گیا تب آپسمین بابت خلافت کے جہگڑا شروع ہوا آخر
کو لڑتے لڑتے بارہ فرقہ بارہ ٹوپی ہوگئے وہی آجتک قوم انگریزی چلی
آتی ہین واللہ اعلم بالصواب اور قصص الانبیا مین یون لکہا ہے **قولہ** ترجمہ
فارسیہ کہ در مدارک و انوار التنزیل آیہ فاختلف الاحزاب من بینہم در سورہ
مریم آوردہ اند کہ بعد از رفع حضرت عیسی علیہ السلام بآسمان ترسایان در باب
او اختلاف کردند آخر الامر اتفاق ایشان قرار گرفت کہ رجوع نمایند بر قول سہ
کہ عالم اہل آن زمان بودند و ایشان یعقوب و نسطور و ملکا نام داشتند یعقوب
گفت کہ عیسی خدا بود کہ بر زمین فرود آمد و باز بآسمان صعود نمود پس
تابعان او را یعقوبیہ نام نہادند و نسطور گفت کہ او ابن اللہ بود ظاہر گردانید
خدای تعالی او را آن مقدار کہ خواست بعد از ان او را بسوے خود برداشتند
پس تابعان او را نسطوریہ نام نہادند و ملکا گفت کہ ایشان دروغ می گویند

بلکہ او بندہ و آفریدہ و پیغمبر بودہ او را ذا بعان او را الکانیہ مسلقتند استہے
اقول اور مورخین مسیحیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ بعد عروج مسیح علیہ السلام
ہر ایک قصبہ اور گانون مین مختلف فرقہ مختلف نامون سے مشہور ہوگئے
مثلاً کوئی رومن کاتہلک اور کوئی کونکر بکشلت اور کوئی پرسٹبری ٹرچ اور کوئی
اینکو بالینا کوئی پاپسٹٹ کوئی کونکرسے کوئی میہودستی وغیرہ جیساکہ جلد ثالث
تاریخ ٹیلر صاحب سے مفصل واضح ہوتا ہے بلکہ سولہوین صدی مسیحی
مین مارٹین لوتھر صاحب اور کالوین وغیرہ نے اس فرقہ موجودہ پروٹسٹنٹ
کی بنیاد ڈالی ہے لہذا اب ہم نامہ تمام کرتے ہین اگر آپ جواب تحریر
فرمائینگے تو بعونہ تعالی ہم بہی قلم اوٹہائینگے جواب الجواب مین وہجیان
اڑائینگے جس سے اپنکے آقائے نامدار کے جیب سامنے
جائینگے اور حضور اقدس یہ نامہ پڑہائینگے زبان وحی ترجمان سے
مرحبا فرمائینگے مسکرائینگے وکاسادنا تابالائینگے اوسوقت
ہم بہی ہزار جان سے اوس تبسم کو ثر و سلسبیل پر نثار ہوجائینگے یہ لفظمیر
سعدی علیہ الرحمہ زبان پر لائینگے بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ اور جو آپ جواب نہ پائینگے اور
آپ سر بہ خاموشی کہائینگے بات بنائینگے یا تحریر جواب مین دم دبائینگے
تو خیر اسقدر اپنی کتاب مین جمع کر جائینگے صبر کرینگے چہاتی پر پتہر

دہریں گے بقول حضرت یوحنا لوہے کے عصا کے منتظر رہیں گے

اللہم ثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین زیادہ دو بس فقط ۔۔

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ بتاریخ ۱۳ ستمبر سنہ ۱۹۶۹ء کو رجسٹری

ہوا از نام ٹکٹ چسپان ۷ر



بعد چندے روانہ ہو جانے اور جواب نہ آنے نامہ متذکرہ بالا کے ایک خبر تحی لندن سے آئی اوسکی اطلاع مین میان عماد الدین کو یہ نامہ لکھا گیا و اسکے ملاحظہ ناظرین کتاب ہذا درج کرتے ہین ہکذا۔

ہو المستعان

مولوینا صاحب مظہر الطاف اتم مجتہد مذہب پاک مولوی ابوالکرم احمد سلمہ اللہ تعالی

بعد ما وجب کے مدعا طراز ہون کہ درین ایام فرخندہ فرجام ہرکارہ ہاے اسلام حضرت خیر الانام مقام لندن سے خبر جدید لائے کہ جناب ولیم میور صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر مغربی و شمالی نے ایک کتاب جدید بزبان عربی در باب

بطالت دین اسلام ذوالاحترام کے بڑے شدومد سے تصنیف
کی ہے عیسائیان حال کو اطلاع دی ہے ازانجملہ ایک یہہ بھی اعتراض
ہے پرازسوز وگداز ہے قولہ کہ قصہ قوم عاد برباد جو کہ مندرج قرآن مسلم
البیان واجب الاذعان ہے محض بے بنیاد ہے لڑکون کی کہانی ہے
فقط فسانہ زبانی ہے کسی تاریخ یونانی وعبرانی مین اسکا ثبوت نہین بعید از
قیاس ہے نہ اعتقاد آسمانی ہے معاذاللہ چڑیا چڑ وئے کی کہانی ہے
الخ جواب لہذا ہمکو آپ سے یہ عرض کرنی غرض ہے بڑے افسوس
کی بات ہے ہیہات ہے کہ شاید صاحب ممدوح نے
عجائب خانہ لندن کی بہی سیر نہین کی ہے سنا جاتا ہے کہ اب
جو چند شہر قوم عاد کے کہین منو ہوئے ہین اوپر ایک جماعت شاہ
فرانس اور ملکہ معظمہ دام اقبالہا کی طرف سے واسطے کہود کہاد اور ہموار
کرنے کو مقرر ہوئی ہے چنانچہ اوسمین ایک لوح پتہر کی کندہ بخط جلی پراز
زر بعبارت عبرانی برآمد ہوئی ہے اور عجائب خانہ لندن مین دہری ہے اوسمین
بالکل حال پرملال قوم عاد کا جو کہ قبل از حضرت مسیح علیہ السلام تہی تحریر ہے
قدرت رب قدیر ہے کہ بارہ سو ۸۶ برس کے بعد تصدیق قرآن شریف
ورسالت پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام لندن سے ہوئی ہے
عقل خوردہ ہین منافقان حال وستقبال کے روتی ہے منکران

رسالت بنیین آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و قرآن مجید کو بحر ضلالت میں
ڈبوتی ہے مگر اوسپر بہی ابہی تک مسیحیون کی زبانکین نہین ہوتی ہے کہ
تکذیب دین اسلام سے باز نہین آتے ہین شفق من ہم وکیل ہین نادہی سبیل
ہین اپنے آقاے نامدار کے مقدمات سے غافل نہین ہین خبر
لندن تک کی رکہتے نہیں بیہودہ نہیں بکتے ہین آپ کی طرح کان مین
تیل ڈال کے نہین بیٹہتے ہین کہ فقط سوال ہی کرنے پر کمر باندہے
ہو جواب مین بیٹا بیرتے ہو خدا نخواستہ کسی بزرگ کی بددعا کا ثمرہ تو
نہین ہے جیسا کہ شاہ بوعلی قلندر رحمہ اللہ کے بددعا کی خبر ہے مگر ہان
بقول شخصے خورزدنی بیار فوطہ بچشم یہ بات اور ہے فقط

الراقم نعمان خان وکیل سرکار اہل سنت منیب آخر الزمان
محمد ﷺ و آلہ وصحبہ اجمعین نعمہ
صحبہ ربیع الثانی ۱۲۸۲ ہجری
بتاریخ ۲ شوال



پھر اسکے بعد یہ نامہ لکھا گیا واسطے ملاحظہ ناظرین کے
درج کتاب کرتے ہین کتاب ہذا کو دو معنی سے بھرتے
ہین ہکذا۔

نامہ ضروری بجواب
کتاب نغمۂ طنبوری

زاد الفقر واقعہ الیتیم بشپ کوکھ صاحب میان عماد الدین

مولوی صاحب مشفق شفیق مصنف کتاب نغمۂ طنبوری میان عماد الدین
بعد ماوجب کے کاشف مدعا ہون کہ ایک کتاب مسمی بہ نغمۂ طنبوری
ادہوری جوکہ آپنے بنوانے دی پوری ادہوری ہے
چھپوائی گو کہ امید آپکی نہ برآئی ہمنے پادری ٹھاکر صاحب
سے پائی لہذا اب ہم جواب دیتے ہین آپکے سوالونکو
جواب اپنے ذمہ لیتے ہین اسواسطے کہ وکیل ہین ہادی سبیل

ہین مشفق من اول عذر یہ ہے کہ مجتہدان دین مبین و مستمعان سنن حضرت افضل المرسلین معابازی اور پہیلی فہمی سے علاقہ نہین رکہتے اون لوگون کو تو تلقین علم دین سے فرصت نہین دوسرے یہ کہ جواب خط اول مولوی صاحب موصوف سے صاف ظاہر ہے کہ بسبب علالت مزاج اور عوائق جسمانی جیساکہ مولوی صاحب نے اپنے خط مین آپ کو لکہا نوبت جواب کی نہ پہونچی تیسرے یہ کہ علماء اسلام ذوی الکرام انکشاف معما کے واسطے نہین ہین بلکہ ثبوت حقیت دین کے واسطے مامور ہین بغض و حسد سے دور ہین پس باین وجہ جناب اجتہاد مآب نے اپنے ایک شاگرد سے جواب لکہنے کی اجازت دی کہ تم جواب اسکا لکہکے بہیجدو اور بسبب علالت کے وہ جواب تمام و کمال ملاحظہ حضور مین نہ آئے تہے کہ مرسل ہوگئے لہذا اگر اسمین کوئی غلطی حسب زعم باطل آپکے واقع ہوئی تو وہ جائے الزام مجتہد صاحب نہین ہوسکتی اور بالفرض محال گمان آپکا صحیح تو بہی آپکی نسبت ناظرین منصفین الزام اس سے بہی بڑہکے دینگے وہ یہ ہے کہ اگر آپنے جوابات سوالات نہ بہیجے تہے اور اونکا جواب بہی جناب ممدوح کی طرف سے آیا تہا اور وہ بہی اونکی تہی تاہم آپ کو لازم تہا کہ بذریعہ تحریر ثانی کے اونسے تصدیق کرا لیتے کہ یہ جواب جو آپکے شاگرد صاحب نے

لکھے ہین یہ آپکے نزدیک از سرتا پا صحیح ہین یا نہین تو مین جواب لکھکے بھیجدون یا بعد جواب لکھکے بھیجدیتے بلکہ جواب الجواب کا انتظار کر لیتے جب جواب الجواب بھی آجاتا تب اگر آپ نغمۂ طنبوری بجاتی تو البتہ مناسب تھا جو سنتا وہ کہتا کہ مدعی سچا ہے یا مدعا علیہ مگر آپنے بلحاظ اسکے کہ جواب الجواب مین بالکل قلعی کہل جائیگی تقدم بالحفظ کو کام فرمایا کہ سر دست تو مشن مین رسوخ پیدا کر لیجیے داد قابلیت کی دے لیجیے کل کی کل کے ہاتھ ہے اگر یہی زمانہ ہے تو یا دریان اہل ولایت کا ساتھ ہے وہ لوگ اسقدر مطلب کو ہمارے کیا سمجھینگے سرقت تو مقدمہ تہا بقول مشہور چور کا بہائی گنٹہ کٹا اب آپکے جواب دیتا ہون اول یہہ کہ آپ اپنے خط مین جسمین کہ جواب کا جواب دیتے ہوے لکھتے ہو قولہ کہ اول مین بسم سے والاختتام تک بطور دیباچہ کے جو لکھا گیا اسکے کچہ ضرورت نہ تہی جوبات سوال سے خارج ہے اوسکے لکھنے سے کیا فایدہ حالانکہ اوسمین سے بعض مضمون خدای تعالی کی نسبت اور بعض آنحضرت کی نسبت ثبوت طلب ہین اسکے بعد مولوی ابو الحسن صاحب کی شکایت لکہہ کے لکھتے ہوالی قولہ کہ مولوی صاحب کی نظر اس آیہ قرآنی پر نہ رہی یعنی اہل کتاب سے بطریق احسن بات کرنا چاہیے یہہ انہون نے بطور اقبح بات شروع کی مگر مین ایسا کبہو نہ لکھونگا اور سوال کا

نمبر ہناکے جواب لکھونگا کہ طوالت کا امر نہو الغرض جواب ہستق من یہ کل عبارات آپ کی آپہی پر منقلب ہوتی ہے یعنے پہلا فقرہ آپکا کہ بسم سے والا مقام تک یعنے مضمون اللہ تعالےٰ اور یعنے آنحضرت کی نسبت ثبوت طلب ہین سو یاد کر لیجیے کہ ہمنے ان دونون باتون کا ثبوت آپکو اپنے نامہ ثالث مسمی بہ تنبیہ الملحدین مین دیدیا ہے کہ جسکے جواب سے آپ عاجز ہوگئے ہین روے نامبارک کو شک ندامت سے دہوے گئے ہین اور دوسرا فقرہ کہ مولوی صاحب نے قرآن شریف کی آیہ کو نہ دیکھا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اہل کتاب سے بطریق احسن بات کرنا چاہیے پر انہون نے بطریق اقبح بات شروع کی اسکا جواب یہ ہے کہ جواب ترکی بترکی ہوتا ہے خیال کیجیے کہ آپکے منصرم بنا کتاب نغمہ طنبوری ادہوری مسمی دیال سنگہ صاحب نے دیباچہ مین پہلے لکہا ہے کام وہ کیجیے کہ دشمن بہی رہنا مند رہے منہ پر اچہا نہ کہہ تو کہمگا دل مین اور پہر جب اختتام کتاب پر آئے تو نے گل کہائے طعن آمیز کلمات زبان پر لائے یعنے صفحہ ۱۰۲ مین اسی ... گویا کمشنر صاحب ہو گئے مقدمہ مذہبی کو مقدمہ عدالت قرار دیا مستغیث بن کے فرار کیا یعنے فرماتے ہین قولہ کہ اس مباحثہ مین غلبہ مولوی صاحب کو رہا بجانب حق یعنی مولوی عماد الدین صاحب نے

پہلے خط مین چار شرطین لکہی تہین او ستین وکا مجتہد صاحب نے جواب
دیا اور دو کو طاق نسیان پر رکہہ دیا اور سوال نمبر ۱۱ و ۱۳ مین مجتہد صاحب
کی ساری بوجہی عیان ہے اسی طرح بہت کچہ لکہہ کے صفحہ ۱۱۴ مین فرماتے
ہین الی قولہ کہ اگر مجتہد صاحب کوئی اڑہائی اینٹ اور او سارتے تو باقی
ماندہ قلعی کہل جاتی لہذا اب مجتہد صاحب سے پوچہنا چاہیے کہ وہ دلنشین زبانی
کہان ہین غرضکہ آخری فقرہ یہ ہے قولہ کہ وہ حضرت چونکہ لکہنؤ کے رہنے
والے ہین مثل مشہور ہے ایک تو کڑوا کریلا دوسرے نیم چڑہا جواب
مین پوچہتا ہون کہ انصاف سے کہیے کہ مباحثہ آپسے اور جناب مجتہد صاحب
سے تہا یہ صاحب شخص ثالث کیا مجاز تہے کہ ایک عالم نامور کے
شان مین ایسے کلمات بیہودہ زبان پر لاتے انجیل کی پابندی بہی
نکی جیسا کہ حضرت مسیح فرماتے ہین اپنے حواریون کو قولہ کہ جو کوئی تیری
داہنے گال پر طمانچہ مارے تو تو بایان گال بہی پہیر دے الخ لہذا آپ
ہماری طرف سے اونسے کہہ دیجیگا کہ آپ کیون غیر کی بہٹی مین پانون
دیتے ہین بگلے انڈے سیتے ہین آپنے سنا نہین کسی نے
تیتر کا انڈا مرغی کے تلے رکہہ دیا تہا اوس سے جو بچہ نکلا تو نہ باپ
کی بولی بولتا تہا نہ بیلون بیلون نہ مرغی کے کلکڑون کون بلکہ اپنے
عقد سے کہولتا تہا یعنی کہتا تہا سبحان تیری قدرت اور یہ فقرہ چوا او نہون

فرمایا قولہ کہ وہ حضرت لکھنؤ کے رہنے والے ہین ایک نوکر دو اگر ملیا
دو سے نیم جز با الخ اسکا جواب یہہ ہے کہ یہہ مثل درست نہ ہوئی
اسواسطیکہ لکھنؤ کی نسبت عام بات ہے اور اگلا انکا قول چلا آتا ہے شعر
سے کمانان کجو اوتیر ستو جوانان شایستہ لکھنؤ مگر بان پنجاب کی نسبت
اہل فارس فرماتے ہین اب ہم آپکو جتاتے ہین یہہ شعر شعر گر
مسلمان ہمہ یک آبی اند ؞ وای بران قوم کہ پنجابی اند ؞ لب ا باب النہی
کہیگا کہ مطبع آفتاب پنج آبکو خاک نہین نہ ملا سیئے تا بلیت نہ جتایئے
اورانسے پوچھیے کہ آفتاب پنج آب جو آپنے اس مطبع کا نام رکھا
یہہ موزون کہان ہے اسلیے کہ آفتاب زمین سے تعلق کہان
رکھتا ہے اگر کرمک شب تاب آپ اس مطبع کا نام رکھتے تو البتہ
بجا تہا اسواسطیکہ وہ ایک کرم ہے جو زمین سے پیدا ہوتا ہے
جیسے ہماری زبان اردو مین جگنو کہتے ہین اور دکہنی زبان مین ہیٹا کہنا
اب مشتی نمونہ از خروارے ہین آپکے جواب الجواب مین چند باتین لطور
جواب کے عرض کرتا ہون کہ دروغ گورا حافظہ نباشد یہہ مثل آپ ہی
کے نسبت اصل ہوئی کیا معنے کہ پہلے آپ ہی نے مجتہد صاحب
کو لکہا ہے قولہ کہ حدیث سے ہمارے مطلب کی ثبوت یار نہین
دلیل نہ لائیگا فقط قرآن سے ثبوت بتائیگا اور پہر (۲) سوال کے

سورۂ بنی اسرائیل کے ۹ رکوع مین سے یہہ آیہ پیش کرکے کہتے ہو یعنی
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا ۔ مین اسکے بعد تفسیر بیضاوی کی نظیر
لاکے کہتے ہو کہ مقام محمود عام ہے ہر مقام کو جسمین عزت ہو اور مکہ
سے مدینہ جاکر حضرت کو عزت ملی مگر ابوہریرہؓ کی حدیث کی نسبت قرآنی قرینہ
چھوڑ کے شفاعت کے مقام مین یہہ مطلق کس دلیل سے خاص کیا
جاتا ہے الخ **جواب** مین پوچھتا ہون کہ بھلا یہہ کون عقلمندی ہے
کہ پہلے آپ ہی نے ممانعت کیا کہ حدیث سے دلیل نہ لائے جاوے
اور پہر یہان اپنے مطلب کے فروغ کے لیے قرآن اور حدیث
کو ملاکے اعتراض کیا مشفق من عام بات ہے کہ جس بات کی پہلی ممانعت
کرے اور پہر اوسی بات کو اپنے مطلب پر دلیل لاوے یہہ کونسی منطق کا
قاعدہ ہے اس سے کیا فائدہ ہے اور تفسیر بیضاوی کا مطلب
یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقام محمود ملا یعنی مقام شفاعت
کہ جسکو مقام محمود کہتے ہین ملا یہہ مقام کسی نبی کو نہین ملا تہا اسمین آپ ہی تمام
کیے گئے جیسا کہ ظاہر ہے کہ کل انبیا حشر مین نفسی نفسی کہتے ہوے حضور
آوینگے اور جناب خاتم نبوت امتی امتی کہتے ہوے تشریف لاوینگے
دیکہو مواہب لدنیہ مین لکہا ہے قولہ لیتہ مفسرین کا اسپر اتفاق ہے
کہ کلمہ عسیٰ کا جناب باری کی طرف سے وجوب ہوا کرتا ہے اسواسطے

کہ کلمہ عسے دال ہے اجماع پر اور محال ہے کہ جناب باری تعالے کسیکو طمع دے اور امیدوار فرماوے اور پھر محروم رکھے پس یقین ہوا کہ اللہ جل شانہ بالضرور ہمارے سرکار ابد قرار کو مقام محمود مرحمت فرماویگا اور واحدی نے کہا ہے کہ مفسرین نے اجماع کیا ہے اس بات پر کہ مقام محمود مقام شفاعت کا نام ہے اور محمود اسواسطے کہتے ہین کہ جب ایسے اضطرار کی حالت مین یعنے حشر مین اولین اور آخرین سب بیقرار ہو نگے اور سب انبیا علیہم السلام جواب دیدینگے اسوقت ہمارے حضور شفاعت کرینگے اور عزت ظاہری سے جو آپ مراد لیتے ہین کہ مکہ سے مدینہ مین عزت حاصل ہوئی سو یہہ خیال خام ہے دنیا کی عزت سے یہان عزت نہین مراد ہے جیساکہ ولیم میور صاحب اپنی تاریخ کلیسیا کے صفحہ ۲ مین سلکھتے ہین قولہ کہ یوحنا کی مان نے مسیح سے یہہ درخواست کی تھی کہ میرے دونو بیٹے سب کچھ چھوڑ کے تیرے پیچھے ہو لیے ہین کیا ملیگا انتہی یعنے حضرت مسیح نے جو فرمایا تھا کہ بادشاہت ملیگی تو بادشاہت سے وہ لوگ بادشاہت دنیوی سمجھے تھے نہ اخروی پس چونکہ آپ انہین حواریون کے مقلد ہوے ہین ایسا ہی کچھ مفسرین قرآن کا بھی مطلب سمجھے ہو سو یہہ محض غلط ہے ہماری سرکار ابد قرار نے دولت وحشمت دنیوی کو کحبس العین بتایا ہے الدنیا جیفۃ وطالبہا کلاب

فرمایا ہے پس اسی قرینہ کو آپ اپنے کل تجویز پر لگا لیجیے گا اب چھٹے سوال کے جواب کا جواب یعنی آپ فرماتے ہیں قولہ کہ (۶) سوال کا جواب بھی تسلی بخش نہیں ہے بلکہ نادرست ہے قرآنی قرینہ کی بابت جو میں نے عرض کیا تھا اوسکا جواب آپنے یہ دیا کہ نظم قرآنی چونکہ عثمان کی نظم ہے اسلیے قابل اعتبار کے نہیں ہے اس آپکے بیان سے سارا قرآن غیر معتبر ہو گیا کیونکہ جب اوسکے نظم نظم الٰہی نہیں ہے بلکہ عثمان نے اپنی مرضی کے موافق اون آیتوں کو جدا اوس سے جوڑا ہے تو اس صورت میں وہ ساری کتاب بگڑ گئی اب اوسکے کسی قرینہ کا اعتبار نرہا اوسکا سیاق کلام درست نہیں ہے اب اوس سے مسائل اخذ کرنے درست نہ ہے مگر میں آپ کی اس تحریر پر کہ نظم قرآنی نظم عثمانی ہے اعتراض نہیں کرتا بلکہ قبول کرتا ہوں کیونکہ یہ سچ بات ہے اور ضرور قرآن کی نفی ربط عبارت آپکے قول کی مؤید ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ اگر کوئی سنی مسلمان آپ سے پوچھے کہ جب عثمان خلیفہ ہو گئے تھے اور حضرت علی بادشاہ ہو گئے تھے تو انہوں نے قرآن کی نظم کو بھی درست کیوں نہ کیا لہذا یا تو وہ اس نظم عثمانی قرآنی کو صحیح جانتے ہونگے یا وہ بھی عثمان کے گناہ میں شریک ہوئے مجھے نہیں معلوم کہ شیعہ لوگ اسکا کیا جواب دینگے الخ جواب واہ کیا خوب الزام آپنے جناب

محبتہ صاحب کو دیا ہے یا دریان حال کو خوش کیا ہو الیصاحب اول تو شاگرد
کی خطا اوستاد کی خطا نہین تصور کیجاتی ہے بس اسی مقام پر یہہ بات
یاد آتی ہے آپنے سنا نہین کہ زنجیر آہنی کو دیک نہین کہاتی ہے
دیکہو یہہ تجویز آپ کی آپہی پر منقلب ہوئی جاتی ہے یاد کیجیے کہ آپنے
مباحثۂ اتفاقی جو کہ مقام امرتسر بین حافظ ولی احمد صاحب سے اور آپسے
ہوا تہا اور پہر اوسے آپہی نے چہپوایا ہے ہمنے پادری ٹنک صاحب
سے پایا ہے اوسمین آپنے بزبان خود عندالرو بکاری مجمع عام مین
مولویصاحب موصوف سے فرمایا ہے قولہ کہ یہ انجیل مسیح پر نازل
ہوئی آپکا فرض ہے ہمارا تو یہہ قول ہے کہ جنپر نازل ہوئی اونہین ہینے
قلمبند ہی کیا ہے یعنے حواریون پر نازل ہوئی اور انہین نے قلمبند
ہی کیا ہے الخ اب فرمائیے کہ اس آپکے بیان سے ساری
انجیل جعلی ہوگئی صفحۂ صداقت سے دہوگئی اوسکا کوئی قرینہ اور سیاق
کلام درست نہ رہا مگر مین اس آپکے بیان پر معترض نہین ہوتا بلکہ قبول
کرتا ہون کہ ضرور اوسکی عبارت نے ربط سرا سر خبط آپکے کلام بد انجام کی
مؤید ہے مگر مشکل یہہ ہے کہ اگر کوئی روشن کا تہلک عیسائی تمہارا
بہائی تمسے پوچہے کہ جب اول حواری حضرت متی مرگئے تہے اور
دوسرے مرقس یا لوقا دونکے قائم مقام ہوے منادی کرنے گئے

ہوئی آخرت پر قادم وہرنے لگے تو انہون نے وہ نسخۂ انجیل اصلی جو کہ
حضرت مسیح کو بارگاہ باری سے ملی تھی حاصل کرکے کیون رواج نہ دیا
مسلمانون کو ہیر پہیر ہنسایا آپ کو بدنام کیا لہذا یا تو اس انجیل جعلی کو وہ صحیح
جانتے ہونگے یا وہ ہی بقول آپکے اونکے گناہ مین شریک ہوے
یا نائب عز ازیل ٹھیک ٹھاک ہوے سجھے نہین معلوم اسکا جواب آپ
کیا دینگے یا تکذیب انجیل مروجہ مان لینگے حضرت من گفتگو متقدمین کے
قول پر ہوتی ہے متاخرین کے قول پر نہین ہوتی ہے دیکھو جب
اول عملداری انگریزی یہان ہوئی تو سمسن صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب لکہنؤ
نے اسی باب خاص مین ایک استفتا باین مضمون کہ یہی قرآن ہے
جسکو تمسک کیا ائمۂ اطہار نے اور اہلبیت جناب سید الابرار نے یا وہ
کوئی اور قرآن ہے لکھہ کے جناب غفران مآب مولوی سید محمد صاحب
مجتہد العصر لکہنؤ سلطان العلماء والد ماجد مولوی سید علی محمد صاحب دام
برکاتہ سے پوچھا تہا اور مولوی صاحب نے یہی تحریر فرمایا ہی قولہ
کہ بلاشک یہ وہی قرآن ہے جو کہ اللہ تعالے نے اپنے حبیب کو وحی
دیا تہا الخ چنانچہ کتاب طعن اللسان من جمع القرآن مین موجود ہے
دیکھ لیجیے علماء سعادت شعار کو الزام نہ دیجیے اور قدماے علماے
حضرات شیعہ امامیہ کا یہی قول چلا آتا ہے گو جمیع کتب حدیث میسوط

معلوم ہین انداوا سطے اطمینان خاطر عناد ناثر آپکی ہم پہلے بہی لکہہ چکے ہین
مکرر اب پہر کر رلکہے دیتے ہین کہ شاید آپ سہو کر گئے ہون اسلیئے
کہ دروغگو کو حافظہ نہین ہوتا **قول** اول محمد بن حسن حر عاملی جو کہ بڑے
محدث فرقہ امامیہ حضرات اثنا عشریہ کے گذرے ہین انہون نے
ایک رسالہ اپنے بعض معصر کی رد مین لکہا ہے اوسمین لکہتے ہین
قولہ ہر کسیکہ تتبع اخبار و تفحص تواریخ و آثار نمودہ بعلم الیقینی میداند کہ قرآن
بغایت اعلی درجہ تواتر بودہ و آلاف صحابہ حفظ و نقل میکردند آنرا و در
عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجموع و مؤلف بود الخ پہر **قول** دوم
صاحب مصائب النواصب نے لکہا ہے **قولہ** یعنی جو لوگ کہ نسبت
کرتے مین ہماری طرف کہ شیعہ کہتے ہین قرآن مین کچہ تغیر ہوا سو یہ قول
جمہور امامیہ کا نہین اسکے قایل گروہ قلیل ہین جنکا اعتبار نہین الخ اب
فرمایئے جبکہ یہ شکل ہے تو متقدمین کا قول حجت سمجہا جاویگا یا متاخرین کا
اور پہر جیسا کہ مجتہد صاحب نے خود اپنے خط مین عذر معقول تحریر
فرمایا ہے کہ بسبب علالت مزاج کے مین نے اپنے ایک
شاگرد سے جواب لکہوایا گو کہ وہ بہی ذی علم تہے مگر علم مناظرہ اور رد
اور علم عربی داتی اور سب مقدمات کی صحت و غلط سے پوچہنا چاہیے
تہ علما سے مثلا ابہی آپ سے کوئی پوچہے کہ آپ بڑے مباحث تہے

اور عالم ہین تو فرمایئے کہ تبدیل تلون سے کیونکر نکلتا ہے تو آپ کیا
بنا سکین ہنسے گے بلکہ ہنسین گے پس مناسب ہی کہ پہلے اپنے اصول کو درست
کر لیجیے تب فروعات مین قدم دیجیے دیکھو پادری تیامیس ڈلی صاحب
کی کتاب جو کہ بڑے عالم علماء روم مین کا تہلک سکے ہین اور طامس انگلسن نے
اوسکی انگریزی سے اردو مین ترجمہ کیا ہے اور مقام لشکر گوالیار مین ۱۸۵۱ء
مین چھپوایا ہے اور مرأت الصدق نام رکھا ہے آپکی انجیل مروجہ کی نسبت
تحریر فرماتے ہین پوست کندہ آپکو اب ہم بتاتے ہین مگر آپ وہ باجیا
ہین کہ اب بھی نہین شرماتے ہین قولہ صفحہ ۱۴۶ انگریز کا تولیکہ ظاہر کرتے ہین
کہ کتاب مقدسہ کو جیسا کہ ہر ایک شخص اپنے فہمید سے سمجھتا ہے ایمان کا
کافی قاعدہ نہین ہے اسلیے انسان کو خدا کی بادشاہت مین نہین پہونچا
سکتے ہین ۔ اور یہہ کہ کتاب مقدس کافی قاعدہ نہین ہے یہ عقل سلیم باسانی
دکھلا سکتی ہے کیونکہ انسان اپنا ایمان اپنی سمجھ کے موافق کتب مقدسہ
پر اگر منحصر رکھے تو ضرور ہے کہ وہ چہہ چیزون مین کلیۃً جمعی اور دریافت
حاصل کرے اول یہہ کہ بالضرور معلوم کرے کہ کتاب جو وہ اپنے ہاتھ مین
رکھتا ہے دراصل کتاب مقدس صحیح ہے یا نہین دوم یہہ کہ اوسکے
پاس سالم کتاب ہے کہ نہین سوم یہہ کہ کتاب مقدس الہامی اور خدا کے
ارشاد سے ہے چہارم یہہ کہ کسی نے کتاب مقدس مین غلطیان درج

کی ہون تجمیہ کردہ وادست نہ ہوسکتا ہو ششتم یہ کہ سب چیزین جو نجات
کے واسطے کافی ہون پہلے یہ کہ بالضرور معلوم کرے کہ کتاب جو وہ
اپنے ہاتہ مین رکہتا ہے واصل کتاب مقدس صحیح ہے اچہا کوئی پروٹسٹنٹ
اپنی خاص راے وتمیز سے کہہ نہین سکتا کیونکہ کتاب مقدس فقط ایک کتاب
ہے مردہ حرفون سے بہت ہی ہوئی اور اپنے حق مین گواہی
نہین دے سکتے سواے اسکے عالم فاضل سب جانتے ہین کہ اورشلیم
کی ہیکل اور شہر کے ساتہ وہ کتاب مقدس جو موسے اور قدیم پیغمبرون
کے ہاتہ کے جو لکہے ہوئے تہے نبوقدنضر کے عہد مین اسیرین
کی چڑہائی مین تاخت وتاراج ہو گئین اور اگرچہ اوسکی نقل مطابق اصل اعزرا نبی
نے بہم پہنچو کیا تہا مگر یہ نقل بہی انطیاکس کے ظلمون کے
وقت مین لٹ گئین پس ایک شخص اپنی خاص راے وتمیز سے نہین
کہہ سکتا ہے کہ کتاب جو اوسکی پاس ہے صحیح اور اصلی ہے کہ نہین دوسرے
یہ کہ جس وقت کسی پروٹسٹنٹ کے پاس کتاب مقدس ہوتی ہے وہ
خواہ مخواہ یقین کرتا ہے کہ اوسکے پاس کتاب ممدوح پوری ہے
کیونکہ جو کوئی حصہ اوسکا گم ہے تو بیشک اوسکے پاس ایک جزو ہے
اور کلام الہی کا کل نہین ہے اب مین یہ دستیون کو دکھلا سکتا ہون
کہ کتاب مقدس مین بہت حصے گم ہین کیونکہ ایک عالم ثابت کرتا ہے

الہم سے کم نہیں کتابین جابد مقدس کی کہوئی گیئی ہین اگر تمہین میری بات
مین کچہ شک ہو تو اپنی کتاب مقدس مفصلۂ ذیل کے صحیفون اور متنون
مین دیکہو اور ڈہونڈہو گنتی کی کتاب باب ۲۱ - آیہ ۱۴ قولہ یعنے یہ خداوند
کے جنگ کی کتاب مین لکہا ہے الخ یہ کتاب کہان ہے پہر جوشوا اسکا باب
۱۰ آیہ ۱۳ قولہ یعنے کیا یہ جاشار کی کتاب مین نہین لکہا ہے الخ یہ کتاب
بہی کہوئی گئی پہر دیکہو پہلی کتاب سموئیل کے باب ۱۰ آیہ ۲۵ قولہ یعنے سموئیل
کی بادشاہت کا طور اور قاعدہ قوم سے کہا اور کتاب مین لکہہ کے رکہا
الخ یہ کتاب بہی بین کہان ہے پہر پہلے سلاطین کی کتاب باب ۴ آیہ
۳۲ قولہ یعنے سلیمان نے تین ہزار تمثیلین بنائین اور اوسکے مزامیر ایک
ہزار تہے الخ بس یہ مزامیر کدہر گئے اقول اسطرح بہین کتابین معہ آیہ و باب کے
یاد رہیا حب فشانا ہی کر کے لکہتے ہین قولہ اور بہی بہت کام ہین جو عیسیٰ
مسیح نے کیے اگر وہ جدا جدا قلمبند ہوتے تو مین گمان کرتا ہون کہ کتابین
جو لکہی جاتین تو دنیا مین نہ سماتین الخ پہر انجیل یوحنا کا باب ۲۱ آیہ ۲۵ قولہ
وے کشٹن ترافین کی بابت اپنی تحریر مین لکہتا ہے الی قولہ کہ یہودیون نے
تورات مین سے بہت کتابین غائب کردین تاکہ انجیل مقدس مطابق ا وسکے
معلوم نہو بس پروٹسٹنٹون کے پاس کتاب مقدس پوری نہین ہے
بلکہ کلام ربانی کا ایک چوتہا حصہ ہے سٹر ٹر دایٹن ایک پروٹسٹنٹ فاضل نے

کینسل کے لارڈ نے لوگون کو لکہا ہے اور نئی ترجمہ کی درخواست کی ہے
چنانچہ وہ کہتا ہے کہ انجیل مقدس کا ترجمہ جو کہ اب انگلینڈ مین ہے غلطیوں
سے بہرا ہے الخ غرضکہ اور بہت باتین ہین اگر مین سب لکہون تو یہ نامہ ایک ضخیم
کتاب ہو جاوے لیقین ہے کہ آپ کے کتب خانہ مین نہ ہوا و سنے تو
پہر فرمائیے کہ آپ جو بطالت قرآن و اسلام مین گفتگو کرتے ہو یہ کون
دانائی سے فضیلت پناہی ہے ہر چند کہ آپ کا سمند قلم لبطالت اسلام
مین نہایت عرق ریز ہو خاک بیز ہے مگر ہمارا بہی تلم آپ کی نسبت وہ روان
اور تیز ہے کہ آپ کو بہی اوس سے گریز ہے بقولہ کہیلے پر کہیرا بہی تدبیر ہے
اور قرآن کے باب مین آپ ہی انصاف کیجیے کہ آپکا عالم بے بدل مسٹر ہاجلو
نیورٹ صاحب باشندہ لنڈن نے جواب کتاب مظاہر الحق بروایت معتبر
و صحت مطلق درباب بریت تہمت بیہودہ لغاری لکہی ہے اوسکے صفحہ
۱۰ مین لکہتا ہے قولہ منجملہ اور فضائل و مناقب قرآن کی جسمین اوسے
فخر و مباہات اکرنے سجا ہین دو فضیلتین سب بڑی ہین ایک فضیلت تو یہ
ہے کہ اوس تمام مین حق تعالیٰ کا ذکر بڑی عزت و احترام اور بڑی عظمت
اور ہیبت کے ساتہ ہے اور کسی جگہہ پر اوسکے ذات پاک کی طرف عیوب
اور شہوات انسانی نہیں منسوب کیے ہین اور دوسرا شرف یہ ہے کہ جملہ
خیالات باطلہ اور الفاظ کریہہ اور خیالات لغو اور حکایات بیہودہ سے

منزہ ہے لیکن افسوس یہہ ہے کہ کتب یہود یان ان عیوب صریحہ سے او مناقص سے ملو ہین واقع ہین قرآن ان عیوب واضحہ سے ایسا مبرا ہے کہ ابتدا سے انتہا تک پڑہیو کہین کسی امر رکیک اور بیجا کا شائبہ بہی نہ پائیے گا الخ اقول دیکہو جب مدعی خود ابطال دعو کا اقبال کرے تو ڈگری کسکے حق مین ہونا چاہیے اسکا تو جواب ہمین بتائیے پادریان واقع امرتسر کا مال البۃ فریبی سے نہ کہلیے مشفق من بڑے افسوس کی جا ہے تعجب آمیز ماجرا ہے کہ آپ سا عالم الطمع و نیا دنی ادہر جاوے اور ادہر سے اتنا بڑا محقق عالم عیسائی ادہر آوے اگلون نے سچ کہا ہے ؎ حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از روم ٭ ز خاک مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبیست ٭ اسیطرح پانچوین سوال کا جواب جو دیا ہو محض واہیات ہے ہکذا قولہ پانچوین سوال کا جواب یہہ ملا کہ قرآن مین کوئی آیہ اس مضمون کے نہین ہے کہ جسمین حضرت نے فرمایا ہو کہ مین شفاعت گنا ہگاران کرا ونگا لیکن حدیث مین اور اجماع سے ثابت ہے یہہ جواب آپکا نہایت درست ہے بیشک قرآن مین کوئی آیہ ایسی نہین ہے اور یہہ بہی سچ ہے کہ احادیث اور اجماعات سے اسکا ثبوت دیا جاتا ہے پس جبکہ ضرورت شفاعت اور تخصیص شفیع قرآن کے برخلاف حدیث و اجماعات سے ثابت ہے تو کس طرح ہو سکتا ہے

اگر کوئی عقلمند اس ساری بنیاد کو حدیثون اور اجماعات کی تراشے ہوئے
پر قبول کرے گا ایمان تو قرآن پر لادے گا اور عقائد حدیثون اور
اجماعات کی تراشی ہوے پر رکہیگا الخ جواب دیکہیے اسمین کتنا
ایرپہیر آپنے کیا ہے جواب دمنا ہ کو کیا خوب الزام دیا ہے یعنے
قرآن مین کوئی آیہ اس قسم کی نہین ہے کہ جسمین آنحضرت نے
فرمایا ہو کہ مین شفاعت گناہگاران کرونگا ایصاحب مین پوچھتا ہون
کہ قرآن شریف معاذ اللہ کیا آنحضرت کی حدیث ہے کہ اوسمین آنحضرت
فرمادیتے کہ مین شفاعت گناہگاران کرونگا جیسا کہ بموجب معقولہ آپکے
کہ انجیل حواریون پر نازل ہوئی ہے اور انہین نے قلمبند ہی کیا ہے
جناب من قرآن خاص اللہ جل شانہ کا کلام ہے اوس سے ہم لوگ
یہ مسئلہ شفاعت سید المرسلین اخذ کرتے ہین کہ اللہ تعالے جل شانہ آیت
الکرسی مین جانب جناب رسالت یون ارشاد فرماتا ہے یشفع عندہ
الا باذنہ پس ثابت ہوا کہ آپ کو مقام شفاعت کبراہی عنایت ہوا ہے
اب آپکو چاہیے کہ اسیطرح شفیع ہونا کسی اور انبیاء ماسبق کا کتاب اللہ
سے ثابت کیجیے مگر آپ اس مقام پر ضرور یہہ عذر کرینگے کہ یہہ
حکم عام ہے یعنے جسکو خدا حکم کریگا وہ شفاعت کرسکتا ہے کچہ
خصوصیت ہمارے حضور اقدس کی نہین لہذا ہمکو مناسب معلوم ہوا

کہ خاص جناب شفاعت تامہ کہ جو کہ جناب باری کی طرف سے ہماری سرکار
ابد قرار پر ساد رہوا ہے پیش کرین وہ یہہ ہے پارہ والمحصنات سورۂ نسا
رکوع دہ مین اللہ جل شانہ فرماتا ہے ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک فاستغفروا اللہ
واستغفر لہم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما۔ ترجمہ اور اگر اون لوگون نے جسوقت اپنا
برا کیا تہا آتے تیرے پاس پہر اللہ سے بخشواتی اور رسول اونکو بخشواتا
اللہ کو پاتے معاف کرنیوالا مہربان الخ اب فرمایئے اسمین تو اجازت تامہ
ہمارے حضور اقدس کو اپنی حیات مین دنیا ہی مین حاصل ہوگئی چہ جا کہ آخرت
مین سبحان اللہ آپکے شجر عداوت نے دوستی کا پہل دیا کہ جو باتین عوام
نہ جانتے تہی وہ بہی آپکے سوالون سے ہویدا ہوگئین کسی نے سچ کہا
ہے سنہ دشمن دانا کو بہائی جانئے۔ یار نادان کا نہ کہنا مانئے +
اب یہ فقرہ آپکا کہ ایمان تو قرآن پر لائے اور عقائد حاشیون اور اجماعات
کے تراشتے ہوئے پر رکہے الخ یہ بات آپکی علمیت اور قابلیت کو بالکل لغو
کرتی ہے اسلیے کہ قدماے عیسائیہ نے یہ عقیدہ تراشا ہے کہ مسیح ہمارے
گناہونکا کفارہ ہوا اور سبکے بدلے گناہون کی سزا آپ پائے اور سولی
پر چڑہا اور مدفون ہوا اور جہنم مین گیا الخ اب کہیے مین استفسار کرتا ہون کہ بہلا
ایک ایک گناہ کے سرزد ہونے سے کل انبیاء علیہم السلام تو قابل شفاعت
کے نرہے تو پہر حضرت مسیح علیہ السلام باوصف اوٹہانے تمام عالم کے

گناہون اور معاذ اللہ ملعون ہونے اور جہنم مین جانے اور سزا پانے کی
کیونکر اور کس دلیل سے شفیع گناہگاران ٹھہرائے گئے حالانکہ اونکے
واسطے کوئی پادری صاحب یہان سے لندن وامریکا تک یا کوئی کرسچن
ہندی یا سندی یا پنج آبی یا دو آبی یا الٰی الآن کفارہ نہین ہوا ہان یہہ حکایت
جو کہ پادری جان ملہر صاحب کی کتاب جو ۱۸۴۳ عیسوی مین چہپی ہے
حکایت تہوڑا عرصہ ہوا کہ جوانا سوتھ کوٹ نے فرنگستان مین دعوے
الہام کا کیا اور کہا کہ مین وہ عورت ہون جسکے حق مین شیطان کے
خطاب مین خداے تعالیٰ فرماتا ہے **قولہ** ورس ۱۵ باب ۳ کتاب
پیدایش مین یون ہے وہ تیرے سر کو کچلیگی) اور باب ۱۲ مشاہدات
مین یون ہے **قولہ** اور ایک بڑا نشان آسمان پر نظر آیا کہ ایک عورت
سورج کو اوڑہے ہوئے اور چاند اوسکے پانون کے تلے اور
اوسکے سر پر ۱۲ ستارونکا تاج وہ عورت حاملہ تہی اور درد سے چلاتی اور
جننے کو لپٹتی تہی اور کہتی تہی کہ مین شیطان کا سر کچلونگی اور مجہے
حضرت عیسے کا حمل ہے **انتہٰی اقول** کہتے ہین کہ اس عورت کے
بہت مسیحی معتقد ہوئے تہے میری غرض اس بیان سے یہہ ہے
کہ شاید آپ فرماوین اور یہہ حکایت لاوین کہ اس سے جو فرزند آسمانی پیدا
ہوا تہا وہ بابسکے واسطے کفارہ ہوا تو پہر ہمکو یہہ عذر ہے کہ حضرت

مریم علیہا السلام کو تو حسب مقولۂ عیسائیان روح القدس سے حمل رہا تھا
اور اس عصمت مآب کو حضرت مسیح علیہ السلام سے حمل رہا مگر حیض سے
کیہ نہیں معلوم ہوا کہ اس حمل پاک سے کوئی لڑکا یا لڑکی پیدا ہوئی تھی یا پُر
اور صورت پیدا ہوئے ہیں اوس عصمت مآب کے معتقدوں کے نزدیک
اوس مولود مسعود کو رتبۂ الوہیت کا مثل باپ کے حاصل تھا یا نہیں اور لقب
خدائی کا نسبت اوس مولود کے بیٹا تھا یا نہیں یا معاذ اللہ اوس نیکبخت
نیم بانی زن آسمانی کو ہوس کی بیماری تھی کہ بروقت تولد فرزند کے ایک ہم
اخراج کر گئے کچھ معلوم نہیں ہوا تو پھر کیا جواب دیجئے گا ۔۔ احسب تشخیص اہل ہنر
جو کہ ذی شعور ہیں نور ایمان سے بامور ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس شخص کو مالیخولیا
ہو گیا ہے غرضکہ اسیطرح کل کتاب آپ کی ایک فعل عبث اُہنگ یعنی لاابعنی
ہے اوسکا جواب دینا اوقات ضایع کرنا ہے عام بات ہے کہ دیگ میں
ایک ہی چانول ٹٹو لتے ہیں عقدہ پختہ و خام کا کھولتے ہیں بس اب سید
کلب باقر صاحب کے سوالات کے جوابات جو آپنے دیے ہیں اونمین جو
ہم دور آپ کے لوٹا سب معلوم ہوا کہ ملکی ہو اسکا جواب ہمکو بھی دینا چاہیے جو
منصف دیکھے وہ آپکو زیادہ گوہنا سے کہ آپ اپنے شیخی مارتے ہیں ہم بھی
مارتے ہیں تو دوسروں سے شیخی نگہاتے ہیں بگڑی ہی بات کو پھر سے
سنواتے ہیں پہلے پہلے سوال کا جواب آپ یہ دیتے ہیں قولہ

کہ یہ کیا خوب سوال ہے ایسا سوال ہمسے کسی نے نہین کیا سویز
راست راست کہتا ہون ذرا غور سے سنیئے الی قولہ آپ سے کہتے ہین
یہ جو سوال ہے اسکے تین حصہ ہین اول یہ کہ آنحضرت کی نبوت کا
انکار ہم لوگ کیون کرتے ہین دوم یہ کہ ادلۂ عقلیہ ونقلیہ سے آنحضرت
کی نبوت ثابت ہے سوم آنکہ توریت و انجیل وغیرہ مین اونکے وجود
ذیجود کے بشارت ہے اسپر آپنے جواب دیا ہے قولہ تیسرے
حصہ کا جواب تو یہ ہے کہ انجیل و توارات وغیرہ سب پیغمبرون کی کتابین موجود ہین
آپ مہربانی کرکے وہ آیات نکال کے دکہاوین جہان جہان پر اونکی بشارت
موجود ہے یہہ کہتے ہو کہ کتاب مکاشفات کے ۹ باب کے سوا
آنحضرت کا ذکر کہین نہین ہے اور وہ ذکر تو اونکے حق مین اچھا
نہین ہے اگر آپکو گمان ہو کہ بعض علماء محمدیہ نے بیبل سے بعض
آیات بگمان خویش آنحضرت کی بشارت بنا رکہی ہے اور واضح رہے
کہ اہل اسلام کے مصنفون مین سے سب سے زیادہ مولوی رحمت اللہ
صاحب نے ازالۃ الاوہام مین حضرت کی بشارت کا ذکر کیا ہے اور انہون
نے ۲۳ مقام بیبل کے اس مطلب پر پیش کیے ہین پر اون
تیئیس ۲۳ مین سے ایک بہی درست نہین ہے بندے نے اپنی
کتاب تحقیق الایمان مین اوسکا جواب مفصل لکہہ دیا ہے اور خوب

ثابت ہو چکا ہے کہ حضرت کی بشارت اون کتابون مین ہرگز ہرگز نہین ہے پھر کس طرح سے دعوی کرتے ہو کہ بشارات موجود ہین بالفرض اگر ہے تو ہمین بتلاو مگر جو مقام کہ پیش کرو پہلے تحقیق کرلو ان مین اوسکا جواب پایہ ثبوت پہونچ رہا ہو تا کہ طوالت کلام نہو الخ جواب مشفق من اسی لحاظ سے کہ طوالت کلام نہو اسی حصہ مین تینون حصون کا جواب ہم ختم کیے دیتے ہین مگر شرط یہہ ہے کہ دوسرے اور تیسرے حصہ مین جو دس دلیلین آپنے درباب عدم ثبوت رسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لکھی ہین اور پھر صفحہ ۹ مین اقرار کرتے ہو کہ ہمنے کبھو نہین سنا کہ آنحضرت کے نبوت پر ادلہ عقلیہ ونقلیہ دنیا مین کہین موجود ہین اگر آپ سناوینگے اور وہ صحیح بھی ہونگے تو ہم ضرور پھر مسلمان ہوجاوینگے یہہ پیرا اقرار آپکا ہے اور سب علماے اسلام سے ہی اگر آپ دیسکتے ہون تو زہے نصیب ضرور اب وہ دلیلین بیان فرماوین انتہی کلامہ الجواب حضرت من عرصہ ہوا کہ ہمنے ثبوت نبوت آنحضرت مین نامہ چراغ ہدایت جو کہ بجواب آپ کے کتاب تحقیق الایمان ضعیف البیان کے لکھا ہے اور رجسٹری کراکے فقط بلحاظ اسکے کہ شاید آگے پیچھے آپ انکار نہ پہونچنے کا درمیان مین لاوین جو کوئی ہماری تحریر کو پیش کرے اوسے آپ جھٹلا دین مقام قصبۂ انام سے

بیجا ہے اور ہمین بالکل ثبوت نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا حسب نشاندہی کتب عہد عتیق وجدید کس شان وشوکت سے کیا ہے
جسکا جواب آپنے آجتک نہیں دیا ہے دہن نامبارک کو سوزن معقولیت
سے سیا ہے اور پھر اوسپر یہہ دعوی ہے اس حرکت لغو کی کیا
دوا ہے مگر خیر پھر ہم قلم اوٹھاتے ہین سوالات مولوی رحمت اللہ
صاحب کی بشارات واقعی جتلاتے ہین وہ یہہ ہین **اقول** ابھی چند روز گذرے
نہ ہوا ہوگا کہ ہم بطور دورہ بمقام راے بریلی واقع ملک اودہ مین گئی
تھے چنانچہ وہان ایک نیو کرسچن مثل آپکے از عقل عذر اشناسی تمام
مسمے فلپ صاحب نہایت تیز بطالت اسلام مین بشدت عرق ریز
تکہ معقولیت سے گذر بہت وہم و بام سے دعوی کرکے مقام مذکور
پادری صاحب ہین بہمراہی خود پادری صاحب ہمسے در بار کیا بعد گفتگو
زبانی کے جب بند ہوسے تو فرمانے لگے تیر بانے لگے بعد برخاست
جلسہ کے یہہ چار سوال قلمبند کرکے بصحبت سید علی حسین صاحب واعظ
محمدی جو کہ ہماری طرف سے وہان وعظ کہنے کو مامور ہین صاحب
عقل وبی شعور ہین بھیجے لہذا وہی سوال اور اونکے جواب ہمقام
آپ کو پیش کرتا ہون کہ شاید اب آپ قول کے سچے ہون طمع
دنیا سے ہاتھ اوٹھاوین تیر باجاوین پھر اوسپر آجاوین اور یا جواب باصواب

تحریر فرماوین ایہ فرنبی سے ہاتھہ اوٹھاوین میاں عزازیل سے
پیچھا چھوڑاوین

وہو ہذا

جوابات سوالات پادری فلپ صاحب

واقع رائی بریلی

سوال اول قرآن کا منجانب اللہ ہونے کے کیا دلیل ہے سوال دوم محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چال وچلن کے بیان مین کہ اونکا چال وچلن موافق اور نبیون کے تہا یا نہین سوال سوم محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغمبر خدا ہونے کی کیا دلیل ہے سوال چہارم کس نبی نے اونکی پیشین گوئی کی ہے کہ وہ برحق نبی تھے الخ جواب سوال اول کا جواب سوال دوم سے تعلق رکہتا ہے لہذا پہلے سوال دوم کا جواب قلمبند کیا آپ کو دیا وہ یہہ ہے اقول کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبوت پر تورات جسکو آپ کتاب اللہ جانتے ہو موافق خبر قرآن شریف کے

ناطق ہے دیکھو قرآن مین خبر ہے مثلہم فی التورات ومثلہم فی الانجیل لہذا پہلے ثبوت تورات سے لیجیے سفر خامس تورتیہ کتاب استثناء کے ۱۸ باب کی آیہ ۱۸ قولہ یعنے اللہ تعالی حضرت موسی علیہ السلام سے ارشاد کرتا ہے کہ مین اونکے لیے اونکو بھائیون مین سے تجھہ سا ایک نبی

قائم کرونگا اور اپنا کلام اوسکے منہ مین ڈالونگا اور جو کچھہ مین اوس سے کہونگا وہ اوسے سب کہے گا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتون کو جنہین وہ میرا نام لے کے کہیگا نہ سنیگا تو مین اوس سے مطالبہ کرونگا انتہا ب دیکھو پادری فنڈر صاحب نے میزان الحق بالا مطابق مین سب الفاظ بیان کیے کے ہر چند کہ وہ بھی مارون گھٹنا پھوٹے آنکھہ ہے مگر یہ لفظ کہ اپنا کلام اوسکے منہ مین ڈالونگا چونکہ اسمین تاویل جھوٹی بھی نہ ہوسکتی تھی دم کو لے رہے ہین تعنے مطلب اس سے یہ ہے کہ کل انبیاء ما قبل کو کلام الٰہی سے لکھے ہوئے ملے مثل توراۃ و انجیل و دیگر صحف وغیرہ مگر ہمارے پیغمبر صاحب صلوۃ اللہ علیہ کو تمام قرآن شریف زبانی حضرت جبرئیل علیہ السلام کے نازل فرمایا گیا فقط باین لحاظ کہ آپ امی تھے یعنی بحسب اسباب ظاہر پڑھے نتھے اور ہمتو یہ ہے کہ بنے پڑھے کو لکھے کے بھیجنا مناسب نہین ہوتا الخ اب بلیجیے اسکے مطابق انجیل سے خبر یوحنا کی انجیل باب ۱۴ آخر تک بشارت ہے کیا خوب بشارت ہے یعنے حضرت مسیح فرماتے ہین قولہ کہ یہ باتین مین نے تمہین کہین تاکہ تم ٹھوکر نکھاؤ اور وہ عبادت خانون سے تمہین نکال دینگے بلکہ وہ گھڑی آتی ہے کہ جو کوئی تمہین قتل کریگا گمان کریگا کہ خدا کے بندگی بجا لاتا ہون اور تمسے اسلیے ایسے سلوک کرینگے کہ اونہون نے نہ باپ کو جانا نہ مجھے لیکن یہ باتین

تھا و نہ کہین کیونکہ مین تمہارے ساتھ تہا جب تک وہ گھڑی آوے تو تم یاد کرو کہ مین نے تمہین کہا اور جب تک کہ مین نہ جاؤن وہ تسلی بخشنے والا نہ آویگا الخ اب فرمایئے خود حضرت مسیح فرماتے ہین بشارت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاف صاف سناتے ہین خبر آیندہ بولتے ہین آپکے کان کہولتے ہین وہ گھڑی آتی ہے کہ جو تمہین قتل کریگا وہ عبادت جانیگا اسکا مطلب یہ ہے کہ اہل اسلام مین کوئی عبادت جہاد کفار سے بہتر نہین ہے چنانچہ مصنف کتاب مظاہر الحق جو کہ ایک زبردست مسیحی عالم نے اب لندن سے تصنیف کرکے بہیجی ہے بعد ثبوت رسالت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے اوسکے حاشیہ پر تحریر فرماتے ہین قولہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین جس دن کہ بیت المقدس کو عیسائیون سے لیا ہے اوسدن الیسا قتل عام کیا ہے کہ تا بہ خون آلودا یک ستون بیت المقدس پر بنا دیا ہے کہ آج تک وہ نشان موجود ہے جمعیت اسلامیہ کی نمود ہے الخ پہر دوسرا فقرہ دیکہو ہمارے کلام کی تصدیق کر رہا ہے کہ تمسے ایسا سلوک کرینگے کہ انہون نے نہ باپ کو جانا نہ مجہے اس سے یہ مطلب ٹہرا کہ نہ خدا کو باپ نہ مجہکو بیٹا کہینگے اونکا عقیدہ لم یلد ولم یولد ہوگا جیسا کہ آجتک اہل اسلام مین ہے اور یہ کہ جب تک مین

نہ جاوُن وہ تسلی بخشنے والا نہ آویگا اسکا منشا یہ ہے کہ میرے بعد آویگا
جو خدا تک پہونچاویگا جیسا کہ ظاہر ہے کہ ہزارون اولیا اس امت محمدیہ
مین اب بہی موجود ہین جو خدا تک پہونچتے ہین اور پہونچاتے ہین
ویسا ہی ظہور مین آیا اب توجہ تھا باب پولوس مقدس کے خط کا جو کہ رومیون
کو لکہا گیا قولہ آیہ ۶ چنانچہ داؤد بہی اوس آدمی کے مبارکی کے جسکو
اللہ تعالی بغیر اعمال کے راستباز ٹھہراتا ہے ذکر کر کے یہ کہتا ہے
کہ مبارک وے لوگ جنکے گناہ ڈہانپے گئے اور خطائین معاف ہوئین
الخ دیکہو کیسی صاف بات ہے ہیہات ہے ہیہات ہے یعنے
داؤد علیہ السلام صاف صاف خبر دیتے ہین کہ مبارک وے لوگ
جنکی خطائین معاف ہوئین اور گناہ ڈہانپے گئے اس سے یہہ
مطلب ہے کہ اگلی امتون مین دستور تہا کہ جو خلاف حکم اپنے پیغمبر کے
کوئی امر کرتا تہا تو اسکو اوسیوقت یا اوسیدن سزا ہو جاتی تہی غیب سے
چنانچہ موسی علیہ السلام کی امت کے کچہ لوگ جو کہ ہفتہ یا اتوار کے
دن مچہلیان پکڑتے تہے اور پیغمبر کا کہنا عمل نکرتے تو بندر ہو گئے تہے
اسی طرح آپکے بہائی بند جو کہ مسیح علیہ السلام کے جہوٹے پیرو
امتی تہے کسی قدر بسبب عدم سچا آوری کسی حکم کے تغیر ہو گئی تہی
کتاب قصص الانبیا مین مذکور ہے اور دیکہو ابو یحیی بن عیسی طبیب کی

کتاب کہ پہلے عیسائی تھے ہمارے بھائی تھے بعد شرف اسلام
جب ہمارے بہائی بنے تب رد مذہب مسیحی مین کتاب لکھی ہے اوسمین
خوب دینداری مسیحیون کے ظاہر کی ہے اور یہان اس امت محمدیہ مین
کیسا ہی گناہگار ہو بدولت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا مین مسخیت
سے محفوظ ہے بس آن طرف کو حضرت داود علیہ السلام اشارہ فرماتے
ہین قولہ کہ مبارک وے لوگ جنکی خطائین معاف ہوئین اور گناہ ڈہانپے
گئے اب سنیے مکاشفات یوحنا باب ۲ آیہ ۲۶ سے آخر تک بشارت
پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہے قولہ اور وہ جو غالب ہوتا
اور میرے کامونکو آخر تک حفظ کرتا ہے مین اوسے قومون پر اختیار دونگا
۲۷ اور وہ لوہے کے عصا سے اونپر حکومت کریگا وہ کمہار کے برتنون
کے مانند چکناچور ہو جاینگے جیسے مین نے اپنے باپ سے
پایا ہے کہ روح کلیسا کو کیا کہتی ہے اور اوسے صبح کا ستارہ دونگا جسکا
کان ہے سنے الخ اقول اب کہیے لوہے کی عصا سے کیا مراد
ہے حضرت مسیح علیہ السلام کو تو لکڑیکا عصا بھی ثابت نہین بس معلوم
ہوا کہ لوہے کے عصا سے تلوار مراد ہے کہ تلوار ہی کے ذریعہ سے
دین اسلام نے فروغ پایا تاریکی کفر وکافری کو مٹایا اور صبح کے ستارے
سے دین اسلام مراد ہے یعنے اوسکا دین مثل ستارۂ صبح کے تمام

دنیا مین سمجھے گا کہ ظاہر ہے کسی انبیا کا دین ایک اقلیم سے دوسری اقلیم مین نہین گیا پہر دیکہو لوس مقدس کے خط کا ۱۳ باب جو کہ رومیون کو لکہا گیا **قولہ** آیہ ۴ کیونکہ وہ خدا کا خادم بد کو سزا دینے کے لیے منتقم ہے پس تابع رہنا ضرور ہے نہ صرف سزا کے سبب بلکہ تمیز کے باعث الخ **اقول** بہلا اب فرمایئے جبکہ آپکے مقتدا جنکو آپ اپنا پیشوا جانتے ہین اور منتہی الحواری مانتے ہین وہ یہ خبر دیتے ہین کسقدر زنہار نامی لیتے ہین **قولہ** کہ وہ تلوار عبث نہین بکہ تا بلکہ بد کو سزا دینے کے لیے ہے الخ اور آپ لوگ یہی اعتراض محمد یونیر کرتے ہین کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے بزور شمشیر لوگون کو مسلمان بنایا اب آپ ہی انصاف کیجیے کہ ہم آپکی مانین یا آپکے مقتداؤن کو سچا جانین یا جہوٹھا اور سچ کو ایک ہی مین سانین پہر لو اعمال رسول کے ۳ باب کا آخری فقرہ **قولہ** سو پہلے اوسنے اپنے بیٹے یسوع مسیح کو بہیجا اور مبعوث کیا کہ تمکو یہہ برکت دیوے کہ ہر ایک کو اوسکی بدیون سے پہیر دیوے الخ **اقول** اس جبر کو منشی رجب علی صاحب نیشو کر جبر نے کیا خوب گہما یا ہے اپنے مطلب پر جہایا ہے ابلہ فریبی کا موقع ہاتہ آیا ہے اب اونسے پوچہیے کہ جبکہ یہہ لفظ آئے **قولہ** کہ سو پہلے اوسنے اپنے بیٹے یسوع مسیح کو بہیجا یا مبعوث کیا

تو پھر اوسکا مابعد ہی تو ہونا چاہیے ورنہ لفظ پہلے کے فضول نہ ٹھہرینگے
ہان اگر بقول مولوی آل حسن صاحب مغفور یہ کہیے کہ یہہ فقرہ کسی نے پیچھے
سے ملا یا ہے تو الحاق ثابت ہوا اور پھر دوسرا فقرہ قولہ کہ تمکو
یہ برکت دیوے کہ اوسکی بدیون سے پھر اوے صاف صاف
ضمیر غائب کا مبدل ہے خبر پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو یدا ہے
اب ذرا کان لگا کر سنیئے تقریر فضول سے منغز سامعین نہ دہنیے کہ آپنے
جو بڑی قابلیت جتائی ہے کہ ایک بات کے چار حصے کیا مقدمہ
کو طول دیا اس سے کیا ہوتا ہے مین پوچھتا ہون کہ جب نبوت ہماری
پیغمبر صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسب نشاندہی تورات وانجیل
اس شرح وبسط سے جیسا کہ ہم پیش کرتے ہین مسلم الثبوت ہوئے
تو پھر جو کچہ کہ انہون نے فرمایا کہ یہہ کلام خدا ہے وہ واجب التسلیم ولقینی
ہے اوس سے انحراف محض گمراہی وبدبینی ہے اور یہہ جو آپنے
سوال کیا قولہ کہ چال وچلن اونکا موافق اونبیون کے تہا یا نہین اسکی
شرح کر دیجیے تو ہم البتہ جواب دے سکتے ہین پادری فنڈر صاحب تو دیکھو
اپنی کتاب میزان الحق مین یون تحریر فرماتے ہین قولہ یعنے محمد صاحب
کی صفات مین البتہ کہہ سکتے ہین کہ وہ صاحب فہم وفراست وتاریکی مین
ودانا اور دنیوی کامون مین ماہر اور اوسکا ظاہری چال وچلن ہی خوب پسندیدہ

اور فقرا و سالکین پر مہربان اور اپنے یار و اصحاب پر اور خویش و اقربا پر صاحب احسان تھا لیکن باطنی پاکی اور دل سے بیگانہ اور دشمنو پر سخت اور کینہ ور تھا انتہا باب ۳ فصل ۴ جو کہ چال و چلن محمدی کے بیان مین ہے **الجواب** اب آپ دیکھین ایسا شخص جو صفت موصوف حسب تشخیص مدعی کے کہان دل کے پاکی سے بیگانہ ہو سکتا ہے اور دشمنو پر سخت ہونے سے بھلا کیا نقصان عائد ہو سکتا ہے یہہ ہٹ دہرمی نے شرمی ہے کہ نہین فرمایئے کہ دلی پاکی سے جو انہون نے فرمایا کہ بیگانہ تہا یہ کس قاعدہ سے کہا عام بات ہے کہ امور باطنی پر دلیل کا قائم ہونا دشوار اور اگر یہہ کہیے کہ امرء القیس علی اغنہ کے راہ سے فرمایا ہے تو پہر اونکے یاد ریت مین بٹہ لگا ہان اگر یہہ کہیے کہ ہکو اونکے چال و چلن پہ نہین تو یہہ بات اور ہے دیکھو آفتاب جہانتاب مین ہزارون چرند و پرند اور ٹہتے پہرتے ہین اگر ایک چمگادڑ کہ اول پرندگان سے ہے نہ اوڑا تو آفتاب کو کیا بٹہ لگا ہزارون بیدین اخوان الشیاطین خدا ہی کے منکر ہین لہذا ایک آپ ہی صحیح ہین آب یہہ پاس خاطر آپکے ہمنی چارون سوالون کا جواب دیدیا اب مناسب کہ ہمارے سوالون کے جواب جو کہ عندالرو بکاری آپنے تحریر کرا لیا ہے مفصلا و شرحا تحریر فرمایئے یا فقط سوال ہی کرنے پر

لمر باندہی ہے لقول شخصے پڑہے ہے لکھے کچہ نہین پٹنے کو آندے
ہین پس مشغق من اب آپکو چاہیے کہ جواب دیجیے یا اپنے قول کی
اتباع کیجیے نفع دنیاے فانی سے ہاتہہ اوٹھائیے ہمارے ساتہہ
آئیے ہم خرما وہم ثواب کا ذائقہ اوٹھائیے آپنے سنا نہین کسی کا شعر
ہے ؎ رستم رہا زمین پہ نہ بہرام رہگیا ۔ مردونکا آسمان کے تلے
نام رہگیا ۔ اب اسی جواب کو دسوین سبب انکاری پر جو کہ آپنے بجواب
سید کلب باقر صاحب کے لکہا ہے لگا لیجیے گا طول کلام سے
کیا حاصل مگر دوسرا سبب جو کہ آپنے تحریر فرمایا ہے **قولہ** کہ دوسرا سبب
یہ ہے کہ کوئی نشانی نبوت کی یعنے معجزات بہی اونکے ہاتہہ سے سرزد
نہین ہوئے قرآن سے کوئی معجزہ ثابت نہین ہے بلکہ صریح انکار معجزہ
قرآن سے پایا جاتا ہے اوپر یہ آیہ آپنے پیش کی ہے وما منعنا ان نرسل
بالآیات الا ان کذب بہا الاولون ۔ یہ لکہکے لکہتے ہو کہ الف لام بالآیات
کا استغراقی ہے نہ معہود ذہنی کیونکہ وجود معجزہ قرآن سے ثابت نہین
ہے الخ جواب اسکا یہ ہے کہ انجیل کو نہ پورے اپنے علمیت
کی ٹانگ نہ توڑیے یعنے الف لام بالآیات تو جو آپنے استغراقی فرمایا یہ کس
قاعدہ سے کہا الصاحب الف لام جو کہ اول لفظ کے ہے یہ ہو وہ
استغراقی کہلاتا ہے جیسے الحمد کا الف لام اور یہان وما منعنا ان نرسل

بالآیات و الفاظ کے ابن مین ہر تو استغراقی نہ شہر اسعلوم ہوا کہ آپ
کو دون وسکیے پڑھے ہین یا کسی تشلیثی یار نے یہ الف لام گڑ بے
ہین کالج آگرہ مین آپ بھی عربی پڑھے ہین یہ وہی مثل ہوئی کہ ایک
شاعر صاحب مجھے الہ آباد مین ملے اور اپنی شعر گوئی کی بہت تعریف
فرمانے لگے تب مین نے کہا کہ کچھ اپنی تصنیف سے مجھے بھی سر فرز
کیجیے تو ذات شریف یہ شعر زبان پر لائے سے لٹھے والون کے
کہان تک مین اوٹھاؤن کریان ÷ بلیان ڈہونڈتا پھرتا ہون اڑانے
کے لیے ÷ اسپر مین نے کہا کہ آپ پنجاب جلیئے تو مولوی عماد الدین
صاحب سے ملاقات کیجیے وہ بھی مسلمانون کی کریان اوٹھا
رہے ہین جی طرحکی عربیت بگھار رہے ہین کچہ عجیب قسم کی اڑانی لگاتی ہیں بے
راگنی گاتی ہین نغمہ طنبوری اڑاتے ہین اب دیکھو جب کل آیات کل
افراد آئے تو دو استحالہ لازم آتے ہین ایک یہ کہ جتنے انبیا از آدم
تا بعثت حضرت خاتم نبوت علیہ السلام کل آیات یعنی نشانیون سے مبعوث
ہوئے ایسا نہین ہوا بلکہ ہر ایک انبیا علیہم السلام کو نئی طرحکا معجزہ عطا ہوا ہے
دوسرے یہ کہ کیا آپکے نزدیک جتنی نشانیان کہ مشیت آلہی مین ہین وہ
سب تمام ہوگئین سو ایسا نہین ہوا تو اسصورت مین یہ لام بالآیات کا استغراقی
نہ ٹھہرا اور جتنے ہی اسکے قریب ہے وہ بھی معدوم باقی رہا عہد خارجی

اور عہد ہنی تو آپ آپ استغراق سے ہوشمین آ یئے یا بحر ندامت
مین غرق ہو جایئے دوسرے یہ کہ حسب تجویز آپکے اگر یہ تغییر قرآن
صحیح سمجھی جاوے تو پھر انجیل سے بھی کوئی معجزہ جناب مسیح کا ثابت
نہو گا یہود کی اور بھی بن آوے گی ندامت آپکے گھر مین گھر بنائے گی
کیا معنے کہ اس انجیل مروجہ سے بھی کوئی معجزہ مسیح ثابت نہین ہوتا ہے
جو سنتا ہے نور روتا ہے کہ اوسمین نہ دکھلانے معجزہ کا سبب آشکار
مثل آفتاب نصف النہار کے درج ہے دیکھو باب ۱۶ انجیل متی کی جو کہ
اول حواری ہین پہلی آیہ اور گیارہوین باب انجیل لوقا کی ۱۶-اور ۱۹-آیہ
سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح سے بھی کوئی معجزہ بالنشانی
ظاہر نہین ہوئے اسلیئے کہ قریشی کاہنون نے معجزہ ونشانی جب
طلب کیا تب حضرت نے اونکو یہی جواب دیا قولہ کہ شریر معجزہ یا نشانی
طلب کرتے ہین لیکن ان لوگون کو کوئی نشانی سوائے نشانی یونس کے
یعنے حضرت یونس کے نہ دیجائیگی کہ یونس پیغمبر تین دن رات مچھلی کے
پیٹ مین رہے اوبن آدم یعنے مین بھی تین دن رات زمین کے
پیٹ مین رہکر جی اوٹھونگا الخ اقول اب فرمایئے اس سے صاف
ظاہر ہے کہ کوئی معجزہ یا نشانی جیساکہ روایات اناجیل اربعہ اور اعمال حواریین
مین مندرج ہین ہوتے ہوتے تو ضرور حضرت طالبین معجزہ سے

فرماتے کہ دیکھو مین نے مردہ زندہ کیے اور اندہون کو بینا کیا
اور مجذوم کو تندرست تو ثابت ہوا کہ معاذ اللہ کوئی معجزہ یا نشانی حضرت
مسیح سے بہی ظاہر نہین ہوئی بس اب جو معجزات کہ انجیل مین لکھے
ہین یہ سب الحاقی ہین یا جعلسازون نے جعل کیا ہے تو پہر آپ اسکا
کیا جواب دین گے یا بجاے نیک نامی کے بدنامی لین گے
ور آیہ قرآنی کا منشا ہم سے سنیے یعنے اللہ جل شانہ فرماتا ہے کہ ہین
کوئی چیز مانع نہتی کہ ہم تجکو معجزہ کے ساتہہ نہبہجتے یعنے ہر وقت مصدر
معجزہ گردانتے مگر یہ کہ اگلے پیغمبرونکو جو ہمنے بہیجا تہین لوگون نے
جہوٹا جانا اور جو معجزات انہون نے دکھائے تو لوگون نے اونکو
سحر یا شعبدہ بتایا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اللہ جل شانہ اشارہ فرماتا ہے
اپنے حبیب سے کہ تو کہدے کہ مین ہر وقت موجد معجزہ نہین ہو سکتا ہون
یعنے بلا استعانت خدا معجزہ ظاہر نہین کر سکتا اسکے مقام عبدیت کتنی ہین
یہ فقط اسواسطے ہوا کہ بسبب اصدار معجزات مثل احیاء موتی نصاری نے
مسیح کو خدا اور یہود نے عزیر کو ابن اللہ ٹہرایا تہا جیسا کہ ظاہر ہے
اور ثبوت معجزات قرآنی مثل شق القمر ہم آپکو اپنے نامۂ تنبیہ الملحدین
مین بخوبی کر چکے ہین مگر رتحریر کی کچہہ ضرورت نہین مہربان من ستم کیا کہ
بسبب طمع دنیا آپ کی تفہیم مین سہو ہو گیا ہے مادہ معقولیت آپکی

صفحۂ دماغ سے دہو گیا ہے نقد ایمان کیسۂ باطنی سے کہو گیا ہے آج ابلیس پر تلبیس
ہماری اس تحریر پر رو گیا ہے اب تیسرا سبب انکار کی جو آپ بتاتے ہیں قولہ
یعنے تیسرا سبب انکار اونکی تعلیم ہے یعنے جو کچھ انہون نے
قرآن مین اور حدیث مین دنیا کو تعلیم دی اکثر باتین خلاف عقل ہین اوس سے
خدا کی بزرگی بخشین بلکہ داغ لگتا ہے اگر آپ اون مقامات کی تفصیل چاہینگے
تو عرض کرونگا بخوف ملال خاطر صرف اشارہ کرتا ہون اور جو جو مقام اونکے
تعلیم مین اچھے ہین وہ سب کتب مقدسہ سے اخذ ہوئی ہین انتہا جواب
واہ کیا خوب سبب آپنے تحریر فرمایا ہے یعنے جو کچھ انھون نے قرآن
اور حدیث مین دنیا کو تعلیم دی ہے اکثر باتین خلاف عقل ہین اوس سے
خدا کی بزرگی بخشین بلکہ داغ لگتا ہے اگر آپ اون مقامات کی تفصیل چاہینگے
تو عرض کرونگا بخوف ملال خاطر اشارہ کرتا ہون اور جو جو مقام اونکی تعلیم
مین اچھے ہین وہ سب کتب مقدسہ سے اخذ ہوے ہین الخ اب مین پوچھتا ہون
کہ آپ کی بیبل مین جو یہہ باتین ہین مثلاً حضرت لوط کا معاذ اللہ شراب پینا
اور اپنے دونون بیٹیون سے زنا کرنا اور حضرت داؤد علیہ السلام کا زنا
کرنا اور ریاکے جورو سے اور حضرت سلیمان کی بت پرستی منہ و دیگر معائب
اور ہوسیع پیغمبر کا حرام سے بچہ جننا تا مسات جمر سے اور پہر اوسہنین کی
نسل مین حضرت مسیح کا مبعوث ہونا اور پہر انجیل مین یوسف نجار کا زوج ہونا

اب دیکھو انہین سینکڑون مین کہتا ہون کہ اناجیل اربعہ مین جن باتون کو آپ
اور آپکے پادری لوگ اور اونکے اتباع حال جو کہ نئے بگڑے ہین موجب
تقاضاے روح بتاتے ہین دو حال سے خالی نہین اول یہہ کہ توریت
مین جو کہ اول طبقہ بیبل ہے اومین وہ باتین ہین کہ نہین اگر ہین تو حسب
بقول آپکے محض سرقہ ہے انجیل کی بذاتہ کچھ تعریف نہ نکلی ہان اگر یہہ
عذر کیجیے کہ انجیل نے توریت کی تکمیل کی ہے تو یہہ ہم بھی یہی کہینگے کہ قرآن
کل کتب آسمانی کی تکمیل کی ہے وجہ یہہ کہ قرآن مین ملاحظہ کیجیے یہہ حکم
موجود ہے اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم یعنی پس صاف ثابت ہوا کہ اگلے
دین غیر کامل تھے اب جو دین کہ قرآن سے اخذ ہوا وہ کامل ہے تو اب
فرمائیے کہ غیر کامل کی اتباع کی کون ضرورت رہی دیکھو ایسا حکم کہین
اگلی کتابون مین آیا ہے اللہ تعالے نے ادیان سابق کو بھی کامل فرمایا
ہے اور اگر نہین ہین تو دو حال سے خالی نہین اول یہہ کہ اون باتون کا
نہ ہونا موجب بطلان اوس کتاب کا جسمین ویسی باتین نہ ہون ہو سکتا ہے
یا نہین اگر ہو سکتا ہے تو توریت باطل ہوئی اور اگر نہین ہو سکتا تو بالفرض
محال کہ قرآن مین وہ باتین نہون تو بھی قرآن باطل نہین ہو سکتا چہ جائیکہ
وہ باتین اور اوس سے بہتر بھی باتین ہون اور مین سچ کہتا ہون کہ انکی
انجیل مین کوئی بات جو کہ عقلا علی الاطلاق مستحسن ہو ایسی نہین ہے جو کسی

دین مین اوسکا استحسان مذکور نہوگا سو سب باتون کا عیسائیون کے
نزدیک یہ ہے کہ انجیل مین لکھا ہے کہ دشمن سے انتقام نلینا
چاہیے بلکہ اوسکے بدلے احسان لازم ہے سو مین پوچھتا ہون کہ یہ
امر وجوبی ہے یا استحسانی اگر وجوبی ہے تو کئی قباحتین لازم آتی ہین
اول یہ کہ اوسکا وجوب ایسا ہے کہ جس دین مین اوسکا وجوب نہو تو وہ دین
باطل ہے تو چاہیے کہ تورات باطل ہوا سلیے کہ اوسمین کہین اوسکے وجوب
کا ذکر نہین چنانچہ یہودیون اور عیسائیون کا اسپر اتفاق ہے اور اگر ایسا
نہین ہے تو پھر کچھ اعتراض نہ ٹھہرا دوسری یہ کہ جیسے احکامات سیاسات
متعلق فوجداری بلکہ عدالت دیوانی کی ہی جو کہ اہل حکومت عیسائیون کے ہاتھ
سے ازابتدا تا این دم سرزد ہوئے اور ہوتے جاتے ہین کل
عذاب قانون انگریزیکا مین ظلم ٹھہریگا اسلیے کہ طالب اپنے حق کا موجب
ارشاد عیسوی کے ناحق پر ہے پس اعانت ظلم کی ظالم کی اعانت
ہے اور اگر دشمن سے دین کا دشمن مراد ہے تو باب ۱۳ انجیل اول
مین جو حضرت مسیح نے یہودیون کو حد سے زیادہ گالیان دین اور
اکثر کو سانپونکا بچہ کہا تو ظلم کیا اور مقابلات موسویہ اور یوشعیہ بہت بڑا ظلم
ٹھہرا تیسرے یہ کہ انجیل سے فی الجملہ بدلا لینا ہی نکلتا ہے چنانچہ پہلے
انجیل کے ۱۸ باب کی ۱۵ اور ۱۶ آیت سے بوجھا جاتا ہے تو تیسرے

وہ مسئلہ وجوب کا باطل ہو گیا اور اگر وجوبی نہیں ہے اور دشمن سے
مراد دشمن دنیوی ہے تو قرآن شریف مین کئی جگہہ لکہا ہے کہ عفو
بہتر ہے بہذا۔ وتواصوا بالصبر وتواصوا بالمرحمۃ موجود ہے اور ایثار
دوسرونکا اپنی جان پر اور اور باتین مواسات اور شفقت علی خلق اللہ کے
قرآن مین اتنی ہین کہ انجیل رائج الوقت مین ہرگز نہیں بالجملہ دشمن
دنیوی سے انتقام نہ لینا اور اوسکو اچہا جاننا اگر موجب ہو اس بات
کا کہ جس کتاب مین ایسا حکم نہیں وہ کلام الٰہی نہیں ہے تو چاہیے کہ
کتب حکمت عملیہ قدیمہ یونانیہ اور پارسیہ اور ہندیہ سے کے جو کہ حضرت
عیسے علیہ السلام کے زمانے سے پہلے کی ہین سب کلام الٰہی
ٹہر جاوین دیکہو یہ کیسی سفاہت کی بات ہے کہ صرف مستحسنات
عقلیہ کے ذکر کرنے سے کتاب کو کہنا کہ یہہ کلام الٰہی ہے
یہ وہ شخص جسکی عقل بالکل کہو گئی ہو اور کون کہے گا اور بیبل مین جو باتین
خلاف استحسان عقلی کے لکہی ہین اور نظر سرسری پیش نظر ہین اونمیں
سے جو سردست یاد پڑتی ہین پیش کرتا ہون دیکہو تقاضا سے روح
کو کیا ایسے ہی باتین مندرجہ بیبل رفع کرتے ہین پیدایش باب ۳۲
آیہ ۲۴ مین لکہا ہے قولہ کہ خدا آدمی بنکی رات بہر یعقوب پیغمبر سے
کشتے لڑتا رہا اور جب مغلوب نہ کر سکا تو اوسکی پانون کے اندر کی نس چڑہا کر

دیارا اور چل دیا انتہی الخ اور تین لکھا ہے قولہ کہ خدا آدمیونکو بنا کر پچھتایا اور شرمندہ ہوا انتہی الخ زبور یکصد و چہارم مین لکھا ہے قولہ کہ وہ اللہ نے بدلیون کو اپنا گھوڑا بنایا اور ہوا کے بازو وغیرہ وہ سیر کرتا پھرتا ہے انتہی الخ حسب مقولہ عیسائیان خدا مریم کے پیٹ مین جنین بنا اور جب پیدا ہوا الوہیت پیغمبر کا مرید ہوا غرضکہ اسی طرح بیبل مین کل عبارت لچر و لوچ مندرج ہے مین کہانتک شرح کرون عقلمند کو اتنا ہی کافی ہے لہذا اسی پر اکتفا کیا اگر جواب دیجیے گا تو باقی کا بھی جواب سن لیجیے گا القول آپکے زیادہ تشریح سے شاید آپکو ملال ہو جانا کیجیے گا کہنا وقع وقع زیادہ چہ۔

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ تحریر نامہ تاریخ ۱۶ محرم الحرام سنہ ۱۲۹۰ ہجری قدسی مطابق ۱۵ مارچ سنہ ۱۸۷۳ع کو مقام فتح پور سیوان ملک اودہ لفافہ بنام سردار دیال مہتمم مطبع آفتاب پنجاب جو کہ کتاب نعمۂ طنبوری کے مہتمم قرار پائے ہین رجسٹری ہو کر اس غرض سے روانہ ہوا کہ وہ ملاحظہ فرما کر میان علاء الدین کے ملاحظہ مین گذرانین کہ شیخ جی میان :۔



اب ایک جواب منشی ظہیر الدین صاحب بلگرامی مدرس
اول حامی مدرسہ رسٹ کیننگ کالج واقع لکھنؤ کے ایک
کتاب بنام رد اسرار کربلا نسبت ابطال شہادت
جناب امام حسین علیہ السلام انہون نے لکھ کے
طبع کرایا تھا جسکے صلے مین ایک گھڑی بھی پیشگاہ
ولیم میور صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر مغربی و شمالی
سے پایا تھا اس واسطے معلوم ہوا کہ اوسکا جواب بھی درج
کتاب ہذا کرنا چاہیے کہ شاید واعظین کے کام آوے

و ہو ہذا

ہو المستعان

نامہ اول

منشی صاحب مناقب ذوالکرم مظہر تحریرات اتم منشی ظہیر الدین صاحب مدرس مدرسہ لکھنؤ زاد لطفہم
از طرف نعمان خان ابن لقمان خان مرحوم قوم قندہاری
وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بعد واجب سے کے مدعا یہ ہے کہ کتاب مسمی باسرار کربلا مصنفہ و مؤلفہ
آپ کے کہ ملواز کرب بلا ہے بعد ہیوت بخشنے مکان کے مطالعہ مین
آئی کیفیت واقعی ذہن مین سمائی قلم سعادت رقم اوٹھایا اجازت جواب
تحریر باصواب اپنے جناب معلی القاب سے پایا مافی الضمیر آپکا تحریر
مین آیا اول یہ کہ اپنے مذہب پر آپ اعتراض لانا قابلیت جتانا دالو
کہنات بتانا سوتی بیرین جگانا خلقت کو بہکانا خدا اور رسول سے نہ شرمانا
دنیا ردی کا کمانا ناکس ملت و مذہب مین روا ہے اور پھر سوال سخت
او جواب ضعیف جسکا قافیہ درست نہ ردیف لقول شخصے ربیع نہ خریف
فقط سرو بستان یاد دہانیدن کار خرد مندان نیست اگر بان پردہ اسلام
مین اسوقت پر آشوب مین مدعیان دین احمدی نخرانہ سرمدی کو سمجھانا
مناظرہ بتانا و بیداری سے بعید ہے بس معلوم ہوا کہ عقل مین فتور
ہے تجویز بلعم باعور ہے اور بہر اللہ کے فضل سے سرکار دولت مدا
انگریز بہادر سب ذی علم و ہوشیار ہین تجربہ کار ہین وہ ایسے باتون کو کب
مانتے ہین مرد خوش آمدی کو زیادہ کو جانتے ہین وہ کہتے ہین کہ اکثر
جب طمع دنیا پاتے ہین تو ابنت کی خاطر مسجد ڈہاتے ہین جب
امورات دنیوی انکو آ تنگ گھیرتے ہین تو اپنے دلی کھنگر سے
منہ پھیرتے ہین لہذا قول حضرت سعدی یاد کیجیے وسناوس شیلا

پرلات مارسے قابلیت نہ تمہارے ہیبت مباد ادل آن فرومایہ شاد + کراز بہر دنیا دہد دین بباد + اور قدما کا قول ملاحظہ فرمایئے حضرت عبید اللہ انصاری فرماتے ہین قولہ العزیز بدان کہ دنیا جائے غرورست وشہرستان سرور زرخم نیش بے مرہم ست طلاق دادہ ابراہیم ادہم ست خانہ محنت ونفے زادیست راندہ جنید بغدادیست جرعۂ جانسوز تلخیست بشت دادہ شفیق بلخیست ہر کرا النبا دلیل درحق او آیہ این دلیل کہ قل متاع الدنیا قلیل لہذا اب ہم پہلے تحیرات ہفت گانہ آپکی قلمبند کرکے رفع حیرت کرتے ہین تحیر اول قولہ شبہ اور تحیر عظیم ارباب معنی کا یہہ ہے کہ اس ظلم ناحق کا فاعل کسکو ٹھہراتے ہو بظاہر یہہ سب اشرار کربلا سمجھے جاتے ہین لیکن اگر موافق عقیدۂ ارباب باطن کے فاعل حقیقی کی طرف نسبت کیا جاوے کہ ما اصاب من مصیبۃ الا باذن اللہ حال آنکہ ملعون ابدی ہونا جمیع اشرار کربلا کا نصوص قطعیہ سے ثابت ہے جسکا آگے بتصریح آیات قرآنی ذکر آتا ہے معہذا الحسب مشاہدۂ ظاہر کے وبدیہی سب اشرار کربلا کی طرف منسوب کرکے ملعون ابدی قرار دیجیے بارے وہ چشمۂ آب کا خیمہ گاہ حرم مین سے کسنے غائب کردیا اور حسب صلاح وہی حضرت حُر کے لشکر شہید مظلوم کا تمام شب روار ودشت کربلا مین کوچ کرگیا اور پھر صبح کو ذو الجناح اوسی مقام مین پھر ٹھہر گیا اور کسی طرف کو جنبش

کی پہلو اسکا فاعل ظاہر نہیں کسکو ٹھہرائے ہو اور اسجگہہ اوس فاعل حقیقی نے کیوں اپنا فعل بے پردہ ظاہر کر دیا پہر اسمین کیا اسرار الٰہی تہا لہذا چونکہ بحکم الٰہی و ظاہر شریعت اور بنص قرآنی سب اشرار کربلا ملعون و جہنمی نہی ہو گئے جیسا آگے مذکور ہوا پہر بہی سزا ہے عام ہے کہ من قتل مومن متعمدا فجزاءہ جہنم علی العموم وارد ہے ایسے مظالم شدید کی کیا سزا ہوئی ایسے اسرار الٰہی مین البتہ غور و تامل درکار ہے الخ جواب اول تو یہہ اعتراض آپکا ذات الٰہی پر بہی واقع ہوا جیسا کہ خود ان کا عقیدہ ہے کہ ہر چیز کا فاعل خدا ہی کو ٹھہراتے ہین دوسرے یہہ کہ اگر یہہ عقیدہ آپکا تسلیم کیا جاوے تو چاہیے خوردنی اور غیر خوردنی دونونکو برابر کہا لینا چاہیے آپکا قول ہے پہلے آپ ہی کو بنا ہنسا چاہیے آپ کو ہیبت اور کو نصیحت بتائیے اور یہہ کہ حسب صلاح دہی حضرت حر کے لشکر شہید مظلوم کو سات رات اتفاق کوچ کا ہوا مگر ہر صبح کو اوسی مقام مین بازگشت ہوئے اسکی وجہ یہ ہے کہ حضرت کو علم لدنی تہا یہان اتباع حکم خدا بجا لائے ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکہ کو ادا کیا تاکہ حکم خدا بہی ادا ہوا اور کسی منکر بد دین عہ حبل المتین مثل میان عماد الدین کو وجہ الزام کی باقی نہ رہی کہ باوصف دعوی امامت کے امام نے عمداً جان ہلاکت مین کیوں ڈالے اس آیہ کا بہی

الحافظہ کیا کیا معاذ اللہ آپکو علم قرآنی بہی مسلم نہ تہا جیسا کہ اب آپ باوقف
علمیت کے شکوک ضعیفہ نکال لیتے ہین جو خلاف کے خلاف بنائی کو سنبھال لیتے
ہین اوقات نچگانہ کو وظیفہ ظاہری پر ٹال لیتے ہین نہ آگا دیکھتے ہین نہ پیچہا
سنبھال لیتے ہین ایصاحب وسوسۂ شیطانی کو لاحول سے ٹال لیجیے مشیت
الٰہی مین ذہن نہ لڑائیے چپاتی چپوڑ کے نان پاؤ نہ کہائیے ابہی دنیا
علمار باعمل سے مالامال ہے آپکا کدہر خیال ہے اور یہ جو آپنے
فرمایا قولہ کہ ایسے مظالم شدید کی کیا سزا ہوئی سبحان اللہ یہہ بات
آپنے دونون طرف جاتی لیجئے اگر کوئی کہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام
کو حسب اعتقاد علماے مسیحی یہود نے بجبر ولتعدی مصلوب کیا حالانکہ
آپنے ایلی ایلی لما سبقتانی بہی فرمایا اور مصلوب ہوگئے اور پہر قوم یہود کو
عیسائیون پر غلبہ رہا کہ پولوس مقدس کے خط ۱۹ باب جو کہ قرنتیونکو لکہا گیا
آیۃ ۱۹ مین فرماتے ہین قولہ کیونکہ مین نے سب سے آزاد ہو کے
آپکو سبکا غلام ٹہرایا کہ یہودیونکو کماؤن اور مین یہودیون مین یہودی سا
بنا رہا کہ یہودیون کو کماؤن الخ اور اعمال رسول کے ۱۴ باب کی آیۃ ۹
قولہ اور یہودی انطاکیہ اور اکنیوم سے آئے اور لوگونکو اپنی طرف
مائل کرکے پولوس کو سنگسار کیا اور یہ سمجہ کے کہ مرگیا گہسیٹ کے شہر
کے باہر لے گئے الخ بہلا فرمائیے اب اگر یہود نابہبود یہان پہ نسبت

عیسائیون سے کے دعوی کرین کہ یا وصف ابن اللہ ہونے حضرت مسیح علیہ السلام اس ظلم شدید کی کیا سزا ہوئی تو اب عیسائی بھی معذور جواب سے ہوئے جاتے ہین باوصف اسکے کہ آپ آب و تنک عیسائیون کا کھاتے ہین بلکہ اور انعامات مثل گھڑی وغیرہ نفع مین پاتے ہین لیکن گھڑیالی یہودیون کے بنے جاتے ہین بد گھڑی سے اپنے تئین نہین بچاتے ہین بردہ اسلام مین گویا اپنے کو بھی معقولیت عیسائیان بتاتے ہین شاباش کیون نہو مصرع این کار از تو آید و مردان چنین کنند اب ہی یہ بات کہ محمدی سوداسد کے فضل سے آئین جاری نہین اپکی طرح جیسے معدن شرساری نہین ہین سر الشہادتین و باب سزا ہی ہمراہیان یزید ملعون کے ملو ہین کہ سوای عذاب آخرت کے لشکریان یزید پلید دنیا ہی مین اپنے سزاے اعمال کو پہونچے بعضے روسیاہ ہوے بعضے پیاس پیاس پکارتے مرگئے چنانچہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب مرحوم دہلوی کتاب سر الشہادتین مین تحریر فرماتے ہین قولہ کہ جس شقی کا تیر حضرت علی اصغر کی گردن مین لگا تہا اس عذاب مین بتبدیل حیات گرفتار رہا کہ اوسکے آگے کے دہڑ مین جلن بہی حد سے زیادہ اور پیچھے کے دہڑ مین سردی تہی بحد کہ آگے اوسکے برف رکہتے اور پیٹھ کے پیچھے تنور جلاتے تہے وہ ویسا ہی واویلا کرتا تہا اور پکھال کی پکھال پی جاتا تہا اور پیاس

نہ بجھتی تہی اور اوسی جگہہ یہہ بھی لکہا ہے قولہ کہ ابن سیرین اور ابن سعدی
منقول ہے کہ ایک جگہہ محفل تہی ضیافت کی وہان لوگون مین مذکور
ہوا کہ جو جو شخص معرکہ کربلا مین شریک یزیدیون کا تہا سوا
عذاب آخرت کے دنیا ہی مین اپنے سزاے اعمال کو پہونچا
امیر مجلس کی منہ سے نے مجابا نکلا کہ وہ شخص یعنے مین معرکہ کربلا
مین شریک لشکر یزید تہا والا آجتک سب آفتون سے محفوظ ہون
بس یہ بات اوسکے منہ سے پوری نہ نکلی ہوگی کہ ایکبارگی شعلہ
چراغ سے نکلا اور بات کہتے ہین اوسے جلا کر کوئلہ کر دیا مشفق
من طمع و دنیا و شامت اعمال آدمی کو شیطان کا بندہ کرتی ہے دیکہو
ذرا سی غلاظت کیسا دماغ پراگندہ کرتی ہے کسیکا قول ہے اسکو یاد
کر لیجئے ذخیرۂ آخرت کو ہاتہہ سے نہ دیجیے بیت چون خدا خواہد کہ پردہ
کس درد۔ میلش اندر طعنہ پاکان برد۔ و ما علینا الا البلاغ اب لیجئے
تجہیز دوم قولہ یعنے عمدہ ترین شرایط اعظم غزاے کفار مین یہ ہے
کہ مقابلہ کفار حربی غیر کلمہ گو سے ہو اور بایہ جدال و نزاع محض دعوت اسلام
او تکلیف کلمہ شہادت کی او رکچہہ غرض ذاتی و نفسانی نہو جیساکہ جناب
امیر علیہ السلام کے حال مین مذکور ہے کہ آپنے ایک کافر حربی غیر کلمہ گو
کو مغلوب اور زیر کرکے خنجر اوسکی گردن پر رکہکے دعوت کلمۂ شہادت

کی کی اوس کافر نے کلمۂ شہادت نہ کہا آپ نے غیظ و غضب مین آکر چاہا
کہ سر اوسکا جدا کرین کہ اوس ملعون نے آب دہن اپنا چہرۂ مبارک پر پھینکا
فورًا آپ اوسکے سینہ سے اوٹھکھڑے ہوئے اور خنجر کو نیام
مین کیا کہ اوس کافر نے سبب پوچھا آپ نے فرمایا کہ پہلے تجکو بلا عداوت
نفسانی مین نے محض بسبب نہ کہنے کلمۂ شہادت قتل کرنا چاہا تھا وہ
حکم شرع رکھتا تھا اب جو تو نے تھوک مارا عداوت نفسانی کا دخل ہوگیا
اب تیرا قتل خالصًا للہ نہ رہا بلکہ للنفس ہوگیا اسلیئے مین نے تجکو چھوڑ دیا
پس وہ کافر قدم پر گرا اور صدق دل سے ایمان لایا جیساکہ مولانا روم
فرماتے ہین سہ او خدو انداخت برروی علی افتخار ہر نبی و ہر ولی
اب ملاحظہ ہو کہ حاصل اہم ترین شرط شہادت اور غزا کے یہان کربلا
مین بظاہر مفقود اور ہزار طرح کی مصائب و تکالیف اور شدائد اور رنج
اور اذیت اور تباہی اور غارتگری اور آتش زنی خیام اور اسیری اور توہین
اہل حرم کوئی دقیقہ ذلت و رسوائی کا باقی نہ رہا یہانتک کہ چشمۂ آب بھی
خود بخود غائب ہوگیا پھر یہ سب امور لوازم شہادت سے نہ تھی اسکے
مقابلہ مین امر شہادت آسان تر اور سبک تر یہ تھا کہ فقط بے سبب
اور بے جرم کافر کے ہاتھ قتل ہو جانا اوسلئے شہادت کے کافی تھا جیساکہ شہادت
جناب امیر علیہ السلام کو واقع ہوئی بارے اسمین کیا اسرار آلہی تھا فقط

جواب کیا خوب یہ ہی مثل ہوئی ؎ چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا
الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا ۔ ایہا الصاحب ہوش مین آئیے اعلے
سے گرکے ہو کے اسفل نہ گرنا سینے آپنے سنا نہین جو جیسا کرتا ہے
ویسا پاتا ہے یا نیکا ہگا آخر کو منہ پر آتا ہے یعنے آپنے جو فرمایا کہ
اعظم ترین ثمرۂ شہادت یہ ہے کہ مقابلہ کفار حربی غیر کلمہ گو سے ہو
اور وجہ نزاع سواے کلمۂ شہادت کے اور کوئی غرض نفسانی نہو الخ
اقول بھلا مین پوچھتا ہون کہ غرض نفسانی یہان آپنے کیا تشخیص
کی ہے مدعی کی لی ہے مثلا کسی گھڑی ولایتی پر تنازع نہ تھا یا
ترقی عہدہ کی امید تھی واہ واہ آپنے خوب جتایا جو غلط گھنٹا بجایا خوب کو کا
جو چہت پر تہوکا اچہلا ہے سرکا چہوٹا کا مشفق من فقط بیعت یزید پلید
کی تکرار تھی اون مرتدین پر خدا کی پھٹکار تھی جو شاہزادگان عالی وقار سے
بیعت کی مدعی ہوئے تھے یزید ملعون کو خلیفہ گردانتے تھے مروان
کی سنتی تھی بنی امیہ کے سنتے تھی مثل عمار ابن سعد ابن قیل اور کھلی
ایک ہی مین سانتی تھی اور پہر اوسپر طرہ یہ کہ فضیلت حضرت امیر کی لانا کہان کی
بات کہان جانا خلافت کو پہرکانا است ہے یہ کو ہوکا پتا تا پلا و چہوڑ رہے تھے
کا رہی بہات کہنا بعید از شعور ہے کہ قرآن شریف مین ان اللہ علیم
بذات الصدور ہے ہم وکیل ہین ہمکو ہدایت ضرور ہے اب وجہ موجہ

کل وجوہات تجدید اکے ہمسے سنیئے تقریر فضول سے بعض سامعین
نہ دہنے کہ فریق مرتدین کفار حربی پر فوق رکہتے ہین اسواسطے کہ اللہ تعالی
قرآن شریف مین فرماتاہے لن تقبل توبتہم یعنے جو مسلمان ہوکر کافر ہوگیا
اوسکی توبہ قبول نہوگی اور کافر اگر توبہ کرے جادۂ اسلام پر قدم دہرے
تو اوسکو قتل معاف ہے دیکہیے ہماری تقریر کیسی صاف ثابت ہے
جسمین نہ تعمیہ ہے نہ تخرجہ ہے نہ لام ہے نہ کاف ہے جناب من علما
للہ الفضل جناب مستطاب حامل علم ہنگام مناظرہ ہر بر مصاف ہے جدہر
جہکا اودہر مطلع صاف آپ کیا بزدۂ اسلام مین زیر کرتے ہین الفضلا و کرام
صفدر علی و عماد الدین ڈلہل تقین بوخلاف اسکے گذرے تشین ہمارے
مقابلہ مین گریز کرتے ہین بلکہ ریز ریز کرتے ہین ہماری تحریر و تقریر نے
ہند مین دہوم ڈالی ہے حقیقت مذہب پولوس سے جون مینہ خارج توہم
ڈالی نہے ایست گو کا مرتبہ عالی ہے مردان خدا سے تختۂ ہند نہین
خالی ہے آپکے تحریرات محض خام خیالی ہے تجویز شیخ نجدی جعلی ہے
پس چونکہ یہ شہادت کاملہ تہی لہذا مشیت آلہی مقتضی ہوئی اسباب کی
کہ اس شہادت مین کوئی امر ضعیف اور غیر کامل شریک نہو کہ آگے مناقضہ
کو جاہے گفت اور خوردہ گیری و تجدید یکے باقی نہ رہے مگر
میان عزازیل کب ہارتے ہین ادہر اودہر دوڑتے ہین جہک مارتے ہین

نیکنامی دنیا پر مرتے ہیں آخرت کی شرم نہیں کرتے ہیں بدنامی کا ٹوکرا
اہل علم ہند کے سر دہرتے ہیں القول اہل فارس خوردنی بیار رفوط تحنیہ
کرتے ہیں جناب من آپ بھی چونکا جاتے بات میں ایسی نہ بنائیے
خدا سے ڈریے یا چلو بہر پانی میں ڈوب مریے اہل اسلام ذوالاحترام
قسنیہ بلکہ امم کو بدنام نہ کریے اور یہ جو آپنے فرمایا قولہ کہ اذیت اور رنج
اور تباہی اور غارت گری اور آتش زنی خیام اور ... اور معاذا ہند توہین
اہل حرم کوئی دقیقہ ذلت و رسوائی کا باقی نہ رہا محض خرخرافات ہے حرکت
شیطانی ہے جہوٹی کہانی ہے خلاف قانون ہے شیوہ مالوف
ہے دستور ہے جسطرف سے آدمی مارتا ہے تو بقول مشہور گانڈو
باتی اپنی خوج کو مارتا ہے شاہزادگان والاتبار جگر گوشگان سید الابرار
برگزیدگان پروردگار سرداران دارالقرار قاسم کوثر و سلسبیل ادا کنندگان
منشار قصر اجمیل ناسخ تورات و انجیل خلاصہ خاندان حضرت خلیل جلیل کے
شان میں لفظ توہین لانا شرافت و حمیت اسلامیہ سے بعید ہے
ہان یہ بات اور ہے کہ ہر وقت میں ایک یزید ہے بقول مولانا ... م
... یک حسین نیست تا گردد شہید ورنہ بسیار از در دنیا یزید + قولہ تحریر
سوم اگر فرض کیا جاوے کہ بسبب ہجوم بلیات اور مصائب شدیدہ مختفی وا
امتحان کے تہا کہ کل ابنا رعلیا قدر مراتب ہر گونہ ہجوم بلا مصائب کا بالاتفاق

... جلد ۱ ... ۱۲۰۱

کمالات مخفی علی اولیاء اللہ بہی اس صورت مین بہی رفع تحریر نہین ہو سکتا
کس واسطے کہ ہجوم بلیات کا واسطے امتحان جمیع برگزیدگان بارگاہ کبریا لازم
مگر آخر کار بعد تکمیل امتحان کے مقابلہ کفار کی امداد انبیا اور شکست و ہلاکت
اور شکست کفار و نجات اور غلبہ انبیا مسلم کہ جسکی آپنے آیات قرآنی سے
شرح کی ہے اسکے بعد فرماتے ہوا کی قولہ مگر ایسا سانحہ جو کہ معرکۂ
کربلا مین واقع ہوا کہان تہا یہ معرکۂ کربلا اگر واسطے امتحان کے تہا جا ہیے
تہا کہ بعد امتحان و اتمام جمیع مصائب آخر کار یہان بہی مثل انبیاء سابق
امداد واقعی اور ظفر بمطلوب ہوتی جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے
باب مین ہر امتحان مین بعد تکمیل امتحان کے تکمیل واقعی ہو گئی آخری
امتحان مین جو سخت تر تہا جب اللہ تعالے نے دونون باپ اور
بیٹے کو بواقعی جا نچا باپ کو ذبح فرزند پر مستعد پایا اور فرزند نے
بہی مستعد ہو کر کہا یا ابت افعل ما تؤمر آخر کار بعد امتحان کامل کے ہر طرح
سے امداد نمایان ہوئی اودہر چہری کو حکم کہ خبردار تار مو بہی نہ کٹنے اودہر
فدیہ بہی پہونچا پس ملاحظہ ہو کہ کربلا مین بعد ہمہ مصائب و شدائد اور قتل تمام
عزیزان و رفیقان و فرزندان لخت جگر بہتر و نہ صد و پنجاہ زخم کاری
اوس ایک جسم مبارک پر پہونچ چکے تہے اوسپر بہی مگر امتحان نہ ہوچکا
تہا کہ مثل کارد ذبح اسمعیل علیہ السلام کے خنجر شمر بہی کند نہ ہو گیا اور نا

نہ پہونچا یا مثل اور انبیاء سابق .. دعیسی نہوئی الخ **جواب** اسکا یہہ ہے کہ یہہ بات دونون طرف چمٹتی ہے کہان سے کہان جا تھمتی ہے دیکہو پولوس مقدس کے خط کا تین۳ باب جو گلا تیونکو لکہا گیا آیہ ۱۳ **قولہ** مسیح نے ہمین مول لیکر شریعت کی لعنت سے چہڑایا کہ وہ ہمارے بدلے لعنتی ہوا کیونکہ لکہا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا ملعون ہے الخ **اقول** اب فرمایئے کہ یہان حسب بیان پولوس مقدس ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مصلوب بہی ہوے اور ملعون بہی ہوے تو معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد جب ملعون ہوے تو ابن اللہ ہونا کجا شفیع گنہگاران کب رہے دیکہو جو رحور کی شفاعت کب کر سکتا ہے اب اگر کوئی کہے کہ اس ظلم صریح اور فاش سے کیا تکمیل ہوئی تو عیسائی بہی معقول ہوے جاتے ہین اور یہود نا بہبود نعلین بجاتے ہین آپکی شان مین مرحبا کلم فرماتے ہین اور عیسائی منصف مزاج آپ کو لعنت اللہ فرماتے ہین لہذا آدمی کو بات سوچ بچار کے کہنا چاہیے مثل مشہور ہے جسکا کہایئے اوسکا گایئے لبس سطر کے بجز ات تحریر مین نہ لایئے بلکہ زبان سے بہی نہ فرمایئے اسلیے کہ اگر یہہ عیسائی سن پاینگے تو آپ کو خبط الحواس بتاینگے کہ شہزادے سے ترقی کجا یہ تنزل دکہاینگے اور ہمارے شاہزادگان عالی وقار کی تو وہ تکمیل ہوئی کہ کسی انبیاء سابقین کے ایسی تکمیل مکمل نہین ہوئی حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمہ اللہ دہلوی کتاب استہا میں

مین تحریر فرماتے ہین آپکو شرمانے نہین تو لکہے کہ بعد قتل جناب امام حسین علیہ
السلام کے خرابی بر قتل یزیدیان بدشعار نگون سار ہوا کیا اور جو جو کہ بانی
مبانی تہی انکو مختار نے اپنے عہد حکومت مین مع زن و فرزند کے واکے
عورتون کو لشکر والونپر مباح کر دیا اور انکے بدنون کو آگ مین جلوا کر
دن یا کون کی دریا مین پہکوا دی آجتک انکی اولاد بہی دنیا مین سوا
آپکے باقی نہین رہی اور شہادت جناب سید الشہدا علیہ السلام کی کسی مقبول
بارگاہ کبریا ہولی کہ آجتک ہر محرم مین لاکہون آنکہین گریہ سے تر ہوتی اور دودہ کے
مثار رہے ہین سبیل نذر حسین کی دہوم ہے جسکا شہرہ دار الشاہی یار
ہے کیسی رسوم مرسوم ہے کہ باوجود عدم حکومت اسلام دو الا
اور اس جزیرۂ ہند ازبمبئی تا سندہ برای ماتم امام علیہ السلام جابجا تعزیہ
اہل فریق کا ہجوم ہے کسی نبی کی شہادت کا یہہ شہرہ عام نہین
تعجب کا مقام نہین اگر آپ اسکو تحریر نہ کر سکتے تو البتہ آپکو لوگ
لاشعور جانتے مانتے خیر ہم جانے دیتے ہین آپکو اختیار ہے بندہ
لاجواب ہے کسیکا شعر ہے کہ یاد آیا آپکو سنایا ہے ○ اولٹی ہو گئی دنیا
اور امام ہوئے احمق ۔ کہینگا ہوا سفر سے مین اداس ہو گیا ہون قولہ تحریر
چہارم وہ یہہ ہے کہ اگر کہا جاوے کہ یہہ ہجوم بلیات اور مصائب اور
تکالیف اور اذیت اور اسیری اور مظلومی البتہ اور تشنگی اور گرسنگی

از کربلا مین واقع ہوا ہے سب شروط لوازم شہادت ہو گئے جیسا کہ کتاب سر الشہادتین مین تصریح تمام سے لکھے ہین یہ مضمون بھی دل پر نہین جمتا اسلئے کہ وہ جو عمدہ ترین شروط شہادت جو تحریر وہم مین سے لکھے ہین یعنے مقابلہ غیر کلمہ گو سے ہوا و بوجہ نزاع سوای کلمہ شہادت سے کے اور کچھ نہو قطعا مفقود مسقط بہوجہ منہیات شدائد اور مصائب کہ چشمہ آب بھی خود بخود غائب ہو گیا اگر لوازم شہادت سے تہا تو چاہیے کہ شہدا سے غزوات نبی کے شہادت درست نہوتی کسو واسطیکہ ان شروط سے وہان کوئی نہ تھے حالانکہ اونکی شہادت پر کلام الٰہی گواہی دیتا ہے ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم وہان مابہ جدال فقط واسطے کلمہ شہادت کے بمقابلہ غیر کلمہ گو تہا یہ شرط یہان نہ تہی پہر اسمین کیا اسرار الٰہی تہا الخ

جواب ہر چند کہ جواب اسکا ماقبل ہو چکا مگر پہر بکرر عرض یہ ہے یہ جو آپنے فرمایا کہ سر الشہادتین کا مضمون دل پر نہین جمتا اسکا جواب اول تو یہ ہے کہ اگر آپ سے کوئی پوچھے کہ آپکی منحت ولذت مین آپکے والدین کی گواہی ہمارے دل پر نہین جمتی اور دوسرا کوئی گواہ انسے زیادہ عینی نہین ملتا تو اسکا کیا جواب دیجیے گا یا دعوے مدعی تسلیم کیجیے گا دوسرے یہ کہ میان عزازیل باوصف قرب پروردگار اور تعلیم فرشتگان کی ربوبیت اور وحدانیت کے قائل نہوے انحراف کیا طوق لعنت دائمی لیا تو کیا آپکے نزدیک

وہ مردود عالم نہ ٹہرے واہ واہ صاحب کیا خوب سوجہتی ہے
عقل خردہ بین آپ کی خوب ہی اوجہتی ہے آپنے کمال کیا میان
عماد الدین بیچارہ کیا اپنے اوپر آپ الزام معقولیت کا لیا
ضرب المثل ہو گئے دین دنیا سے کہو گئے خواب غفلت مین سو گئے
حبلت اعالہم ہو گئے خدا سے ڈرئیے استغفار پڑہیے تجربات لاطائل
ذہن سے نہ گڑہیے دیکہو شیطان علیہ اللعن ایسی ہی وسوسے
لاتا ہے نیک کام کو دلپر جمنے نہین دیتا تو کیا کوئی اوسکو مانتا ہے
حق جانتا ہے عیاذاً باللہ اپنے مذہب کو آپ نکہانتا ہے قدما
قول کو جہوٹا جانتا ہے تیسرے یہ کہ آیات قرآنی کو نظیر لانا اوسکو
تعلیق کرکے ملانا خاقیت کو وہو کا بتانا آپ کی دانائی سے بعید ہے
ابہی خلقت علم قرآنی سے مالامال ہے آپکا کدہر خیال ہے جب فقط مدرسہ
سرکاری کے پڑہے ہوئے رہجائین گے تب البتہ یہ وسوسہ کام
آئین کے میان عزازیل کے من بہائین گے مڑیا ہلائین گے بقول
شاعر ع کہان جہکڑا ایجائیگا نکلا باغ کا کاغذ + کجا ریش و کجا شہ
عجب تقریر کرتے ہین ہوا ایصاحب تواریخ جیب آلہ دیکہو آیہ کا منشا
نزول سمجہو اپنی طرف سے قرآن نہ ملاؤ قابلیت پر خاک نہ ڈالو تجربہ اپنی کو
آستین مین نہ پالو وہ لکہتے ہین قولہ کہ حدیث صحیح مین وارد ہے

کہ شہداے احد کو اللہ جل شانہ نے اپنے حضور مین بلا کر شل عبد اللہ
والد جابر رضی اللہ عنہ سے بالمشافہہ کلام کیا اور پوچھا کہ اگر تمہین کسی
چیز کی خواہش ہو تو بیان کرو کہ تمہین پہنچاوے انہون نے عرض کیا
کہ ہمین سب نعمتین بہشت کی ملی ہین اب کسی چیز کی خواہش نہین ایک بات
کی البتہ خواہش ہی کہ ہم پہر دنیا مین بہیجے جاوین اور تیری راہ مین شہید
ہون اللہ تعالے نے فرمایا کہ دنیا مین دوسری بار ہرگز جانا نہین ہو سکتا
یہہ آرزو تمہاری پوری نہین ہو سکتی تب اونہون نے کہا کہ ہمارا سلام
ہمارے بہائی مسلمانون کو پہونچا دیا جاوے الخ بس اسپر اللہ صاحب نے
یہہ آیات نازل فرمائین مگر آپنے معرکۂ کربلا مین جائین لقولہ کسی کے
آتی ہے ساقی سے کے یہہ جوش گئی شراب بیخ ہۂ اسلے کباب شیشے ہیرۂ
قولہ تحریر پنجم وہ یہہ ہے کہ اگر کہا جاوے کہ یہہ شہادت اگر ذات خاص
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر واقع ہونے باعث ضعف وتوہین اسلام تہا کہ
کتاب سر الشہادتین مین بتوضیح تمام لکہا ہے یہہ بہی جیسا کہ چاہیے دلپذیر
نہین جمتا یعنی یہہ توہین اور اسیری اور استیصال خاندان نبوت کربلا مین
کیا اور جو کہ یہہ خرابیان اور تباہی ہابیت موقوف نخلیہ شہادت نہ تہی اس
شہادت مین حفظ اوس توہین کا ہوا الخ جواب ای سبحان اللہ بلکہ لعنت اللہ
توہین کی لفظ آپنے پیغمبر کی شان مین لانا اور پہر اپنے تئین مسلمان

بتانا خدا اور رسول سے نہ شرمانا آپ ہی کا کام ہے اسکا بد انجام ہے
مولانا نظامی نے سچ کہا ہے **بیت** خران را کسے در عروسی نخواند
بگر آن زمان کاب سیزم نماند + ایصاحب توہین جسے ہوتی کہ امام علیہ السلام
بیعت یزید شقی کر لیتے اور داد شجاعت نہ دیتے مردود نکالا ۔ اسے
شجاعت میں نام ہوتا ہے توہین نہیں ہوتی ہے جو کوئی مثل آپکے
توہین سمجھے وہ بدنام ہوتا ہے نکوئی آخرت سے ناکام ہوتا ہے
آپنے سنا نہیں اہل عرب کا قول یا حدیث ہے **قولہ** الجاء خیر من
الجبن فارسی پریکا شعر ہے **سہ** برگشتہ بر نیز نیزہ در قفس + کہ معراج
مردان ہمیشہ ملبس + اور آپکی ذات خاص میں یہ مرتبہ اسلیے
لاحق نہوا کہ آپ خاتم رسالت تھے اگر یہ کمال سب آپکی ذات
خاص میں جمع ہو جاتا تو صاحبزادوں کو کونسا مرتبہ دیا جاتا لہذا یہ
تحیر کا مقام نہیں معاذ اللہ توہین امام نہیں اسے توہین جاننا اہل اسلام
کا کام نہیں مگر ہاں اسوقت میں یزید بد انجام نہیں ہر چند کہ آپنے مقدمہ کو
طول دیا مضمون فضول کیا اہل مطبع کو بھی بلا یا مدد با تقدیم طبع ثانی تحریر
فرمایا مگر مطلب سعدی ہمارے قلم نے کہہ سنایا **بیت** ابھی تو یزید کی
دل کی دل میں کہہ منہ سے نکلی اور برائی ہو گئی + **قولہ** تحریر ششم یعنے
عمدہ ترین شرط شہادت وہی ہے کہ مقابلہ کفار حربی غیر کلمہ گو سے ہو

اور وجہ نزاع و قتال کے سوائے اعلائے دین اسلام کے اور کلمہ شہادت کے نہو جیسا کہ مذکور ہوا کہ قاتل کفار غازی اور مقتول شہید اور یہ شہادت درحقیقت شہادت نبی کی ہے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جسکا حال آیندہ از روے نص قرآنی بیان ہوتا ہے پس اس شہادت کی ترجیح ضرور ہے اور اسمین وہ شرط عمدہ مفقود بہر صورت اس شہادت شہداے خاص کے کہ درحقیقت شہادت خاص ہے اور شہادت شہداے غزوات نبی پر کون ہے اور اسمین کیا اسرار الٰہی ہے الخ **جواب** مشفق من یہ سوال آپکا مکرر ہے سہ کرر ہے دستور ہے کہ پیری مین عمر کو کمال ہوتا ہے عقل سلیم کو زوال ہوتا ہے نسیان کو کمال ہوتا ہے حکما کا قول ہے کہ پیری مین تین چیز کی محبت بڑہ جاتی ہے ایک اولاد کی دوسرے مال کی تیسرے خام خیال کی لہذا چونکہ اسکا جواب ماقبل ہو چکا ہم قلم انداز کر کے آگے بڑہ آپکے تحیر ہفتم کے اوپر جا اڑے او سکے فقرے گر ہے **قولہ** تحیر ہفتم وہ یہ ہے کہ حضرت امام حسن صاحب علیہ السلام نے درگذر اور مصالحہ کیا اور حضرت امام حسین علیہ السلام نے مقابلہ کیا یہ دونو امور باہدگر متضاد اور متناقض آپکے نزدیک بجا اور مستحسن ہونا کس راہ سے ہو سکتا ہے اگر وہ مصالحہ اولی و بجا تھا چاہیئے یہ مقابلہ نادرست ہوتا اور اگر یہ مقابلہ

اوٹ لے تہا جاتے ہے کہ وہ مصالحہ نادرستا ہوتا بس اسکے
باریکیان اور اسرار حکمت الہی اگر کوئی غور اور فکر سے
اور تعقل سے بیان کرے معتبر ہے مگر یہ کہ نصوص قطعیہ سے ثابت
کیا جاوے لہذا بیشتر اس مضمون کو ذہن نشین کرنا مقدم تر ہے
بعد اسکے جو حال واقعات کربلا از روی آیات قرآنی کے بیان
کیا جاویگا البتہ طبع انصاف پسند قبول کریگی وہ مضمون یہ ہے الی قولہ
کہ کلام اللہ مین سوا نام زید کے کسیکا نام لقب تام نہین بیان
کیا ہے اور اس تخصیص نام زید کی یہی وجہ ہے کہ یہان اور اسکے
بیان کی کچہ ضرورت نہین ہے سوا زید کے جسکا نام کلام اللہ
مین مذکور ہے لقبیہ صفات اور علامات کی ہے کسو ایسکہ
نام مین توارد اکثر ہوتا ہے اشخاص متعدد ایک نام کے ہو سکتے
ہین اور صفت خاص مین دوسرا شریک نہین ہو سکتا جیساکہ سورہ
ہل اتی مین جو تخصیت خاص مذکور ہے سوا اہلبیت کے ذات خاص جناب
امیر کے کسیکی طرف منسوب نہین ہو سکتی الخ غرضکہ اسمقام پر دو چار
آیتیں اور جو کہ جناب امیر کی شان مین ہین بیان کرکے آپ یون بول
چلے ہین سے الم شد اسر قرآن علم الم العلم + کہ ہست حرف الف لام میم
شکل الم ما العبد اور جیتنا آیہ قرآنی جو کہ خلاف منشا ہین آپنے تحریر کیے ہین

جواب مشفق من جواب سوال کا موافق سوال کے ہونا چاہیے
نہ کہ سوال از آسمان اور جواب از ریسمان اسیکو کہتے ہین اسکو کوئی ذی شعور
پسند نکریگا منطلمہ بیہودہ گوئی آپکے ذمہ دھرے گا جیساکہ ہمنے اوپر
بیان کیا ہے کہان جھگڑا اپجاے کا لکالا باغ کا کاغذ کجا ریشم کجا فیض
عجیب تقریر کرتے ہین .. اور یہہ بہہ کہ جب آپ خود ہی فرماچکے کہ اگر کوئی اِن
مقدمہ مین غور اور فکر سے کچہ جواب دیے تو معتبر کب ہی مگر یہہ کہ نصوص قطعیہ
سے ثابت کیا جاوے اور یہہ نصوص قرآنی آپنے وہ پیش کی ہین
جنکا کہ شان نزول ہی اور رہے بہلا یہ بات آپکے نزدیک مفید مدعی ہی
یا مدعا علیہ ذرا گریبان مین منہ ڈالے لیے شعور مندی سمجھیے دون کی نہ لیجے
اللہ تعالے غیب دان ہے اوس سے کچہ نہین نہان ہے بس مقدمہ
نگاہ مین تل گیا من یضللہ فلا ہادی لہ کا کہل گیا ایصاحب اس خبر کی
خبر ہہی سن لیجیے انصاف کو ہاتہ سے نہ دیجیے طفلان مدرسہ سرکاری کو
نہ بہکائیے مقدمات واضح کو عنت ربوت نہ بنائیے تنخواہ سرکاری کو مفت
مین نہ کہائیے زید کا ذکر کہ ایک لی یا الک حضور اقدس کے تہے فقط
اللہ جل شانہ نے بطور خبر کے فرمایا ہے اور صاحبزادگان عالی وقار کی
شہادت باسعادت کا حال از جزو تا کل اپنے حبیب کو کس خوبی سے بتایا ہی
معرکۂ کربلا کا بالکل پتہ جتایا ہے یعنے کہیعص کہ سے مراد کربلا اور ہ سے

مراد ہلاکت اور (ی) سے یزید اور (ع) سے مراد عطش اور (ص) سے
مراد صبر سیاق کلام کو آگے دیکھو یعنی فرماتا ہے ذکر رحمت ربک
عبدہ زکریا و ترجمہ یعنی ہم نے اُن سے زیادہ سخت امتحان زکریا
کا کیا تھا اور یہی اختتام مراتب تامہ شہادت حسین ہوا یہ مرتبہ
عالی ہم نے تیرے جگر گوشہ حسین کو عطا کر دیئے اور وہ اس مقام پر رضا
و شاکر ہونگا رونق و شجاعت شجاعان عرب کی کھو دیگا معاندین دین کو بحر
تحیر میں ڈبو دیگا مردوں کا شجاعت میں نام ہوتا ہے مرا اسم تسلیم و رضا
پر کام ہوتا ہے دیکھو کسی اوستاد نیک نہاد کا شعر ہے ؎ تو سینہ
چاہ دشمن کھائینگے یا تیغ کا پھل + ہجر عشق ہمیں دیگا ثمر اپنا اپنا
بس اب آپ استغفار پڑھیے ہیئت دہر میں پر نہ اڑیے سحرات الاباطل
دین شریف سے نہ گرائیے سحرات شیطانی جھوٹی کہانی سے پناہ
مانگیے تو کون ستر پنساٹیے خدا کو تا ہے ہم کو جھوٹا نہ بنائیے اونچ کی
نہ لیجیے ترقی کا خیال نہ کیجیے دنیا مقام درگذر ہے ہر وقت پیش نظر
راحلہ سفر ہے آپکا کدہر خیال ہے جسم انسانی پانی کی پکھال ہے
متاع دنیا آخرت میں وبال ہے بقول شاعر ؎ گھڑیال گھر امیر
یہ کرتا ہے منادی + گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی + اب
کہیے کون جیتا کون ہارا کس نے میدان مارا حضرت من علمیت

بزرگی نہین ہے عمل پر بزرگی ہے اور عمل نیت پر منحصر ہے اگر نیت
مین فتور ہے تو عمل بھی سراسر زور ہے اسلیے کہ اگر علمیت پر بزرگی
ہوتی تو شیطان کی اتباع لازم آتی اسواسطےکہ اوسکی علمیت کو آپکی علمیت پر فوق ہے
ہر چند کہ آپکو اوسکی پیروی کا ذوق ہے **قطعہ** خوبنا بہ دل خور کہ شراب
بہ ازین نیست ٭ دندان بجگر زن کہ کباب بہ ازین نیست ٭ در کنز و ہدایا نہ
توان یافت خدارا ٭ در صفحہ دل بین کہ کتاب بہ ازین نیست ٭ اب رہی یہ بات
کہ جناب امام حسن علیہ السلام نے مصالحہ کیا اور جناب امام حسین علیہ السلام
نے مقاتلہ یہ دونون امور باہم کر متضاد او تیناقض الخ **اقول** پہلا مین یہ پوچھتا
ہون کہ مصالحہ جناب امام حسن علیہ السلام کا آپکو ساتھ یزید پلید کے کس کتاب
سے ثابت ہوا یا فقط بیان شیخ نجدی کے بیان کو آپنے پیش خود الہام
غیبی یا القاے لاریبی قرار دے لیا ہے یا مثل حواریان عیسویہ کے
حلول روح القدس آپ مین بھی ہوا ہے الیصاحب مصالحہ تو جب
ہوتا کہ امام حسن علیہ السلام بیعت یزید شقی کر لیتے اور داد شجاعت
نہ دیتے اور جناب سید الشہدا امام حسین علیہ السلام نہ کرتے لہذا
حسب امر تیناقضیہ امام حسن علیہ السلام کو یزید ملعون نے بذریعہ
زہر شہید کروایا اور سے امر خاص پر جناب امام حسین علیہ السلام سے
قتال واقع ہوا جسکی توصیف صاحب مصنف تواریخ چین نے بھی کی ہے

گویا مذہب سیحی رکھتے تھے مگر نیک نامی لی ہے اپنے دہل القین نام
کے مسلمانونکو بدنامی دیتی ہے کل شجاعان ساعت پر غالب تبا بانے
انصاف کو کام فرمایا ہے اب کہنی بیان تو آپ بالکل دہری گئے ہمارے
صداقت کی الگ گیتی ہین یکا ہوگئی بس اسمقام سے ہمارے آپکے
جیت ہار ہوگئی والدہ عزائیل آپکے سرہانے رو گئی قابلیت آپ کی
کہو گئی بحر تحریر مین ڈوب گئی اور سوا نے اسکے ہمنے لکھنؤ مین ایک
معتبر مسلمان سے سنا ہے کہ آپنے اونسے بیان کیا کہ قرآن مین بطور
پیشین گوئی انتزاع سلطنت لکھنؤ کا بہی اشارہ ہے جیسا کہ
جہان کہین قرآن مین یخرج یا تخرج ہے اوس سے آپنے مراد اخراج
شاہ اودہ لیا ہے تفسیر دانی کو کام کیا ہے اور جہان کہین قرآن مین کہ
یدخل ہے اوس سے آپنے داخلہ سرکار انگریزی مراد لیا ہے
ذہن رسا کا امتحان کیا ہے لہذا ہمنے بہی اسی لحاظ سے جو بعض مقام
قرآن شریف مین غور کیا تو سورۂ روم مین اس آیہ سے
آپکے بہی خبر نکلتے ہی از روی قاعدۂ زبر و بینات کے ملتے ہی یعنی
ظہر الفساد فی البر والبحر بس معلوم ہوا کہ یہ ظہ آپکے نام کی سے کیسو
آپ پشت پناہ دین مبین ہین اور سید ہین تو مرہ کو گدی نشین ہین لہذا اگر شاہ
جانے تو آپ کسی تصنیف مین درج کر دیجئے گا جو دعا خیر

برادر سلطان از عنایات ۱۲۰ ... [illegible]

یاد رہے یعنی کہ اب دفع دخل ما تقدم کا جو عذر اہل مطبع کی طرف سے صفحہ ۵
مین آپنی کتاب کے اخیر مین الحاقا تحریر فرمایا ہے اسکو بھی ہم مجملا
قلم بند کرکے جواب دیتے ہین اور لسے یعنے اہل مطبع سے اطلاع
کرد یجیے گا قولہ یعنے اونہون نے واسطے عیب چھپانے اور اجرت
پڑہانیکے چند سطر بطور عذر تحریر کیا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے ایسے قولہ
کہ مولف کتاب اسرار کربلا نے بحکم لا رطب و لا یابس الا فی کتاب مبین کل
سب واقعات معرکہ کربلا کو مضامین آیات قرآنی سے بقرائن ثابت
کیا ہے حالانکہ اون آیات کا منشاء نزول اور ہے مفسرین نے اون
آیات سے معرکہ کربلا مراد نہین لی ہے جیسا کہ بعد چہپ جانے
اور مشہور ہوجانے نسخہ مطبوعہ اول کثر صاحبون نے غیبت مین اور
بالمشافہہ مولف کو الزام دیا اور کچھ عذر مولف کا نہ سنا انصاحب کو کام
نہ فرمایا بس اب دفع دخل عذر اہل مطبع کی طرف سے یہ ہی کہ مولف
کتاب نے یہ کہین نہین لکھا ہے کہ ان آیات قرآنی کا شان نزول
بہی معرکہ کربلا ہے بلکہ از قبیل لطائف اور نکات اور بلاغت اور رموز و
کنایات کلام اللہ کی بیان کیا ہے اور ہر جزئیات کربلا کو ترتیب قبل
اور بعد آیات قرآنی سے مطابق واقعہ کے تطبیق دی ہے یہ عین بیان
بلاغت اور لطائف کلام اللہ کی ہے ؎ خوشتر آن باشد کہ سر دلبران

گفت آید در حدیث دیگران ؎ معاذ اللہ کچھ معانی آیات کلام اللہ مین
تاویل بے محل نہین کی ہے کہ مورد الزام کیا جاوے و فضلا علماء کے
نظیر اور سند قوی قول جناب امیر علیہ السلام ہے از روے کتاب
مسلم الثبوت نہج البلاغت کے موافق قول و شرح ملا حسین میبذی کے
واضح تر لکھدی ہے کہ کتاب فواتح مین بیچ مقاصد مرتضوی کے
ملا حسین علیہ الرحمہ صاف صاف لکھتے ہین قولہ کہ جناب امیر علیہ السلام
واردات اور واقعات خاندان نبوت اور واقعات کربلا اور زوال کار
بنی امیہ اور انجام کار اشرار و اخیار کربلا کا علے الترتیب مضامین
آیات حمعسق سے تطبیق دی ہے جیسا کہ سب بقیہ آیات قرآنی
سے کتاب اسرار کربلا مین بجاے خود مرقوم ہے حالانکہ اون آیات
کا نظاہر منشا نزول اور ہے پس اسطرح کی مطابقت دینے مین
معاذ اللہ کچھ کفر و گناہ اور دخل بیجا آیات قرآنی مین پایا نہین جاتا ہے
پس یہی کلام معجز نظام حضرت امیر علیہ السلام کا سنداً متمسک ہے
اور واسطے عذر مصنف کے کافی ہے الخ جواب اسکا یہ ہے
درحقیقت اس مین منتظمان صاحب مطبع نے خوب انتظام کیا یعنے اگر ایسا
روغن قاز نملا جاتا تو کتاب نعمت ثانی کا میکو حیوانی جانی کس کا قول ہے
ے چراحمق وہبان بقیمت کسر مفلس تہی بار ۔ دوسرا مصرع

سنی اور سے دیانت لیت لیجیے گا سبحان اللہ نہج البلاغت اور عجائب
ملا مسکین ہندیکی تفسیر لانا اور یہہ بہی تحریر فرمانا کہ حالانکہ اون آیات کا نظاہر
شان نزول اور ہے یہ گویا آپنے ہجو ملیح کی ہے یعنے معاذ اللہ
اس طرحکی تطبیق علماء سابقین نے بہی کی ہے سو یہہ محض آپکا خیال خام
ہے کبہو ہمارے علماء فریقین دیندار مین گہڑے گہڑے بدلنا
غلط گہنٹا بجانا خدا و رسول سے نہ شرمانا ہرگز درست نہ تہا وہ جسکا کہا کرتے
تہے اوسیکا گاتے تہے گہڑے یا گہنٹا غلط نہ بجاتے تہے
معاذ اللہ طمع دنیا پر بہاتے نہ تہے ایمان آخرت کو آسیا ی عصیان سے
دلتے نہ تہے ترقی عہدکی امید پر دین حق سے بدلتے نہ تہے
مثل بعض علماء حاضر الوقت لقمہ حرام سے پلتے نہ تہے اور
پہر مین پوچہتا ہون کہ آجتک آپنے علماء دیندار مثل مولانا شاہ عبد العزیز
صاحب رحمہ اللہ دہلوی اور مولانا محمد اسحاق صاحب
و شیخ عبد الحق صاحب اور اہل مذہب حضرات امامیہ مین میر سید محمد صاحب
سلطان العلماء مجتہد لکہنؤ اور انکے والد ماجد جنکا شہرہ مشرق تا غرب
الشمس و این من الامس ہے کیا معاذ اللہ یہ تاویلات اونکے
ذہن مین نہین آئین اونہون نے بنائین یہ تاویلات و تحریرات شیطانی
جہوٹی کہانی و لطائف قرآنی مدرسان مدرسہ کیفیات کالج کے نام کا تب

ازل نے لکھہ رکہی نہین بہلا فرمایئے جبکہ ان علماء دیندار سعادت
شعار نے یہ لطائف قرآنی نہ بتائے اور نہ اس قسم کی اختراعات
لشکل تحیرات بتائے نہ تحریر مین لائے نہ گھڑی یا پل نہ گنتے غلط
بجاتے تو اب اسوقت اخیر مین کہ نبالت قرآن و رسالت پیغمبر آخر الزمان
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کیا کیا کوششین ہو رہی ہین کتب صحیح مجہو رنگ
اکر شاید یہ عبارت اسواسطے بڑہائی ہے کہ اگر کوئی کہے کہ اپنے تقریر
کے چہاپنے کا کوئی اہل مطبع بدون اجازت سرکار مجاز نہ تہا عذر اسکا
بیجا ہے جیسے ایک ہندو کا سچ ہے **قوله** سب مین بہایا گیا تسلیم اہم
الخیر والاب مناسب یہی ہو کہ آپ ہمارا یہ نامہ جوابی بہی چہاپئے مین
بشرط اطلاع فی سطر ۲ر اجرت دیجائیگی لس اب ابہی مختصر ہم نامہ
تمام کرتے ہین اگر جواب پائین گے تو جواب الجواب اور آئین گے
جو کچہ باقی رہتا ہے اوسے بہی جتائین گے اللہ جلشانہ نے ہمین
ابہی وقت کے واسطے پیدا کیا ہے اپنے حبیب پر شیدا کیا ہی
آپنے سنا نہین کسی اوستاد نے کہا ہے **بیت** ہر کسے را
بہر کارے ساختند میل او را در دلش انداختند فتبارک اللہ احسن
الخالقین زیادہ بس و باقی ہوس فقط........
الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابدقرار

پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ
یہ نامہ تاریخ ۱۹ محرم الحرام ۱۲۸۰ھ ہجری کو آنام سے روانہ ہوا۔

ٹکٹ چسپان ۲ ر



جب اس نامہ تحریر یا کا جواب نہ آیا تب یہ دوسرا نامہ لکھا گیا و اسلئے ملاحظہ ناظرین کے درج کتاب ہوا

ہو المستعان

نامۂ ثانی

لطفہ زاد حسب صاحبان الدین

منشی صاحب عنایت فرما جو زہر گس گندم نما منشی ظہیر

بعد ماجب سے مدعا یہ ہے کہ عرصہ ۱۰۶ ایک قطعہ خط مسمیٰ بنامۂ تحریر یا بجواب کتاب اسرار کربلا مصنفہ و موسومہ آپکے بنام سے بر سبیل ڈاک خدمت شریف مین روانہ کیا تھا مگر تاحال جواب و رسید نامہ

سے آپنے سرفراز نہ فرمایا سہرمہ خاموشی کہا یا اگر ہمین غلط فہمی ست خدا حافظ مگر فی الحال زبانی بعض برادران اہل اسلام سنا گیا کہ شاید آپ فرماتے تھے قابلیت جاتے تھے کہ ارتداد یزید ملعون وہمراہیانش ثبوت نہین ہے زمرۂ اسلام سے کوئی شقی باہر نہین ہے لہذا واسطے تسکین خاطر عبادوانہ آپکے ہم نشان دہی کرتے ہین تاکوئی آخرت سے نامۂ اعمال کو بہرتے ہین دیکھو کتب عقاید شرح نسفی مین لکھا ہے **قوله** لعنة الله علی یزیده وعلی انصاره واعوانه ونحن لانتوقف فی شانه بل فی انصاره واعوانه لانه رضی بقتل الحسین واہانة عترت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فہو کتاب معتبر عند اہل السنة والجماعة الخ اور امامیہ اثنا عشریہ تو معاویہ کو بہی سانتے ہین کسی کے نہین مانتے ہین پہر دیکھو شیخ عبدالحق دہلوی رحمة الله علیه فی جمیع کتبه خصوصا صراط مستقیم فی عقائد مین لکھتے ہین **قوله** ومن انکر فہو مردود ومن اول فہو فی شک وریب الخ اور حضرت بدیع الدین قطب المدار صاحب قدس سرہ فرماتے ہین **بیت** ملعون بود مخالف سلطان اولیا اگر فی المثل پدر بود ویا برادرم اور علاوہ برین یہ عرض ہے کہ ایک عقیدہ سفید مطلب آپکا ہمکو ملا یا واسطے اطلاع آپکے تحریر مین آیا غلط اگر مناسب جانیے تو کسو پہلو مین کوئی کتاب جدید مثل ظہیر الانشا تحریر فرمایئے

قرآن ما نے یقین ہے کہ برآمد کار ہو ترقی عہدہ از سرکار ہو بلکہ میاں
عماد الدین اور مولوی صفدر علی بھی الگ ہو جاوین آپ ہی کا وار و مدار
ہو وہ یہ ہے قولہ ایک بلی جب مرنے لگا تو اپنے فرزند کو یون
وصیت کرنے لگا کہ ہمارے بنلے ایمان عناد پر مستقیم تھے
وسوسہ شیطانی سے نے خوف و بیم تھے ہدایت رب اکرم
سے تھے لہذا تمکو فہمایش کرتے ہین گو بقول اہل اسلام اپنی قبر کو نار سقر
سے بھرتے ہین اول تو تم عناد یزید پلید سے رکھنا کہ وہ قاتل
جناب امام حسین علیہ السلام ہے بد انجام ہے دوم کے معتقد المغفر
حضرت امام حسن علیہ السلام تھے اسواسطیکہ انہون نے خلافت
از خود معاویہ کو دی جب تو یزید تک پہونچی سوم جناب علی مرتضے
علیہ السلام سے کہ انہون نے جنگ صفین مین معاویہ سے
مصالحہ کر لیا اگر وہ مصالحہ نہ کرتے تو خلافت معاویہ کا ہیکو ہمتی
تھمتی چہارم جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
اسلیے کہ آپ معرکۂ کربلا سے بالکل واقف ہو چکے تھے اور حبیب
تدبیر کی امام علیہ السلام کی منت مین جان لی پنجم خدا سے
کہ بانی اسلام کا ملے وہ جانتا تھا اور امام علیہ السلام کو بچا نہ لیا فقط مخفی
منشا ہمارے بیان کا یہ ہے کہ اگر آپ اسمین گفتگو کرتے تو پھر ہم

بھی بعونہ تعالے قدم جادہ کار راستی پر دہرنے نکو تی آخرت سے
نامۂ اعمال بہرتے قلم اوٹھاتے آپکو جناب کے اوڑان کھائی ہیان عزازیل
کی بتاتی اور اگر شاید ہمارے بعد آپ تحریر فرماوینگے تو انشاء اللہ ہم تو
وکیل ہین ہمارے بعد وکیل الوکلا آوینگے وہ جیان اوڑاوینگے آپکو
اور آپکے مشیر الدولہ کو شرمائینگے بجز ندامت کچہ نہ پائینگے زیادہ ولس

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ نامہ تاریخ سہ صفر المظفر ۱۲۸۰ ہجری
کو لکھنؤ سے روانہ ہوا کلکتہ جیان ۔ س



اب اسکے بعد منشی صاحب جبکہ لکھرے آئے تو
یہ اعتراضات اخبار مین چھپوائے لہذا جب ہم تک
ہرکارۂ اسلام نے پہونچائے تو جواب لکھکے
روانہ کیا درج کتاب کرتے ہین۔

ھو المستعان

۳ نامۂ ثالث

منشی صاحب معدن قابلیت وشعور سراپا زور منشی نظیر الدین صاحب زاد لطفہ

از طرف نعمان خان ولد لقمان خان مرحوم وکیل سرکار
ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیکن باوجود
مدعا یہ ہے کہ اسوقت ہرکارہای سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان

علیہ الصلوٰۃ والسلام دو ورق اخبار مطبوعہ مطبع منشی نولکشور صاحب واقع
تاریخ ۱۰ مئی ۱۸۷۶ء میں لکھا اسنے جوکہ حسب منشا سرکار آپنے بابت
تردید حدود اللہ انکی ہے تاکہ چہانکی ہے ہمارے پاس لادے
بعد مطالعہ تقریر مذکور قلم اوٹھایا اور جواب اسکا آپکو بتایا بقول منشی
ریاض الدین صاحب ثبت گوہر بدہان داری مرہا تقاطر و تو فخر خراسانی
وانت ساقط از وے ایسا صاحب پردہ اسلام سے باہر آپکے متن جناب
خنزیر سے کہا آپنے بڑا اندہی او بڑا آپکے تقریر باطلہ سوچیے استنجا ہی
اب چہوڑیے کاغذ سے شرمگاہ پونچہیے خدا کو ملنے ہے ہمکو چہوڑنا
نہ جانیے ایلچی کو زوال نہین جہوٹہ بولنے کی مجال نہین خدا کے کلام
مین تاویل لاطائل لانا خلقت کو دہوکا بتانا امت محمدیہ کو بہکانا شعور ہندیسی تعدید
کہ قرآن شریف مین ان لطیشن رنگ تشدید ہی آپکا بیان ہے ضعیف البرہان
ہے **قولہ** یعنے آپ فرماتے ہین کہ قبل ازین ایک کتاب مفید النسوان
در باب تعلیم نسا کی تصنیف کی گئی تہی جسکے صلہ مین گہڑی طلائی زرین
منغرق گران بہا خوشنودی فرشی بطور انعام پیشگاہ جناب لفٹنٹ گورنر
بہادر مغربی وشمالی سے آئی لہذا اب مسودہ دوسری کتاب کا واسطے
تعلیم نسا کے بتائید مضامین حسب تلقای وہی القدر امداد روح القدس بنام
فوائد النسا کا مرتب ہوا ہے اوپر ایک مقدمہ اور دس باب کے لب لباب ہے

مضامین اس کتاب سے ظاہر ہے اتنی صنعت اور باریکی پر لحاظ کرنا چاہیے کہ بدترین النسوان کو بہترین ملائکہ ہفت اقلیم و آسمان پر ترجیح دی ہے اور اوسپر ترقی کر کے سب مردوں پر جمیع امور دنیوی و دینی مین عند اللہ و عند الناس بدلائل عقلی و نقلی و صریحی و بدیہی موجہ و مستند ترجیح دی ہے اور تمام نعمتون دنیا و دین یا دولت دنیوی اور تمام حور و قصور اور سب نعمای بہشت مین استحقاق اور حصہ عورتونکا بہ نسبت مردون کے ہمارج زیادہ تر عند اللہ و عند الناس ثابت کر دیا البتہ لائق ملاحظۂ ارباب انصاف کے ہے اور اسنا و کتب اسلام اور احادیث سے نشا سرکار نمید ہمام کو بہت لطف اور خوبی سے تقویت دی ہے اور مصالح دینی و دنیوی نکاح واحد کے اور قبائح و آفات اجتماع دو نکاح کے عقلاً و نقلاً و بداہتاً و صراحتاً اسطرح ثابت کیے ہین کہ مقام انصاف مین کسیکو مجال سخن کی نہین ہو سکتی وان خفتم ان لا تعدلوا فواحدۃ صریح تر آیہ قرآنی ترجیح نکاح واحد کے تقویت کرتی ہے اور حدیث نبوی السلامۃ فی الوحدۃ والآفات بین الاثنین اسی مقام سے خبر دیتی ہے الخ۔ جواب واہ کیا بات ہے قرآن کا ترجمہ جب پوچھیے آپہی سے پوچھے مجنون سے کسی نے پوچھا تہا کہ یزید پلید اور جناب امام حسین علیہ السلام جب لڑتے تہے حق کسکا تہا کہا لیلی کا ویسے ہی آپ بہی فرماتے ہین ایضا

انقا میر دیکھیے اگلی بیچو غلیلہ نہ چھپایئے جنکے یہان آیت مطور تکو لکتاب
بہیجنا چاہتے ہین وہ بڑے عالم علم عربی کے ہین وہ کب ایسے
نابینا شکے آپ کو خبط الحواس جانینگے پہلے تو گھڑی طلائی بہیجی تہی
اسکے عہدہ سے معزول فرماوینگے یا یہ جتنی لکہدینگے درد ہمیشہ
منگاوینگے اور یہ جو آپنے فرمایا تہا کہ بامداد روح القدس یہ کتاب لکہی
گئی تو معلوم ہوتا ہے کہ معاذاللہ روح القدس کا حافظہ کچہ یاد رہا ان حال
سے بہی ردی ہے جو مطلب آپ نہ سمجہے اپنے مطلب کے موافق آپکو
بتایا یا شیطان بشکل روح القدس متشکل ہوگی آپکی کو ہی نہین سنایا جو یہ فقرہ
آپنے فرمایا بہلا مین پوچہتا ہون کہ انخفتم ان لا تعدلوا کے معنے ظاہر
ہین یعنے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ چار تک جوروان اور اگر تمکو خوف
ہو کہ ہم عدالت نہ کرسکینگے تو ایکہی رکہو پس اس سے یہ کہان ثابت
ہوا کہ ایک ہی جورو کرنا چاہیے اور بہرا یہ طرہ یہ کہ جب ہارتے ہو تو
بزبر سر پکارتے ہو کہتے ہو کہ نشانگر کا یہی ہے معاذاللہ ہم کہتے
ہین کہ سو سرکار دولتمدار انگریز بہادر اپنے قہم کا سعد یارلے ہی فاسد نہین
ہین اونکا نام لینا بدنامی دنیا عین نکلا می ہے بلکہ بدنامی سے
اور یہ کہ حدیث شریف السلامۃ فی الوحدۃ والآفات بین الاثنین کے
تنظیر لانا یہ تو بالکل منافی مطلب آپکی ہوئی بہلا اگر وحدت مین سلامتی ثابت

ہوئی اور اثنین مین آلت تو پہر مجرد بے رہنا لازم آئیگا آپ کا کلام
زوجہ واحد کا کہان تائید پائیگا اور پہر ہمنے تسلیم کیا آپکے قول کو تو
پہر فرمایئے اگر آپکے والد مرحوم مجرد رہتے تو آپکے تولد کی کیا شکل
ہوتی القول اہل ہند کیا آپ گنر پتر ہوتے پس ایسی ہی مقام پر قول
حضرت سعدی علیہ الرحمہ یاد آتا ہے بیت اگر لطیف مشاہب را گند
کفیت با تو مجموع باشر او بر آگند گفت یہ ایت پادری جب قرآن مین نا قبول
جہوٹی نہین بناتی ہے دیکہو ولیم میور صاحب کی تاریخ کلیسا کا صفحہ
مین ہو کہتے ہین قولہ اسلیے انہین پیلوس پلاطس کے پاس بہیجا تا کہ وہ اسکی
تعلیم کی حقیقت نہ سمجہے تہے او سکے قتل کا حکم دے اب تک مسیح کے
حواریون اور شاگردون نے سمجہا تہا او راونکا سستا مان دنیوی
نعمتون اور فائدون کی امید مین لگا تہا اور سست تہا او سکے گرفتار
ہوتے ہی وہ سب بہاگ گئے ایضاً صفحہ ۱۰ اور اسی امید پر یوحنا کی مان نے یہ درخواست
کی تہی کہ میرے دونو بیٹے سب کچہ چہوڑ کے تیرے پیچہے ہولیے ہین
کیا ملیگا الخ اور پہر روشیہ کے حال مین بہی گیابنگ صاحب یون لکہتے ہین قولہ
کہ روشیہ کے سلطنت مین اب تک جبل کا مذہب نہین ہے اور علم اسم
کی بہی تفصیل کے ساتہہ حربین مین الحاد کے پہیلنے کا حال بتفصیل لکہا ہے
اور اکتوبر کا مہینا ۱۸۶۵ء کے پرچہ اخبار سوسونہ تا بلٹ مین لکہا ہے

قولہ کہ خاص انگلنڈ مین ۹۴ خانقاہین ہین جنمین کفر کی تعلیم ہوتی ہے اور تین لاکھ آدمی ایسے ہین جو کچہ مذہب نہین رکہتے ہین الخ لبس مشفق من ایسے مذہب کی تائید اور پیروی کرنا آپ کی دانائی سے بعید ہے اور عورتون کو جو آپنے ملائکہ پر ترجیح دی ہے یہ محض بیہودہ بات ہے خرافات ہے چہ نسبت خاک را باعالم پاک اسکو کوئی تسلیم نہ کریگا منطلمہ بیہودہ گوئی آپ کی گردن پر دہریگا اور یہ جو آپنے فرمایا قولہ پس از چند سال کہ عمر آنحضرت قریب ساٹہ کے پہونچی ہوگی ایسے وقت مین بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کہ عمر شش سالہ رکہتی تہین نکاح کیا پس اس سے کچہ حظ نفسانی مقصود تہا الخ اقول یہ شیطانی خیال ہے اسکا بدیال ہے دیکہو حضرت داؤد علیہ السلام کی سو بیبیان تہین اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی تین سو زوجہ منکوحہ اور ایک ہزار سریہ جیسا کہ مولوی عبدالحق محدث دہلوی اپنی کتاب مدارج النبوت مین تحریر فرماتے ہین حضرت ہمن انبیا علیہم السلام کو اورون سے باہ زیادہ دی گئی اور اگر آپکو اعتبار نہو تو ہم بہی وکیل ہین صاحب برہان و دلیل ہین مرجع ترجمات رب جلیل ہین اور قریب ۵۰ کے عمر ہماری پہونچ چکی ہے مگر اب بہی ازالہ بکارت سے عاری نہین ہین مثل آپکے معدن شرمساری نہین ہین اگر منظور ہو تو امتحانا جانچ لیجیے کچہ اندیشہ نکیجیے ہان آپ البتہ تیس ہی سال ہین بقول حضرت سعدی

مصر عنہ لی الجملہ اول غصا ہے شیخ نجف ہے سب گئے ہوں گے شائد اسیوجہ سے اور ونکو بھی اپنے پر قیاس کرتے ہو جیسا کہ اہل عرب کا مقولہ ہے المرء یقیس علی نفسہ لہذا ایسی تقریرات چھپوانے سے باز آیئے ہر جگہ منہ کی نہ کہا یئے آیندہ آپکو اختیار ہے فقط

[illegible] الزمان [illegible]

[illegible] بتاریخ [illegible]

[illegible]

[illegible]

اب کچھ جوابات نیچریہ صاحبوں خصوصاً مجتہد اول سید احمد خان صاحب بہادر سے بھی لکھنا کتاب ہذا میں واسطے واعظین کے مناسب معلوم ہوا لہذا چند نامہ بطور یادگار درج کیے گئے۔

ہو المستعان

۱

نامۂ اول



سید صاحب معدن فضل و کمال منکشف معمات عالم مثال سید احمد خان صاحب بہادر جج ماتحت بنارس مدظلہم اللہ تعالیٰ ساکن علی گڑھ حال

معبد نا واجب کے مدعا نیہ ہے کہ کتاب سعادت احتساب مسمی

بہ شہاب ثاقب مصنفہ جناب عالی قباب مولانا علی بخش خان صاحب بہادر

حاجی الحرمین شریفین عالم باعمل مباحث بیدل گنج کور لہیور جو کہ
آپکی تہذیب الاخلاق موجد نفاق پرچہ اخبار کی بابت اونہون نے
لکہہ کے چہپوائے ہمنے دورہ پر مقام ضلع بستی مین پائے
مولانا صاحب موصوف کہ عالم باعمل ہین آپکی تشخیص مین وہ انداز خلل
ہین یعنے اول مین تحریر فرماتے ہین **قولہ** اما بعد بندہ خاکسار جمعدار
علی بخش عفی عنہ عرض کرتا ہے کہ فی زماننا جناب سی الیس آئی سید
احمد خان صاحب بہادر نے پرچہ تہذیب الاخلاق مین خلاف قرآن و
حدیث و جمہور اہل اسلام ایک تقریر جدید لکہی ہے جسمین وجود حقیقی شیطان
سے اور اکثر مضامین آیات قرآن سے انکار کیا ہے اور بعد شہرت
اوس تحریر کے مولوی سید مہدی علی صاحب بہادر نے یہ لکہا ہے **قولہ**
کہ وجود سے ہمیشہ وجود جسمانی خارجی ہی مراد نہین ہوتا ہے
پس وجود جسمانی شیطان کا انکار کرنا بڑی غلطی اور نادانی ہے
میرے نزدیک اون لوگون کی دلیلین جو کہ شیطان کے منکر
وجود کے ہین ناقص ہین اور مین مخالف ہون اور اونکی سمجہہ
اور غلطی پر افسوس کرتا ہون بس ایسی تاویل بدعت ہے الخ اسکے
بعد یہ تحریر ہے **قولہ** کہ آدم خیالی سے جناب سید احمد خانصاحب
نے سوال کیا **قولہ** کہ تم کون ہو اور تمہارا کیا نام ہے **جواب**

ملا کہ یہہ تو مین نہین جانتا کہ مین کون ہون مگر میرا نام آدم ہے **سوال**
دادا صاحب ان تمیز کیا گذری **جواب** بہت سے چرند و پرند کیڑے
مکوڑے دنیا مین مین نے دیکہے ہین سمجہا کہ جسطرح یہ سب نبے
ہونگے اوسی طرح مین بہی بنا ہونگا مگر دل گہبراتا تہا کہ ایکدن سیدہے
اپنے پہلو مین ایک اپنی سی صورت کی چیز دیکہی ہم دونون ایک
دوسرے کو دیکہکے خوش ہونے لگے مین نے پوچہا کہ تو اہا تم
کون ہو وہ بولے بہائی یہ تو مین نہین جانتی کہ مین کون ہون جو تم ہو
وہ مین ہون مگر میرا نام حوا ہے یہ سنکے مین بہت خوش ہوا اور اوسکو
دیکہکے تالیان بجاکر خوب اوچہلا کودا چلایا اور ایک بڑی ہستی
اور بڑے قادر مطلق کا خیال کرکے خوب گیت گائے نہایت
ذوق شوق سے یون چلایا الی **قولہ** آوا و آری او او اری او اوآری وہ جو
ہے اری وہ جو رہے گا اری وہ جو تو ہے اری وہ جو تو ہے اری
وہ جو تو ہے میرا شکر سے انتہے کلامہ **جواب** سبحان اللہ قربان
آپکے یاد کے ایک فقرہ صحیح یاد نہ رہا الصاحب مین بہی تو موجود تہا
معاذ اللہ انہون نے ہرگز یہ الفاظ لایعنی بے معنی نہین فرمائے
بلکہ خوشی مین آنکر انہون نے یہ ٹہمری گائی **اقول** او حوا مین واری
او حوا مین واری چونکہ بموجب آپکی تشخیص کے برہنہ بہی تہین او بیر

دوسرا فقرہ یہ فرمایا بہن نے بنارس کی ساری + بہتواہ سے
بہیجا جوڑا ہمارا دور ہوئی تنہائی ہماری + خوش ہو کر
اوسکا پہنک کرین ہم ہارٹ کو اپنے کیون کرین ساری + اور حوا مین
واری بہن نے بنارس کی ساری اور حوامین واری + اپنی دعا
ہے یہی کل جگ مین + خوب بڑہے اولاد تہاری + تو شت کو
کہا دین دینا اوڑا دین یسوع مسیح ہو زبان پر جاری + او حوامین واری
بہن نے بنارس کی ساری الخ اب فرمایئے ہمکو سموچی ٹہمری یاد
رہی اور آپ کو ایک فقرہ صحیح نہ یاد رہا اور رہبر اوسیر مذہب نیچری کی
اجرا کا دعوی ہے مولوی لطف اللہ صاحب سلمہ اللہ نے جو
بجواب استفتای جناب زبدۃ العلما سید امداد العلی صاحب
بہادر ڈپٹی کلکٹر واقع کانپور کی بابت عدم استمداد مدرسہ
مجوزہ آپکے تحریر فرماتے ہین نہایت صحیح ہے ہکذا **قولہ** اس
مذہب نیچریہ نے اگرچہ فی زمانا یورپ مین اس قدر زور پکڑا کہ قریب
ستر لاکہ کے عدد کو پہونچا ہے از انجملہ چہیاسی ہزار انگلینڈ مین
ہین اور چالیس ہزار لندن مین لیکن بحمد اللہ خود عقلای
مسیحیہ اونہین دیار و امصار مین تحریرا بالمکاتبہ اور تقریرا بالمشافہہ
نیچری گوشمالی فرما رہے ہین امداو نکو آپ نے دال کا بہاؤ بتا رہے ہین

استاد وصاحب کی کتاب و ہادی صاحب کی کتاب وغیرہما مین
دیکھو تو کس طرح کھلم کھلا نیچریون کی مذمت اور مکاری و نالائقی
اور عیاری وغیرہ مین قبائح بالا تحصے مذکور و مسطور ہے پھر اسپر
بھی اگر کوئی بنا نیچریہ نہ شرمائے اور بطمع ترقی دنیا وجاہ و حشم سن
نیچر کبھی الا کو ہندوستان مین پھیلائے تو ہمارے علماے دیندار
سعادت شعار محمدیہ نے جس طرح سے فلاسفہ اور اہل اعتزال اور
اونکے کو چک ابدال ارباب خیال کے دہجیان اوڑائی ہین اور
اونکو عدم کی راہین دکھائی ہین اوس سے زیادہ اس مذہب نیچر
سراسر سنیچر کا سنیچر اوتارین اور شواظ من نار کی براہین بارین سے گے
ذرا بگر مجسے دل لیجیے پیرو نیچر بڑے سنیچر بدوست یہ تو فرمادین کہ
قبل قبول نیچریت کے تو بہلا دہرم کہو چکے تھے اور اونکے سارے
کرم ہو چکے تھے لندن مین جا کر جاکٹ پتلون پہن آئی خمر و خنزیر تو کیا
کلا گہونٹی مرغی کہانے سے نہ شرمائے منہیات و محرمات کی نسبت
مشاقی ہے بنات و امہات کی نسبت اختیار باقی ہے سچ ایسی
آئی بمعنی نحوست کے ویسی جائیگا خطاب پائیگا پہر کیا باقی
رہا جو نیچریہ طریقہ کے نسبت وجاہت ہی للچائے کیا جی چاہتا ہے
کہ لاٹ پادری بنجائے اور میم صاحبہ کو لیڈی ہی کہلائے

ل کلاہ خسروی و تاج شاہی * بسر کل کے رسد حاشا و کلا * شاید
بمقتضائے قوت شہویہ یا ئے بیت کرنال کا خیال آیا ہو تا جہاں
میاں پادری عماد الدین بستے ہین آپ پر ہنستے ہین اوس
جانب کو لوسے کچہ دنون وہانکا مزا لوٹئے قید ملت سے چہوٹئے
برائے خدا ذرا پیش و پس کا خیال فرمائیے پیش و پس کو یکسان نہ
بنائیے فقط اور یہ تقریر آپ کی پرچۂ تہذیب الاخلاق مین دیکہنے
مین آئی **قولہ** کہ مسجد بنانے سے جولاہے بہٹیارے سقے خوش
ہوتے ہین اسلیے لوگ ایسے کام کرتے ہین کچہ جاے ثواب
نہین ہے ہمارے مدرسہ کی تائید البتہ موجب حسنات ہے الخ
جواب معاذ اللہ آپکے مدرسۂ شیطانی جسکا آپسا ملحد بانی ہو ثواب
کب ہے حق تعالی جلشانہ فرماتا ہے تعاونوا علی البر والتقوے
ولا تعاونوا علے الاثم والعدوان تو اس صورت مین ثواب کیسا اور عذاب
لاحق ہے دیکہو اسی پر مولوی سید امداد العلی صاحب بہادر سلمہ اللہ
تعالے نے براے حفاظت ایمان مسلمانان ہند از راہ ہمدردی
قومی ایک استفتا در باب عدم استمداد مدرسہ مجوزہ آپکے کل علماء
ہند لکہنؤ و دہلی و بہوپال و رامپور وغیرہ سے دستخط کرا کے چہوا
دیا چنانچہ آپکا قول بعینہ تحریر فرماتے ہین آپکو شرماتے ہین بس لاحظہ

ل اور مدد
کرو آپس میں
ایک دوسرے کی
اوپر نیکی کے
اور تقوی کے
اور نہ مدد کرو
اوپر گناہ
اور زیادتی کے
۱۲ منہ

آپ کو ہم دکھاتے ہیں وہ ہو ہذا اقول کہ روشنی اسلامیہ کی عادت کو سید
احمد خان صاحب خلاف کہتے ہیں اور پاکی اور صفائی وہ اسکو سمجھتے ہیں کہ کھڑے
ہو کر پیشاب کرے اور بعد براز کے کاغذ سے جائے براز پونچھنا
سور اور گلا گھونٹی مرغی یا کوئی جانور کھانے بلا تکلف پانی کی جگہ شراب
پینا اور جاکٹ پتلون دیگر کا لباس پہننا جس سے کہ ہندوستانی آدمی مثل جینڈول کے
معلوم ہوتا ہے الخ غرضکہ اسیطرح اور بہت باتیں آپ کی تجویز کی اظہر
من الشمس ہیں تو بھلا فرمایئے کہ ان تجویزوں سے بجز اسکے کہ کرسٹان
یا وہ لوگ جو کہ ہواے نفسانی کے پابند ہیں اور کون خوش ہیگا معلوم
ہوتا ہے کہ شاید ایسے حرکت آپکی دیکھ کے آپکے شاگرد وارشد
نے لکھا ہے کہ ہیں اوسنے خلاف ہوں ہماری نزدیک آپسے
بڑی نادانی ہوئی جب کہ آپکے ذہن میں یہ فساد آیا تہا یا آنکہ مدعیان
اسلام سے کچھ معتد بہ پایا تہا تو آپ کو پہلے بڑا متقی مجتہد بن بیٹھنا تہا
اور مدرسہ بنام تعلیم سر رشتہ اسلامیہ اپنے داموں سے خرچ کرکے
قائم کرنا تہا جب خلقت ہندوستان کی بہیڑ یا دہسان خوب جمع ہو جاتی
تب اونکو سر رشتہ نیچریہ پر لگاتے انعام پاتے اور پہلے ہی سے
جبکہ نیت آپ کی طشت از بام ہوگئی تو پھر اب گرویدگی خلائق غیر ممکن
ہے مگر آپ کیا کریں میاں عزازیل کا دستور ہے کہ جسکے کو ٹہے

ہین وہ آسکتے ہین اور سکواد ہورا چھوڑ جاتے ہین مشتقی ہن دین اسلام
عالی مقام برگزیدۂ انام متوالے کی پگڑی نہین ہے کہ گرتی پڑتی چلی
جاتی ہے اسکے اصل کرنے مین معقولیت نسبت مدعی کے آتے
ہے حکما فلسفہ کی عقل چکر کہاتی ہے خیال فرمائیے کہ از ابتدا
اسلام تا ایندم کیسے کیسے فسادات مثل زمانہ یزید پلید و مسیلمۂ کذاب
و حجاج وغیرہ کہ اسوقت مین اسلام جدید تہا ہوئی مگر آخر کو بفضلہ و کرمہ
اسلام حقیقی آجتک کل اقالیم مین قایم ہے بس آدمی کو مال کا خیال
ضرور ہے دنیا مقام در گذر ہے ہر وقت پیش نظر راہ سفر ہے
لہذا ہماری نصیحت کو مانئیے کہ چہ ضلالت کی خاک نہ چھانیے اپنے
سررشتہ آبائی پر واسپر آئیے ستار صاحب کو بھی ہمراہ لائیے تخیلات
فاسدہ پر خاک ڈالیے سچے افعی کو آستین مین نہ پالیے جنہون نے
قبل آپکے تخریب دین متین کے چاہی تہی اونکے مآل کو دیکھیے
تو ا چھوڑ کے روشنی آفتاب سے نہ سینکیے چیلون کو سمجھائیے
فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضا کی مصداق نہ ہوجائیے کسی نے سچ
کہا ہے شعر کہلاکے مال پوسے اور کھلاکے موہن بھوگ ✤
گرو جی چیلون کو اپنے مسنڈ کرتے ہین ✤ دوسرے یہ کہ ابتو
چندہ آپکا کوشش اپرا سے مدرسہ مجوزہ کی فضول ہے آپکی

فہمید میں بھول ہے اسواسطیکہ پرچہ اودہ اخبار مطبوعہ ۲ کلم اگست ۱۸۸۱ء ہمارا ہرکارہ لایا اوسمین صاحب اخبار کہ مورخ با اعتبار ہین لکھتے ہین عنب ادنی میجر بیکر صاحب **قولہ** یعنے میجر بیکر اپنی تالیف غیبی آلہی مین اعتبار کرتے ہین کہ فرشتہ اور شیطان بہشت سے نکالے ہوئے ایک لاکھہ ۲۴ ہزار اس دنیا مین یا دریون کی شکل بنکر آوین گے کہ ہم متقی عیسائی ہین **الی قولہ** پہر میجر صاحب یہ بہی فرماتے ہین کہ ۶ دسمبر ۱۸۸۱ء کو حضرت عیسی فرشتونکو ساتہہ لیکر دنیا مین آوین گے سب کی نظرون سے غائب رہینگے مردے اوٹھکہڑے ہونگے اور سبکے ساتہہ ملکر فرشتون مین آسمان پر جا ملین گے سوا اسکے صاحب موصوف یہ بہی فرماتے ہین کہ ۲ ماہ جنوری ۱۸۸۲ء یا ۱۲ عیسوی کو حضرت عیسے بافسری ایک لاکھہ ۴۴ ہزار پاک فرشتون کے آوینگے اور ۱۰ مارچ ۱۸۸۲ عیسوی کو بعد چلے جانے پاک فرشتون کے بہوت آسمان سے نیچے اوترینگے اور ۹ اپریل ۱۸۸۲ء کو حضرت عیسی کا مخالف آئے گا الخ **اقول** بہس اس صورت مین آپ کو اہتمام مدرسہ مین زیادہ کوشش کون ضرور ہے حضرت مسیح علیہ السلام کے آنے پر جو مذہب کہ حق ہوگا وہی برقرار رہنے گا وہی پردار و مدار رہیگا اور اگر آپکے نزدیک یہ بیان میجر بیکر صاحب تخیلات شیطانی جہوٹی کہانی میان عزازیل کی زبانی ہے تو پہر آپکی

ور آپ نے سنا کہ صاحب منزاول نے تخیلات عشق الاعمی مشتمل
پریاں چڑیوں کے کہانی تحریر کی ہے گو باتیں کچھ عجب و وحشت آیا
ہے نادہ سو واویت کو مزاندی و تجسیم حسن پری قسم آیک لوالعو
کے کاغ میں بکھا جسکو بابو تی تحریر کا بانی ہے درحقیقت
گروہ سراسر جھوٹی کہانی ہے اور بسیر ترقی تہذیب کا دعوی اسکے
اسکی کتاب دوا ہے میان جرأت نے سچ کہا ہے نقشہ کرین نہین
ریختہ گوئی کا قصد عشقیات ہے مصوریکا لگے قصہ ادرک نے اب کہا ہے
غرض یہ باتیں سخنے اند ہیری نظر آتی ہے کہ یہ سچ مولوی شان زرادہ
بدذاتی یا حضور بلبل خشمان کرتے تو آپ ہی ہے اللاعا گذارش ہوئی زیادہ
حسب ونسب فقط

الراقم لقمان خان کوشش سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم لقلم خود السماعیل غفرلہ مہینا ستمبر سنہ اسکو آیا و دور دیکھے
رجسٹری ہو کر روانہ ہوا
ٹکٹ چسپاں ہے



اسکے بعد نامہ ثانی روانہ ہوا ہے

هو المستعان

نامہ ثانی

سید صاحب منظر تقاریر عجیب و غریب سید احمد خان صاحب بہادر لطفه زاد سخن سنج بنارس

بعد یاوجب سے کے آمدم بر سر مطلب بنا زمشد دورہ پر مقام
رای بریلی ملکا وہ سین واسطے ملاقات پادری صاحب
کے آیا کچھ مناظرہ ہوا مگر کی پائی خجالت نسبت پادری صاحب
کے آئی من بعد سعادتمند اقبال بلند محمد حسین خان کہ

برادر زادہ نیاز مند ہے اور کچہری مین سرکار کے وکیل ہین جب ال
سے سربلند درامتحان ماضی و حال ہے اور آپ کی شراکت کا منشے
کچہ خیال ہے جو کچہ کہ تقریرات و تحریرات آپنے ادب سے بہیجتے ہین
سب بندیکو دیا اور میرے جانے کا حال بنارس مین سنکر اور
آپ سے ملاقات نہونا دریافت کر کے نہایت رنجیدہ ہوا آب دیدہ ہوا
اور کہا کہ اگر آپ سے اور سید صاحب سے ملاقات ہوتی تو آپ
بہی نہایت محظوظ ہوتے اپنے سینے کو دوتے آپ اون کی
تقریرات و تحریرات اور جان فشانی کو دیکہتے آفتاب جہانتاب پر
گرد نہ پہینکتے لہذا بندے نے کئی دن دیکہہ بہال کے اوس سے
مافی الضمیر آپکا لکہا قلم سنبہالا آپ صفحہ ۹ مین اوپر سے برائیان مدرسہ
دیوبند ضلع سہارنپور کے کچہ گول گول بیان کر کے یون تحریر
فرماتے ہین قولہ میرے ایک دوست کا رشتہ دار دیوبند ضلع سہارنپور
کے مدرسہ مین جو لوگون کی ماہواری یا سالانہ چندے سے انہین
قدیم علمون کی تعلیم کے لیے قائم ہے تعلیم پاتا تہا اوسنے
تمام علوم پڑہ کے فراغت پائی فضیلت کی پگڑی سر پر باندہی مدرسے
علیحدہ ہوکر اوسنے میرے دوست کو لکہا کہ اب مین کیا کرون میرے
دوست نے جو اوسکا رشتہ مند ہے جواب دیا کہ دنیا مین کام آنیکے

ہاں توتمنے کوئی چیز سیکہی ہے نہیں بجز اسکے اور کچہ چارہ نہیں کہ کسی مسجد مین یا چوپال مین جاکے بیٹہو اور مردون کی فاتحہ کی اور جمعرات کی روٹیون پر گذر کرو اور دن رات انہین الفاظ کی یاد کرنے مین جو کہ بجز فرضی معنون کے سوا اور کوئی حقیقت نہین رکہہ سکتے پڑے رہو قطع نظر ان سب امور کے آپ سب صاحب ان مدرسون کے حالات سے بخوبی واقف ہین آیا وہ غیر جو لوگ تعلیم پاتے ہین اونسے کچہ بہی قومی ترقی قومی عزت کی امید دلیری دل کی بہادری خود اپنے آپ عزت کرنے اونکا دل جوش طبیعت کی عمدگی عالی ہمتی ہمدردی دلولہ جو اصل اصول قومی عزت اور قومی ہمدردی کی ہین ان مدرسون کے طالب علمون مین ہون گے جو خود نہایت قابل افسوس حالت مین گذر کرتے ہین حاشا وکلا الخ جواب مشفق من مین حیران ہون کہ آپ وہ تقریر چہاپ کی مشتہر کرتے ہین کہ جس سے آپہی کے مدرسۃ العلوم کے انہدام کی بنیاد پیدا ہے تجویز جناب حاجی الحرمین سید امداد اللہ صاحب ہویدا ہے جیسا کہ انہون نے اپنی تصنیف کتاب امداد الآفاق دافع نفاق مین ایک جگہہ لکہا ہے قول کہ جناب سید احمد خانصاحب بہادر کے دماغ مین بسبب استعمال اغذیہ حارہ و ملبوسات گرم مثل پوشش کلاہ انگریزی

سے کچھ خلل ہے البتہ بتمسان معلوم ہوتا ہے الزا قول پہلا مین پوچھتا ہون کہ جس علم قدیم عربی کے اب بھی یہ قدر و منزلت ہے کہ علمار عربی دان اب بھی سو روپیہ ماہواری سے کم کی تنخواہ پر مدرسہ سرکاری مین بھی میسر نہین آتے ہین بلکہ ابھی چند عرصہ نہ ہوا ہوگا کہ علی حسین خان بہائی حجاز اور اس خاکسار کا لکہنؤ مین جیسے ہی پڑھکے فضیلت کو پہونچا کہ ایک انگریز صاحب بالنس بریلی سے بتلاش ایک عالم عربی کے چند جا تلاش اتکے یہان لکہنؤ مین تشریف لائے اور خان موصوف کو سو روپیہ کی تنخواہ بالعہد کیا اور انہا بہی العہد یہ بابت علمیت کے کر دین گے اپنے ہمراہ شاید کچھ زیستگی دیکھ نہایت خاطرداری سے لے گئے کہ ظاہر ہے پہر آپ کیا فرماتے ہین توکہ دیوبند کے مدرسہ مین جب کوئی شخص عالم ہو چکا اور فضیلت کی پگڑی سر پر باندہی اور اپنے ایک دوست کو لکہا کہ اب مین کیا کرون اونسنے لکہا کہ تمنے کوئی ایسا کام دنیا مین سیکہا ہے نہین کہ کام آوے لہذا اب تم کسی مسجد یا چوپال مین بیٹہ رہو اور مردون کے فاتحہ اور جمعرات کی روٹیون پر گذر کرو جناب من اگر یہی حال ہے تو پہر آپ جو تدارک مدرسۃ العلوم کا کر رہے ہین اور بار بار اپنی تحریرات میں تحریر فرماتے ہین کہ مسلمان انگریزی مسائل علم عربی کے اور کچھ

نہ پڑہوایا جاویگا یہ سب لغو ٹہرا ہے بمعلوم ہوتا ہے کہ کیا تجویز و مدرسۃ العلوم آپکی تیسری پشت تک اگر آگیا تو اوسکی نسل پڑہنے تو بہی ختم ہوگا آپکی حیات واجب المات ہین تو شیر ہے اور اگر بالفرض جاری رہے ہو ہو الٹو فرخ نہ پکڑیگا بقول اہل ہند وہ نت گراور گہر کہے اور بیٹہہ بوجہہ نلسے ایسے بوڑہے بیل کو کون باندہ ہے سے

مگر ہان مجہے خوب یاد آیا کہ شاید سال گذشتہ مین منشی ظہیر الدین صاحب مدرس مدرسہ کیننگ کالج واقع لکہنو جو کہ شاید آپ سے ہم پیالہ ہو آئے ہین ملاقات کو گیا تہا کہ انہون نے مجہسے تذکرۃً غافل از تقدیر بیان کیا کہ میرے ایک دوست نے جو کہ کئی سال سے تشریف لندن مین واسطے پڑہنے کیمبرج کالج کے لیے گئے ہین انہون نے صلاح اوسنے سے مجکو تحریر کیا تہا کہ مین نے ہمہ تن مصروف ہو کے علم انگریزی کہ جسمین جغرافیہ جغرافیہ اور ہیات سماوی وکرہ ارضی وغیرہ اور تمام وکمال کل مرحلہ فیثاغورس کا پڑہ کے فراغت حاصل کی اور سید احمد خان صاحب بہادر کے صاحبزادون سے بہت بڑہکے اور بہتر واول حیثیت سے سیاہ البیاض کا لقب بطور تمغے کے پایا اب مین کیا کرون یہان اور کل ہندوستان مین انگریزی والون کی افراط ہے اور یہ زبان دربار راجگان وریاستان ہند کے نزدیک پسند نہین بالکل مزخرفات سے ہے تب مین نے

آتا ہو چونکہ میرے رشتہ دار ہین لکہا **قولہ** کہ تمنے ایسا کونسا علم تو پڑہا ہی
نہین کہ اہل اسلام یا ہنود ہین یا فرقہ یہود ہین کچہ کام آوے
اب تم اتوار کے دن گرجا کے دروازہ پر کہڑے ہوکر پادریون سے
بہیک مانگ کے وہین اوقات بسری کردیا گورون کی پلٹن مین
برتی ہو نوکری کرلو یا کسی انگریزی ہیٹ ولایتی کو زبان انگریزی مین
الفاظ اردو کا مطلب سمجہایا کرو کچہ نئی قسم کی اوہیڑبن مبتلا یا کرو سنگ
کہایا کرو پہر جیسے انہون نے مجہے کچہ نہین لکہا الخ لہذا اب یہ فقیر ان
وہی اعتراض آپکا بعینہ نقل کیے دیتا ہے **قولہ** کہ قطع نظر ان سب باتون
کے آپ اور آپ کے صاحبزادے بلند اقبال مجہول الحال کالج
کیمبرج کے حالات سے بخوبی واقف ہین آیا انہین جو لوگ تعلیم پاتے
ہین او نہین کونسی دلیری اور بہادری اور ہمدردی اور عزت قومی
اور خوش طبیعت وعمدگی حاصل ہوتی ہے تماشا ہے کالخ بقولہ **بیت**
اکنون اگر فرشتہ نکو گویدت چہ سود ٭ در شہر صد حکایت بدنامی تو رفت ٭
اب لیجیے صفحہ ۱۶ سے آپ **قولہ** مگر خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ان
دونون فرقون مین سے تو بات کا کچہ اختلاف نہین ہوا سنی اور شیعہ
دونون کمیٹی اسلامیہ کے ممبر ہین اور دونون یکدل ہوکر اس کار خیر
کے انجام مین ساعی ہین مگر نہایت افسوس کی بات ہے کہ سنیون

ہی ہین سے بعض لوگ جو کہ تعصب باین مجسم ہین اس کام سے
اختلاف کیا ہے اور جہانتک کہ اونسے ہوسکا اسکام مین خلل ڈالنے
اور اسمین کوشش اور ابتری کی ہے اور کوئی دقیقہ اس قومی بھلائی
کی معدوم کرنے مین اپنی دانست مین باقی نہین چھوڑا اور جابجا
جھوٹی اور بنام کی بہری ہوی رسالے تقسیم کیے ہین اور امید ہے
کہ پنجاب مین بہی بہت سی آئے ہونگے مگر جنکے نام سے وہ
رسالے آئے ہین اونکا نام نامی اس معاملے مین صرف ایک
پردہ ہے اور جتنے تحریرین اونکے نام سے چہپے ہین بفرض
اونکا نام ہی نام ہے ورنہ دراصل ایک اور صاحب جو اونکی خدمت
مین حاضر ہین یہ سب تحریرین کرتے ہین انہون نے میرے چند
اقوال کسیقدر صحیح اور کسیقدر تحریف کرکے ایک فتوی تحریر کرایا ہے
جسکا مطلب یہہ ہے کہ ان اقوال کے سبب سید احمد کافر
اور مرتد ہے مجہے اسمین کلام نہین کیونکہ مین اونکے کافر بنانے
سے کافر نہین ہوسکتا تکفیر کے فتوی کچھہ نئی بات نہین ہے کون
شخص بزرگان دین سے بچا ہوگا جسکی تکفیر کے فتوے نہین ہوئے
امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کافر بنائے گئے جناب حضرت مجدد الف ثانی
رحمۃ اللہ کافر قرار دیے گئے اور علماء کے فتوی سے اونکی ریش

مبارک تو ہی بچ گئے اور کود لیا نے قلعہ مین قید ہوے اگر مین اون
سب بزرگان دین کا نام لون جن پر کفر کے فتوی جاری ہوے تو
غالباً کئی جز مین نہ سماے پس جبکہ یہ حال ہے تو مین غریب کس گنتی
مین ہون مجکو اپنی تکفیر کا نہ کچہ غم ہے نہ ڈر مین اوس جہوٹی بات کا
ذکر کرتا ہون جو مدرسۃ العلوم کی نسبت اوس فتوی مین مندرج ہے
وہ فتوی یہ ہے جو میرے ہاتہ مین ہے اور طریقہ تعلیم جو مدرسۃ العلوم
کے لیے پیش ہوا ہے کمیٹی مین اور جو استفتا کیا گیا ہے اوسمین
یہ بات ظاہر کی گئی ہے کہ مین ایک شخص نہایت بد عقیدہ ہون اور نہیر
عقیدون کے موافق مذہبی تعلیم مدرسۃ العلوم مین جاری کیا چاہتا ہون اور اس قسم کی
دو فروع کو حقیقت واقعی قرار دیکر سوال کیا ہے کہ ایسی حالت مین تائید مدرسۃ العلوم جائز
یا نہین لیکن بات جو استفتا مین لکہی ہے ہر شخص کمیٹی کی روداد دیکہ کے کہہ سکتا
ہے کہ محض جہوٹ ہے کمیٹی نے صاف صاف تجویز کیا ہے کہ جو مذہب شیعہ
اور سنی کا ہے اور جو اصول اونکے مذہب کے ہین اور جو کتابین اونکے مذہب
کی ہین بس وہی اصول اور وہی مذہب مدرسۃ العلوم مین پڑہائے جاوینگے
اور میرے بد عقیدہ ہونے اور نہ ہونے کو اسمین کچہ بحث نہ ہوگی
میرے عقیدہ سے لوگونکو کیا کام ہے یہ مدرسۃ العلوم عام لوگون
کے لیے بنایا گیا ہے جسمین متعدد فرقے مسلمانون کے سنی اور

شیعہ و وہابی و بدعتی داخل ہین اور یقینی ایک دوسرے کو بدعقیدہ
سمجھتا ہے **جواب** اول فقریکا یعنی سنیون ہی مین سے بعض لوگ
جو تعصب سے مجسم ہین اس کام سے اختلاف کیا ہے الخ اسکا جواب
یہ ہے کہ سنی ہی ہین سے جو مثل آپکے شاگرد ارشد کے
از بعد سنی ہونے کے انہون نے ارتداد اختیار کیا ہے اور کل
کتب درباب رد اسلام جو ہند کے پاس آج تک آئے ہین بقول
آپکے جوکہ متعصب اور زردوست دنیا پسند ہین انہین نے قلم
اوٹھایا ہے ہرچند کہ ہمنے سبکا جواب لکھ کے بھیجدیا ہے
اور کہہ سنایا ہے ہر ایک نے اپنا کیا پایا ہے کچھ جواب ہمارے
تردید مین نہین تحریر فرمایا ہے تو ہمین کیا نقصان ہے جسپر
آپکی یہ طعن ہے عقل حیران ہے خدا اس خبط نے ربط سے
آپ کو شفا دے بقول شاعر ✿ وہ ڑکے کودپڑے تب بھی
نہ ٹوٹا پاپڑ + ان ڈنڈون بہجون یہ کہتے تھے سیر جیرین گے ✿
اب لیجیے یہ فقرات آپکے **قولہ** کہ جابجا جہوٹے اتہام سے
بہری ہوے رسالے تقسیم کیے ہین اور پنجاب مین بہی آ گئے
ہونگے الخ **اقول** مشفق من آپکو آجتک یہ بہی نہین معلوم کہ
اتہام کسکو کہتے ہین نازم برین ریش وفش گذشتنی بہ پنجاہ و شش

مین پوچھتا ہون کہ جب آپ ہون نے پہلے آپکا اعتقاد جیسا کہ آپنے
تحریر کیا ہے بیان کیا ہے اور پھر موافق دستور کے علماء فریقین
سے فتوی چاہا ہے جیسا کہ دستور ہے اور آپکے بیان و لعنت نا
و روش ظاہری محنہ ہر دو پسران سعادت شعار و جوانان نا آزمودہ کار
کے اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے پھر یہ اتہام کہان ٹھہرا
اتہام تو جب ٹھہرتا جب آپکا مقولہ نہ ہوتا بلکہ آپکا اتہام نسبت علماء کے
عاید ہوا جس سے کہ ایک زمانہ شاید ہوا کسی نے سچ کہا ہے کہ کوئی
سنیگا بھلا ایسے کہکشان کی بات ✤ ہماری مانگ سے غول سے
ہمسری کیا خوب ✤ اب رہی یہ بات قولہ کسقدر تحریف کر کے
چھپوایا ہے الخ اقول اون تحریف کی نشاندہی آپکے ذمہ ہے
جو مقام کہ آپ کے مقولہ مین تحریف ہوا ہو اوسکی مجھے خبر دیجیے
مین ضرور اون مولوی صاحب سے پرسان حال ہونگا اور اونکو
معقول کر کے آپکو ضرور اطلاع بلکہ ایک استفتا مین اس مضمون کا علماء
فریقین سے دستخط کرا کے کہ فلان فتوی مین جو ہمنے دستخط ثبوت
کفر نسبت سید احمد خان صاحب بہادر جج ماتحت بنارس جنہون نے
کہ اجتہاد عقلی پر کمر باندہی تھی لکہا تھا وہ بالکل غلط ہے وہ مضمون محرف
ہو کے مستفتی نے ہمارے پاس پیش کیا تھا اسوجہ سے سید صاحب

اور اونکی اتباع حال کی نسبت شمس العلما کا کفر کا دعویٰ ہے اب وہ
قابل اعتبار کے نہیں ہے کوئی مسلمان اوسکا اعتبار نہ کرے
آپ کی خدمت میں بھیجدونگا اور آپ اوسے اپنی تقریرون کے
ساتھہ چھپوا کر مشتہر کر دیجیے گا اور بصلہ خیر خواہی آپ مجھے بھی کچھ
انعام دیجیے گا اور دعار خیر سے اس خیر خواہ کو بھی یاد کیجیے گا یا حواریان
خیر سگال مین مجکو بھی لکھہ دیجیے گا اور یہ جو آپنے فرمایا قولہ کہ اونکا نام
نامی ایک پردہ ہے ایک اور صاحب جو کہ اونکی خدمت مین حاضر رہتے
ہین اونکی تجویز ہے الخ اقول اسکا جواب یہ ہے کہ ایسے ہی آپکے
نسبت بھی اکثر اشخاص کا گمان ہے کہ ایک اور صاحب جو کہ اوسکے
شریک حال ہین ہم شبیہ دجال ہین دولت دنیوی سے مالا مال
ہین خزانہ الحاد سے شاید خوش حال ہین خام خیال ہین محض بد دین
ضعیف الیقین بقول مشہور یہ سب اونکے شعبدے ہین ورنہ ذات
والا صفات قریب الممات آپکی تو اس قابل نہ تھے بقول آپکے آپکا نام
نامی فقط ایک پردہ ہے بس جو کہ اونکی کمیٹی کے ممبر اعلے ہین یہ سب
اونکی تجویز ہے پھر یہ کلمات آپکے قولہ مجھے اسمین کچھ کلام نہین
کیونکہ ہین اونکے کافر بنانے سے کافر نہین ہو سکتا تکفیر کے فتوے
کچھ نئی بات نہین معاذ اللہ امام غزالی رحمۃ اللہ کا فر قرار دیے گئے

اور علماسب کے فتوے سے حضرت مجدد کی ریش مبارک نوچی گئی اور گوالیار
کے قلعہ مین قید ہوے مجھے اسکا نہ کچھ غم ہے نہ ڈر الخ **اقول**
کیا خوب یہ وجہ آپنی اپنے بریت کفر و الحاد سے خوب تحریر کی مین
پوچھتا ہون اگر آباکو کافر ہونے سے باک ہوتا تو آپ کلا گھونٹی مرغی
اور انگریزون کے ساتھ کھانا کھانیکا کاہیکو جائز کرتے اور اسکا اشتہار
اپنے اخبار مین کاہیکو دیتے اور حکم امتناع اکل و شرب ساتھ کفار
کے جو کہ مثل آفتاب نصف النہار اہل اسلام مین آشکار ہے کاہیکو بیٹھے
اور انکو مثل مولوی محمد فصیح صاحب غازی پوری اس امر نامشروع
مین کاہیکو سمجھتے تھے کہ اس امر کو نصاری نے بہی ناپسند کیا ہے
خلعت ندامت اسکے صلے مین آپکو دیا ہے ہمنے تحقیق خبر
پائی ہے کہ کسی اسٹیشن ریل پر جب آپنے کلاس انگریزی مین جو کہ ریل
گھر مین ایک آدمی معہ صراحی و گلاس جب ریل اسٹیشن پر پہونچتی ہے
واسطے پلانے آبکے حاضر رہتا ہے اوس سے آپنے پانی مانگا پہلے
اوسنے عذر کیا کہ یہ برتن انگریزون کے آب پلانے کے لیے
مقرر ہے آپنے فرمایا کچھ مضائقہ نہین تب اوسنے گلاس مین
پیش کیا اور آپنے پیا الحمد کی جگہ شکرانہ سیح ادا کیا مگر کوئی انگریز
صاحب بہادر با حیا و شرم بہی وہان موجود تھے راوی کہتا ہے

کہ اون صاحب بہادر نے بہزار طلبش اون آدمی سے وہ گلاس بجبر رد ہ
آپ کو مانگ کے زمین پر پٹک دیا جس سے وہ ہزار عالم رعنا کا وہ ریزے
ریزے ہو گیا عزازیل اس حرکت کو آپکے دیکھ کے آپکے سر پاس
رو گیا آپکی تقلید کو صفحہ ہستی سے دھو گیا آپکے عقیدہ فاسدہ کو
بالکل کھو گیا کسی شاعر کا یہ شعر آپ پر صادق ہو گیا ہے لنبے والوں کی
کہانتا ہیں اد ٹھاون کریان ✤ بلیان ڈھونڈہتا پھرتا ہون اڑانیکے
لیے ✤ اور یہ بیان آپکا قولہ کہ اور بزرگان دین کی نسبت بھی ایسے
تکفیر کے فتوے ہوئے ہین الخ اقول یہ کہان سے آپنے
ثبوت دیا ہے یہ مظلمہ ناحق کا کیون اپنے گردن پر لیا ہے مناسب
ہے کہ کسی کتاب معتبر اہل اسلام سے ثبوت نوٹ کیجیے تب البتہ
او میں غور کی جا ئیگی ورنہ بے ثبوت بات کی جواب کو عقلا کہتے ہین
شتر گوز ہے اب فرمایئے یہان کسکی داڑھی نوچی گئی کون الحاد کے
قلعہ مین قید ہوا مورخ فسانہ عجائب نے سچ لکھا ہے قولہ بے حیائی کا
خدا بھلا کرے جسنے جان بچائی الخ مشفق من مردان خدا کی نشان مین ایسے
کلمات کفر و کافر کے لانا اپنی عاقبت کھونا ہے اپنی الحاد کو ثابت
کرانا ہے کسی نے سچ کہا ہے **بیت** خیالات نادان خلوت نشین ✤ بہم برکند
عاقبت کفر و دین ✤ ہ چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد ✤ میلش اندر طعنہ پاکان برد

اور یہ فقرات آپکے قولہ کراس قومی بھلائی مین شیعہ اور سنی دونوں شامل ہین الخ اقول یہ محض غلط بلا اغلاط ہے مثل مشہور ہے ہر کہ در کان نمک رفت نمک شد آپنے سنا نہین کہ نیک اندر بد ہم گوید ہے بقولہ بیت نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد خدا پنج انگشت یکسان نکرد اور حضرات شیعہ امامیہ تو سنیون سے بعض مسائل فرعیہ مین یون ہی رہتے ہین تنگ اور آپکی نسبت تو وہ صاف صاف فرماتے ہین ایکسا تو میان تھے ہی تسپے دوسرے نے پہنے نہنگ پھر سوا اسکے استفتاء ثبوت کفر آپ پر موجود اخل کتاب امداد الآفاق بلا اتفاق ہے حضرات شیعہ امامیہ کے بھی مہرین ہین پھر آپ کیا فرماتے ہین کہ اس قومی بھلائی مین دونون فریق متفق ہین شفق نہ جنکو اتحاد ہے نہ ہے سنی ہو یا شیعہ وہ او دہر گئے ہین مثلا کوئی اپنا عقائد کہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھرانے اور نیز ابان آل نواب آمین اونکی رسالت مین کیا بٹہ لگا یا کوئی کہے کہ سید احمد خان بہادر اولاد رسول ہین خاندان بتول ہین اور تائید سررشتہ نیچر یہ کرتے ہین ہندوستان بھر مین ڈوتے پھرتے ہین تو پھر اسے کون تسلیم کریگا چنانچہ ایسی ہی تقریر جو کہ آپ کے شاگرد صاحب نے نسبت شہادت جناب امام حسین علیہ السلام کے عدم ثبوت مین لکھا تھا

قولہ کہ ہین اونکی اولاد ہون اونکا تخم جو مجہیر ہے وہ دوسرونپر نہین الخ اقول اسکے جواب ہین نیاز مند نے لکہا یہ بیت
پسر نوح با بدان بہ نشست ✣ خاندان نبوتش گم شد ✣ بہر اسپر انہون نے کچہ جواب نہین دیا الزام معقولیت اپنے ذمہ لیا لہذا آپ اس پیرانہ سالی اور فارغ البالی ہین عاقبت بنائیے کہ جس سے دنیا نیک نام کہے بقول شاعر ؎ جو خیر چاہے دلا گرنہ عشق آبروے یار ✣ یہ ہے وہ تیغ کہ جسکے لیے نیام نہین ✣ جفا وجور سے عالم ہی حسن کا نہ رہا ✣ بناے ظلم کو ہیچ کہتے ہین قیام نہین ✣ جناب من کوئی تقریر یا تحریر آپکی ایسے ہم نہین دیکہتے ہین کہ جسمین ایک ذرہ بہر معقولیت ہو اور یہ فقرات آپکے صفحہ ۸ مین قولہ اور اگر یہ دیکہتے ہو کہ مجہسے قوم کو برائے بہو بختی ہے فی الفور مجکو الگ کردو اور خود اسکام مین انجام کا بیڑا اوٹہاؤ ورنہ کانپور مین بیٹہے رہنا جو کام کرنیکا ہے اوسپر کانپور ہاتہہ دہرنا کسی شخص کے نزدیک پسندیدہ نہین ہے الخ اقول اسکا جواب یہ ہے کہ آپکا ہی اعتقاد فاسد دیکہکے تو اون کانپور کے صاحب نے باوصف اسکے کہ کانپور سے قدم باہر نہین نکالا اور آپکو مسلمانان خوش اعتقاد نیک نہاد سے الگ کردیا اور اپنی تنخواہ سے زر نقد خرچ کرکے فتواے تکفیر آپکی نسبت دستخط کرواکے کتابین کی کتابین

چھپوا کے مشتہر کرا دین کہ آپ آجتک ہندوستان بہر مین روتے پہرتے ہو اور سرمایہ حسب دلخواہ مجتمع نہین ہوتا اور دوسرا فقرہ **قولہ** کہ جو کام کرنیکا ہے اوس سے کانونپر ہاتہہ دہرنا کسی شخص کے نزدیک پسندیدہ نہین ہے الخ **اقول** اسکا یہ جواب ہے کہ کانون پر ہاتہہ دہرنا بہلا کیونکر آپنے اونکے ذمہ تہوپا اگر وہ کانونپر ہاتہہ دہرتے تو آپکا پیچپا کاہیکو کرتے اونکا تو یہ قول ہے ان مول ہے سے رہین یہ عشوہ و غمزے تمہارے اورون سے ✤ اجی مین آپکا مرشد ہون کچہ غلام نہین ✤ آگے کہانتک عرض کرون ورنہ اگر گسست یک حرف لبس ست فقط

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ یہ نامہ تاریخ ۲۶ جون ۱۸۶۷ع کو روانہ ہوا لکہنؤ سے ٹکٹ چپان ۳



پھر اسکے بعد یہ نامہ لکھا گیا درج کتاب کیا جاتا ہے ۔

ھو المستعان

نامۂ ثالث

نامۂ رجم الشیاطین فی الرد مفسر نیچرین

سید جناب جلیل مفسر سورۂ جن و سورۂ فیل سید احمد خانصاحب بہادر جج بنارس زاد لطفہ
بعد ما وجب کے آمدم بمطلب دو پرچہ اخبار تہذیب الاخلاق
موجد نفاق ایک محررہ یکم محرم ۱۲۹۳ ہجری اور دوسرا
محررہ یکم صفر سنہ الیہ ہجری پہنچے ہین تو اپنی تحقیقات

جادو پر رجوع کی ہے قولہ جادو برحق ہے اور کرنیوالا کافر ہے
الیٰ قولہ اس شق کے دوسرے جملہ سے توہمکو بحث نہین ہان
پہلے جملہ سے بحث ہے کیا صحیح یہ بات برحق ہے کہ جادو
برحق ہے آؤ اوسکی تحقیقات کرین اور دیکھین کہ ٹھیٹ اسلام کے
روسے کیا بات ہے الخ اسکے بعد پہر آپ یون نشاندہی کرتے
ہین قولہ لوگ کہتے ہین کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر بہی جادو کردیا تہا خدا تو فرماتا ہے کہ کافر ایسے کہتے ہے کہ ثم
اذ یقول الظالمون ان تتبعون الا رجلا الایۃ اور جگہہ بہی خدا نے فرمایا ہے
کہ کافر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسحور کہا کرتے تہے الخ جواب
ای سبحان اللہ یہ ہانک آپنے خوب اوٹہائی یہ نئی راگنی آپنے
خوب گائی ہاں ہمارے دوست نانجی چراغ علی نے یہ مشعل دکہائی اب
سنیے یہ قول آپکا قولہ آؤ اسکی تحقیق کرین اور دیکھین کہ ٹھیٹ اسلام کی
روسے کیا بات ہے الخ اقول یہ تو آپ کی سنے علمی محض پر دلالت
ہے اسلیے کہ جس بات پر جمہور کا اتفاق ہو وہ ایک نیچریہ کے
کہنے سے کب باطل ہوسکتی ہے دوسرے یہ کہ جب کلام خدا
مین مکرر سحر مبین وارد ہے تو پہر وجود سحر مین آپکو کیا کلام رہا اور
یہ کلمہ آپکا کہ ٹھیٹ اسلام کی روسے کیا بات ہے یہ عجب ایک خبط لایعنی

کلمہ ہے ایضاً ثبت اسلام کم یہی ہے کہ قرآن مجید کو برحق جانے نہ یہ کہ اوسمین تفسیر بالرائے کو دخل دے پس ہم پوچھتے ہین کہ حسب تشخیص آپکے اگر کوئی شخص مثل آپکے کہے کہ سید احمد خان صاحب نیچ بنارس اور سید محمد علی صاحب جو کہ اب شاید اس ملک سے مفقود الخبر ہین اور منشی چراغ علی صاحب نائب منصرم سیتا پور ثالث بالخیر بنام نہاد ثبت اسلام مشہور ہین سراپا دور ہین نور ایمان سے دور ہین عقل معاش سے مامور ہین آؤ اسکی تحقیق کرین کہ یہ کیا بات ہے اور پھر عند التحقیق یہ چند تاویلات لاطائل یہ بات نکالی کہ ان شخصون کا وجود خارجی کالعدم ہے فقط ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ تین شخص مسلمان بحالت جنبت مرے ہین پس یہ تینون اونکے ہمزاد ہین جو کہ براہ شیطنت و جہالت جمہور علما و فضلا کے تفسیر قرآن مین نئی نئی باتین لگاتے ہین تو پھر اوسکا کیا جواب سنتے ہین گا اسکے بعد آپ فرماتے ہین تو لیس قرآن سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ کافر ہو جو یہ سبب کہے کہ پیغمبر صاحب پر جادو کر دیا تھا مگر اس زمانہ کا باوا آدم ہی نرالا ہے ایسا ہے ہے کہ عالم یہ کہتے ہین کہ جو یہ نہ کہے اور اسپر یقین نہ کرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا تھا تو وہ کافر ہے زمانہ اولٹ گیا ہے سچ بات ہے والدہر بالناس قلبا

الی قولہ اگر ہم یہ کہین کہ نعوذ باللہ منہا جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک پر باوصف اس قدر تقدس اور طہارت و نوری ہونے کے جادو ہوجاتا تہا تو ہم اس بات پر کیونکر یقین کرین کہ کون سی بات انہون نے جادو ہو جانیکی حالت مین فرمائے اور کون سے جادو اوتر جانیکی حالت مین تو ہمارے زمانے کے عالم فرماتے ہین کہ یہ دوسر اکفر ہوگا الخ **جواب** واہ واہ صاحب تحقیقات ایکانام ہے محقق ہو تو آپسا ہو حضرت من لقبول آپکے مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ لوگون یعنے نیچری صاحبونکا باوا آدم ہی نرالا ہے دونون جہان مین منہ کالا ہے اب آپ ہمسے سنیئے بات یہ ہے کہ جب کفار عرب سب طرف سے ہارے اور معقول ہوئے تو یہ بات کہنے لگے کہ معاذ اللہ یہہ شخص یعنے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جادوگر ہین اور جادوگر پر جادو نہین اثر کرتا ہے یہ بات اونکے عقیدے مین تہی اسپر اونکی معقولیت کے لیے جادو کا اثر حضور اقدس پر کسی قدر ظاہر ہوا اور آپ چند روز بیمار بہی رہے اور فرشتون کی معرفت آپکو اطلاع دی گئی اور اوسکا تدارک کیا گیا اور قل اعوذ برب الناس و قل اعوذ برب الفلق لیکر جبرئیل علیہ السلام آئے اور شفا سے کلی لاحق مزاج اقدس کے ہوگئی لبس یہی وجہ

علماء دیندار سعادت شعار نے تفسیرون مین لکھی ہے اب یہ اعتراض
آپکا **قولہ** کہ کونسی سورہ جادو ہو جانے کی حالت مین نازل ہوئی اور
کون جادو اوتر جانے کی حالت مین بالکل وسوسۂ شیطانی جھوٹی
کہانی ہے جادو ہوجانے کی حالت مین کوئی سورۃ نازل نہین ہوئی
جو آپ کی رائے کی گنجائش قرآن قوی البرہان مین جا پکڑتی مشفق من
کچھ آپکے نکات مزخرفات ہم ہی نہ سمجھتے ہین آپکو مناسب ہے کہ
ایسے ہی ہمارے اشارے اور کنایونکا جواب لکھا کیجیے ورنہ
تجویز آپ کی طفلان مدرسہ حال مین بھی فروغ نہ پائیگی یہہ برانہ سالی
کی مشقت ایگان جائیگی صاحبان نگاشیہ کے کچھ کام نہ آئیگی مثلا
ابھی کوئی کہے کہ سید احمد خان صاحب بہادر جبسے لندن سے تشریف
لائے ہین جب ہی سے طریقہ نیچریہ اور تہبیٹ اسلام کے مدعی ہوئے
ہین بس معلوم ہوتا ہے کہ وہان مذہب باطلہ فلسفہ کا بڑا چرچا ہے
اوسکو انہون نے پسند کرکے نیچرل اسکا نام رکھا ہے جیسا کہ اسنا دو حسب
کی کتاب سے نیچریون کی کیفیت ظاہر ہے کہ قریب تین لاکھہ
کے شاید نوبت پہونچی ہی اب یہی یہ بات **قولہ** کہ اسکو ہم یقین کرتے نہین
ہین اسکا جواب یہ ہے کہ آپتو خدا ے وحدہ لا شریک لہ کی ذات کا
لب یقین کرتے ہین آپکے عقائد تو جناب مولانا حاجی الحرمین شریفین

محمد علی بخش خانصاحب بہادر نے اپنی کتاب تائید الاسلام مین خوب ظاہر کردیے ہین جس پر منشی اونکو ڈگری دی اور آپکو ڈسمس کیا عنقریب منشی علی حسین خان نقل اوسکی خدمت عالی مین ارسال کرینگے اب یہہ کلمہ آپکا **قولہ** کہ زمانہ اولٹ گیا ہے الدہر بالناس تقلبا یہہ ایسی بات ہے جیسے ایک شخص ڈوبتا ہوا اوسنے کہا تمام عالم ڈوبا جاتا ہے جناب من زمانہ نہین اولٹا فقط آپ ثالث بالخیر اوسلٹے ہین اور یہ فرمانا آپکا **قولہ** کہ ہمارے زمانے کے عالم کہتے ہین کہ یہہ دوسرا کفر بکا سو یہہ بھی غلط ہے بلکہ فی زمانا تو علما یہ کہتے ہین کہ یہہ اڑتیسوان کفر بکا ہے ۳ کی تو حاجی صاحب اپنی کتاب مین شرح کر چکے ہین حساب لگا لیجیے گا ہمکو حساب کی فرصت نہین ہے اگر ہمارے بیان مین یا شمار مین کچہ کمی بیشی ہو تو معاف کیجیے گا مگر دو سے تو مجھے خوب یاد ہے کہ زیادہ ہی ہوگا پھر یہہ قول آپکا **قولہ** مگر کچہ ہی ہو ہم تو یقین نہین کرتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو ہوا تہا اہل سنت وجماعت کا تو جنکا ہم بہی دم بہرتے ہین یہ اعتقاد ہے کہ جادو بر حق ہے اور جادو کے زور سے آدمی ہوا مین اوڑ سکتا ہے اور جادو کے زور سے آدمی گدہے کی صورت اور گدہا آدمی کی صورت ہوجاتا ہے پچہلی دونون باتون سے پہلی بات تو یقینی غلط ہے اور پچہلی کے

صیح ہونے مین شبہہ پڑتا ہے کیونکہ اگر یہ بات صیح ہوتی تو کوئی بھی
جادو کو نہ مانتا الخ غرضکہ اسکے بعد محض خلط مبحث تاویلات لاطائل مثل
پادریون کے آپ بیان کرتے چلے گئے ہین آخر کو نتیجہ یہہ نکالا ہے
کہ پیغمبر صاحب پر جادو نہین ہوا علماء اسلام نے تفسیرون مین غلطی
کی ہے پھر اسپر تیچھے سے منشی چراغ علی صاحب آپ کے
مصاحب ہمارے دوست نے یہ ٹیکن لگادی ہے **قولہ** منشی چراغ علی
صاحب نائب منصرم سیتاپور فرماتے ہین الی **قولہ** کہ کسی سچے مسلمان
کا تو یہہ قول نہین ہے کہ جناب پیغمبر صاحب کی نسبت ایسا کہے کہ اون
ایک گھنٹے کے لیے بھی جادو کا اثر ہوا یہ بات تو کافرون کو ہی زیبا تھی
اور انھون نے ہی کہی تھی کہ یہہ نبی تو جادو کا مارا ہوا ہے الخ غرضکہ
مراد وہی الی ہے کہ جناب ختمی مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو نہین ہوا
مفسرین اسلام نے اور اہل حدیث نے غلطی کی ہے فقط **جواب**
مگر کچھ ہی ہو ہم تو یقین نہین کرتے کہ حضرت پر جادو ہوا تھا الخ **اقول** سکا
جواب ماقبل ہو چکا یہہ ایک مدعی دوسرے مدعی سے کہہ سکتا ہے
کہ تیرا بیان یا تیرا دعوی غلط ہے ہم قبول نہین کرتے دوسرے یہ
کہ لندن جانے سے پہلے اگر آپ ایسا کہتے تو شاید آپکا فہن
نہیکتا آپکا منہ تکتا تھا جبکہ لندن مین آپ اڈیسن اور اسٹیل دو پیغمبرون

کی ہیغمبری قبول کرائی جو لقب حیات ہین منتظر ممات ہین تجرنے بات
ہین سفتو دا لگر ابات ہین اور پہر کیا معلوم کہ وہان ارباب کمیٹی کان امنیٹھی
سے کیا وعدہ وعید درمیان مین آئے ہونگے مثل جاب خنزیری
سیز پر منہیہ کے کہائے ہونگے زٹل قافیہ اوڑ اسئے ہونگے توپہر
اپکا الیقین ہمارے حضور اقدس پر روحی فداک کا ہیاو ر ہبکا اسلیئے کہ انکو
دین و مذہب مین یہہ آزادی کہان ہے بقول شخصے بیت بہکتی
ہے زبان حالت زبون ہے ÷ وہ تورسے کا نشہ ہے یا جنون
ہے ÷ اور دوسری بات قولہ کہ اہل سنت و جماعت کا تو جنکا ہم بہی
دم بہرتے ہین یہ اعتقاد ہے کہ جادو برحق ہے اور جادو کے
زور سے آدمی ہوا مین اوڑ سکتا ہے اور جادو کے زور سے
آدمی گدہے کی صورت بنجاتا ہے الخ جواب یہہ ہے کہ اگر آپ
اہل سنت و جماعت کا دم بہرتے تو اونکے اعتقادات کو بہی الیقین کرتے
نہ یہہ اونکے برخلاف اپنے خیالات ذہنی جہانٹنے اور فقط زبان
سے کہنا کہ ہم سنت جماعت ہین یہ کچہ مفید مطلب نہین دیکہو یزید ملعون
اپنے کو خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبلاتا تہا اور صاحبزادون
کو شہید کرتا تہا یہ ایسی بات ہے کہ شاید عالمگیر بادشاہ کے زمانہ مین
[illegible] اور مفلس ہوگیا

دیکھا کہ ہندوستان ایک پاگل خانہ ہے تب اوسنے حاصل معاش
کی یہ تدبیر کی کہ ایک انگور کی پٹاری مین چند عدد بینگین رکھہ کے بازار مین
جا کر کھڑا ہوا کہ مین انگور بیچتا ہون لوگون نے بعد معاینہ کے کہا
کہ یہ انگور نہین ہین یہ تو بینگین ہین تب اوسنے کہا کہ مین ملک مازندرا
رہنے والا ہون اور یہ وہان کے انگور ہین جو ذی شعور تھے وہ
ہنس کے الگ ہو گئے مگر چند آپ ایسے یا جبسکہ آپکے حواری ہین
پہنس گئے مگر جب واقف ہوئے ناہیت سے تو پچتائے اور کہنے
لگے کہ ہمکو امتحان منظور تہا بس یہی شکل لقین ہے کہ آپکے طریقہ نیچریہ
کے بھی ہو جائیگی اور یہہ کلمہ آپکا **قولہ** کہ جادو کے زور سے
آدمی گدہے کی صورت بنجاتا ہے الخ **جواب** یہ نہایت صحیح ہے
جسوقت مین کہ ساحر کامل تھے اوسوقت مین ایسا ہوا ہے چنانچہ
فرعون کے سامنے اوس وقت کے ساحرون نے رسیون کو
سانپ باوصفا سکے کہ مقابلہ ایک پیغمبر جلیل القدر سے تہا نہین
بنا دیا یہہ بات تو بداہت کی مرتبہ کو پہونچی ہے ہان آدمی گدہے
کی صورت یہہ تشبیہ ہے مثلاً کہتے ہین کہ فلان شخص نرا گدہا ہے
جیسے کہتے ہین الزید کالاسد چنانچہ اکثر ذی العلم و عقلا سے بایمان
کہ جو ہمنے یہ تاویلات آپکے سنائے تو اکثرون نے یہی کہا کہ یہہ شخص

عقل سے خالی ہے کو مرتبۂ ثانی ہے خام خیالی سے یا لا ابالی
سے اسکو تمیز نہین کہ یہ شے گورہی ہے یا کالی ہے تو
اوسکا ترجمہ یہی تو ہوا کہ بڑا گدہا ہے اب فرمائیے یہ فقرہ آپکا
قولہ پچھلی دونون باتون سے پہلی بات تو یقینی غلط ہے **اقول**
یہہ عقیدہ اور تشخیص آپکے تو بالکل غلط ہو گئی لقولہ خود غلط املا غلط انشا غلط
اور دوسرا قول آپکا **قولہ** اور پچھلے کے صحیح ہونے مین شبہہ
پڑتا ہے کیونکہ یہہ بات اگر صحیح ہوتے تو کوئی بہی جادو کو
نہ مانتا الخ **اقول** یہ عجب خلط مبحث ہے مین پوچھتا ہون کہ یہہ جو
آپنے فرمایا کہ شبہہ پڑتا ہے اسکا کیا علاج کیا جاوے معاذ اللہ
جبکہ آپ کو ذات باری تبارک وتعالی کی نسبت شبہہ پڑتا ہے جیسا کہ
آپکے اخبارات خانہ ساز مین درج ہو چکا ہے تو پہر جادو تو لوگ
کہتے ہین کہ ایک عمل شیطانی ہے اور مین اگر آپ کو شبہہ
پڑا تو یہ کون بڑا شبہہ ہے اور پہر آپ کو تو شیطان کے وجود
خارجی سے بھی انکار ہے تو پہر اگر یہان شبہہ بہی پڑا تو کیا عجب
ہے محکو تو اندیشہ یہ ہے کہ کہین اس شبہہ کو ترقی ہوتی ہوتے
آپکو یہ شبہہ نہ پڑ جاوے کہ آپکا ہی کچہ وجود نابود نہین ہے چنانچہ
کسی کتاب مین میری نگاہ سے گذرا ہے کہ ایک بادشاہ کو یہ شبہہ

ہو گیا تھا کہ وہ شخص شیشہ کا ہو گیا ہے ذرا سے صدمہ مین اعضائے
جسم شکست ہو جاوینگے تب اوسکے وزرا نے حکیمون سے
مشورہ کیا تو حکیمون نے تجویز کی کہ سر محفل بادشاہ کو تکیہ مارنا شروع
کیا ہر چہار جانب سے اور سمجھایا کہ اگر آپکا جسم شیشہ کا ہوتا تو ضرور ٹوٹ
جاتا جب یہ شبہ اوسکے دل سے نکلا پہر دیکہو حکیم سقراط کی نسبت
کتاب یادگار سقراطی مین لکہا ہے قولہ کہ اوسکو یہ شبہ ہو گیا تہا
کہ ایسا نہو آسمان مجہپر گر پڑے چنانچہ اسی لحاظ سے بہاگ کر قبرستان
مین برسون مین ہلاک ہو گیا اب چاہیئے اس قصہ کو کسی اور تواریخ سے
دریافت کیجیئے گا یا منشی چراغ علی صاحب اپنے نائب جدید سے
استفسار کیجیئے گا مجہے خیال ہے کہ اونکے یہان کتب خانہ بہت
جمع ہے بلکہ مولوی مظہر علی صاحب کے کتب خانہ سے بہی وہ
مدد لیا کرتے ہین کسی نے سچ کہا ہے یہ شعر ؎ خوف آتا ہے
بینا فہمیٔ مردم سے مجہے ٭ گاؤخر ہونے لگے صورت انسان پیدا
اب منشی چراغ علی صاحب کے قول پر ہم رجوع لاتے ہین آپ کو
سناتے ہین قولہ کسی سچے مسلمان کا تو یہ کام نہین کہ جناب
پیغمبر صاحب کی نسبت ایسا کہے کہ اونپر کبہو ایک منٹ کے لیے
بہی جادو کا اثر ہوا یہ بات تو کافرون کو ہی زیبا تہی اور انہون نے ہی کہی تہی

کہ یہ نبی تو جادو کا مارا ہوا ہے پہر اسپر فرماتے ہین اسلئے **قولہ**
کہ علماء اسلام نے اور مفسرون نے حدیث و تفسیرون مین غلطی کی ہے
الخ **جواب** کیا خوب وزیر چنین شہریار چنان اہل ہند کا قول خوب
راست آیا **قولہ** بل نہ کودا کودے گون یہ تماشا دیکہے کون الخ پہلے
فقرات کے باب مین تو ہمین اونسے اتنا پوچہنا ہے کہ جب آپکا
یہ عقیدہ ہے کہ کسی سچے مسلمان کا تو یہ کام نہین کہ پیغمبر صاحب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت ایسا کہے کہ اونپر ایک مدت کے
لیے بہی جادو ہو گیا تہا یہ تو کافرونکا ہی عقیدہ تہا الخ **اقول** اب مین
پوچہتا ہون کہ جسنے پیغمبر صاحب کی نسبت یہ لکہا ہو **قولہ** درندہ وحشی
شہوت پرست ان بارہ مروج اسلام کو برا کہے بن ہم رہ نہین سکتے
الخ تو آپ ایسے فاسد الاعتقاد نالائق محض کی نسبت تو آپ بالکل کفر کا
فتوی دیدینگے پس امید ہے کہ اس بات کو اونسے دریافت کرکے
مجکو بدستخط اونکے لکہوا بہیجیے تو پہر آپہی کی نسبت کچہ عقاید ایکے
ثابت کرکے اونسے بہی استفتا ثبوت کفر نسبت جناب والا دستخط کرا
چہپوا دیا جائے کہ وہ تو فی زماننا آپکے ولیعہد ہوتے ہین اور بعضے
مثل مولوی فخر الدین صاحب تو فرماتے تہے کہ ملفی مذکور تو شاید
جناب کو بطور دہرم ہی بابت کے جانتے ہین اب کچہ کیفیت انکی جائے

آپکے نایب کی بہی ہین پیش کرتا ہون باین لحاظ کہ شاید آپتک نہ پہونچی ہو دیکہو پرچہ اخبار نور الآفاق مطبوعۂ ۱۴ صفر المظفر ۱۳۰۹ ہجری نمبر ۶ جلد ۸ صفحہ ۹ قول مفتی ملت نیچریہ یعنے منشی چراغ علی صاحب **قولہ** مولوی حاجی علی بخش خانصاحب نے بی بی ہاجرہ کی نسبت سریہ ومملوکہ ثابت کرتے ہین جبکہ اونہین اور کچہ دلیل نہ ملے تو افترا وبہتان پر مستعد ہوئے چنانچہ ابن منیر کے اس قول باطل کو جسکے توجیہ علامۂ قسطلانی نے بہی غیر صحیح قرار دی ہے علامۂ قسطلانی کی نسبت منسوب کرکے الخ **جواب** مولانا علی بخش خانصاحب بہادر **اقول** جب خدا نے اس فضلہ خور یہود کو فہم سلیم سے محروم رکہا ہے تو اوسکی بدزبانی اور دریدہ دہنی اور الفاظ واہیہ کے ہم شکایت نہین کرتے اصل شبہ اوسکا اوپر کی مکرر تحریرات سے رفع ہوگیا اور پہر سمجہائی دیتے ہین کہ اصل مملوکہ ہوتے ہین بی بی ہاجرہ کے نہ ابن منیر نہ قسطلانی کو انکار ہے نہ ابن حجر عسقلانی کو ایسی حالت مین ہمکو اختیار تہا کہ اونہین سے قول اول متعلق بحث لکہدین چاہین سب کے قول لکہدین چاہین مجرد کتاب کا حوالہ دین چاہین سبکو متعلق علیہ لکہدین کوئی محل طعن وتشنیع کا نہین کیونکہ ہمارا مقصود صرف اس بات کے ثبوت سے تہا کہ اصل مین بی بی ہاجرہ مملوکہ ہین اور مملوکہ ہونا اونکا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گہر مین ستلزم حلت زنانہ انبیاء ساتقین
مین ہے اور مملوکہ سے وطی حلال تہی چنانچہ قبل اس سے کہ حضرت
اسمعیل علیہ السلام پیدا ہوئے بی بی ہاجرہ مملوکہ ہو چکین تہین سو اس
مطلب پر اگر ابن حجر کا مذہب ہمارے خلاف ہوتا تو بہی مفتی صاحب
قیل وقال کی جگہہ تہی مگر جب سبکا مذہب اور اتفاق اسقدر مطلب پر ہے
پہر ہمکو مفتری ٹہرانا اور خود عبارت عربی کا مطلب نہ سمجہنا اور زبان دراز
کرنا حیا و شرم و دیانت سے بمراحل بعید بہت خوب مفتی صاحب اگر آپ
اپنے قول مین سچے ہین تو ہم قبول کرتے ہین کہ جو مذہب اسی باب
مین ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کا ہے وہی ہمارا مختار ہے اور مفتی صاحب
بہی ایسا ہی لکہدین پہر دیکہین ہمارا دعوی جواز رقیت کا اور حلیت وطی
ملک یمین کا ثابت ہوتا ہے یا خلاف اسکے جیسا مفتی صاحب
کر رہے ہین اگر آپ مفتی صاحب نہ مانین تو پہر کیون کہتے ہین کہ
ابن حجر کے قول کا ترک کرنا عمدا مضر اپنا سمجہ کے فقیر کی طرف سے
ظہور مین آیا اجی مفتی صاحب ذرا معنی عبارت کتب کے سمجہ لیا کیجیے
تب کچہ لکہا کیجیے اور خواہ مخواہ جل جل کر اپنے مذہب جدید کے خاک
مین ملانے والون کو غصہ کرنا اور کسی نہ کسی پیرایہ مین گالیان دینا تو ہمکو
کچہ شکایت نہین صحابہ کرام اور انبیاء عظام کے ساتہہ ہم محشور ہونگے

جنکی نسبت آپ صرفہ نہین کرتے اور خدا کے سامنے انصاف ہوجائیگا
بھلا آپکو کیا فائدہ ہوا ابن حجر کے قول پر اصرار کرنے سے آخر وہی ملوکہ
ہونا بی بی ہاجرہ کا اوسکا بہی مذہب مختار نکلا اور دو ایک حدیث سند مین
زیادہ ہاتھ آگئین غایت درجہ اسقدر اختلاف ابن منیر سے نکلا کہ
واسطے ترجمۃ الباب کی حدیث بخاری کافی ہے یا دوسری روایات کے
لحاظ سے ترجمۃ الباب صحیح ہے ابن حجر عسقلانی نے کیا ابن منیر کو
مفتری بنایا ہے کہ افترا کا لفظ آپنے بڑہا دیا فرمایئے اب کسکا افتراد
بہتان ثابت ہوا اور عبارت سابقہ مین جو متعدد مقامات مین آپکی تحریف
دکہلاتا ہوا چلا جاتا ہون فرمایئے اگر تیز زبانی اور بدلہجی کی ٹہری تو آپکی
نسبت کیا کچہ نہین لکہہ سکتا ہون دور جانا کیا ضرور ہے آپنے
اس ناکردہ گناہ پر تو بڑے بڑے الزام ترک عبارت کے لگا کر
پہپہولے دل کے پہوڑے مگر خود اوسی بلا مین اوسی مقام کی
نقل عبارت مین کیون گرفتار ہوگئے یعنے تہوڑی عبارت نقل کی
اور ملحق کا خیال نہ کیا کہ بعد اسی عبارت کے بلا فصل موجود ہے اب
مقتضای انصاف وحق تو یہ ہے کہ جس طرح فقیر نے بکشادہ پیشانی
للّٰہ دیا کہ جس عبارت عسقلانی رحمہ اللہ کا ترک کرنا مجیب الزاماً وعمداً غیر مفید
سمجہ کر داخل اعتراض کیا گیا ہے مین اوسی عبارت پر اپنے استدلال کو

قائم کرتا ہون اور اپنا مختار بیان کرتا ہون اور اوس سے میرا دعوی ثابت ہے اور اگر وہ آپکے مفید ہے تو آپ بہی اوس سے اپنا اتفاق بیان کیجیے اسیطرح جو عبارت خاکسار نے نقل کی فرمائیے کہ آپکے مذاق کے موافق یا آپکے حق مین زہر ہلاہل ہے پہر اوس سے گریز کرنیکی کیا وجہ تہی ای مفتی صاحب عبارت کتب حدیث و تحقیق فن شریف مین اگر آپ ٹہوکرین کہا وین تو یہ سبب اختیار کرنی مخالفت جمہور و تعصب مذہب و قلت استعداد و لحاظ خوشنودی احباب کچہ تعجب نہیں مگر تعجب یہ ہے کہ چہاپے کی کتابون مین جہان جسقدر غلطی الفاظ کی ہو جاتی ہے اس سے تو شاید کوئی کتاب خالی نہو گی بلکہ قرآن شریف کے طبع ہونے مین اہتمام صحت کا زیادہ ہوتا ہے تو بہی الفاظ کی صورت بدل جاتی ہے اور کچہ کا کچہ ہو جاتا ہے اور غلطی واقع ہو جاتی ہے چونکہ یہ امر بدیہی ہے لہذا تہذیب الاخلاق وغیرہ رسائل مذاہب جدیدکا عبارت کا انتخاب پیش کرنا فضول معلوم ہوتا ہے اسواسطے میری عادت ہے کہ جب تک غلط عبارت پر مصنف کا قبول و استدلال نہین دیکہ لیتا گرفت نہین کرتا ہون چنانچہ جب مین نے دیکہ لیا کہ حدیث صحیح مسلم مین آپکے مرشد صاحب نے تحریف کی ہے اور پہلے اونکو تنبیہ بہی کر دیا اور جواب شافی نہ پایا اور لفظ غلط ہی سے استدلال اونکا

دیکھہ لیا تب اور نیز الزام ثیا باقی مقامات مین جہان کہین ہین جانتا ہون
کہ سہو کاتب نقل نویس یا غلطی اہل مطبع ہے وہان کبہی گرفت نہین
کرتا ورنہ رسالہ طعام اہل کتاب جو مکرر طبع ہوکر مشتہر ہوا ہے کیا
کہون کس قدر غلطیون سے بہرا ہوا ہے غرض اس بیان سے
یہ ہے کہ اتنا تو آپ بہی خوب سمجہتے ہین کہ مین نے عبارت
قسطلانی تائید الاسلام مین واسطے اثبات ملک یمین ہونے بی بی
ہاجرہ کے لکہی تہی اور ملک یمین ہونا قبل اونکی ولادت کے ناممکن
تہا کوئی دنیا مین ایسا خیال بہی نہین کرسکتا ہے کہ قبل ولادت سے
کسی کے سریہ ہونے اور ہبہ کرنیکی صورت ہوسکتی ہے لامحالہ قبل
پیدا ہونے حضرت اسمعیل کے بی بی ہاجرہ کا مملوکہ ہوجانا بیان کیا
تہا اور وہ ہے مطلب تہا عبارت کا اور حضرت اسمعیل کا سبق ذکر بہی
موجود ہے تو حاشیہ پر بطور خلاصہ حاصل معنی لکہا گیا تب وہ پیدا
ہوئے ہین یعنے اسمعیل پیدا ہوئے ہین بعد مملوکہ ہوجانے
بی بی ہاجرہ کے صرف وہ کا مشار الیہ لفظ اسمعیل ہے بقرینہ مقام مگر
مطبع مین حرف ہی چہوٹ گیا خواہ نقل کے لکہنے مین ایک حرف رہ گیا
جیسا کہ اکثر بلکہ کتابون مین کوئی حرف لکہنے سے رہجاتا ہے
تو کیا آپکی ذہن کی رسائی متعذر رہتے کہ مراد پیدا ہونے حضرت

اسمعیل سے تھی اور الفاظ کے طبع ہونے مین یا نقل لکھنے مین غلطی
ہے پہر اسپر ثمرۃ الغراب سمجھ کے اسنے مضحکہ اور طعن و تشنیع شروع
کی کیا یہی شان محصلین اور علماء دین کے ہوتی ہے ہے ہے مانا کہ آپکے
مرشد بہی نہایت سخت زبانی و سب و شتم کے عادی ہین مگر آپ کو
تو تہذیب کے خلاف پیروی کرنی نہ چاہیے تہی الخ **اقول** اب نیاز مند
یہ عرض کرتا ہے کہ آپکے ہذیان پر تو بیگنون کے مثل راست
آتی ہے اور آپ کے نائب جدید کی قلعی جناب ہدایت مآب
مولوی علی بخش خانصاحب بہادر نے کھول ہی اس سے تو وہ بڑا ہی
شاگرد اول بہتر تہا ہر چند کہ بے پر کی اوڑاتا تہا منہ کی کہاتا تہا مگر
تاہم ہان مین ہان ملائی جاتا تہا اعزاب دوسرے پرچہ یکم صفر سنہ ۱۲۹۰
ہجری پر سے آتے ہین جسمین آپنے سورۂ جن اور سورۂ فیل کی تفسیر
کی ہے **قولہ** سورۂ جن اس سورہ مین لفظ جن آیا ہے اور اسی لفظ
کے سبب اسکا نام سورۂ جن ہوا ہے الی **قولہ** ہمارے قدیم عالمون
اور مفسرون نے اپنی معمولی عادت کے موافق اس سورہ مین جو کچہہ
بیان ہوا ہے اسکو بہی ایک عجیب و غریب قصہ بنا لیا ہے انکے
خیال مین آیا ہے کہ اس مقام سے لفظ جن سے وہ مخلوق مراد ہے
جسکو عوام الناس جن خیال کرتے ہین کہ یہ ایک ہوا ہے کہ آگ کے

شعلہ سے بنی ہوئی ہے جو دکھائی نہیں دیتے طرح بطرح کی شکلون مین بنجاتے ہین اور انسانون کے سر و نیز آتے اور اونکو تکلیف دیتے یا اونکا کام خدمت کرنے کی قدرت رکھتی ہین یہ خیال صحیح ہو یا غلط مگر اس سورہ مین لفظ جن سے وہ جن جو لوگون کے خیال مین ہے ہرگز مراد نہین الخ **جواب** مین کہتا ہون کہ یہ اجتہاد آپکا کیسا ہے کہ ہئیت اسلام ہی اپنی سمجہ ناسمجہ کو کہتے ہو اور یہہ ثبوت وجود جن جو کہ نصوص قطعیہ قرآن مین بکمال شرح وبسط اللہ تعالے فرماتا ہے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون موجود ہے یعنے اللہ تعالی نے اپنے کلام پاک مین صاف صاف دو جنس علیحدہ فرمایا کہ نہین پیدا کیا ہمنے جن وانسان کو مگر واسطے عبادت کے والا لفظ عبث ہوت مین البتہ آپکو تاویل کی گنجائش باقی ہے اسواسطے کہ آپ اپنی معمولی عادت کے مطابق ضرور فرماوینگے کہ عبادت کے لفظ سے یہ معنے جو کہ علماء اسلام نے بنالیے ہین یعنی نماز پڑہنا روزہ رکھنا خلاف فطرت نیچر یہ کے ہے بلکہ عبادت سے مراد قواہی انسانی کا شاداب رکھنا ہے مثلا کہڑے کہڑے بول کرنا اور کل حشرات الارض کو ہری ترکاری سمجہنا یا کسیکو علت مشایخ ہے اوسے بھی ادا کرنا یہی سچی عبادت ہے مفسران قدیم اہل اسلام کی رائے سے فی غلطی

کی ہے جو کہ اسکے معنے نماز روزہ یعنے بدن توڑنا اور بھوکے رہنا قرار دے لیا ہے جیسا کہ آپکے شاگرد اول اپنے بیان میں ایسی ہی کچھ شرح کر گئے ہین اب اسکے بعد آپنی وجہ تسمیہ لفظ جن کی خوب بیان کی ہے **قولہ** لفظ جن اجتنان سے مشتق ہے جسکے معنے چھپے ہوئے کے ہین اور عربی زبان کے محاورے مین جو چیز کہ پوشیدہ ہو اوسپر جن کا اطلاق کر سکتے ہین یہانتک کہ پیٹ کے بچہ کو بھی جنین اسی لیے کہتے ہین کہ وہ پیٹ کے اندر پوشیدہ ہوتا ہے مکہ کے کافرون کی عادت تھی کہ چھپ چھپ کر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن پڑھتے سنا اور اونکے دلون پر اثر ہوا اور ایمان لے آئے اور بسبب اسکے کہ انھون نے پوشیدہ ہوکر سنا تھا اونپر نفر من الجن کا اطلاق ہوا ہمارے مفسرون نے اوسے سچ مچ کا جن بنا لیا خدا تعالی نے فی اون لوگون کا چھپ کر قرآن سننا اور ایمان لانا بیان کیا اور جو کچھ انھون نے اپنے قوم کے لوگون سے جاکر کہنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی سے بتلا دیا الخ **جواب** یہ جو آپنے فرمایا کہ جن کے لفظ اجتنان سے مشتق ہے اور عربی کے محاورہ مین جو چیز کہ پوشیدہ ہو اوسپر جن کا اطلاق کر سکتے ہین اسلیئے کہ پیٹ کے

مجھکو بھی جنین کہتے ہین الخ اقول مین پوچھتا ہون کہ کسی کتاب لغت
مین آپنے دیکھا ہے یا کسی عرب نے آپ سے کہا ہے جن پوشیدہ چیز
کو بھی کہتے ہین آپ تو لندن کے حاجی ہین مکہ شریف آپ تو گئے
بھی نہین ایسا صاحب قاموس یا صراح دیکھیے اگر ان سے جو غایلہ نہ ہوسکیے
جن سے جنات مشتق ہے اور جنین سے اجنہ یہ جو لوگ اجنہ
سے جن مشتق سمجھتے ہین غلط العام ہے دریافت کر لیجیے غیاث
مین دیکھیے قولہ جنی بالکسر و تشدید نون مکسور جن واحد و جن اسم
جنس است پریان را و جن مشتق از جنون است و کسانیکه جمع جن اجنہ گویند
بفتح اول و کسر جیم و تشدید نون غلط چرا کہ اجنہ جمع جنین است الخ اور بہم
جن کے وجود کی آپکے مقتدا ہرشل صاحب بھی قائل ہین وہ اپنی کتاب
جسمین بحث سیارون کی ہے لکھتے ہین قولہ ایسے سیارون
مین دیو بود و باش کر سکتے ہین کیونکہ وہان ہر شئے کا وزن کم ہوتا
ہے اور اس باعث سے وہ اژدہا پیدا ہین جنکی سہارے کے لیے
پانی کے اوچھالنی والی قوت ضرور ہے وہ وہان باشندے
خوشی کے ہو سکتے ہین الخ بلفظہ اب بھلا تو ذرا تماشا دیکھو ہمارے
جناب نیچر صاحب جن موجودات خارجی کا انکار کرتے ہین اور جنکو
جانب جناب کی مقتدا کیا فرماتے ہین فافہم و تعجب حسیبا آپ پر تحقیقات

لغت مین بہرہ نہین ہے تو بھلا تفسیر قرآن مجید آپ کیا کرینگے جناب من تفسیر قرآن شریف مین ۳۰ علمون کی ضرورت ہے کوئی اا تو مجھے اسوقت یاد پڑتے ہین پیش کرتا ہون پہلا الفاظ مفردات اور اونکے مدلولات کے حقیقت دوسرا غلطی اعراب تیسرا التقدیم تاخیر تعریف تنکیر اثبات حذف چوتھا ایراد معنی کا طرق کہ بعضے واضح الدلالت ہون اور بعضے اوضح الدلالت پانچوین وجوہ تحسین کلام لفظی یا معنوی کا نکتہ چھٹے تفسیر قرآن ساتوین استدلال احکام و فروع آٹھوین قرآن و حدیث کے اجمال کی تفصیل کا طریقہ نوین الفاظ قرآنی کو بمعاینہ سرچہ دسوین آیتون اور سورتون کی وجہ نزول گیارہوین مشکلات اور نوادر کو نوع عرب سے خالی اور اونکے معانی حالی کہ اہل لغت پر حالی نہ ہون اسیطرح قریب تیس تک ہین تب البتہ تفسیر کرنا آپ کو سزاوار ہوگا ورنہ آپکے تفسیر اوسی مفسر کیسی ہوگی نقل ہے کہ کسی شہر مین ایک صاحب کسیقدر فارسی وار دو سے آشناشل آپکے یا آپکے حواریون کے پڑھے ہوئے تشریف لائے اور مشہور کیا کہ مین مفسر قرآن ہون قوی البرہان ہون قضا کار ایک صاحب مرد مسلمان مسلم ایمان یہ خبر سنکے اونکی خدمت مین حاضر ہوئے اور کہا کہ مجھے سورہ انا اعطینا کی تفسیر پڑھا دیجیے ثواب لیجیے کہ مین تفسیر دانی قرآن کا بڑا اشتاق ہون اسی غم سے قاق ہون

حضرت مذکور جہیپ مستعد ہو بیٹھے اپنے لیے کورو بیٹے بولے
پہلی آیہ انا اعطینا مولوی صاحب مترجم بولے انا اعطیناد و بہائی
تہے کا لکوثر اور کالا کالا اونکا بتر سا فصل لربک اور وہ فصل ربیع کے
بوتی تہے وانحر اور اوسمین نحرین جاری کرتی تہے ان شانئک ہس شان اونکی بڑی تہی ہو الابتر
اسیہ ہوگئے ابتر فقط اور بعضون کا قول یہ ہے **قولہ** انا اعطینا تحقیق
کہ ستہے دو بہائی کا لکوثر اور تہے اونکے کالے کالے سر فصل
لربک وانحر فصل نہی ربیع کی بوئی ارہر ان شانئک ہو الابتر ایسی سے
وہ ہوگئے ابتر بس یہ مثل آپ پر صادق آئی کہ آپ بہی شاید اونہین کی
ہین بڑے بہائی آپ فرماتے یہ فقرہ آپکا **قول** کہ ہمارے مفسرون
نے اوسے بیچ بیچ کا جن بنادیا یہ کیسا منقلب ہوا اور ہمنے آپ کو
کیسا بیچ بیچ کا مفسر بنادیا دوسرے یہ کلمہ **قولہ** ہمارے مفسرونکا یہ کیسی
بات آپ فرماتے ہین بہلا جب آپکو اونکی تفسیر سے انکار ہے تو بہر
اونکو ہمارے مفسرین کہنا یہ کیا لغویات ہے اسواسطے اگر کوئی کہے
کہ آپکے اگلے تو موجب آپکے بیان کے غلطی پڑتے تہے تو آپ بدرجہ بالا
غلط اغلاط ٹہرے گئے ہین حیران ہون کہ آپ بات کا آغاز و انجام
بہی نہین سوچ لیتے ہین جو کچہ شیطان القا کرتا ہے وہی لکہدیتے
ہین ایضا جب آپنے بہتر تقریر تو ہمکو یاد رہیا جو سنکے معلوم ہوتی ہے

اب اسکے بعد یہ تقریر آپ کی قولہ اب اس مقام پر ایک بات اور
بیان کرنے کے قابل ہے الی قولہ ہمارے قدیم عالمون اور مفسرین
نے اپنی معمولی عادت کے موافق ان پہلی آیتون کو بھی بطور
ایک عجیب غریب قصہ کے بیان کیا ہے وہ کہتے ہین کہ اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے پہلے جن اور شیاطین
آسمان دنیا تک جاتے تھے اور چپکے سے کان لگاکر ملار الاعلی
مین جو باتین فرشتے کرتے تھے چوری سے سن لیتے تھے اور
اس چوری سے وہ جان جاتے تھے کہ دنیا مین کیا ہونے والا
ہے اور کاہنون اور جادوگرون وغیرہ کو جو انکی پوجا کرتے تھے
غیب کی خبرین دیتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے
تو شیطانون اور جنون کا اوپر جانا بند ہوگیا اور آسمان مین نسبت
سابق کے چوکی پہرہ زیادہ بڑھ گیا جگہہ بجگہہ چوکیدار بیٹھ گئے اور آگ کے
شعلے بھی بڑہائے گئے یہان تک کہ کوئی جگہ خالی نہین رہی اب جو
شیطان یا جن آسمان پر باتین سننے جانا چاہتے ہین اون پر
شہاب ثاقب کی مار پڑتی ہے اور رات کو جو ہم ستارہ
ٹوٹتے دیکھتے ہین وہی شعلہ ہائے آتشین ہین جو شیطان اور
جنون کو مارے جاتے ہین مگر یہ سب باتین غلط اور لوگون کی بنائی ہوئی

ہین الخ جواب تفسیر ذاتی تو آپکی اوپر لکھی گئی اب رہی اٹکل سو وہ
بھی محض بنائے اٹکل ہے اسواسطیکہ آپ لندن البتہ تشریف لیگئے
ہین کچھ آسمان پر مثل شیطان کے آپکی رسائی بطور سرقہ کے
بھی نہین ہوئی ہے جو قابل اعتبار ہو اور نہ کوئی حواری آپکا آسمان
پر جاتا ہے کہ اوسکے قول پر دارومدار ہو بقول شاعر ؎ تم اپنے
نام سے کہتے ہو کیا خدا جانے سمجھ ہین آتے تہین اہل آسمان
کی بات دوسری یہ کہ ستارہ ٹوٹنے کے آپنے کچھ شرح نہین
کی کہ یہ کیا چیز ہے ہرچند کہ دوربین سے آپ بہت کچھ دیکھتے
ہین اٹکل پچو غلغلہ مچاتے ہین قرص آفتاب سے روشنی سلبکی ہین
ہیئت آسمانی جب آپ بناتے ہین سبع سیارہ ہین آپ
ہم اکر دکہاتے ہین اسوقت اخیر ہین آپ فیثاغورس کو بھی شرماتے
ہین تیسری یہ کہ اگر ستارہ جسم دار چیز ہے تو بقول آپکے
ٹوٹتا تو ہے مگر وجہ کیا کہ آپکی کوٹھی تک نہین پہونچتا تو اب
ثابت ہوا کہ ایک آگ کا شعلہ ہی ہے جو ہمارے دیکھتی دیکھتے گل ہوجاتا ہے
تو اب ہمارے مفسرین کا قیاس صحیح ہے نہ آپکی اٹکل اب
رہی یہ بات کہ شہاب ثاقب کی مار پڑتی ہے یہ نہایت صحیح معلوم ہوتا
ہے کیا وجہ کہ آپکے جواب ہین جو مولانا و مرشدنا جناب حاجی الحرمین

شریفین دائم کاتہ محمد علی بخش خانصاحب بہادر جج گورکھپور نے جو
کتاب بجواب آپکے لکھی ہے اوسکا نام بھی شہاب ثاقب ہے
تو اب ظاہر ہوا کہ جب آپ پر دنیا ہی مین سر چہار جانب سے شہاب ثاقب
کی بار ہے اسیطرح آپکے مشیر شریرون کے شریر پر بھی آسمان کو
صعود کے وقت ضرور سے شہاب ثاقب کی بار پڑتی ہوگی اور آپ
نے تقین سے آپ سے کہا ہوگا کہ یہہ خبر ذلیل ہمارے نام سے
دنیا سے اوٹھا دو سو یہ بخیر ہے بقول حافظ شیراز مصرعہ تا
سکے ماندآن رازکز و ساز ند محفلہا ۔ مگر ہان ایک تجویز ہم آپکو بتاتے ہین
وہ البتہ آپ ایسے سادہ لوحون کی نزدیک اگر درست ٹھہر جاوے تو کیا
بعید ہے وہ یہ ہے **اقول** یعنے جسوقت کوئی نیچریہ مرتا ہے
اور اوسکی روح طرف آسمان کے صعود کرتی ہے تو وہ جب کرہ نار
تک پہونچتی ہے تو بسبب اسکے کہ روح مین ایک دہنیت ہوتی
ہے تو وہ بسبب قرب کرہ آتش کے پہونچکر جلنے لگتی ہے اور
مشتعل ہو جاتی ہے اور پہر خاک ہوکر اپنے مرکز پر واپس آتی
ہے یہی وجہ ہے کہ سر رشتہ الحاد کو ہمیشہ ترقی ہے تو اس زمانے
کے طالب علم مدرسہ مروجہ سرکار کے ضرور ہے تصدیق کرینگے
اور آپکا نام بھی اگلی ہیئت والون سے زیادہ یادگار رہیگا جو سنیگا

وہ کہیگا کہ سید احمد خانصاحب بہادر کے کیا خوب تحقیقات ہے
ہرانہ آپنے مین نے جو لکھا ہے یہ حکما کے قول کے خلاف
نہین ہے طب کی کتابون مین دیکھ لیجیے اسکی تشخیص ہے کہ بجلی
کے مشتعل ہونیکی یہ وجہ ہے کہ بخارات ارضی جب صعود کرکے
کرہ نار تک پہونچتے ہین تو اونمین ایک مادہ کثیف ارضی ہوتا ہے
وہی قرب کرہ آتش کے مشتعل ہوجاتا ہے اور جلنے لگتا ہے
جو کہ مانند برق کے نمودار ہوتا رہتا ہے لہذا جب آلکل پر مدار اور
کلام آلہی مین تفسیر بالرای کو دخل ہوا تو پہر ہمارے نزدیک حکما کی جو
رائی بہی صحیح ہوجاوے گی اب اسکے بعد آپنے سورہ فیل کی
تفسیر کی ہے اوسپر بہی نیاز مند آتا ہے آپ کو سمجہاتا ہے
آپ فرماتے ہین یا بہکاتے ہین قولہ کہ قرآن مجید سے صرف
اسقدر پایا جاتا ہے کہ ابرہہ کے لشکر پر ایک آفت پڑی اور وہ برباد ہوگیا
اس آفت کا ذکر قرآن مین نہین ہے مگر قرآن مجید کی سیاق عبارت
اور تاریخی واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ آفت وبائی
چیچک کی بیماری تھی جو کہ ابرہہ کے لشکر مین دفعتًا زمانہ محاصرہ مکہ
مین پہیلی اور بہت سے آدمی اور جانور چیچک سے مرگئے اور
سارا لشکر تباہ ہوگیا اسی واقعہ کا ذکر اس سورہ مین اللہ تعالے نے

فرمایا ہے الی قولہ اس سورہ مین چند لفظ ایسے آئے ہین کہ جنکے سبب لوگون نے دہوکہا کہایا ہے اور اصلی بات کو چہوڑکر قصہ بنالیا ہے الخ جواب انشاءاللہ سیاق عبارت قرآن مجید تو آپ ہی خوب سمجہتے ہین جو شیطان کی لفظ کو آپ قوای انسانی قرار دیتے ہین مجہے خوف ہے کہین آگے چلکر کسی حواری یا ممبران کمیٹی مزجات البضاعت کی نسبت آپ کو ایسا خیال نہ آجاوے اور آپ کی ذات خاص بالاختصاص کی نسبت تو مین نے آپکے دوست سید نصرت علی صاحب مالک نصرت الاخبار واقع دہلی خلیفۃ الصدق جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب کی خدمت مین ایک خط بطور جواب وہدایت کے درباب جواب خط جو کہ آپنے اونکی طرف سے اپنے اخبار مین چہاپا لکہا تہا اوسکے جواب مین انہون نے بہت عذر مجہکو لکہا اور یہہ بہی لکہا ذرا کان لگا کر سن لیجئے ہکذا قولہ مولوی محمد یعقوب صاحب مدرس مدرسۂ دیوبند کا خط میرے پاس بہی آیا تہا جسمین انہون نے اپنے خواب کا حال لکہا ہے اور سید احمد خانصاحب کا دجال ہونا جیسا کہ آپنے اپنے خط مین لکہا ہے وہی بعینہ مولوی صاحب نے بہی لکہا ہے اور اس خواب کی شہرت ہندوستان کے شہرون مین بہت ہو رہی ہے الخ اقول اب فرمایئے مشفق

اتھو آپ جنکو اپنا دوست تصور کرتے تھے وہ بھی آپکی وجالیت کو
مقرہو کر جاتے ہین ایسا ہو کہ آپ کے حواری بھی ادہر آجاوین اور
آپ تن تنہا رہجاوین مگر ہان یہ خیال البتہ قوی ہے کہ آپکے پاس
خزینۃ البضاعت سے ملے وُہ سب جمع ہوگیا ہے اور ہمارا فقط خزینۃ التوکل
ہمدارہے مگر خیر اگر اللہ یار ہے تو بیڑا پار ہے اور یہہ الفاظ
آپکے **قولہ** کہ اس سورہ مین چند لفظ ایسے آئے ہین کہ جنکے
سبب لوگون نے دہوکا کہایا ہے الخ **اقول** اسکا جواب یہہ ہے
کہ لوگون نے دہوکا نہین کہایا ہے فقط آپ ہی نے دہوکا کہایا
ہے اسکا جواب آگے تحقیق القمن کے جواب مین ہم بتادینگے
اب آپ فرماتے ہین **قولہ** کہ اب ہکو یہ بات ثابت کرنا باقی رہا کہ جب
مکہ معظمہ کا محاصرہ ابرہہ نے کیا تو درحقیقت اسکے لشکر مین چیچک
کی وبا پھیلی تھی اور یہ بھی بیان کرنا ہے کہ اس سورہ مین خدا تعالے
نے اسی واقعہ کا ذکر کیا ہے نہ اور کسی قصے کا لبس اب ہم امر اول
کو مفصلہ ذیل کی دلیلون سے ثابت کرتے ہین اول سیرت ہشامی
مین ایک حدیث ہے جسکا ترجمہ یہ ہے **قولہ** یعنے ابرہہ کے بدن
مین بیماری ہوگئی تھی اوسکی اونگلیان گرتی تہین اونمین سے پیپ
اور خون بہتا تہا یہانتک کہ جب صنعان مین آیا تو لنجا تہا الخ اسن

کیفیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ چیچک کی بیماری مین ابرہہ
مبتلا ہوا تھا الخ پھر دوسری حدیث سیرت ہشامی مین لکھا ہے جسکا
ترجمہ یہ ہے **قولہ** یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
انہون نے دیکھا ابرہہ کے فیلبان اور چرکٹے کو مکہ مین کہ وہ
اندہے ہو گئے تھے الخ اس روایت مین جو کیفیت مندرج ہے
اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ چیچک کے بیماری سے وہ اندہے
ہو گئے تھے غرضکہ اسی قسم کی چند حدیثین آپ اور بہی لائے ہین
کو وہ نہین معلوم صحیح ہین یا غلط مگر آپ ہی کے بیخ کنی کرنے مین
مابعد پھر آپ فرماتے ہین **قولہ** کہ قرآن مجید سے بہی ابرہہ کی تشبیہ
عصف ماکول سے دی گئی ہے وہ بالکل چیچک کے مرض کی
پوری تشبیہ ہے کیونکہ چیچک کی بیماری مین بہی آدمی کا بدن کیڑے
کہائے ہوئے چیز کی بالکل مشابہ ہو جاتا ہے اور اس آیہ کا ترجمہ
آپنے یون کیا ہے فجعلهم کعصف ماکول ترجمہ پھر کر دیا اونکو جیسے
کیڑے کہائے کہیتی دوم حجر کا لفظ بہی اس مرض کی طرف
اشارہ کرتا ہے اسلئے کہ حجر اور حصبہ کے ایک ہی معنی ہین اور
حصبہ چیچک کے مرض کو کہتے ہین سوم سجیل سے بہی اگر وہی مراد
لیجاوی جو کہ مفسرین نے لی ہے یعنی دوزخ کی آگ کی پکی ہوئی

کنکریان تو وہ بھی چیچک کے دانون سے نہایت مناسبت ہے
چہارم ابابیل کا لفظ بھی اس مرض کی حالت سے نہایت مناسب ہے
اسلیے کہ ابابیل ایسی کثرت کو کہتے ہین جو گروہ گروہ پیے در پیے ہو
مرض چیچک کا بھی ستے یہے حال ہوتا ہے کہ ایک غول آج اس مرض مین
مبتلا ہوا اور دوسرا غول کل وارسل علیہم طیرا ابابیل کا ترجمہ آپنے
یون کیا ہے قولہ کہ بہیجی اوپر وبا کے غول کے غول الی قولہ
پس قرآن مین جس آفت کا ابرہہ پر نازل ہونا مذکور ہوا ہے اگرچہ
اوسکا نام نہین لیا گیا مگر اوسکے الفاظ اور اوسکے تشبیہین مرض
چیچک سے ایسی مناسبت رکہتے ہین کہ اوس سے صاف مرض
چیچک کے وبا کا پایا جاتا ہے الخ جواب اول بات کا اب
ہمکو یہہ بات ثابت کرنا باقی رہا کہ ابرہہ کے لشکر مین چیچک کی وبا
پہیلی تہی الخ اقول مین کہتا ہون کہ یہہ لکن یہہ باتین آپکی تو ایک
ابجد خوان بہی نہ مانیگا ہیضہ کی وبا تو سنتے تہے چیچک کی وبا تو
حضرت آدم کے زمانہ سے آجتک نہین سنا ایضا جب حکما
تو کہتے ہین کہ یہہ ایک مادہ ہے مادری یعنے ماکے پیٹ مین
جب خون حیض کا جمع ہوکر جسم انسانی ترکیب پاتا ہے تو اوسکی
گرمی مخلوط جسم رہتی ہے جب بالیدگی بعد پیدا ہونے کے شروع

ہوئی تو کرمی جوش باد کے بدن مین آبلہ پڑ کے اگر زندگی ہے
تو زندہ رہا ورنہ مرگیا یہ کوئی وبا نہین ہے پھر سواے ان کے
کسی تفسیر یا تواریخ معتبر اسلامیہ مین بھی اسکا ذکر نہین ہے ایک
انگریز نے شاید اپنی تواریخ مین یہ طوطیہ باندہا ہے سو وہ قابل
اعتبار کے نہین وہ مدعی الابطال قرآن ہے ہان اگر یہ کہیں کہ ہمکو
اوسکے قول کی تصدیق ہے تو آپ کی نسبت کل علماء ہند نے
ثبوت کفر کا فتوی دیدیا اور جناب مولانا محمد علی بخش خان صاحب بہادر
اعینہ اللہ نے فتوی اثبات کفر آپ پر دستخط کرا لائے تو آپ کا
قول و فعل خارج از اعتبار ہوگیا اور نہ کسی اگلی امت پر اللہ تعالی نے
بطور عذاب مرض چیچک کے وبا نازل فرمائی جو قیاس کیا جاوے
یہ اٹکل آپ کی محض نے اٹکل ہے اب رہین نظیرات حدیث وہ بھی
لچہ ثبوت دعوے تحقیقی آپکو مدد نہین دیتین پہلی روایت قولہ
یعنی ابرہہ کے بدن مین جاری ہو گئی تھی اور اونگلیاں سڑ سڑ کے
گرتی تھین الخ اقول یہ بات چیچک مین نہین ہوتی البتہ اندہا یا کانا شکر
آسکے جاری ہے کہ ایک آدہ شخص ہوگیا ہے تو اب کیا اونکو آپ
ابرہہ کا فیلبان یا جرکشا سمجھین گے اور دوسرے حدیث بی بی عائشہ
رضی اللہ عنہا کے روایت کی گئین اونکے وقت مین ایک آدہ شخص

او سکے فیلبان یا جرطلتون مین سے تہا جو کہ اندہا تہا الخ اقول
یہ تو آپکے خوش فہمی سے بہلا سند عام نیل تو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی پیدایش سے ہے اور چالیس برس کی عمر حضور کی جب پہونچی
تہی تب نبوت ہوئی اور شاید اٹہاون برس کی عمر حضور کی جب
پہونچی تہی تب بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا اور وہ
مشخصہ فیلبان اندہا آپکا الیقین ہے کہ کسی قدر عمر پاکی اندہا ہوا ہوگا
تو اب فرمایئے کہ اگر آدمی زیادہ عمر کی زندگی پاوے تو وہ اندہا ہی ہو
جاتا ہے پہر حدیث آپکے مطلب پر کب صادق آتی ہے مثلا
اب آپ تیسری پنپہ مین آچکے ہین اگر آپکے زندگی کو طول ہوا اور
آپ اندہے ہو گئے تو کیا لوگ یہ گمان کرین گے کہ جناب سید احمد خان
صاحب بہادر جج بنارس خلف میان متقی مذہب نیچری ہی نیچری ابرہہ کے لشکر
کے فیلبان یا جر گئے ہین اور بسبب آفت وبائی نیچر کے اندہے
ہو گئے ہین خیر یہ تو فقرات تہین جواب ترکی یہ ترکی ہو گیا اب
اصل قصہ اور صحت تراجم انکلی آپ پر بیان آتا ہون پر اہل دانش
ولقین کو سناتا ہون اقول بفضل جبار القوی یہ بات کتب سیر
وتفاسیر قدر یا جنہیں کہ جمہور علما و فضلا کا سوا سے آپ تا لث باتخیر
کے اتفاق ہے کہ جسوقت ابرہہ اشرم مع ہاتیون کے بقصد

انہدام خانۂ کعبہ مین آیا تو حضرت عبد المطلب جد امجد ہمارے آقاے نامدار کے درخانۂ کعبہ پر تشریف لے گئے اور ایک لمحہ مشغول بمناجات رہے کہ اتنے مین اونکی نگاہ طیرا ابابیل پر پڑی کہ جدے کی طرف سے کہ متصل دریاے شور سمت غربی مکہ شریف کی ہے جوق جوق اور فوج فوج بجانب اصحاب فیل اڑتے چلے جاتے ہین بعضے کہتے ہین کہ وہ جانور سبز رنگ تھے اور بعضون نے روایت کیا ہے کہ سیاہ رنگ با گردنہاے سبز تھے اور مواہب علیہ مین لکھا ہے کہ اون جانورون کی منقار زرد تھی مثال مرغ کے اور پنجے اونکے مانند کتون کے اور سر شیر یا بھیڑیون کیسے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ جانور سبز تھے با منقار ہاے زرد ہر ایک چمگادڑ سے چھوٹا اور بڑے ڈیل سے بڑا کہ کسی نے ایسے جانور کبھو نہ دیکھے تھے اور تفسیر مولانا چرخی مین لکھا ہے کہ چمگادڑ جیسے تھے سر اونکا مثل سر مرغ اور کف دست اونکے سگ کتے کیسے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ سفید تھے ولیکن جو کہ کلام اللہ ناطق ہے اس بات پر کہ ابابیل تھی اسمین شک نہین کہ یہ جانور غیر چمگادڑ تھے جسکو عرف اطبا مین خطاف بضم خا و تشدید طا اور طار مہملہ کہتے ہین اور عربی اسکی ابابیل ہے اور نصاب ابو نصر فراہی مین لکھا ہے قولہ

ابو الملیح چکاوک راست قبر ناظم القصہ وہ طائر زرین بال ہنگام صبح افق
شرق سے طالع ہو کر سمت ولایت نیم روز سے طیران مین آئی اور فیل
گردون نے جہت قلع وقمع شجرہ روضۃ الحیات مخالفان گردن دراز کے
پس جب اصحاب فیل ہاتھیون کو لیکر گرد خانہ معظمہ کے جمع ہوئے
اس اثنا مین لشکر آلہی کہ عبارت طیر ابابیل سے ہے پیدا ہوئے
اور ہر جانور کے پاس ایک گل خشک سی چونچ مین اور دو سنگ دیگر
دو نون پنجون مین کہ ہر ایک سنگ کے اوپر اون سنگ دلون کا نام
بکلک قدرت لکھا ہوا تھا اور کہتے ہین کہ وہ سنگریزے مسور کی دال
سے بڑے اور چنے سے چھوٹے تھے پس جب وہ جانور بمحاذات
لشکر ادبار اثر ہو پہنچے اونکو سنگ باران کیا جس سوار کے سر پر وہ
پتھر گرا معاناف چارپایہ سے باہر نکل گیا اور جس پیادے کے
سر پر آیا اوسکے سوراخ مقعد سے روان ہوا پس مجموعہ لشکریان مع
چارپایان ہمراہ فیل محمود کے قہر آلہی جل ذکرہ سے گرفتار ہو کے
واصل جہنم ہوگئے اور ابرہہ اگرچہ اوس سفر سے بھاگا لیکن
انہین چند روز مین مرغ روح اوسکا چنگال عقاب موت مین گرفتار
ہوا اور صورت دوسری واقعہ موت اوس ناپاک کی یون بھی لکھی ہے
کہ اوس روز وہ ہولناک اپنے لشکرگاہ سے الگ ہو کر باستعجال تمام

بجانب حبش روان ہوا اور ایک طیور اون طیران سے طوق لازمت
اوسکا اپنی گردن مین ڈال کے عقب اوس خون گرفتہ کے باہر آیا
مگر راہ مین ایک مرض صعب بہی اوسے لاحق ہوا کہ اونگلیون کے
بند جدا ہوے گئے نہ مردہ نہ زندہ حبشہ مین پہونچکر پایہ سریر نجاشی قائم
ہوا اور سرگذشت لشکریان وحکایت طیور غیب بادشاہ سے بیان
کرنے لگا اور وہ استماع اس خبر سے مقام تحیر و تعجب مین تہا کہ ناگاہ
اوس جانور نے جو کہ عقب اوسکے گیا تہا ابرہہ کے سر پر وہ سنگ
ریزہ چہوڑ دیا اور وہ بہی فی الفور اپنے یارون سے ملحق ہوا حق
اللہ جلشانہ بیچ سورہ فیل کے اشارہ فرماتا ہے الم ترکیف فعل ربک
باصحاب الفیل آیا نہ دیکہا تو نے ای محمد کہ کیا کیا رب تیرے نے
ساتہ صاحبان فیل کے یعنے ساتہ اوس لشکر کے کہ فیل کو آگے
آگے بنا بر ہدم کعبہ کے لائے تہے اور لفظ دیکہنے مین اس
اشارہ ہے کہ یہ واقعہ عظمی اساس تیری نبوت کا ہے اور منظور
دکہانے اس کرشمہ سے اثبات پیغمبری تیری کا ہے تا کر ربوبیت
کہ تیرے حق مین مبذول ہے بمدد غیبی آسمان پر سے نازل ہوا
اور جو کہ تجاوز اتفاق پر نگاہ کہ بجہت فتح ایک لشکر کشی کرنگا الم یجعل کیدہم
فی تضلیل آیا نہ گردانا مکر بد اندیشونکا بیچ گمراہی اور نے حاصلی کے

لیکن وہ سب رائگان گئے اور خفت بر خفت اونکو حاصل ہوئی اور ہر چند یہ کہ عقلا کو فنائع ہونے سعی اہل اپنے مین عزت کافی حاصل ہوتی ہے مگر چونکہ وہ عقل سلیم مثل آپکے نہ رکھتے تھے واسطے تنبیہ اونکے عقوبت شدید آسمان سے نازل فرمائی چنانچہ فرماتے ہین ارسل علیہم طیرا ابابیل اور بھیجا اونپر مرغان پرندہ کو کہ جوق جوق آتے تھے لفظ ابابیل اصل لغت مین جوق جوق ہے اور واحد اوسکا مستعمل نہین بقیاس معلوم ہوتا ہے کہ واحد اوسکا ابولہ یا ابالہ ہے اور عرف مین اس لفظ کو اس جانور پر اطلاق کرتے ہین جیسے خادم اسکے لفظی اور اصلی معنی یہ ہین یعنے چھوٹا تابعدار یا نوکر مجاز الونڈی غلام کو کہتے ہین اور جو کہ اصحاب فیل نے قوی حیوانات کو کہ ہاتھی تھے بنا بر ہدم کعبہ قرار دیا تھا تو منتقم حقیقی نے اونکے جواب مین جانوران کو چہ ضعیف و ناتوان کو کہ یہ ضعف سلاح کہ سنگریزہ خرد تھے مسلط فرمایا کہ لوگ جانین کہ بتائید آلہی ضعف مخلوقات اقوام موجودات کو زیر و زبر کر سکتے ہین اور بدون تائید اوسکے قوی ترین مخلوقات کے قوت کچھ کام نہین آئی ترمیہم بحجارۃ من سجیل مارتے تھے وہ جانور لشکریون کو پتھرون سے کہ جنس سجیل سے تھے اور سجیل معرب سنگیل ہے یعنے وہ خاک اور مٹی کہ منجمد ہو گئے بشکل سنگ ہو جاوے جسکو ہند مین

کنکری لیتے ہین اور جوق جوق نازل کرنے ان جانورون مین حکمت
تہی کیونکہ یہ مقدر تہا کہ بعد از سنگ اندازی مردم لشکر پراگندہ و متفرق
ہوکر باطراف و جوانب فرار کرین گے ناچار جانور بہی متفرق و پراگندہ
ہونگے تو کوئی اونمین سے جیب نہ سکیگا اور اکثر جو لوگ کہ یہ
سانحہ بچشم ظاہر بین مشاہدہ کرینگے تو عبرت پکڑین گے اور اس خانہ
معظم و متبرک کی تعظیم کرین گے اور جب اکثر مخلوقات واقف ہونگے
تو یہ قصہ بعینہ مشہور ہے رہیگا اس آیہ مین فرماتے ہین فجعلہم کعصف
ماکول بس کردیا اونکو مانند چری ہوئی کہانس کے جسکے تفسیر ہارہی
نیچری مناسنے کیڑے کہائی کہیتی کی ہے یعنے مثل اوس کاہ کے
جسکو دواب کہاتے ہین اور آخور باقی رہتی ہے یہ کنایہ تفرق
اجزای بدن سے ہے بحدیکہ شکل بدن تمام نہ رہا اور یہ تاثیر جملہ خواص
عادات سے نہ تہا اون سنگ ریزون مین ایک ایسا سبب مخلوق
ہوا تہا کہ مجرد پہونچنے کے بدن اجزا بدن پاش پاش ہوجاتے
تہے اور سبیل تلینے غشکی ایسی سرایت کرتی تہی کہ تماسک و التصاق
اعضا بالکل زائل ہوجاتا تہا اور یہ قصہ ہونہ تہا معجزات الہی سے اور مشتمل
تہا چند خوارق عادات پر پہلے یہ کہ اون ہاتیون کا آنا اور قریب
مکہ کے نہ جانا اور دوسری یہ کہ ایسے جانور ساتہہ کثرت اور ہجوم سے

طرف دریا کے شور سے کہ بسبب ظاہر بود و باش اونکے نہ تہے
اور بعد اس واقعہ کے بہی اون جانورونکو کسی نے نہ دیکہا تیسری
یہ کہ لانا اون سنگریزون کا کہ معدن بہی اونکا معلوم نہ تہا چوتہی یہ کہ
تاثیر قوی جو اون کنکریون مین عطا کی تہی اور اہل تحقیق نے لکہا ہی
قولہ کہ وہ حجارا بابیل بنابر عبرت ہوئے حجاب کے اکثر قریش نے رکہہ چہوڑی
تہی اور تا زمان بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ بعد وفات بہی
اکثر صحابہ کے پاس رہے اور نظر سے گذرے الخ اقول اب
ہم اپنے مخاطب صاحب سے پوچہتے ہین کہ خدا کو حاضر و ناظر
جانکے فرماوین کہ شبہات نے اٹہلی اونکی تو بالکل پاگل خانہ کے
طرح ہوگئے ایک شبہ بہی ہمارے بیان پر صادق نہین آتی لہذا
غور کیا جاوے تو تمام تفسیر سورہ فیل کا جواب شافی ہوگیا
ضرورت زیادہ بحث کی نہ رہی کیونکہ مخاطب صاحب نے بڑا انتظام کیا تہا
کہ قصہ اصحاب فیل غلط ٹہرجاوے سو یہ سب طلسم بنایا ہوا جناب مخاطب
کا ٹوٹ گیا اور خدا کی طرف سے جو اونکے نہ کسی کے واسطے بہونچ
گئی اب اسکے بعد اونکو بہی کہنا پڑیگا کہ جب ہمکو مفسران پیشین کا اعتبار
نہین تو وکیل صاحب بہی تو انہین کے پیرو ہین اونکا کون ٹہکانا
لہذا ہمارا بہی جواب ہوگا کہ جناب مخاطب کو جبکہ جمہور سے اختلاف ہے

تو ہم بہی اونکی نئے انگلی باتونکا اختراع بیکو کی جانتے ہین تواریخ
تیموریہ مین لکہا ہے قولہ کہ ایک شخص میر محمد حسین نام ساکن مشہد
مقدس عہد عالمگیر مین خوشبوخانہ شاہی کا داروغہ تہا ۱۱۱۸ ہجری
مین وقت وفات عالمگیر کے ساٹہہ یا ستر ہزار روپیہ کا مال دبا کر فقیر
بن بیٹہا اور اوس روپیہ کو مایۂ توکل سمجہ کے باتفاق ایک
شاگرد کے ایک نیا مذہب ایجاد کیا اور خود بیکوک بنا اور اپنا لقب
نمود اور معتقدین کا نام فرنوذر کیا اور اوسکا دعوی یہ تہا کہ بیکوک ایک
مرتبہ ہے ما بین نبوت اور امامت کے اور ہر نبی کے ۹ بیکوک
رہتے ہین چنانچہ بعد حضرت خاتم رسالت کی خاتم بیکوکین مین ہون
اور مجہپر وحی آتی ہے اور الہام بہی ہوتا ہے اور اوسنے مجموعہ
الہامات کے ایک کتاب بنائی تہی جسکا نام توزۂ مقدس کہا تہا
اور سوائے نماز پنجگانہ کے تین وقت واسطے دیدار الہی کے مقرر
کیے تہے اور اوسکا معتقد فرخ سیر بادشاہ بہی ہو گیا تہا آخرکار محمد شاہ
بادشاہ کے زمانہ ۱۱۳۰ ہجری مین فوت ہوکر منفر سقر کو پہونچ گیا الخ
اقول اب جناب اگر مناسب سمجہین تو آپ یون مشہور کیجیے بلکہ اپنے
اخبار خانہ ساز مین اشتہار دیجیے کہ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو ۱۲ بیکوک ملنا چاہیے کہ یہہ خاتم الرسل ہین اگلے بیکوک نے

لتعداد مین غلطی کی ہے اور سلو بخاری لبعثت عن الخبائث کا حال معلوم نہ تہا کہ ایک شخص اور آخر تیرہوین صدی کے قریب قبل خروج دجال بدآل کے ظاہر ہونیوالا ہے جو زمانے سے نرالا ہے لقولہ ع روبروا علے کے اشغل سرکشی کرتا نہین ٭ سامنا تہسکی سے ہوسکتا نہین ہے یاد کام ٭ لہذا دسوان نیکوک مین ہون اور میرے بعد گیارہوان مفتی دہر منشی چراغ علی صاحب میرے مصاحب اور اونکے بعد بارہوان خدا کا قہر مقلد دہر سید مہدی علی میرے نایب ہونگے تو یقین ہے کہ اس مذہب نیچر سراسر سینچر سے آپ کی ترقی ہوگے بس اب ہم آپ کو لبطور دوستانہ فہمایش کرتے ہین کہ آپکے شبہ ڈالنے سے پہلے بہت ملحدین بیدین ڈہلمل یقین نے اس باب مین کوششین کی ہین کہ اصل دین خلط ملط ہوکر کوئی بات آزادی کی ہوجاوے مگر اللہ جلشانہ چونکہ اس دین حق الیقین کا محافظ ہے کچہ کسی کی تجویز نے بجز بدنامی کے فروغ نہ پایا دیکہو تواریخ ابوالفدا کا صفحہ ۲۷-۱ اوسمین لکہا ہے قولہ کہ خلیفہ صاحب اول رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت مین مسماۃ سجاح بنت حارث تمیمہ نے دعوی نبوت کیا تہا قبیلہ بنو تمیم کی بہت آدمی معاوسکے ناموں کے چوکہ قبیلہ تغلب وغیرہ سے

تھی اور بنی ربیعہ نے بھی گویا سب نے اوسکی تصدیق کی تھی اور اوسی
زمانہ مین ایک شخص مسیلمۃ الکذاب نام نے بھی دعوی نبوت کیا تب یہ
عورت اوسکے پاس گئی جب وہان پہونچی اور چاہا کہ اوس سے ملاقات
کرے مسیلمۃ الکذاب نے کہلا بھیجا کہ اپنے اصحاب کو میرے
پاس نہ لاوے یعنی تنہا ملاقات کو آوے چنانچہ اوسنے ایسا ہی کیا
کہ سبکو اپنے سے دور کرکے علیحدہ اوس سے ایک خیمہ مین جو کہ
مسیلمۃ الکذاب نے قائم کرکے بخور و خوشبو سے مطیب کررکھا
تھا ملاقات کی اور سلسلہ کلام شروع ہوا پہلے اوس عورت نے پوچھا
کہ آپکے اوپر کیا وحی نازل ہوئی ہے تب اوسنے یہ آیات پڑہین
قولہ الم تر الی ربک کیف فعل بالحبلی اخرج منہا نسمۃ تسعی من بین صفاق وحشی
ترجمہ کیا نہین دیکھتا تو طرف پروردگار اپنے کے کہ کیا کام کرتا ہے
جننے والی سے کہ نکالتا ہے اوسمین سے روح دوڑتی ہوئی پردون اور
جھلیون سے الخ اقول اب ملاحظہ کیجیے کہ معاذ اللہ نبوت کا تو دعوی
اور یہ نے ربط بات کہ نکالتا ہے روح دوڑتی ہوئی پردون اور جھلیون
سے یہ نجانا کہ روح دوڑتی ہوئی چہ معنی دار دا اگر کہتا کہ جسم دار چیز جیونی ہی
کہ وہ چند عرصہ مین دوڑنے لگتی ہے اور گویا ہوتی ہے اور پردون
اور جھلیون سے دیہی نے معنی محض ہے یون کہنا تہا کہ رحمون

اور مضمون سے جب وہ عورت یہ سن چکی تب کہا کہ کچھ اور سنایئے
تب یہ آیات مزخرفات پڑہے قوله الم تران اللہ خلق النساء افراجا
وجعل الرجال لهن ازواجا فتولج فيهن ايلاجا ثم نخرج ما نشئنا اخراجا فينتجن
لنا انتاجا ترجمہ کیا نہین دیکہتا تو کہ اللہ تعالے نے پیدا کیا عورتون
کو اور لگا دی فرج اور بنایا مردونکو اونکا خصم پس گہسیڑتے ہین وہ درمیان
اونکے گہسیڑنا پہر نکال لیتے ہین ہم جو چاہتے ہین نکالنا اور جنتی ہین وہ
عورتین واسطے ہمارے بچے الخ جب یہ آیتین سن چکی اوسوقت
اوس عورت نے کہا کہ مین گواہی دیتی ہون کہ بیشک تو نبی اللہ ہی
پہر مسیلمہ کذاب نے کہا کہ اگر صلاح ہو تمہاری تو ایک جماع کی ٹہراون
اوسنے کہا بہت اچہا پہر کیف تین روز اوسکے پاس رہے پہر اپنی قوم
کی طرف چلی گئی الخ **اقول** اب دیکہو باوصف اسکے کہ مسیلمہ کذاب عرب کا
رہنے والا تہا مگر چونکہ مقابلہ کلام آلہی سے کیا تہا اتنا نہ سمجہا کہ ایسے
مضمون بے ربط بمقابلہ ایسے فصیح کلام کے لانا اور اوسے منزل
من اللہ بتانا بالکل واہیات ہے کہ نہین بہلا مین پوچہتا ہون جب
اوسنے یہ کہا تہا کہ خلق النساء افراجا تو دوسرے فقرات مین کہنا تہا
وجعل الرجال لهن ازواجا ذکرا تو خیر اگر مضمون پوچ تہا مگر قافیہ تو ٹہیک
ہو جاتا دوسری یہ کہ کوئی مشتبہ اور کوئی اعتراض کسی بات پر ہو دو حال سے

خالی نہین اول یہ کہ عقلی ہے یا نہین اگر عقلی نہین ہے تو کچہ کام کا
نہین بہتر ہے دیوانے واہی تباہی بکا کرتے ہین شل یاوہ گویون کے
اوسکا کیا اعتبار اور عقلی ہے تو یا لبداہت ظاہر ہے کہ عقلی ہونے
کے یہی معنے ہین کہ کسی بات کی بطلان پر کوئی برہان عقلی قائم ہو
یا وہ بات بداہتہ البطلان ہو جیسے تسلسل و اجتماع نقیضین ورووہ بات
کسی مذہب مین حق ٹہرتے ہو تو وہ مذہب عقلا باطل کہلائیگا یا یہ کہ
کوئی بات برہاناً یا بداہتاً عقل کی روسے واجب الثبوت ہو اور کسی مذہب
مین اوسکی نفی وارد ہو تو وہ مذہب بہی عقلاً غلط و باطل کہلاتا ہے
پس جاننا چاہیئے کہ اصول مذہب اسلامیہ مین کوئی بات منجملہ ممتنعات
عقلیہ کے ممکن اور منجملہ ضروریات عقلیہ کے ممتنع نہین ہے اور اگر
یہ پچہ یہ لوگ اپنے عندیہ کے موافق کوئی اعتراض اس قسم کا اصول
اسلامیہ پر رکہتے ہون یا لندن سے لیکر آئے ہون تو پہلے کبطلان
الوہیت خاصہ عیسویہ اور امتناع اونکی ملعونیت و سکونت جہنم کا جسکا ذکر
کتاب استفسار مین مذکور ہے جواب دے لیجئے بعد اوسکے
کوئی اعتراض کسی دین پر کیجئے اور اگر یہ کہیے کہ تثلیث اگرچہ عقل کے
روسے درست نہین ہے مگر چونکہ نقل کی روسے دین عیسوی
رائج الوقت مین ثابت ہے لہذا اسکو ہم صحیح جانتے ہین چنانچہ

بعضے اہل علم چار پاسے بروکنان نے چند عیسائیوں سے یہین نے
بہی سنا ہے تو پہر آپکا مخاطب جسکے دین پر آپ اعتراض کرتے
ہین یہی کہیگا کہ اگر چہ فلانی بات عقلا ممتنع ہے مگر چونکہ ہمارے دین
مین نقلا اوسکا امکان یا امتناع ثابت ہے لہذا ہم مانتے ہین پس
مقتضائے غیرت و نمک حلالی تو یہ ہے کہ پہلے بقول مشہور جسکا
کہائے اوسکا گائیے مسئلہ الوہیت و ملعونیت کو عیسائیون سے
توبہ کرا لیجئے اور مذہب حقہ اسلامیہ پر اونکو قائم کرا لیجئے بعد ازان پس
تحقیقات قصص ہائے مندرجۂ قرآن قوی البرہان کی تحقیق کیجیے
اور اگر اعتراض عقلی سے مراد یہ ہے کہ مثلا ایک بات اگرچہ اوسکے
امتناع یا ضرورت پر برہان نہی قائم نہو مگر عقل سلیم اوسکے ہونے
یا نہونیکو مستحسن جانتی ہو سو درصورت استحسان اوسکے ہونیکے
جس مذہب مین وہ بات مذموم ہو اور درصورت اوسکے استحسان
نہونے کے جس مذہب مین وہ منجملہ ضروریات ہو تو وہ مذہب
مذموم ہے یا اوسکے مفسر یا راوی غلطی پر تہا سو ایسے شبہ
کا جواب فرع ہے پہلی قسم کے شبہ کا جواب تو یہ ہے کہ ہر گاہ ملت
عیسائیہ و نیچریہ مین ممتنعات عقلیہ کے جواز کا بلکہ وجوب کا عقیدہ
داخل ہے تو استحسان عقلی کے خلاف ہونے پر کچہ اونکو گنجایش ہی

اور بہی علاوہ برین استحسانات عقلیہ موافق اختلاف عقول کے اور
رسم و رواج ملک کے مختلف ہوا کرتے ہین علی الاطلاق اونکے استحسان
کا اعتبار کسی عاقل کے نزدیک نہین ہوتا مثلاً جانورون کو کہانے کے لیے
ذبح کرنا حالت قدیمیہ پارسیہ اور بدہ اور جینیون اہل ہنود کے یہان غلط
نہایت ظلم و نا انصافی و بے رحمی ہے اور توراۃ و انجیل مین درست
کہا ہے اور بہر سراوگی کوئی جیو نہ مارین اور گائی نہ کہائین اور لکڑی ہاتہ
مین لیکر پاخانہ جاوین اور اس سے غلیظ کو منتشر کردین تاکہ کیڑا نہ پیدا
ہو اور یہی لوگ تیتر بکری سوئر گائے چیل گدہا اور فیل سب کو تسجان فرماوینگے
گر بعض جانور مقتضاے حکمت نہ کہاوین ورنہ سب جانور بموجب مقولہ
انجیل کے اونکے یہان مثل ہری ترکاری کے مقصود ہین اور پارسی
لوگ ماں بیٹی بہن سے نکاح کرنے کو اور نسر و ہر پلٹ بہی اور شاید ہیچ یہ
و بر ہمو سماج بہی مستحسن جانتے ہین اسلیے کہ غیر کے پاس جانے
دینے سے آپ ہی رکھنا بہتر جانتے ہین کہتے ہین کہ سواے
علاقہ حرمت کے ایک اور علاقہ محبت کا اس صورت سے پیدا
ہوتا ہے اور برعکس اسکے ہندو لوگ کئی پشت اوپر کی قرابت
تین ہی نکاح کو سخت بے حیائی جانتے ہین اور مسلمان لوگ بول و براز
یا اور جملہ غلاظت و نجاسات سے آلودہ رہنا اور لباس انکا رہی دہ...

ہنود و مجوس کے گردن مروڑی مرغی و لحم خنزیری و بقول مولوی محمد علی
صاحب سلمہ اللہ بہندرسے وار ٹوپی اور آپ اپنے صاحبزادوں کی طرح
ایک ٹوپی مثل لگن تشتے کے دہرنے کو بھی نامستحسن سمجھتے ہیں اور
عیسائی و ملحدین اسی بات پر انہیں منسا کرتے ہیں بالجملہ استحسان عقلی کا
کچہ اعتبار نرہا معہذا اسلام میں کوئی بات نامستحسن علی الاطلاق واقع
نہیں ہر چند کہ منصف ذہین و ذی فہم آدمی کو یہ بیان ہمارا کافی ہے
مگر بنظر العفو جو ہم اپنے جناب مخاطب لندنی کی خدمت سراپا ندمت
میں یہ عرض کرتے ہیں **اقول** کہ حضرات عیسائیہ اور پادری صاحبوں نے
کوئی شک نسبت دین اسلام کے ڈالنے میں باقی نہیں رکہا ہے
جو اب آپ اشارتاً و کنایتاً نسبت قرآن و حدیث و مفسران قرآن
ڈالتے ہیں سب تعصب ہوتے ہیں کوئی کتاب عیسائیوں کی جسمیں انہوں
نے بھی ہر کے بات اسلامیہ پر اعتراض نہ لکہے ہوں ہمارے
نگاہ سے نہیں گذری اور اونکے جوابات دندان شکن بہ
ہمارے علماء دیندار نے ایسے دیے کہ بہر جواب الجواب
میں عیسائیان باوصف اقتدار کے ساکت ہی ہوتی رہی دیکھو پادری
فنڈر صاحب کی کتاب میزان الحق باطلہ متعلق جو کہ بجواب منشی قمر الدین
صاحب ساکن آگرہ ہمنے سنا ہے کہ بڑی عقیل تہی زبان فارسی

مین تصنیف ہوکر ۱۸۳۳ء مین طبع ہوئی آمین اُنہون نے جو اعتراضات
لکھے ہین اونکے مقابلہ پر آپکے اعتراضات تو محض لچر و پوچ معلوم
ہوتے ہین تو پہر جبا ونکو فروغ نہوا تو آپ کی کوشش ہم محض
بے فائدہ جانتے ہین مگر بطور مشتے نمونہ خروارے آپکو کچہ سنانا
ضرور ہے پہلے شروع مطلب اُنہون نے اپنے عذریہ مین بڑی
آب و تاب سے یہ لکہا ہے قولہ کہ بت پرست لوگ اتنا ہی ایمان
نہین رکہتے کہ خدا کو واحد اور قدیم اور قادر اور علیم اور حکیم اور رحیم
اور عادل اور مقدس جانین اور کتابین اونکی خدا کی ذات و صفات سے
نسبت بدگمانیونکا ثمرہ دیتے ہین اور آدمی کو بت پرستی کیطرف دلالت
کرتے ہین الخ جواب مین کہتا ہون کہ ظاہر ابت پرستون سے
ہندو لوگ مراد ہونگے لہذا مجھے اس مضمون پر مثل آپکے دو شبہہ
وارد ہوتے ہین ایک یہ کہ جتنے صفات خداوند تعالے کے پادری
صاحب نے یہان لکہے ہین آیا ہندوؤن کے دین کی کتابین
جو اسوقت مین ہین سب مین وہ صفات لکہے ہین اور سب براہمنہ
اسکا اعتقاد رکہتے ہین یا نہین پس جب دریافت کیا گیا تو اکثر ہندوؤن
کے بید شاسترمین یہ اعتقاد پایا گیا نرنکال جوتی سروپ یعنے
ایک خدا ہے ہوا شکل نشا مر بید قولہ اجنتا وکت روپائی نرگن آتی گنات

منہ سمنت جگت اد ہار مور تا کی بر منہ نما ترجمہ نہ نے نعکر ون نے پر وا او گت
رو یا آ سے کوئی طرح اور کوئی شکل نہین یعنے نہ نے جگون و نہ نے ہمو
نر گن آ سے یعنے کوئی ہیئت نر سے کہے گنات منسے یعنے کل کا پیدا کر نیوالا
اور پات لنے والا اور سا کہلا نیوالا سمنت جگت اد ہار یعنے سبکا روزی
دینے والا اور پات لنے والا الخ **اقول** تو اب ثابت ہوا کہ پادری صاحب
خلاف واقعہ ہے روایت کیا کرتے ہین دوسرے یہ کہ ہندوؤنکے
بت پرستی مین شناخت عقلی کیا ہے آیا یہ ہے کہ احجار وغیرہ کو اپنے
ہاتہون سے تراش کرا وسے خدا جانتے ہین سو یہ محض غلط ہے اونکی
کسی کتاب معتبر مین یہ نہین لکہا ہے رہا یہ کہ قبلہ عبادت قرار دینا
تو یہ زبور کی روسے بہی جائز ہے چنانچہ اوسمین لکہا ہے **قولہ**
زبور ۹۹ ترجمہ اردو آیۃ ا خداوند جو سیحون پر کرسی نشین ہے الخ
ترجمہ فارسیہ **قولہ** سوی کوہ مقدس او سجدہ نمائید کہ خدا اور سیحون نسبت
الخ یا یہ شناعت ہی کہ ہندو لوگ بعضے شخصونکو جو منظر امور غریبہ کے
ہین خدا کر کے مانتے ہین تو یہی عقیدہ عیسائیون کا جانب حضرت
عیسے علیہ السلام کے ہے بالجملہ پادری صاحب کی روایت کا
یہ حال ہے کہ جو مضمون ہندؤن کی دینی کتابون مین لکہا ہے
اوسکی نفی کرتے ہین اور روایت کا یہ حال ہے کہ مریم کے

بیٹے کو خدا تصور کرنا یہ بت پرستی نہین جانتے اور کوسلیا اور دیوکی کے
بیٹے کو خدا تصور کرنا بت پرستی فرماتے ہین آفرین برین عقل و دانش
کسی نے سچ کہا ہے ع گدھون کو اپنے باندہیے یا حضرت
مسیح ۴؎ کھیتی تمام حضرت آدم کی چر گئے اب دیکھیے جب اہل اسلام
کی طرف رجوع کیا ہے تو یون فرماتے ہین باب اول فصل اول صفحہ
۱۵ اقولہ قرآن نیز مقر است کہ انجیل و کتب عہد عتیق کہ در میان مسیحیان
مستعمل ست از خدا میباشند الخ اقول مین کہتا ہون کہ قرآن صرف
اس بات کا مقر ہے کہ کلام الٰہی اہل کتاب کے پاس ہے یا تہا
یہ اقرار اوسکا اسطرح پر ہے جس طرح لیجنے نوشتجات کا اعداد تمسکات
کو اقرار ہوتا ہے کہ میرا لکہا ہوا ہے مگر طرف ثانی نے اوسکو مخدوش
کر ڈالا ہے اگر پادری صاحب کا یہی مطلب ہے فنعم الوفاق اور اگر یہہ
مطلب نہین بلکہ یہہ مطلب ہے کہ قرآن اس بات کا مقر ہے کہ توریت
و انجیل مین کچہہ خرابی نہین ہوئی تو یہہ محض غلط بلکہ اغلاط ہے قرآن
ہرگز ہرگز اس بات کا مقر نہین بلکہ قرآن تو گواہی دیتا ہے یکتبون
الکتاب بایدیہم ثم یقولون ہذا من عند اللہ ترجمہ یعنے لکہہ لیتے ہین
کتاب اپنے ہاتہہ سے اور کہتے ہین کہ یہہ خدا کی کتاب ہے لیکن
اے جناب مخاطب صاحب قرآن مین یا مفسرون کی نسبت آپکے

شکوک محض بے علمی کا نتیجہ ہے گو شتہ تجھے سے منشی علمائے مجلس صاحب
بھی مشغول کہا کرین ہان مین ہان ملایا کرین مگر کچھ برآمد مطلب نہو گا
ہان یہ بات اور ہے کہ اظہار و عدم ظہور ہے تو اسکو شمس نوع جدا ہے
اور دور فلکی بھی ایسا ہی رہا ہے سو یہ تغیر ہے بقول شخصے یک لمحہ بیک
ساعت بیکدم ۔ دگرگون شود احوال عالم ۔ رہا مغالطہ مین آجانا
سو یہ کچھ آپ ہی پر موقوف نہین ہے میری دیکھی ہوئی بات ہے کہ ایک
صاحب مثل آپکے یا آپ کے حواریون کے دہلی یقین ایک
پادری کے مغالطہ مین آ گئے اور سنئے شیخی کی عبارتین غیر منقوطہ
لکھ کے اونکے آگے رکھ دین اور کہا کہ آپ کو فصاحت و بلاغت
قرآن کا بڑا دعوی ہے تو اسکا جواب دیجئے وہ بہولے بہالے صاحب
ایسے او کہنے لگے کہ آپ سونپے تو صاعقہ ونکہ اپنی گٹھی کا سمجھا علی ہی کر لیتے
کیا معنے کہ آپکو ایسے لوگون کی تلاش ہے مگر خدا کی شان ہے
عقل حیران ہے کہ ایک اور صاحب جو کہ کچھ شعر و شاعری کا ملکہ رکھتے
تھے چند ساعت مین بیس پچیس شعر عربی کے اوسی صنعت و اہمال
مین آب و تاب مین کہہ دیئے تب جا کر اون بہولے بہالے صاحب کا
چہرہ کھلنے لگا اور پادری صاحب بھی شرمندہ ہو گئے ایک اور صاحب
نادان شاید آپکے صحبت یافتہ کچھ عبارت عربی جو کہ دبستان مذاہب نے

بنام زد سورۃ النور بنائی سب پیش کرکے کہنے لگے کہ اسین
اور قرآن شریف کی عبارت مین کیا فرق ہے بندے نے عرض
کیا کہ انشا کی بلاغت اور ابلغیت ایسی چیز نہین کہ ہر کوئی سمجھ سکے سوائے
اوسکے کہ جو شخص زبان دان ہے ہوئے اور اوس زبان کا منشی بھی
ہووے اسپر سب ملا بہت ہنسے اور کہنے لگے کہ یہ جواب تو
ہر کوئی دیسکتا ہے مین خاموش ہو رہا اور علیحدہ ہوکر اوس عبارت
سے زیادہ عبارت طویل مین بنالایا بہ نام زد سورۂ النفاق اور کہا
کہ بتلائیے اسمین اور اس عبارت مین جو کہ صاحب دبستان نے
گڑھی ہے کیا فرق ہے تب تو سب دنگ ہو گئے سکتے کے
ڈھنگ ہو گئے حالانکہ مجھے احمد عرب شروانی کی اونے شاگردون
کے برابر بھی سلیقہ نہین ہے بالجملہ آپ لوگون کو اتنا سمجھ لینا چاہئے
کہ دین اسلام پر کسیطرح کا اعتراض ممکن نہین اور تفسیر والی آپ کی
یا آپ کے نائب ثانی کی بالکل سٹ پٹ سے زیادہ کہان تک
خامہ فرسائی کرون مگر ہان یہ قول کسی کا آپ پر صادق آتا ہے قولہ
ستم ہے کیا مین غیرون کے ہین سعادتمند + ہما کو اپنے لیے فکر عزوجاہ نہین



پھر اسکے بعد یہ لفافہ کیا ہے واسطے ملاحظہ
ناظرین کے درج کتاب کیا جاتا ہے ۔

ھو المستعان

نامۂ والا مقام بجواب سید الاتہام

سید صاحب والا مقام سید الاتہام سید محمد خاں صاحب بہادر جج بنارس زاد لطفہ

بعد ما وجب کے آمدم بمطلب دریں ولا نیاز مند
بعد مراجعت کے دورے سے مکان پر آیا تو دو جلد
پرچہ اخبار تہذیب الاخلاق ایک محررہ تاریخ ۱۵ شعبان المعظم

سنہ ۱۳۱۲ ہجری اور دوسرا محررہ ۱۵ ربیع الثانی سنہ الیہ ہجری اول مین تو نقریز دافع البہتان نسبت جناب حاجی الحرمین شریفین محمد علی بخش
خانصاحب بہادر جج گورکھپور باین مضمون کہ انہون نے خدانخواستہ
آپ پر اتہام کیا ہے بڑے شد و مد سے ایک ایک فقرہ بیان
کرکے نیش آپنے بریت اپنی کی ہے حواریان خیر سگال کو خوشخبری دی
ہے مگر انجام کار نہ سوچا کہ کلوخ انداز را پاداش سنگ است ؛
حضرت من اتہام کرنا ہماری علماء بنیاد ارساخت شعار محمدیکا کام نہین ہے
یہ خاصیت لائقہ پادریان ہند کا کام ہے اور دوسری پرچہ مین تو آپنے
بذریعہ دوربین آسمان کو جریب خیال سے خوب پیمایش کیا خوب
دوائر بنائے سبع سیارہ ثابت ہی آپنے جو ڈہ کر دکھائے واہ کیا
بات ہے علم ریاضی مین تو آپ فیثاغورس کے بھی بڑے بہائی ہو گئے
ہین لہذا پہلے تو ہم آپکے فقرات دافع البہتان ہین ر آتے ہین آپ کو
سید الاتہام بناتے ہین آپ فرماتے ہین قولہ کہ جناب مولانا علی بخش
خانصاحب جج گورکھپور نے ایک کتاب مسمی بتائید الاسلام تحریر فرمائی
ہے جسمین مجہپر بہت سے اتہام کیے ہین اگرچہ مین ایسی باتون کی
کچھ پروا نہین کرتا مگر بہت سے دوست بھی ہوسکے کہ عین بحقاند کو
سید الحاج نے اتہاما تمہاری طرف منسوب کیا ہو اونکی نسبت بالا بحث

واستدلال صرف اتنا لکھدو کہ حقیقت مین وہ تمہارا عقیدہ ہے کہ نہین یا تمپر اتہام ہے پس مین اونکے ارشاد کی تعمیل کرتا ہون الغرض اقول سبحان اللہ سے وزیر چنین شہریار چنان + جہان جمع این نگیرد قرار چنان + بہلا مین پوچہتا ہون کہ آپکے دوستونکو یہ بات آپ سے پوچہنے کی کون ضرورت تہی بچند وجہ موجہ اول یہہ کہ آجتک کسی شخص نے کبہو اپنی نسبت لغویات مین اقرار کیا ہے کہ ہان فلانی بات جو مین لکھہ چکا ہون وہ صحیح ہے دوسرے یہ کہ کیا یہ جو تہذیب الاخلاق اون دوستون کے یہان آپ بہین بہیجتے ہین تیسرے یہ کہ اسقدر شرح کرنا اتہامات کی آپکو کون ضرورت تہی فقط اتنی بات کافی تہی کہ یہہ سب جہوٹہہ ہے اور خلاف فطرت نیچریہ کے ہے ابنیاء علیہم السلام پر لوگون نے اتہام کیا ہے مین کس گنتی و شمار مین ہون بقول شخصے برہما تو لی کہا یہ بات کہ مین کچہ پروا نہین رکہتا یہ کلمہ آپکا بہت صحیح ہے بلکہ اصح ہے اور مین آگے بہی خدمت والا مین اپنے نامہ مین تحریر کر چکا ہون کہ اگر آپکو بدنامی کا ڈر ہوتا تو آپ گردن مڑوری مرغی کا ہیکو کہاتے اور حکم اتباع ساتہہ نصاری کے بابت اکل و شرب جو کہ اہل اسلام مین مثل آفتاب نصف النہار کہ ہی کا ہیکو سیتے اور اورونکو مثل مولوی محمد نصیح صاحب غازی پوری اور اونکے صاحبزادگان وغیرہ کو سیتے

جامۂ نیک نامی والحاد اسد لتعالے نے آپ ہی پر قطع کیا ہے لہذا
بندہ کہ وکیل ہے ہادی سبیل ہو آپکے اتہامات آپ ہی پر پھینک مارتا ہے
سید الحاج صاحب کو نہیں بہاتا ہے کہ وہ کام اپنا دیتے چکے ہین
اب ہم ہین اور آپ ہین اس اتہام معنوی پر آپ لیسے حاجی صاحب
صاف ہین **قولہ** آپ فرماتے ہین کہ سید الحاج فرماتے ہین کہ مجموعہ
موجودہ اسلام مخاطب یعنے میرے نزدیک باطل ہے یہ محض
اتہام ہے میرا یہ عقیدہ نہین ہے مین نے ایک مقام پر جہان
یہ بحث کی ہے کہ مذہب مختلفہ مین سے کونسا مذہب صحیح ہو سکتا ہو
اور بعدہ ایک لنبی تقریر بیان کی ہے کہ مذہب اسلام کے سوا اور
کوئی مذہب حق نہین ہے نہ ہو سکتا ہے وہان مین نے لکھا ہے
کہ اسلام سے مراد یہ مجموعۂ احکام نہین ہین کیونکہ ان مین احکام منصوصہ
اور اجتہادات اور قیاسات سب شامل ہین جنمین خطا کا احتمال ہے اسمقام
پر میری مراد مذہب اسلام سے صرف احکام منصوصہ ہین پس یہ کہنا
کہ مخاطب کے نزدیک مجموعۂ موجودہ اسلام قطعاً باطل ہے کیسا غلط اور
کتنا بڑا اتہام ہے الخ **جواب** پہلے تو اس تحریر مین آپہی دہرے لیے
گئے کیا معنے کہ جب آپ خود ہی اقرار کرتے ہین کہ اسلام سے مراد
یہ مجموعہ نہین ہے اس سے کیا مطلب لیا جاوے آیا یہ اشارہ

اگر انکی روئے سخن بائبل کی طرف ہے تو یہہ بالکل غلط ہے کہ وہان اجتہادات وقیاسات کہان ہین یہہ تو فقط فقہ و حدیث و اجتہادیات ائمہ اربع پر رجوع ہے جس سے کہ اہل اسلام مین کفر کا فتوی صاف صاف بلا اختلاف سنی و شیعہ دونون مین آپ کی نسبت ہو گیا ہے عقیدہ باطنی آپکا ہویدا ہوگیا ہے ای سبحان اللہ ایسے ہی باتونکو آپ ہمدردی قومی اور خیرخواہی اسلامی قرار دیتے ہین یہ تو مشفق من بالکل الحاد ہے آج ہمکو ثابت ہوا کہ آپ امت محمدیہ کو گمراہ کرتے ہین اور پہر دیکھو سب و شتم جو آپ واعظین اور صوفیہ پر فرماتے ہین اسکو بہی اتمام کئے گا تقریر نمبر ۲۳ پرچہ یکم محرم ۱۲۸۰ ہجری مین قولہ واعظین اور پیرجی صاحبون کو مکار اور خدا کا دشمن لکھا ہے اور جو مولوی تفسیر و حدیث پڑہاتے ہین اونپر ذلیل اور خوار ہونیکا الزام لگایا ہے اور تقریر نمبر ۲۷ پرچہ ۱۵ محرم کا خلاصہ یہ ہے قولہ کہ جو احکام درباب معاد کے بعد موت کے ہین جنکو ہم دیکہہ سکتے ہین نہ چہو سکتے ہین وہ سب اصل نہین ہین بلکہ تمثیلی ہین رنج روح سے مراد عذاب قبر ہے اور کٹ ہلاؤ ونکے اس فتوے سے کہ عذاب قبر سے انکار کیا اور معراج سے منکر ہوئے اور شیطان کے وجود جداگانہ جاننے سے نص قرآنی کا انکار بالکل چہوڑ نا نہ چاہیے اور تقریر نمبر ۲۹ پرچہ مذکور کا خلاصہ یہ ہے قولہ

طبقہ دوم

بعض اہل اسلام نے جو یہ عہد کیا تہا کہ تمام رات نماز پڑہین گے
اور ہمیشہ روزہ رکہین گے کبہو روزہ نہ چھوڑین گے عورتان کے
پاس کبہو نہ جاوین گے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اونکو منع کیا اس حدیث سے بڑی سند ملتی ہے کہ اصلی عبادت
یہ جو قانون فطرت کے مطابق ہو تمام قوای انسانی جو
پیدا ہوئے ہین اسلیے نہین جو بیکار کردیے جاوین بلکہ سبکا
شاداب رکہنا چاہیے اداے فرائض اصلی عبادت ہے مگر
جو اوسکے سوا اور عبادت ہے ہم اوس سے بحث کرتے ہین
ایک بڑی غلطی مسلمانون مین یہ ہے کہ انہون نے زہد و ریاضت
کو صرف راتونکو جاگنے اور ذکر و شغل کرنے اور نفل پڑہنے اور نفل
رکہنے پر منحصر سمجہا ہے جسطرح نظر آسکے اونکا ایسا کرنا اور حد
اعتدال سے گذرنا مقصود شارع ہے یا نہین اور قانون فطرت
کے خلاف ہے الی قولہ ہم تسلیم کرتے ہین کہ وہ عبادت صحیح
اوسکے سوا اور نیک باتون کو عبادت نہ جاننا جو اوس سے زیادہ مفید
ہین ایک جہوٹا خیال ہے الخ پرچہ نمبر ۳ پرچہ یکم ربیع الاول سنہ
ہجری قولہ خدا نے جو ہمپر فرض کیا ہے وہ بہت تہوڑا ہے اگر ہم
یزیدوا لا ینقص کے مضمون پر یقین کرین تو صرف فرائض کے ادا

استطاعت ہستی ہین رہی ادبی کی نیکی وہ نادان خدا پرست بننے سے حاصل نہین ہوتی ہمکو دینداری کے لیے دنیا کے کامون مین مصروف رہنا چاہیے محرمات شرعی سے بچنا اور مباحات شرعیہ کی مزے اوڑانا اور دنیا کو نیک کامون مین برتنا ہی سب سے بڑی نیکی اور اصلی عبادت ہے الخ بہر تقریر نمبر ۲۷ صفر سنہ ۱۲۹۰ ہجری مین آپ کا یہ قول ہے **قولہ** یہ بات سچ ہے کہ ہمکو متعدد مسائل مین مسلمانون سے اختلاف ہے ہم تقلید کو تسلیم نہین کرتے مذہب کو تقلیدًا قبول کرنیسے تحقیقًا اوسپر ایمان لانا بہتر جانتے ہین الخ **اقول** اب فرمائیے کہ یہ آپکے پرچہ ہاے تہذیب الاخلاق خانہ ساز مین اڈیٹر صاحب اخبار نے الحاق کیا ہے یا جناب حامی الحرمین نے لکھدیا ہے جو آپ اتہام بتاتے ہین منہ کی کھاتے ہین اب ناظرین منصفین ملاحظہ فرماوین کہ جناب مولانا علی بخش خانصاحب بہادر نے رسالۂ تائید الاسلام صفحہ ۲۰۳ مین نسبت سید الاتہام صاحب کے معذرتًا یہ لکھا ہے **قولہ** کیا انصاف اسکا نام ہو کہ خود ہی نیچرل اسٹ ہو پر آپ افتخار کرین اور جب مین وہ لفظ آپکے شان مین لکھون تو بد مذہب بتحت لفظ بیان کیا جاوے اور مسلمانون کے متقدمین ومتاخرین اکابر دین کے سب وشتم سے لکھتے کیوقت آپکو ذرا بھی تامل نہو خیر بالعموم کا ذکر

رہنے دیجیے تاہم اس خاکسار جو کہ ناصح سرکار ہے اوسکو بھی حسنو روالاتے محروم نہین کہا قید اسلام سے خارج کرکے منہاج اس شعر کا ٹہرایا ہے سے گرمسلمانی ہمینست کہ واعظ دارد۰۰ وای اگر از پس امروز بود فردائی ۰۰ اپنے نمبر ۲۳ یکم محرم الحرام ۱۳۰۹ھ بہی پرچہ کو ملاحظہ کیجیے کہ حدیث صحیح پر ایمان اور یقین لانے کے گناہ پر تو مجکو آپنے کافر ٹہرا دیا اور اوسکے انکار کرنے پر آپ تو مسلمان بنے رہے اور عبارت مذکورہ سے آپکے اسلام کا حال بہی ظاہر ہو گیا کہ جس اسلام کے آپ حامی ہین وہ مغائر جمہور اہل اسلام ہے اور مجموعہ موجودہ اسلام کو آپ مٹانے والے ہین لیس مین تو معتقد آپکو دشمن اسلام کا نہین جانتا نہ کہتا ہون جو مطابق آپکے معتقدات کے اکابر دین فلاسفہ متقدمین نیچرل اسٹ صاحبون کے ہے اور جسکا حال کتاب شہاب ثاقب مین بہے کسیقدر لکہا گیا ہے بلکہ اوس مذہب کا مٹانیوالا بیان کرتا ہون جسکے ابطال کا آپ تشدد کر رہے ہین اور جو سب کے نزدیک بلکہ جمہور اسلام کے نزدیک صحیح اور مرضی خدا اور رسول ہے وہ فرقۂ ناجیہ نہ تو متماثل یہود و نصاری کا ہے نہ عقائد ہم لوگونکے خلاف اور مخالف کتاب و سنت کے ہین آپ کو بیشک مخالفت کلی اس مذہب اسلام سے ہے تو انقلاب دینے والا اسلام کا یا کسی دوسرے

القصہ بات کے ساتھہ مین نے اگر کسی جگہہ لکھا کیا گناہ کیا ہر چند کہ تحریرات مذکورۂ بالا سے خود ہی معلوم ہوتا ہے کہ حضور والا کو اسلام سے کیا اختلاف شدید ہے تمام اصول و فروع مین آپکو گفتگو ہے مگر کسیقدر تصریح تحریرات شریف سے جو مستنبط ہوتے ہین اونکی تفصیل یہہ ہے الی قولہ مخفی نرہے کہ تحریرات و تالیفات والاسے جو عقائد جناب کے ہین بیان کرنا مناسب سمجھتا ہون عقیدۂ اول وجود اصلی مادہ عالم کا ازلی و ابدی و ناقابل فنا و لازم ذات باری تعالے و عین ذات باری ہے وہ بھی ایک صفت ہے ذات کی اور صفات عین و ذات عین صفات ہے لامحالہ القدم ذات باری کا مادہ وجود عالم پر نہین ہے جیسا کہ ذات کو دیگر صفات پر تقدم نہین ہے بسیط عالم پر بھی نہین ہے گو تشخیصات کا تبدل ظہور مین آوے مگر اصلی وجود و ناقابل فنا عالم کا عین ذات ہے پس وہ ذات باری تعالے خالق مادہ اصلی عالم نہین ہوسکتی نہ اوسکے فنا کرنے پر قادر ہے کیونکہ کوئی ملزوم اپنے لازم کی دفع کرنے پر یا کوئی ہستی اپنے وجود کے معدوم کرنے کے قدرت نہین رکھتی الخ عقیدۂ دوم ذات باری علت تامہ وجود ہر شئے کے نہین ہے بلکہ علت بھی ایک معلول اول کی علت ہے باقی جسقدر معلول ہوتے جاوینگے وہ اپنی اپنی علت سے قائم ہووینگے

یا یون ہو کہ علت العلل و علت ثانیہ مل کر ہر معلول کی علت قائم ہوگی
لامحالہ ذات باری ہر شے کی علت ناقصہ ٹھہری نہ تامہ پس خالق کل
شے کہنا ذات باری تعالے کو حقیقت مین غلط ہو جائیگا گو مجازا صحیح
ٹھہرے الخ **عقیدۂ سوم** اصلی وجود مادہ عالم جب ناقابل فنا ہے
اور وہ عین ذات باری ہے تو قیامت کے دن فنا ہو جانا اوسکا
ممتنع بالذات ہوگا و کل من علیہا فان صحیح نہ ٹھہرے گا الخ **عقیدۂ
چہارم** اصلی مادہ وجود عالم کا صلاحیت و قابلیت تشخصات و تغیرات
کے رکہتا ہے ورنہ ظہور مین آنا اجسام مفقودات کا متعذر ہو جاتے
کیونکہ مادی ہونا عالم کا قابل انکار کے نہین ہے لامحالہ ذات باریتعالے
مادی ہے یا یون کہو کہ وہ مادی و غیر مادہ سے مرکب ہے یا محل
مادہ کا ہے الخ **عقیدۂ پنجم** ذات باری تعالی عین صفات ہے
اور صفات عین ذات ٹھہرین اور مفہوم ذات واحد کا قابل تعدد نہین
ہوگا لیکن مفہوم صفات کا ہے متحد و غیر متعدد ہوگا لیکن یہ کہنا
غلط ٹھہریگا کہ مفہوم ذات و صفات کا باہم متمیز و متغایر ہے اور نہ ہو سکیگا
مین حقیقت علم و قدرت و غیرہ متحد الحقیقت ہونگے الخ **عقیدۂ ششم**
ذات باری تعالے پابند قانون فطرت یعنی نیچر کے ہے جو اوسنے
مقرر کر دیا ہے اوسکے توڑنے یا تبدیل و تغیر کرنے پر آپ اوسکو

اختیار نہین ہے بلکہ ممتنع بالغیر ہوگیا ہے الخ عقیدہ ہفتم
دوسرا علۃ العلل کسی دوسرے عالم کا ممتنع عقلی نہین ہے گو ہمکو
اوسکا وجود نظر نہ آنے سے یقین کا مرتبہ حاصل نہو سکے مگر تو بھی
شبہ وجود دوسرے علۃ العلل کا زائل نہین ہوسکتا الخ عقیدہ
ہشتم سوائے عقل کے کوئی رہنما نہین ہے اور حسن و قبح
تمام اشیا کا احکام عقلی ہے نہ شرعی لہذا باوجود قانون قدرت
کے یعنے نیچر کی بعثت انبیا کی ضرورت نہین ہے کیونکہ انبیا
صرف نیچر کے حالات بیان کرنے والے ہین خود کوئی چیز نہین
لاتے ہین نہ خلاف نیچر کے تعلیم کرتے ہین غایۃ الامر یہہ
کہسکتے ہین کہ انبیا علیہم السلام نیچرل اسٹ فلاسفر سے کچھ زیادہ قانون
فطرت سمجھے ہونگے مگر یہ بھی اسوقت خاص مین جسمین وہ مبعوث
ہوئے تھے نہ اسوقت مین کہ زمانہ ترقی علوم کا ہے اور لاکھون
نیچرل اسٹ موجود ہین اور وہ خود پیغمبر ہین جو لندن مین اڈیسن و
اسٹیل تھے اور اسصورت مین ختم ہونا نبوت کا نبی آخر الزمان
پر صحیح نہ ہوگا الخ عقیدہ نہم قانون فطرت یعنے نیچر کے خلاف
کوئی امر ظہور مین آنا ممکن نہین ہے لہذا معجزات انبیا پر یقین لانا
صحیح نہوگا کیونکہ قانون فطرت مقتضی اس امر کا نہین ہے کہ موسیٰ

کی لکڑی سانپ بنجاوے اور آسمان سے علاوہ معمولات کے
وہ چیزین برسین جنکا ذکر کتب آسمانی مین ہے اور دریاے نیل کا پانی
کے مارنے سے دو حصہ علیحدہ ہوکر ایک قوم کے واسطے
خشک ہوجاوے اور دوسری قوم کے واسطے پہر دریا بنجاسنے
اور من وسلوی نازل ہو اور ابراہیم کے واسطے آگ مین سرد ہو
ہوجاوے اور پتہر مین سے ناقہ پیدا ہو اور ہوا و پہاڑ و طیور
غیر ذوالعقل کسی نبی کی تسخیر مین آجاوین اور جن و شیاطین جنکا وجود فی الخارج
نہین ہے قواے جسمانی انسانی ہین اور فرشتے بھی انسان کی
صورت بنا کے انبیا کے پاس حاضر ہون یا حضرت مریم کے
پاس حاضر ہو اور بغیر طریقۂ نیچر کے حضرت مریم حاملہ ہو جاوین اور
ایک دن کا بچہ پیدا ہوتے ہی انسان کامل العقل کی طرح باتین کرے
بلکہ نبوت کا دعوی کرے اور مٹی کی چڑیان بناکر روح پہونکے اور
وہ اچہے خاصے طیور ہو جاوین اور مردے جی اوٹہے اور آفتاب ایک
نبی کی دعا سے ٹہرا رہے اور تہوڑا سا کہانا بہت سے آدمیون
کو سیر کردے اور بیرا وتنے کا اوتنا بنا رہے اور ایک مشت خاک
سے کفار محاربین کو شکست حاصل ہو اور پیشین گوئی کرسکے
وغیر ذلک من المعجزات چونکہ یہ باتین قانون فطرت کے توڑنے والے

ہین اور اونکا وجود وقوع ناممکن سے لہذا نہ تو وہ معجزات صحیح ہیں نہ اونکے خبر جس کتاب آسمانی مین ہے نہ وہ صحیح ہے کیونکہ خدا کا قول اوسکے فعل کے موافق ہونا چاہیے الغرض اسکے بعد مولانا صاحب نے بطور جواب کے صفحہ ۳۷-ادوسری رسالہ مین کل عقائد آپکے جو ۳۰ ہین تحریر کرکے فرماتے ہین آپکو شرم لگتے ہین جبتو آپ اتہام تبلاتے ہین قولہ یعنی جب یہ عقائد آپکے ظاہر ہوگئے تو اب قرآن مجید کی جزجم و یقین کا حضو والا کیو اسطے کیا موقع باقی ہے جسقدر عبارات ابطالی اجماع است و اتباع جمہور و ابطال صحت احادیث و اصول و فقہ وغیرہ دینیات کے باب مین آپنے لکھی ہین اور آزادی رای کا آرٹکل ہی تحریر فرمایا ہے جو مسلمات غیر یقینیات مین مانع انکار کا نہین ہے سب کو پیش نظر رکہ کے مہربانی فرما کے تمام الفاظ قرآنی کا طریقہ تبا دیجیے ورنہ صاف فرما دیجیے کہ حدیث سے انکار کرنا باوجود صحت قرآن شریف کے مسلمانون کو کلیتاً ہمارے طرف سے بد اعتقاد نہین کرتا تہا لہذا بالفعل قرآن کی صحت کا اقرار بظاہر مناسب سمجہا گیا ہے ورنہ جو فلسفہ مزاج ہماری اصلی غرض سے واقف ہین وہ بخوبی جانتے ہین کہ ہمارا اصول مقرر کیا ہے اور اوس سے صحت کلام اللہ خود ہی نہ مانین گے خصوصاً جبکہ ہمنے

قاعدہ کلیہ مقرر کردیا ہے کہ علوم جدیدہ و نیچر کے خلاف جو قول ہو
نہ وہ خدا کا کلام ہے نہ رسول کا اور بالبداہت قرآن شریف مین معجزات
انبیا و نزول اشیاء غیر معمول خلاف نیچر کا بطور عذاب کے آسمان
سے مذکور ہے وہ نیچرل تہالجی کے بالکل خلاف ہے اور سات
آسمان قابل انشقاق و انفطار و گردش و عدم وجود اور تمام کیفیت موجود
اور اونکے مذکور ہے جو پیغمبران یورپ اسٹر انڈلیس و اسپنیل وغیرہ کے
خلاف ہے اور خالق کل شئ کا دعوی اوس علۃ العلل کا بیان ہوا ہے
جو صرف ایک معلول اول مادہ وجود عالم کے علت ہو سکتا ہے اور
قیامت کے روز ٹوٹ جانا تمام نظام نیچریہ کا بیان ہوا ہے
اور ایسے اشیا کے ایمان لانے کیلئے تاکید ہے جسکا وجود فی الخارج
محسوس نہین ہے مثلاً صراط و میزان و جنت و نار و حور و قصور وغیرہ
اور استرقاق مین احکام نازل ہوئی ہین و قصہ آدم و ابلیس کا ایسا
بیان ہے کہ سوائے تاویلات کے اصل و اپنے خلاف نیچر کے واقع
ہے تو قول و فعل کے عدم مطابقت لازم آتی ہے ورنہ وہ کلام الٰہی
کسی نیچر کے نہین ہو سکتا باقی رہا یہ امر کہ آپ زبردستی مسائل فلسفہ منطقیہ
ملاکر تاویل کرتے ہین اور استرقاق مین دلیل منطقی قائم کی گئی ہے اور
بحث ابلیس مین قوای انسانی کا قصہ پھیلایا گیا ہے اور افلاک مین تاویل

تخمینہ کرکے بغیر مصارف حقیقی کے معنی معدوم کیے جاتے ہین
جسقدر قواعد عالم ہین یا عقل و انصاف سے دیکھنے والے ہین وہ
خرافات ہونا ایسے تاویلات کا آپ سمجھ لین گے اور جب اس اصول
کو دل مین جما لیا جائیگا کہ ہان اگر وہ تاویلات صحیح نہ ٹھہرین تو قرآن کلام الہی
نہ رہے تو وہ لوگ صاف کہدین گے کہ آپکی اصل غرض اور کچھ نہین ہے
سواے اسکے کہ پہلے تو معقولات غیر مذہبون کے صحیح مان لیے
جاوین اور یہ اقرار کیا جاوے کہ اگر وجود اس اغراض کا مذہب اسلام
اور قرآن مین پایا جاوے تو مذہب باطل ہے اور قرآن کلام اللہ
نہ رہیگا بعدہ ایسی تاویلات واہیات بیان کیے جاوین جس سے
مسلمان جاہل تو آپکو حامی اسلام سمجھین اور معترضین و عقلا ہنستے ہنستے
لوٹ لوٹ جاوین اور دو حرف مین اوس تاویلات کو باطل کر دکھاوین
اسکے بعد تو آپکو بطلان مذہب اسلام و کتاب اللہ کے سوا کچھ
چارہ نہ رہیگا حالانکہ آپکو یون کہنا چاہیے تھا کہ جو کچھ قرآن شریف مین
ہے وہ قطعاً و یقیناً کلام الہی اور واقعی ہے اگر فلاسفہ کا کوئی قول
اوسکے خلاف ہے تو غالباً فلاسفہ مذکورین کی تحقیق غلط ہے اور
اونکا دہوکا ہوا ہے جیسا کہ ہمیشہ تجربات سے ثابت ہوتا رہا ہے
کیا ایسا زمانہ نہین فلاسفہ نے کوئی بات مسلمات مین ٹھہرائی ہے

معیدہ وہ سب باطل قرار پاتی ہے تو سمجھا یا قرآن شریف سے
اقوال عباد کا اعتبار کلی کر لینا اور کلام الٰہی کو یا تو جھوٹا سمجھنا یا واہیات
تاویلیں کرنی کیا ضرورت ہیں برعکس اسکے پہلے اپنا الیقین کامل
اہل یورپ پر جماتے ہیں اوسکے بعد جو قرآن شریف میں معنی پہناتے
ہیں اور کتاب اللہ کو ہر زمانہ کے فلاسفہ کی رائے سے تابع بنادیتے
ہیں ورنہ صاف ارشاد ہوتا ہے کہ قرآن شریف باطل ہوگا وجہ ان
سارے فساد عقیدگی یہ ہوئی ہے کہ دلمیں یہ بات جم گئی ہے
کہ حکماء یورپ جو کچھ فرماتے ہیں وہ سب صحیح اور ناقابل ابطال ہے
پس جب دیکھا کہ حدیث نبوی یا اصول فقہ یا مسایل فقہیہ یا اقوال علماء
دین اوسکے خلاف ہیں تو قطعًا یہ امر طے کر لیا گیا کہ اونہیں سے کسی کو
مت مانو باقی رہا قرآن شریف پھر ہر اسکے معنی پہنا لئے جاؤ اور
آم کو املی بتائے جاؤ کچھ نہ کچھ کہے جاؤ صاف انکار کرنے سے انقطاع
کلی مذہب اسلام سے ثابت ہو جائیگا اور پھر کوئی ہمارے مذہب جدید
وملت نیچریہ میں داخل نہوگا جو حال نیچری است حضا حیوان کا ہے کونسا
سامان کان لگا کر سنتا بھی نہیں ہے وہی حال ہمارے مقولات
کا ہو جائیگا میرے نزدیک اسکے سوا اور کوئی بات نہیں ہے حمایت
اسلام اور خیر خواہی قومی کا مجرد دعوی ہے ورنہ انقلاب واستیصال

دین اسلام و ترویج ملت جدیدہ کے سوا اور کچھ مدنظر نہین ہے
اب عقلاے اہل اسلام کو غور کرنا چاہیے کہ بالفرض حضور والا طریق
تحصیل معاش دنیوی تو سکہا تے ہین مگر آخرت مین تو مستحق جہنم
بناتے ہین پہر یہ کیا خیر خواہی قومی ہے اس سے تو وہی لوگ بہتر
ہین جو صاف و صریح مذہب اسلام کے مخالف ہین کیونکہ اونکے دہوکے
مین کوئی نہین آتا مگر یہان سخت مغالطہ و تشویش ہے کہ تمام اصول
و فروع مذہب اسلام کا استیصال کر رہے ہین اور دعوی یہ ہے
کہ ہمتو حامی اسلام ہین لامذہبونکے اعتراضات کو قبول کرکے
انکار کرتے چلے جاتے ہین کہ دین اسلام مین وہ بات نہین جسپر
بناے اعتراض ہے ہان اگر وہ بات نکل آوے تو مذہب اسلام
باطل ہے پہر جواب اعتراض کا ایسا دیتے ہین جو ہر ایک ذی شعور
سمجھتا ہے کہ محض بناوٹ ہے لامحالہ ابطال مذہب اسلام کا کس
خوبصورتی سے آپ کر رہے ہین کہ دونون طرف رضامندی ہوجاے
یہ نہین کرتے کہ جس اصول پر کہ معترض کا اعتراض ہے اوسکو جاہلیز
اور سخن کہ وہ خود ہے واہیات ہے پہر اوسکی بنا پر بمقابلہ کلام خدا
و رسول کھڑا ہونا اور اپنے ہی گہر مین آگ لگانا کیا ضرور ہے پہلے
تو معترض اپنے اعتقادی مسئلونکو بدیہی اور یقینی کر دکہادے تب

اہل اسلام کے سامنے آوے اور تماشا یہ ہے کہ اہل اسلام کو دہمکی سکے اوسے مارے ڈالتے ہین اور علوم جدیدہ کے برخلاف مسلمات اہل اسلام کے ہے اور علماء اسلام جواب دینے مین عاجز ہین حالانکہ مین یقین سے کہتا ہون کہ کوئی مسئلہ علوم جدیدہ کا جو مذہبی اور قطعی ہو ایسا نہین ہے کہ جسکے خلاف قرآن شریف مین ہوا اور جو فلاسفہ جدیدہ قرآن شریف کے خلاف بیان کرتے ہین وہ اسی قسم کے مسائل ہین جنہین محض اٹکل اور قیاس ناقص و ڈہراتے ہین بدیہی اور قطعی نہین کر دکہاسکتے ہین اور پہر اپنے تعصب و غرور سے جسکا قول باتے ہین اوسپر مٹتے ہین مگر ہمارے جناب مخاطب اونہین کو یقینیات مین سمجھ رہے ہین لہذا مجکو منظور ہوا کہ مین یہ سوال کرون کہ بسم اللہ علوم جدیدہ کا جو مسئلہ آپکے علم و یقین کے نزدیک قطعی ہوا ہوا اوسکو آپ خدا کو حاضر و ناظر جان کے پیش کرین اور ثابت کرتے جاوین اور ہماری کتاب و سنت و اجماع امت سے مخالفت اوسکی دکہاتی جاوین اور ہمسے ہر ایک کا جواب شافی و کافی عقلی و نقلی و بدیہی لیتے جاوین طعن و تشنیع و دہوکے بازی سے تو اہل اسلام ڈرتے نہین لیس فلاسفہ قدیمہ و جدیدہ کی طرف سے آپ خم ٹہونکسکے میدان مین آوین

اور خلاف بات اہل اسلام کو بدیہی و خلاف عقل اہل نیچر دکھاتے جاویں
ورنہ اس کہنے سے کیا ہوتا ہے **قولہ** کہ ایڈیسن اور اسٹیل کے کچھ
ضرورت نہین ہے مقدس لوتھر کی ضرورت ہے الخ **اقول** یہہ تو
مولانا صاحب جزاک اللہ و سلمہ اللہ نے آپکو آڑے ہاتھون لیا ہے
آپکی فلسفیت کو خوب تہ و بالا کیا ہے مگر اب مین بہی کہتا ہون کہ یہہ
جو چند عقیدے آپنے تراش کے نسبت ذات باری تبارک و تعالی شانہ
کی شی ماہیت منطقی کو یکبار اپ اور ذات باری کو علت اول اور علۃ العلل
بنایا ہے اس سے کیا ہوتا ہے یہہ تو آپکے مقتدای فلسفہ بہت
کچہ جہک مار گئے ہین آخر کو انہین بہی ہمارے علماء سعادت شعار
سے ہار گئے ہین بلکہ ریز ریز کار گئے ہین پہلے تو ہم سے اسکا
خلاصہ سن لیجیے **قولہ** حکماء فلسفہ یونان ہین دو قسم کے تہے ایک
مشائین اور دوسرے اشراقین مشائین کا تو یہہ مقولہ تہا کہ پہلے
عقل اول ہوئی اوس سے عقل ثانی اوس سے عقل ثالث اسیطرح
عقول عشرہ قرار دیکر کل کائنات کا ثبوت بتاتے تہے اور سبز
ہمارے علماء اسلام نے بعد دلائل انبیاء کے یہہ جواب دیا تہا
کہ اگر تمہارا قول صحیح ہے تو ہم یہہ کہتے ہین کہ جسے تم عقل اول کہتے ہو اوسکو
ہم خدا کہتے ہین فقط محاورہ کا فرق ہے لیکن جنس ایک ہی ٹہری

مثلاً آنا یرجون پساں جنس واحد ہے مگر لہجہ و زبان کا فرق ہے
اور اشراقین کا شاید یہ بیان تہا کہ خدا نے سب کچہ بنایا اور وہ
ایک بڑا احد الحکیم ہے مگر اب اسکو کچہ دخل نہین ہے ہم فاعل مختار
ہین الخ اقول سو یہ بالکل خلاف عقل ظاہر ہے کہ ہی سبب ہے یقین ہے
کہ اسکو آپ بہی نہ مانین گے اب رہے آپکے مقتدا نیچرل اسٹ
تہا الجی یہہ فیثا غورس ہین انکا یہ مقولہ چلا آتا ہے قولہ کہ یہ عالم قدیم
ہے اسکا کوئی بانی نہین ہے فقط اسمین ایک مادہ شخصی ہے
اوس سے ہر ایک وقت ہر شے کا نمو و عدم ہوتا چلا آتا ہے الخ
اقول سو اسکو ہم لوگ اور سب اہل دانش و عقل مالیخولیا اور جہل مرکب
خیال کرتے ہین اسواسطے کہ فعل بغیر فاعل کے سرزد نہین ہوسکتا
اسکی نظیر یہہ ہے کہ مثلاً قلم دوات کاغذ ہم سب موجود کردین مگر
جب تک کہ کوئی فاعل یا کاتب نہ قرار دیا جاوے ایک حرف کاغذ
پر نہ برآمد ہوگا یا یون سمجہو کہ گہڑے آپکے جیب مین ہے اور اوسکو
اپکے فلسفہ نیچرل اسٹ جدید صاحبون نے موافق گردش فلکی کے
گہڑے اور منٹ اور پل خوب جانچ کے بنایا ہے والا چار پہر کے
یا ہفتہ کے بعد اگر نہ کوئی بجاوے تو جس منٹ پر کہ سوئی جا ٹہہرتے تگے
ہزار برس تک نہ تجاوز کریگی تو اب ثابت ہوا کہ کوئی اسکا کوکنے والا ہے

اسیطرح فرض کرو کہ یہ عالم ایک بڑا گھر ہے اور حکیم مطلق نے اسکو
اپنی حکمت بالغہ سے ایک ترکیب دیگر ایسا بنا دیا ہے کہ وہ موافق
اوسکی خواہش کے دائم اور قائم ہے اور پہر دیکھو موافق تشخیص حکما
کے بہی ہمارا قول صادق آتا ہے کیا معنے کہ حکما کا اسپر اتفاق
ہے کہ اگر سورج نہ نکلے تو کوئی پہل اشجار مین پختہ نہو سب خام رہین
اور اگر ماہتاب نہ طلوع ہو تو کسی پہل مین شیرینی نہ آوے اسیطرح
انتظام عالم سات ستارون اور گردش فلکی سے متعلق ہے
لہذا عدم ذات باری تعالے شانہ کسی طرح سمجھ مین نہین آتا ہے
اب آپکے منطقی قواعد پر مین آتا ہون بعونہ تعالی آپ کو سناتا ہون جو
نتیجہ کہتا ہون **اقول** پہلے جاننا چاہیے کہ مفہوم شئے تین حال
سے خالی نہین یا عدم اوسکو بنفسہ اولی ہوگا و جانب وجود
مغلوب اور ظاہر ہے کہ ترازو کے دو پلے جبکہ برابر وزن ہون
جہک نہین سکتے اور مغلوب بدرجہ اولی نہین جہکسکتا پس جانب
مرجوح ہرگز نہو سکیگی ایسے چیز بالضرور محال ہے جیسے وجود
و عدم بلکہ اجتماع نقیضین یا وجود اسکو بنفسہ اولی ہوگا پس عدم اسکو
مغلوب و محال ہوگا ورنہ ترجیح المرجوح ممکن ہو سکے اوسکا وجود واجب
ہوگا یا اپنی ذات مین نہ وجود اولے ہوگا نہ عدم بلکہ تابع اپنے علت کا

ہوگا اگر ملت وجود ہو ثابت ورنہ غیر ثابت اسکو ممکن کہتے ہین
اور جو بھی کوئی شق نہین اور ظاہر ہے کہ جیسے زید عمرو سے
معنے انسانیت ہم سمجھتے ہین ویسے زید و دیوار سے نہین
سمجھتے ہیں جبکہ نفس الامر مین تب ہمارے فہم کے ایک علاقہ
کو مجہول الکنہ ہی ہو مانین زید و عمرو مشترک نہین کیسے ہم معنی
انسانیت واحد متحد و کہ ہم مین سیشا ہو متعدد سے سمجھ سکتے ہین
اور زید و دیوار سے نہین سمجھتے ہیں بالضرور ایک علاقہ
ہوا اشتراک اوسی سے انسانیت کو ہم انتزاع کرتے ہین اور
وہ مطلق ہے اشتراک و امتیاز کی قید سے کہ بنظر اشتراک مشترک
و بوجہ خصوصیت ممتاز بنفسہ کیونکہ مقید کہتے ہین جو بوجہ خاص اوسی
قید کے ساتھ ہو جس قید سے لیا گیا ہے اور مطلق کے
دو معنی ہین ایک یہ کہ اوسمین اعتبار عدم قید کا کرین یہ بھی مقید بعدم
قید ہے ہو گیا گو لحاظ مین ہی سہی دوسرے جسمین نہ اعتبار
قید ہو نہ عدم اعتبار قید لیں اس معنی سے مطلق کی صفت یہ ہے
کہ وہ بنفسہ موجود ہو سکتا ہے اور اوس سے طرح طرح کی اعتبارات
واقعیہ و انتزاعیہ خصوصیات منتزع ہو سکتے ہوں کیونکہ انتزاع
غیر ثابت مین متصور نہین اور بعد ثبوت کے انتزاع خصوصیت کا

منشا ہیں واضح ہو کہ عقل جمہور کے نزدیک ثبوت وجود در اصل مطلق کو ہے متصور عمومیت وخصوصیت دو اسکی وصف اعتباری گو واقعی لیکن اکثر متقدمین ذی مقراطیس یورپ اس مطلب کو نہیں سمجھتے اس سبب سے کلی طبعی کے وجود کے منکر ہیں انحاصل جیسے زید وعمرو سے انسانیت کے سمجھنے سے معنی انسان فی الواقع مشترک ویسے ہی انسان وجمیع حیوانات سے حیوانیت کے انتزاع سے معنے حیوان فی الواقع مشترک ویسے حیوانات واشجار وگیاہ ہیں معنے جسم ٹہرنے والے کے مشترک ویسے جسم نباتے وغیرہ اجسام ہیں جو بظاہر ذی حس دریافت نہیں ہوتے جسم مطلق مشترک وجسم وزوج وبالائہ ہیں معنی جوہریت وجوہر عرض ہیں معنے ممکن وواجب وممکن سے وجود بمعنی بودن مصدری منتزع ہے پس اگر ممکن کے لیے وجود حقیقی ہو وا سکے لیے دوسرا مقید محتاج اپنے مطلق کا ہوتا ہے کہ اگر مطلق ہے نہیں کیونکر مقید ہوسکے اور محتاج ہونا واجب کا بالبداہت باطل ہے یا یہ صورت ہو کہ وجود حقیقی وہی واجب الوجود وشیونات اوسکے وہ ممکن موجود تو دراصل نہیں لیکن باعتبار منشا کے ثبوت اونکو ہی اور انتزاع وجود مصدری خود اوسی سے

تو مین کا اولا و با لذات اوس سے منتزع ہولیان ہو وجود حقیقی ذوات سے با لذات ہو بالتبع شیونات سے ہو یہی مدعا ہے اسی مقام سے وجود واجب ثابت کیونکہ ہر خصوصیت محتاج ہے اپنی ذات مین ثبوت و عدم ثبوت اونکو بنظر ذات بالمساوی پس کل اپنے ثبوت مین محتاج واجب اور اسی مقام سے وحدت الوجود ثابت اور توحید باہر کیونکہ اگر دو واجب الوجود ہوں محتاج مطلق وجود کے ہون پس بالضرور سارا جہان اپنے خصوص ثبوت و امتیاز مین محتاج وجود مطلق ہوا دوسری دلیل اسپر کہ ممکن موجود اصلی نہین یہ ہے کہ وجود حقیقی ممکن مین ممکن کا منشا ہو یا عین حقیقت ہو منضم یا منتزع اگر عین حقیقت ہو پس وجود اوسکی ذات ٹھہری پس بالضرور وہ ہی اوی اولی بالوجود واجب ہے اور انضمام اور انتزاع بالبداہت فرع ہین ثبوت منضم الیہ و منتزع عنہ کے پس بالضرور ممکن اعتبارات واقعیہ وجود واجب بنفسہ ہی سے ٹھرا اور وجود حقیقی اوسکا منشا پس اسی مقام سے حصر ظاہر و باطن فاینما تولوا فثم وجہ اللہ و لیس کمثلہ شئی واللہ علی کل شئی قدیر ثابت اقول اب جناب سید البرہان صاحب کی خدمت مین یہ عرض ہے یہ غرض ہے

کہ آپ کو اگر علم منطق فلسفہ لغاری مین دخل ہے تو کوئی قاعدہ
قانون قدرت نحریہ ہماری تقریر کی رد مین لکھ کے اپنے اخبار
خانہ ساز مین جسکو لوگ تخریب الاخلاق مشہور کرتے ہین چھپا کر
مشتہر کیجیے یا فقط علماء اسلام ذوی الاحترام کی شان مین ایسے
اتہام لگانے کو وعدہ کر آئے ہین آپ تو بادریان حال سے
بہی کچہ ناقص العقل معلوم ہوتے ہین اور یہ جو آپنے تقریر دافع
البہتان مین تحریر فرمایا ہے قولہ کہ ایجاد شریعت مخاطب یعنے
میرے نزدیک ضرور ہے لعنۃ اللہ علی قائلہ و علی معتقدہ الخ
اقول اب فرمائے کہ قول سید الحاج صاحب کا حسب تشخیص ہمارے
آپ پر صادق ہو گیا تو یہ لعن بہی آپ ہی پر آگری مولوی عبد العزیز
صاحب رحمہ اللہ اپنے کتاب تحفہ مین تحریر فرماتے ہین قولہ
کہ جو کوئی کسی پر لعن کرتا ہے تو وہ لعن آسمان پر جاتی ہے اگر
جسپر لعن کی گئی ہے وہ مستحق اوس لعن کا ہے تو اوسپر آتی
ہے ورنہ لعن کرنے والے پر اپس ہوتی ہے الخ لہس معلوم
ہوا کہ یہ جو آپ پر ہر چہار جانب سے لعن کی بوچہار ہے یہ
آپ ہی کی لعن ہے جو درگاہ باری سے واپس ہو کر آسمان
سے برس رہی ہے شاید اس وجہ سے آپنے آسمان کے

وجود کا انکار کیا ہے جسکا ثبوت جناب مولانا محمد علی صاحب تحصیلدار بلاری ضلع مراد آباد سے خوب دیا ہے پرچۂ اخبار نور الآفاق دیکھیے مگر استبداد لعین سے شاید آپکو خبر نہیں ہے اب مین اطلاع دونگا پھر آپنے تامی پر اسے تقریر کی نسبت سید الحاج صاحب کے یہ بھی تحریر فرمایا ہے قولہ کہ جناب سید الحاج صاحب نے کیون ایسی سخت اور محض غلط بہتان مجیب کیے ہین مگر ظاہر دو سبب اسکے معلوم ہوتے ہین اول صرف اس خوشی خیالی کا حاصل کرنا کہ لوگ کہین جناب سید الحاج کو کہ واہ کیا مسلمان ہین حضرت سلمان عالم ایسے ہی ہوتے ہین جب بدیا نون مین تشریف لیجاتے ہونگے تو دو چار مسلمان محلہ کے آدمی آپکو کہتے ہونگے کہ واہ کیا لکھا ہے اور جناب سید الحاج خوش ہوتے ہونگے وہ دیگر صحیح دوسرا سبب یہ ہے کہ جناب سید الحاج نے جب یہ رسالہ لکھا ہے اوسی زمانہ مین حج کو تشریف لیجانے والے تھے انہون نے خیال کیا ہوگا کہ لاؤ حج کو تو جاتے ہی ہین تہمت گناہ جسقدر کرلین حج کے بعد تو سب سے پاک ہو ہی جاوینگے جیسے کہ بعض آدمی جب مسہل لیتے ہین تو خوب بد پرہیزی کرتے ہین اور سمجھتے ہین کہ سب نکل جاویگا مگر سید الحاج کو معلوم ہوگا کہ

حج اور زیارتین جو بشارتین اونکو ملی ہون ملی ہون اور جو خطائین اونکو معاف
ملا ہو جسکا تذکرہ آپ ونرات فرمایا کرتے ہین اور حج سے اونکے
گناہ معاف ہو گئے ہون اور آپ شبلی اور جنید کے مرتبہ پر پہونچ
گئے ہون بلکہ اس سے بھی زیادہ مگر حق العباد کبھی نہ حج سے
بخشے جاتے ہین اور نہ کسی بشارت سے بس اب آپنے
جو اتہام مجھپر کیے ہین جب تک مین نہ بخشون نہ معاف ہونگے
بس مقتضاے ایمانداری یہ ہے کہ اب آپ ور احمد کا حرام بانٹ
اور گناہون کی معافی چاہیے ورنہ روز جزا کو آپکو اپنی ان کرتوتونکا
مزا معلوم ہو جائیگا واللہ یہدی من یشاء علی صراط مستقیم الحزر راقم
سید احمد **جواب** پہلے قول کا آپکے تو یہ جواب ہے کہ وہ
بیان آپکا سراسر خرافات ہے اسواسطیکہ یہہ باقی الضمیر آپکا معلوم
ہوتا ہے کہ آپ جب لندن تشریف لے گئے ہین اور وہان
آپ ایمان سررشتہ پیغمبر پر لاے ہین اور ٹن چاپ خنزیر ہی میز
پر بیٹھ کے خوب مزے لے لیکر کھائی ہین بقول آپکے خوب
مزے اوڑاے ہین تو اب آپ سمجھ چکے ہونگے کہ خدا کے
یہان حصہ پایا معلوم لاؤ اور ونکو بھی اپنا شریک کرلین کہ وہان
مصاحب ہم جنس ضرور ہے چنانچہ حواری آپکی قریب ۱۲ کے

بہوپنچ بہی چکے ہین اور یقین ہے کہ اہل لندن سے بہی کچہ وعدہ وعید درمیان مین آئے ہونگے کہ منادی پادریان سے تو کچہ کام نہ نکلا اب جناب سید البہتان صاحب کچہ کام بنائینگے بقول شخصے گہر کا بہیدی لنکا ڈہائینگے انعام پائینگے سو نیچیر ہے ہر آن اتنا ہوتا ہوگا کہ حواریان کمیٹی جو کہ نیچیر مزاج ہین وہ فرماتے ہونگے ہان مین ہان ملاتے ہونگے کہ واہ سید صاحب کیا بات ہے ردٹی کمانے کی خوب گہات ہے اگر آپکی حیات بخیر ہے تو عنقریب سب ایکدین شتر بے مہار ہوئے جاتے ہین ہندو مسلمان کوئی دن مین ایک ہی تہالی مین کہاتے ہین اودہر ہندوون مین برہما سماج کی دہوم ہے ادہر آپکی ذات سے مذہب نیچیر یہ علی العموم ہے بیت لنگے آپ خوب مزے مین آتے ہونگے بغلین بجاتے ہونگے میان عزازیل کو بہی شرماتے ہونگے کہ اونکو بہی یہ نہ سوجہی تہی جواب ۱۲۹۳ ہجری مین آپکو سوجہی حقیقت مین یہہ قول آپ پر صادق آتا ہے **بیت** زبان زبان سے لڑے اور وہان تن تن سے لڑے ٭ جو حکم ہوئے تو بندہ فرشتے خان سے لڑے اب دوسری بات کا جواب یہ ہے یعنے آپنے جو فرمایا قولہ

کہ حج اور زیارات سے جو جو بشارتیں اونکو ملی ہوں ملی ہوں اور وہ
شبلی اور جنید کے مرتبہ کو پہونچ گئے ہوں الخ **اقول** یہ بات
آپکی نسبت حاجی الحرمین شریفین نہایت صحیح معلوم ہوتی ہے
اکثر لوگوں سے سنا گیا ہے کہ جناب حاجی صاحب کو بشارت ہوئی
ہے کہ تم ہندوستان میں جاکر سرشتۂ الحاد ایک شخص لندن سے
لیکر آیا ہے اور ہماری امت کو گمراہ کر رہا ہے اوسکا تدارک کرو اور
ہمارے وکیل کی کمک میں مشغول رہو حج سے زیادہ ثواب پاؤگے
جنت میں حوروں سے مزے اوڑاؤگے شبلی اور جنید کے
ہمنشینی پاؤگے اور یہ جو آپنے فرمایا **قولہ** کہ حق العباد نہیں معاف
ہوتا ور احمد کا احرام باندہو ور ناں کرتو تو نکا مزہ پاؤگے **اقول** اسکا
جواب یہ ہے کہ اب آپ سزا سے اعمال کو پہونچ گئے اب مناسب
یہ ہے کہ توبہ نصوح کرکے خداوندا مرا بہ علی بخشش کہتے ہوے
جناب حاجی الحرمین شریفین کے دراقدس پر جہکو اور جناب سید امداد العلی
صاحب کو ہمراہ لیکر حاضر ہوجیے اور عذر گناہان ماتقدم فرمایئے ورنہ
بقول آپکے ایدہم جزا کو آپکو آپنے ان کرتوتوں کا مزا معلوم ہوجائیگا پہر پچتا ؤگے
سزا پاؤگے آیندہ آپکو اختیار ہے مصرعہ بر رسولان بلاغ باشد و
بس **الخ** اب میں یہ جہ دومی آپکی تہذیب الاخلاق موجد نفاق

مطبوعہ ۵ ارج الثانی ۱۳۰۷ ہجری جلد ۵ نمبر ۹ پر آتا ہون جسمین آپنے
تفسیر السموات کا ماہر اسمین ہی ہم نے بہت کچھ تحریر فرمایا ہے موافق
قاعدہ یونانیون کے ایک دائرہ بنایا ہے پہر تحریر کیا ہے
کہ یونانیون نے سات آسمان سات ستارون کے لیے قرار
دیے ہین وہ بالکل غلط ہوگئے اور علماء اسلام نے جو لفظ سبع
سموات کی تفسیر مین وہی یونانیون حکیمون کے سات آسمان
سمجھے تہے یقینی ان علماء نے غلطی کی ہے کیونکہ کلام الٰہی کبھو
خلاف واقعہ کے نہین ہوسکتا بس اس سے ثابت ہے کہ سبع
سموات سے یہ مطلب نہین ہے جو کہ علماء اسلام کی تفسیر مین ہے
اسپر آپنے نظام عالم مطابق مشاہدہ دوربین کے ایک دائرہ فلکی
بنایا ہے اوسمین ۱۴ یا ۱۵ ستارہ قائم کیے ہین اونکو
پیش خود صحیح سمجہا ہے اور تمامی پر اس تقریر کے لکھدیا ہے
کہ باقی آیندہ الخ جواب اب مجھے آپسے یہ غرض ہے کہ یہہ
کیونکر آپ کو ثابت ہوا کہ یونانیون نے سات سیارہ سات
آسمان قرار دیتے ہین وہی علماء اسلام نے بہی بموجب کلام خدا
کے قرار دے لیے ہین کہتا ہون کہ یونانیون مین کوئی شخص
کیا آسمان پر گیا تہا اور دیکھہ آیا تہا فقط بات اتنی ہے کہ جب

قرآن شریف نازل ہوا تو اوس زمانہ مین حکمت یونانیونکا بڑا چرچا تھا
جس طرح سے حضرت موسے علیہ السلام کے وقت مین جادو کا
بڑا چرچا تھا اور دستور یہ رہا ہے کہ جس زمانہ مین جس بات کا کفار
کو بڑا دعوی ہوا ہے وہی معجزہ اوس وقت کے پیغمبر کو دیا گیا ہے
پس معلوم ہوتا ہے کہ اوسوقت مین آسمانون کے باب مین اون کی
تشخیص مین اختلاف تھا لہذا اونکی تسکین کے واسطے اللہ جل شانہ
نے یہ کیفیت سما مفصلاً قرآن شریف مین جناب رسالت مآب کی بنسبت
مین بیان فرمائی ہے جسکو اول حکمانے بھی اپنی عقل پر جاری فرمایا اور
تسلیم کیا اور اپنی کتب حکمت مین درج کیا نہ یہ کہ اونکی تشخیص کو علماے
اسلام نے تسلیم کیا یہ ایسی بات ہے کہ کوئی کہے کہ لندن مین
ہمیشہ شفق ختمی نہین ہے وہان ایک پہاڑ ہے کہ اوسکا پتھر ہیرہ کا
کام دیتا ہے اور سننے والا کہے کہ یہہ بات قریب قیاس نہین
ہے یہ تمنے سید احمد خانصاحب بہادر جج بنارس سے سنا ہوگا
کیونکہ وہ لندن گئے تھے اور پہر ماشاء اللہ و چشم بد دور آگئے
تحریر فرمایا ہے قولہ کیونکہ خدا کا کلام خلاف واقع کے نہین ہوسکتا
الخ اقول مین کہتا ہون کہ خلاف واقع آپنے کیونکر فرمایا آپنے جو
تشخیص لکہی ہے وہ بموجب قواعد فلسفہ اہل فرنگ کے ہے اوسکو

ہونے پر کیا دلیل ہے آپ نے پرچۂ نور الآفاق مطبوعہ ۱۴ شعبان ۱۲۹۲ہجری نمبر ۱۹ جلد ۳ شایع میں دیکھا جناب مولانا محمد علی صاحب سلمہ اللہ تحصیلدار پرگنہ بلاری ضلع مراد آباد آپکے کل اقوال قال قال نقل کرکے تحریر کرتے ہین فرماتے ہین اہل علم کو آپ پنہساتے ہین وہو ہذا **قال** ہمنے سما کا ترجمہ بلندی کیا ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ اس آیہ مین کوئی محل خاص یا کوئی یونانیون والا خاص جسم مراد نہین ہے نہ ہوسکتا ہے کیونکہ کسی ایک آسمان کے سات آسمان بنائے گئے بلکہ وہ الگ الگ جداگانہ سات آسمان ہین الخ **اقول** یہہ خوب بات ہے اگر یونانیون والا آسمان نہ ہوسکے تو زمین کو آسمان ٹہرا لیجیے اور مصداق اس مثل مشہور کے بنجائیے کہ ہربت عن المطر و وقف تحت المیزاب اور سماوات کا مجسم ہونا تو آیات قرآنی سے یہانتک ثابت ہے کہ مجبور ہوکر آخرکار آپنے بہی اوسکا اقرار کیا اور یہہ بہی ثابت ہے کہ خدا نے اونکو پیدا کیا ہے اور جو چیز کہ مشخص مخلوق ہوئی وہ بحکم ضرورت جسم خاص ہوگئی گو کہ وہ جسم خاص فلاسفہ کے ہوئی صفات پر نہو مگر اسمین تو شک نہین کہ آیہ مین سما سے ایک جسم خاص موسوم بہ سما مراد ہی اور یہی ہے مدعا ہمارا یہہ تو ہم بہی نہین کہتے کہ سما ایسا مجسم ہے

جیسا کہ فلاسفہ یونان نے ٹھرایا ہے مگر ہمارا عقیدہ یہہ بھی نہیں ہے کہ مطابق توہم فلاسفہ فرنگ کے خارج مین اوسکا کچہ وجود نہیں جیسا کہ آپ اونکے تقلید سے فرماتے ہین لاوجود السموات مجسما اور جیسا کہ آپکے ایک بڑے مقلد نے اوسکے وجود خارجی سے اپنے رسالہ مطبوعہ ۵ شعبان ۱۲۹۱ ہجری مین لکہا ہے اور یہہ جو آپنے فرمایا کہ ایک آسمان کے سات آسمان نہین بنا ہے اور پہر تصحیح اوسکی غلطنامہ مین اسطرح پر فرمایا ہے کہ اونکے نزدیک آسمان سے کے سات آسمان الخ اقول اس سے معلوم نہین ہوتا کہ مطلب کیا ہے اگر مدعا یہ ہے کہ یونانیون کے سے آسمان ایسا نہین ہے تو ہمکو یونانیون سے کچہ بحث نہین اور اسحالت مین یہ قول آپکا صرف ایکی دلیل ہوگی کہ یونانیون والا جسم مراد نہین مگر فقرہ اول کہ کوئی جسم مراد نہین نے دلیل رہا اور اگر مراد یہ ہے کہ عموما مثبتین سما کے نزدیک ایسا نہین تو یہ آپکے مقولہ کے بھی خلاف ہے اسلیے کہ آپ خود فرماتے ہین قولہ جو کچہ اونسے ہمارے اوپر کیا تہا وہی سماوات ہو گئے تو معلوم ہوا کہ سما ہی سماوات ہو گئے پس ایک آسمان کے سات آسمان ہو گئے علاوہ بران یہ آپکے ناواقفی

یعنی آسمان جسم نہیں ۱۲ منہ

علوم عربیہ سے ہی ہمنے اوپر لکہا ہے کہ ضمیر من ضمیر مبہم
ہے کہ اوسکی تفسیر سبع سموات مین ہو گئے یعنے جنس
آسمان بنانیکا ارادہ کیا تو درست کر دیے سات آسمان یعنے
اوس جنس کے سات فرد جدا جدا بنا دئی پہر سوا اسکے
خود جناب مفسر ہی دخان مین ترجمہ شاہ عبد القادر کا استحسان
بیان کر کے یہ فرماتے ہین قولہ کہ آسمان ایک تہا دہوان سا اوسکو
بانٹ کے سات کیے پہر یہان اب برخلاف اوسکے کسطرح جبر
فرماتے ہین ایک آسمان کے سات آسمان نہین بنائے گیے
پس جو وجہ آپنے آسمان سے بلندی مراد لینے کے رقم فرمائے خود
آپ ہی کے اقرار سے باطل ہو گئے سوا اسکے یہی
دخان صاف دلالت کرتا ہے اسپر کہ مراد سما سے بلندی یا
فضا نہین ہے کیونکہ یہہ کہنا بلندی دخان تہی محض بی معنی
ہی کہ بلندی اور چیز ہے اور دخان اور چیز ہے نہ پہلے کبہی بلندی دخان تہی
نہ اب ہی ورنہ وہ بلندی عین دخان تہی نہ مادہ دخان قال جب فضاے مرتفع
متعدد نشانون سے منقسم ہو جاتی ہے تو اوسکے ہر ٹکڑے
پر طبقہ یا سما یا ارتفاع کا اطلاق ہو سکتا ہے الخ اقول مثلاً زمین
سے جناب کی کوٹہی چہت مین جو بلندی ہے اوسمین ہمنے

سات نشان ارتفاع مین کردے تو بقول آپکے جناب مخدوم
ومکرم کے سقف خانہ سے تک خاتمہ سبع سماوات طباقا کا
ہوگیا اور ارض وسما سب جناب کی کوٹھی ہی مین سما گئے تو جناب
کی کوٹھی ہی بموجب عقیدۂ جناب کی مصداق سبع سماوات کے
ہوگئے مگر جو لوگ کہ اوسکی چھت پر ہین وہ ساتون کے تحت الاقدام
ہی رہے اور آپکے ساتون آسمانون مین سے ایک پر بھی اولم
یروا الی السماء فوقہم صادق نہ آیا بلکہ برخلاف اوسکے ہر ایک اونمین
سے اولم یروا الی السماء تحتہم کا مصداق ہوگیا پس ظاہر ہوا کہ آپکے
مقرر کیے ہوے آسمان کسی طرح پر مصداق سماء منصوصہ قرآن
نہین ہو سکتے آپکے سماوات معتقدہ کے بنسبت یونا نیون
ہی کے سماوات بدرجہا مطابقت نصوص قرآنی رکھتے ہین یا
انیہمہ بڑا تعجب ہے کہ آپ اونپر معترض ہوکر اپنے تئین مورد مثل
ہرب عن المطر ووقف تحت المیزاب بناتے ہین بنظر انصاف اوسکے
جناب مین عرض کرتا ہون کہ طبقات سماء سے اور آپکی
نشان کرنے سے متماثر نہین خالق ارض وسما نے خود اونکو
ایکدوسرے سے متمائز کرکے ہمکو خبر دی ہے کہ خلق
سبع سماوات طباقا جناب کے اختیار کرنے یا نہ کرنے پر موقوف

نہین رکھا اوسنے اپنا کام آپ پر یا جناب سید محمد لعلی صاحب
برہنین چھوڑا اقال اگرچہ ہم یونانیون حکیمون کے قول کو تسلیم
نہین کرتے الخ اقول یعنے اسوجہ سے کہ تقلید فلاسفۂ فرنگ
کی آپنے اپنے اوپر فرض کرلی ہے مگر عنقریب معلوم ہو جائیگا
کہ کسقدر تو آپ پر بھی اونکے قول کی تسلیم بالضرور لازم آویگی
قال اسیطرح اس وسعت کی تقسیم سماوات ہوتی ہے یعنے اس
وسعت کی اس محل کی جہان یہ نیلی نیلی چیز ہمکو دکھائی دیتی ہے
ہم آسمان کہتے ہین کیونکہ یہ سب محل ہماری لنسبت مرتفع ہین الخ
اقول جناب کی تقریر و تعلیل سے یہ ثابت ہوا کہ جو چیز بہ لنسبت
آپکے مرتفع ہے اسکو آپ آسمان کہتے ہین تو بالضرور جناب
سامی اپنی کلاہ بہندے دار کو بھی سماء کہتے ہونگے کیونکہ وہ بھی
بہ لنسبت آپکے جسم کے مرتفع ہے اور سمت الراس پر بھی ہے
اور پھر ہر خط بخیہ سے جو نشانات متعدد دستا پر اوس کلاہ مین درزی نے
کردیے تو اطلاق سبع یا متعدد سماوات کا جناب کے نزدیک
اوسپر بھی صحیح ہوگیا ماشاء اللہ جناب کے بارچہ دوز سیکے سبب
اگر آپکے درزی کو بھی خالق سموات کہا جاوے تو جناب کی تفسیر
کے مطابق غلط نہوگا علاوہ بران اس نیلی نیلی چھت سے نیچے

جو بعد ہے اسکو اور جو کچھ اسکے اندر ہے اون سبکو بدرجہ
اولے آپ سما فرماتے ہونگے پس آپکے اعتقاد کے
موافق جو سما الدنیا ہے ہزارون ہو گئے اور مطابقت کلمات
قرآن کی باقی نہ رہی بہر اسکے سوا اپنی نیلی جہت جسکی ہابت
آپ آگے بیان فرمائینگے اس سے جو بعد مدار قمر تک ہے
وہ بھی آپکے نزدیک بالضرور سما ہے علی ہذا القیاس ایک
کوکب سے دوسرے کوکب تک جو بعد ہے اور جو مدار
ہر ایک کوکب کا ہے وہ سب آپکے نزدیک سماوات
ہین اور چونکہ ہر ایک بعد و مدار باہمدگر ملاصق ہین تو عقیدہ
جناب کا بھی مثل عقیدۂ یونانیون کے ہے کیونکہ ہر ایک
سما بقدرہ اپنے کے جسمیت کے آپ بھی قائل ہین اور اوپر
سمٰوت کو محیط بھی ٹہرا چکے ہین اور یکے بر دیگرے مثل ورق
پیازکے ملاصق ہونیکے بھی قائل ہوے اور کوکب کی اونمین
متمکن ہونیکے بھی آپ معترف ہوئی پس آپ مین اور یونانیون
مین بجز نسبت کے کیا فرق رہا اور جسطرح پر یونانیون کے اصول
پر برخلاف مثل اہل اسلام ہند کے انحصار سموات سات مین
نہین اسیطرح آپکے نزدیک بھی برخلاف اہل اسلام اور نص

قرآن سے عدد سماوات کا محسوسات مین نہین پس نفس وجود سماوات اور اکثر صفات سماوات مین تو آپ بھی یونانیون کی متفق ہو گئے البتہ ایک صفت حرکت و سکون مین اختلاف رہا سو اس صفت کو نفس وجود مین دخل نہین اس قسم کے اختلافات تو ہمیشہ خرامین مین ہوا ہی کرتے ہین چنانچہ فلاسفۂ فرنگ بھی اجرام علویہ کے صفات مین باہم مختلف ہین اب غور فرمائیے کہ وہ توجیہ جو آپنے اپنے قول وجود السماوات جسمانیات کے تبعی کی غلط ہو گئے کیونکہ خود جناب وجود ایسے سموات مجسمہ کے قائل ہو گئے کہ زیادہ تر مطابق اعتقاد یونانیون کے ہین اور دعوی مخالفت یونانیون کا صرف قول زبانی ہے عوام کے سنانے کے لیے رہ گیا فقط اشکل تو آپ کی تفسیر السماوات کی جناب مولانا و مخدومنا نے کر دکھا دی آپکی قابلیت کچھ کام نہ آئی اب جناب حاجی الحرمین شریفین محمد علی بخش خانصاحب بہادر رسالۂ تائید الاسلام کے صفحہ ۲۴۸ مین تحریر فرماتے ہین قولہ کہ آپکے معقولین و ائمہ دین جنکے آپ مقلد ہین کون کونسے ہین ہیئت دان اور کس کس کے قول پر آپکو جزم و یقین حاصل ہے چونکہ میرے نزدیک اب تک آپ بڑی مغالطے مین گرفتار ہین یعنے یہہ سمجھ رکھا ہے کہ جو ہیئت

مدارس مین پڑہائی جاتی ہے تمام فلاسفہ کا مقولہ ہے اور آپ تحریر
افلاک کا ذکر نہین ہے لہذا وجود افلاک قطعا باطل ہے مگر
افسوس آپنے ہرگز دریافت نہین کیا کہ ہیئت کے مسائل
مین کیا کیا خرابیان اور خرافات اور اختلافات ہوتے چلے
جاتے ہین ہر وقت ردوبدل جاری ہے کوئی دیندار جو کلام الہی
پر ایمان رکھتا ہوگا ایسے اختلافات والے علم فلسفہ کا قائل بلکہ
سننے کو ضرور ہے کہیگا کہ بعد چھوڑنے ایمان اور قرآن کے جو ہیئت
کہ پیش نہ آوے وہ ہیئت سمجھو بالجملہ مین بقدر ضرورت بعض کتب
علم ہیئت سے کچھ نتائج نکال کر پیش کرتا ہون آپ بھی ذرا جی
لگا کر سن لین فوراً دیکھتے ہی فیصلہ کر دین اور بات کی پچ
پر نہ آجاوین اور ملاحظہ فرماوین کہ اس ہیئت جدیدہ مین سوا
اٹکل اور وہم دوڑانے کے کئی مسئلہ ہین جو قطعی ہو چکے
ہین کتاب ہرشل صاحب اور لوئیکیل صاحب کی کتاب
ہیئت کا ترجمہ جو پنڈت اجودہیا پرشاد مدرس علوم انگریزی
ورام چند مدرس انگریزی نے کیا ہے اور سنہ ۱۸۴۸ء مین طبع
ہوا ہے اوسکی پانچوین فصل صفحہ ۱۴۱ کا خلاصہ لکھتا ہون جو
متعلق نظام بطلیموسی ثانی کوپرنیکس کی ہے صحیح صحیح مسائل

نسبت گردش سیارونکی زمانہ قدیم سے معلوم تھی اور حکماء
زمانہ قدیم اونکو سما یا کرتے تھے یعنی کورس جو گزشتہ سال
پیشتر حضرت عیسی علیہ السلام کے ہوے پیدا ہوا تھا اس مسئلہ
سے واقف تھا بلکہ وہ بھی موجد نہ تھا اور مصنفون کے
تصنیفات سے اخذ کرتا تھا اوسکے شاگرد یہ تعلیم کرتے تھے کہ
زمین اپنے محور اور گرد آفتاب کے گردش کرتے ہیں اور مدار ستارونکا
وہی حال بتاتے تھے جو فی زمانا مروج ہے اور وہ لوگ
یہ بھی کہتے تھے کہ ہر ستارہ ایک دنیا ہے کہ جسمین کہ مثل زمین کے
ہوا اور پانی ہے اور قمر مین زیادہ خوبصورت حیوانات نسبت
زمین کے بستے ہین یہ مسائل ایسے خلاف عقل معلوم
ہوتی تھے کہ ترقی اونکی زمانہ قدیم مین نہ ہوئی اور بایوس
ہو کر حکماء قدیم نے جمہور کی موافقت اختیار کی مگر اول اول
لولومی نے اصطلاح کے مسائل ایجاد کیے اور دلیل سے اونکو
استحکام دینا چاہا اوسنے مثل جاہلون کے یہ فرض کیا
کہ زمین بے حرکت مرکز کائنات مین مقیم ہے اور سیارے
گرد اوسکے گردش کرتے ہین اور اونکے اوپر ایک آسمان
ہے جسمین ثوابت جڑے ہوے ہین اور بعد عرش و کرسی

ہے اور واسطے ثبوت مختلف حرکات کے دوایر خارج المرکز
بھی فرض کیے تھے الی قولہ تالی کو پرنی ہی نے ان مسائل کی
غلطیان دور کرنے کے لیے چاہا کہ ایک نیا نظام ایسا مقرر
کرے جس سے لوگ نفرت نکرین تب اوسنے آلات بہت سی
تیار کیے اور اجرام فلکی کو مشاہدہ کیا اوسنے نظام بیتی کورنس
کو پڑہ کے اوسکی صحت کی اور بہت تعریف کی مگر چونکہ وہ فقرات
انجیل کے برخلاف تھے اونکے مشتہر کرنے مین سعی نہین
کی اور یہ چاہا کہ ایسا نظام مقرر کرے جو انجیل کے مقابل ہوا اوسنے
یہ فرض کیا کہ آفتاب معہ ستارون کے سال بہر مین ایک مرتبہ
گرد زمین کے گردش کرتا ہے اور تمام سیارے موافق اپنی اپنی
حرکات کے گرد آفتاب کے مختلف زمانہ مین دورا ختم کرتے ہین
اوسکے تجربات سے ہیئت والون کو بڑا فایدہ حاصل ہوا چنانچہ
اوسکی یہ ایجاد ہے کہ اوسنے انحراف شعاعون کا ہوا مین دریافت
کیا اور بصحت تمام ہیئت مقام ثوابت کے جو سابقین کو معلوم نہ تھی
دریافت کیے اور اوسنے یہ بات ثابت کی کہ چاند سے دمدار سیارے
بہت بلند ہین گو راے حکماے کے اوسکے خلاف تھی اور اوسکی
تجربات سے مسائل حرکات سیارون کے مرکب ہوسکے

بعدہ انقلاب سلطنت سے باوجود ترقی پر پہونچنے کے علم
ہیئت کے پیتی گورس کو بہت تنزل ہوا اور نظام شمسی پہر فراموش
ہوگیا بعدہ کوپرنیکس نے نظام پیتی گورس کو صحیح تصور کرکے سنہ ۱۵۴۳ء
مین معہ دلیلون کے پہر مشتہر کیا اور چونکہ یورپ مین جہالت
کا زور تہا اوسکی طرف لوگ کم متوجہ ہوئے اور جن حکیمون کے
خلاف اوسکی مسلمات تہے وہ بہی دقت کرنے لگے پہر بہی
وہ گردش زمین متعلق اپنے تالیف مشتہر کرنے مین باز رہا ۳۶
سال کے بعد اوسکی کتاب چہاپی گئی اوس زمانہ سے اب تک
دلائل اوسکے استحکام مین چلے آتے ہین اور باوجودیکہ مسئلہ
گردش زمین برخلاف شہادت حواس خمسہ کے ہے اور حکیم
ارسطو برخلاف اسکے تعلیم کرتا تہا مگر پہر بہی وہ مسئلہ مشتہر ہوکر
تمام دنیا مین پہیل گیا سولہوین صدی کے آخر اور شروع سترہوین صدی
مین کپلر اور گلیلیون نے ان مسائل کو مشتہر کیا اور بذریعہ
دوربین کے بہت سے نئی باتین نکالین زہرہ کو دوربین سے
دیکہا کہ وہ مثل چاند کے گہٹتا بڑہتا ہے اس سے یہ نتیجہ اخذ
کیا کہ وہ آفتاب کی گردش کرتا ہے اور اسنے آفتاب کی سطح پر
سیاہ داغون کو متحرک پاکر یہ تحقیق کیا کہ وہ اپنے محور پر حرکت

کرتا ہے اسی باعث سے گردش زمین کا ثبت مقرر ہے
مشتری کے گرد چار چاند کی گردش دیکہکے تصور کیا کہ قمر بہی
گرد زمین کے گردش کرتا ہوگا اور اوسنے پہاڑ اور گڑہائی قمر
مین دریافت کین اور علم ہیئت نے ایک نئی صورت پکڑ لی شمس
کارنیٹر اور کوپیڈس کینی اور نیوٹن صاحب نے اس علم کی ترقی
کے لیے بڑی جد و جہد کی اور خاص نیوٹن صاحب نے نظام
کوپرنیکس کو علم ریاضی پر اسطرح مستحکم کیا کہ کوئی اوسکو کمزور نہ کرسکیگا
جبتک دنیا قائم ہے جاری رہیگا الخ مختصرا اب تو معلوم ہوگیا
کہ کوپرنیکس اور نیوٹن کے اقوال پر اس ہیئت جدیدہ کا اعتبار رائے
اور طریقۂ استخراج مسائل کا بہی قیاسات بعیدہ اور مماثلت و مناسبت
غیر ضروریہ کے ساتہہ واضح ہوگیا اور یہ بہی معلوم ہوا کہ ہمیشہ یہ
مسائل مختلف فیہا سے چلے آتے ہین باقی رہا یہ دعوی ہرشل صاحب
کا کہ جب تک دنیا قائم ہے یا رہیگی یہی مسائل قائم رہین گے
محض جہوٹی پیشین گوئی ہے جو بہت جلد معلوم ہوئی جاتی ہے
ہم ایک دوسری ہیئت کا بہی ذکر کرتے ہین جو مثل نیوٹن صاحب
کے چل نکلے تہے مسٹر وسٹکا سٹیر نے ایک ہیئت ایجاد کی
تہی اور اوسی نے مادہ وجود عالم کو نا قابل فنا اور ازلی اور ابدی اور

جمع ہو جانا انتظام عالم اتفاقات سے قرار دیا تہا اور خلاف
محال فرض کرتا تہا ہرشل صاحب لکہتے ہین کہ یہہ مسائل وقت
ایجاد سے اکثر بدلتے رہے اور مختلف طور یہہ فرض کیے گئے
اور قریب سو برس گذر گئے ہونگے کہ بہت سے ذہین اور فہیم شخصون
نے اوسکے مقرر کرنے کے واسطے جد و جہد کی الخ ذرا
غور کرنا چاہیے کہ جس زمانہ مین اس ہیئت دیسکارٹ کے
ایجاد ہوئی تہی اور بڑے بڑے ذہین و فہیم اوسکی ترویج کرتے
تہے تو کیا اوسوقت مین اوسکا بہی ویسا ہی اعتقاد ہمارے
جناب مخاطب کو نہ ہو جاتا جیسا کہ نیوٹن کے ہیئت کی نسبت
ہے اور خدا جانے قرآن شریف کے معنے کی نسبت کیا کیا
تصنیف کیے جاتے بلکہ مین گمان کرتا ہون کہ شاید دسیرین اور
ہیئت کے زمانہ مین دیکہہ سکے اور نیوٹن کی ہیئت دیکہہ کر جہہ
تردد حضور والا کی طبیعت مین پڑ جاتا خدا خیر کرے اب تو ہر زمانہ
کی ہیئت تراشون کی راے پر قرآن شریف کے معنے بدلے
جاتے ہین سو آگے چلکر ہیئت جدیدہ نیوٹن صاحب کا بہی حال
کہلا جاتا ہے فانتظروا انی معکم من المنتظرین اب ایک اور ڈہکوسلا
ہیئت کا بہی سن لیجیے کہ بقول ہرشل صاحب کے مسٹر لینیس کہ مخالف

نیوٹن سے وہ کہتا ہے کہ انتظام عالم سے یہ لازم نہین آتا ہے کہ وہ موافق اون اصولون کے ہو جو کہ حرکت مادہ سے متعلق ہین یا بموجب قواعد علم ادب کے ہو وغیر ذلک من الاوہام اب ذرا ہیئت ہستان نیوٹن و ہارشل و لاپلاس وغیرہ اور زنہکنس کے استخراج مسائل کا تماشا دیکھیے کہ تقلیدی ایمان لانے والے جسپر یقین کر رہے ہین ہرشل صاحب کہتے ہین کہ نیوٹن صاحب جو نہایت مشہور شخص ہے یہ خیال کرتا ہے کہ کائنات مین ایسے ثوابت بھی ہین جنکی روشنی باوجود رفتار ۲ لاکھ میل فی سکنڈ کے زمانہ ابتدائے مخلوق سے اب تک ہم تک نہین پہونچی بلفظہ انصاف کیجیے کہ یہہ مسئلہ کیونکر قطعی سمجھا جاویگا اور کیا دلیل ہے اسپر نہ تو دوربین سے وہ ثوابت نظر آتے ہین نہ فی سکنڈ ۲ لاکھ میل اونکی بھی روشنی کے چلنے کا کوئی ثبوت ہے اور ہرشل صاحب کہتے ہین کہ حال زمین کا دیکھ کے خیال آتا ہے کہ ثوابت مین بھی اجسام و بروج ہونگے اگرچہ ہم سے مختلف الوجوہ ہونگے اور کوئی مخلوقات مین بہت سا اختلاف پایا جاتا ہے مگر اونمین ایک طرح کی مشابہت پائی جاتی ہے اور ایک ہی غرض سب سے دریافت ہوتی ہے بلفظہ اقول

اگر رجما بالغیب اسی قسم کے دلائل سے مسائل قائم کیے جاوین تو جسکے جی مین جو کچہ آوے قائم کرسکتا ہے اوسیطرح یہ ہے کہ ہرشل صاحب کہتے ہین کہ وہ بہی اپنے سیارون کو روشنی دیتے ہونگے اور نباتات کی نشو نما کو مدد کرتے ہونگے الخ مین پوچہتا ہون کہ وجود نباتات کا ثوابت مین فرمایئے کہ سواے وہم اور خیال کے کس برہان سے پایا جاتا ہے دوربینون کی تو یہ کیفیت ہے کہ بقول ہرشل صاحب کے سب سے قریبا ثوابت مین سے سرس ہے اور درجۂ اول مین داخل ہے پہر بہی فاصلہ درمیان زمین اور اوسکے اسقدر واقع ہے کہ باوجودیکہ زمین اپنے مدار مین ساڑہے نوکروڑ میل آفتاب سے قریب ہو جاتی ہے تب بہی اوسکے مقدار مین ذرا بہی تفاوت نہین آتا پہر ہرشل صاحب لکہتے ہین قولہ کہ جس وقت کوئی ستارہ نہایت نزدیک آفتاب کے آتا ہے تو اوس وقت از بسکہ کشش نہایت زیادہ ہو جاتی ہے تو ضرور ہے کہ وہ سیارہ سنسے تا اُل آفتاب پر گر پڑے لیکن ہم کہتے ہین کہ اس نزدیکی سے سیارہ ہٹنا شروع کرتا ہے اور جیسے فاصلہ پر پہلے تہا وہین چلا جاتا ہے یعنے مدار پر پہر گہومتا ہے اقول یہ تقریر ہرشل صاحب کی مخدوش ہے

کیونکہ اگر زور متنفر المرکز اوسی سیارہ مین اسقدر قوی ہوتا ہے
کہ پھر اپنے مدار مین چلا جاتا ہے اور قوت جاذبہ شمسی پر غالب
آتا ہے تو ضرور ہے کہ جس وقت وہ سیارہ بہت دور تھا اور قوت
جاذبہ شمسی نہایت کمزور تھے اور سیارہ کی قوت متنفر المرکز قوی تر
تو وہ سیارہ ہرگز قریب آفتاب کے نہ آتا نہ آفتاب اوسے
کھینچ بلاتا دوم وقت معاودت کے جو قوت جاذبہ شمسی بیکار ہو چکی
تھی پھر اوسکے کھینچنے پر قدرت نہ پاتے وہ خود میل آفتاب کی
طرف کرتا سوم قوت جاذبہ ہمیشہ سیدھا کھینچتی ہے کوئی وجہ
نہیں ہے کہ باوجود مغلوب نہ ہونے قوت متنفر المرکز پر کرکے
کوئی سیارہ کروی مدار مین دائرہ بناتا اور جب دائرہ بناتا تو زور
متنفر المرکز ہرگز مساوی نہین رہ سکتا ہے نہ قوت جاذبہ مساوی
ہوسکتی ہے کیونکہ قوت جاذبہ شمسی جسقدر اوسکے وسط مین ہے
اوسقدر کنارون مین نہین ہے اور بالفرض کنارون مین بھی
ہو مگر قوت جاذبہ مستقیم ہونے کی وجہ ہرگز دائرہ بنانے ویگی
چہارم کیا ثبوت ہے کہ قوت متنفر المرکز و قوت ہار بہ کواکب و
و قوت جاذبہ شمسی سب برابر و موافق ہین تو بڑا زاویہ بناتے بناتے
چھوٹا چھوٹا زاویہ بناتا اور قریب آفتاب کے آنا اور پھر غیر منتظم

حرکت کے سات پلٹ جانا متعذر ہوگا وغیر ذلک من ارادتہ اب ہم سوال کرتے ہین کہ دارومدار علم ہیئت اس امر پر ہے کہ آفتاب اور زمین مین کسقدر بُعد ہے اور اسی پر قیاس کرتے کرتے تمام قاعدۂ کشش کے اور روشنی کی رفتار کی مرتب کرکے نظام شمسی درست کیا جاتا ہے مگر ہم کہسکتے ہین کہ اجتک یہ امر ہی طے نہین ہوا ہے کہ کس قدر بعد واقعی ہے لہذا ایک فہرست اختلافات معتقدات ہیئت دانون کے ہم لکھتے ہین اسکو دیکھ لیجیے کہ کون عاقل اسکو یقین کرسکتا ہے

فہرست یہ ہی

ہپی پارکس صاحب	۷۸۵ ۱ میل
پوسی ڈونیس صاحب	۱۴۱۰۱۴۱ میل
ٹالومی صاحب	۱۰ ۱۲ میل
الفنتی رنکنیس صاحب	۳۶ ۹ ۷ میل
کوپرنیکس صاحب	۲۰ ۹ میل
کنیار صاحب	۸۲۳۴۴ میل
رلنس صاحب	۰۰ ۲ ۶ میل
نیوٹن صاحب	قریباً ۰۰ ۵ ا میل

دیگر ہیئت والون کا قول	۲۱۰۰۰ میل
ہرشل صاحب	۴۰۹۳۳ میل

یہ فہرست صفحہ ۲۲ کتاب علم ہیئت مصنفہ ارچی بارلیشن صاحب سے نقل کی گئی ہے پس افسوس ہے کہ ابتک ہیئت جدید یا دوکی تحقیقات کو ہمارے جناب مخاطب قطعی سمجھ رہے ہین اور قرآن شریف کے ساتھ مقابلہ کیا جاتا ہے حالانکہ اوسکے مسائل بہت اصل قلیل ایسے ہین جو کہ قطعی ٹہراے جاوین اور اسقدر نہ قرآن شریف کے خلاف ہین نہ احادیث صحیحہ اب ہم کتاب ارچی بارلیشن صاحب سے ایک خط نیوٹن صاحب کا مضمون لکہتے ہین جو اوسنے بنام ڈاکٹر ٹیلی صاحب کے لکہا ہے اور صفحہ ۱۶ کتاب مذکور مین درج ہے ٹیلی صاحب کو نیوٹن صاحب لکہتا ہے قولہ کہ آپنے فاصلہ آفتاب کا سات ہزار گونہ زمین کے قطر کا قرار دیا ہے اور فلیمنڈ اور کسینی نے بیس ہزار گونہ مین خیال کرتا ہون کہ دونون حساب درست ہین انکو کچہ بدلنے کی ضرورت نہین فقط مسٹر بارلیشن صاحب اس خط کو نقل کرکے لکہتا ہے کہ نیوٹن صاحب ٹیلی صاحب سے کہتے ہین کہ فاصلہ آفتاب کا دو کروڑ اسی لاکہہ میل خواہ ایک کروڑ بیس لاکہہ میل سے ہے پہر بہی دونون یکسان

ٹہراتے ہین اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اونکی راے مین ۵ کروڑ ۹۰ لاکہہ کا فرق کسی شمار و حساب مین نہین ہے الخ

اقول ای عقلاے عالم اس نیوٹن کی بے پروائی اور خودرائی کا تماشا دیکھیے کہ اسقدر فرق کثیر حساب مین اوسکے نزدیک ثابت ہوا تب ہی وہ ہیئت جدیدہ کی صحت پر دعوی کیے جاتا ہے مین کہتا ہون کہ جب ایک نیر اعظم کے حساب مین اسقدر بطلان اوسکے تحقیق کا ظاہر ہوگیا تو دیگر سیارات کے حساب مین کیا حال ہوگا الحمد للہ جس نیوٹن کی تحقیقات پر ہمارے حضرت مجاب ہیئت جدیدہ پر مذہب سے بہی زیادہ یقین رکہتے ہین اوسکی قلعی کہل گئی سبحان اللہ جو لوگ کہ موجد یا بانی و حامی وکاملین ہیئت جدیدہ کے ہین اونکا تو یہ حال ہے کہ خود ہی اطمینان نہین رکہتے ہین اور فاصلہ ستارون کا بلکہ آفتاب کا بہی زمین سے تحقیق نہین کر پایا مگر حضرت اعلی قرآن شریف سے بہی اوپر ایمان لانیکو زیادہ طیار ہوگئے ہین اب مجکو یہہ خیال ہوتا ہے کہ جب حضرت مخاطب سمجہ لین گے کہ دوربین سے نہایت شفاف چیز کا نظر نہ آنا خصوصًا بعد کثیر کے وجہ سے خلاف عقل نہین ہے اور شیشہ دوربین کے ابتک موجودات قمر کے استدراک

مین بھی قاصر ہین اور ضروریات علم ہیئت کے نظر آتے ہین قابل
یقین نہین تو دوربین سے نظر نہ آنا افلاک کا مستلزم انکار وجود
آسمان کا نہ ہوگا اور کوئی استحالۂ عقلی کسی دلیل سے وجود افلاک
پر قائم نہ ہوسکیگا تب مجبور ہوکر یہ روشن بات کی نہ چھوڑینگے
اور تمام علم ہیئت کو غربال کرکے کوئی دوسری دلیل تلاش کرینگے
جس سے وجود سبع سماوات طباقا قطعًا باطل ٹھہرجائے میری
دانست مین انشاء اللہ کوئی برہان نہ ملے گا الخ اقول اور بندہ
کاتب الحروف جناب سید البہتان صاحب کو چونکہ ریاضیات فرنگ
کے بڑے مقلد ہوئے ہین جنکی غلطی جناب مولانا و مخدومنا
صاحب نے خوب کھولدی اپنے علماء ریاضی دان کے بیان
سے بتلاتا ہون جو عقلًا و نقلًا و علمًا غلط نہین ہوسکتے دیکھو مولوی
عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ جنکی ریاضی دانی کا شہرہ از شرق
تا غرب ہورہا ہے وہ تفسیر عزیزی مین والسماء ذات البروج کی
تفسیر مین تحریر فرماتے ہین ذرا کان لگاکر سن لیجیے قولہ کہ یہ سبب
گردش آفتاب کے بیچ آسمان کے ایک دائرہ پیدا ہوتا ہے
کہ اوسکو دائرۃ البروج کہتے ہین اور خورشید اوسکے دائرہ کو
بیچ مدت ایک سال کے تمام کرتا ہے اور یہی دائرہ ہے

کہ ۱۲ حصہ برابر پر رہتا ہے ہر حصہ اوسکا موسوم ساتھہ برج کے رہا ہے
اس حساب سے واضح ہے کہ زیادہ ۱۲ برجون سے آسمان مین
نہین ہین اور انحصار اس تقسیم کا اوپر ۱۲ قسم کے ہے کہ زیادہ ہو
حکیم ملہم غیبی نے ذہنون جمیع بنی آدم مین القا کیا ہے کہ جمیع
طوائف ہنود اور جملہ یونانی اور کل فارسی اور سائر عرب اور ہمہ فرنگی
اور چینی قومین کہ وجود اونکا اطراف عالم مین ہے اتفاق کیا ہے لہذا
مدت ہونے آفتاب کے بیچ چوتھے حصہ چارون حصہ مین سے فلک
کو ایک فصل مقرر کی ہے کہ ہوا و خاصیت اوسکی مخالف دوسرے کے
ہے مانند ربیع و خریف و تابستان و زمستان اور ہر فصل کو تین
حالتین ضرور ہین ایک ابتدا ایک اوسط ایک انتہا کہ حکم اوس فصل کا
بیچ قوت و ضعف کے مختلف ہوتا ہے لاجرم تقسیم فلک کے
ساتھہ ۱۲ قسم کے واجب ہوئی اور اوس ہر قسم کا ایک برج نام کہا
ہے اور نیز آفتاب کو بیچ عرصہ ایک دورہ تمام اپنے کے ۱۲ مرتبہ
ساتھہ ماہتاب کے اتفاق ایک جگہہ ہونیکا پڑتا ہے اور ہر اجتماع
شمس و قمر تا آخر ماہ قمری ہے اسواسطے فلک کو بعد اجتماعات شمسیہ و قمریہ
۱۲ حصہ کیا ہے اور ہر حصہ کو ایک برج بنا لیا ہے اور ہر برج کو ساتھہ
اوسکے نام زد کردانا ہے مثلاً حمل اور ثور اور جوزا اور سرطان اور اسد اور

سنبلہ اور میزان اور عقرب اور قوس اور جدی اور دلو اور حوت
اور ہر ایک کو اون برجون مین سے بمقدار ایام حرکت آفتاب
تین ۳۰ قسم کیا ہے اور ہر قسم کا اوس برج سے درجہ نام رکھا ہے
اور ہر درجہ کو ساٹھ قسم کرکے ہر قسم اوس درجہ کا دقیقہ نام کیا ہے
کہ لغت ہندیہ مین مدت قطع اوس مقدار کو گھڑی کہتے ہین اور ہر
دقیقہ کو ساٹھ قسم کرکے ثالثہ نام رکھا ہے کہ اوسکو ہندی مین
چھن اور پل کہتے ہین وعلی ہذا القیاس اور یہ ۱۲ برج باہم صورت
مین اور احکام مین اختلاف تمام رکھتے ہین پس حمل بصورت برہ یعنی
دنبہ کے بچے کے ہے کہ سر جانب مغرب اور دم بطرف مشرق
رکھتا ہے اور منہ پیچھے کو کرکے کسی چیز کو دیکھ رہا ہے اور ستارے
بھی اوسکے صورت مین واقع ہوئی ہین ۱۳ – اور ۲ ہین اور وہ
ستارے اور بھی اوسکی صورت کے ساتھ متعلق رکھے
گئے ہین گو صورت سے خارج واقع ہوئے ہین اور ثور ایک
گائے کی صورت ہے کہ سر اوسکا جانب مشرق اور دم اوسکی
جانب مغرب اور صورت اوسکی ۳۲ ستارون سے مرکب ہے
اور ستارے بھی مثل عین الثور وثریا کہ مثل خوشہ انگور کے ہے
اور اور بھی اوسکی صورت کے ساتھ تعلق رکھتے ہین اور اکثر

اوسکی صورت سے خارج ہی ہین جوزا بصورت دو آدمی باہم
چسپان و آمیختہ کہ سر اونکے بجانب شمال و مشرق اور پا اونکے
بجانب جنوب و مغرب ہین اور ۸ استارے اس برج کے
صورت مین داخل ہین اور سات خارج کہ ذراع و میخہ وغیرہ ہین اور
سرطان بصورت ایک جانور معروف کہ اوسکو فارسی مین خرچنگ
اور ہندی مین کیکڑا کہتے ہین اور ۹ ستارون سے اوسنے
ترکیب پائی ہے اور ستارے بہی مثل قلب الاشد اور زہرا اوسکے
ساتہہ تعلق رکہتی ہین اور اسد بصورت شیر کے ہے منہ بطرف
مغرب اور پشت بجانب شمال اور یہ ۲۵ ستارون سے مرکب
ہے ۲۷ داخل اور ۸ خارج اور اونمین کہ داخل ہین ایک ستارہ
ہے کہ نہایت روشن اور سرخ ہے اوسکو قلب الاسد کہتے ہین
اور سنبلہ ایک عورت کے شکل ہے اور اوسکے ہاتہ مین ایک
خوشہ ہے سر اوس عورت کا بجانب دنبال اسد اور پاون اسکے
بجانب میزان اور ۲۶ ستارون سے مرکب ہے اور اور ستارے بہی
اوس سے متعلق ہین اور متصل اوس ہاتہہ کے کہ اوسمین خوشہ ہے
ایک ستارہ ہے کہ اوسکو سماک الاعزل کہتے ہین اور میزان بصورت
ترازو کے ہے آٹہہ ستارون سے مرکب اور عقرب بچہو کی

شکل ہے ۲۱ ستارون سے مرکب اور قلب العقرب اور
اکلیل اور اور ستارے بہی اوسکے ساتھ متعلق ہین اور قوس مین
ایک مرد کی شکل ہے اور تیر و کمان ہاتھ مین لیے ہوے ہے
۳۱ ستارون سے مرکب ہے اور جدی بصورت بز غالہ یعنی
بکری کے بچے کے شکل ہے ۲۷ ستارون سے مرکب ہے
اور سعد ارجح بہی اسکے ساتھ متعلق ہے اور دلو ایک مرد کے
شکل ایک ڈول کنوئین مین سے نکال کر ہاتھ مین لیے ہوئے
اور اوس دلو کو اولٹا کیے ہوئے زمین پر پانی گرا رہا ہے اور
صورت اوسکی ۴۲ ستارون سے مرکب ہے اور حوت دو
مچھلیون کی شکل ہے کہ باہم پشت و شکم ملے ہوے پڑی
ہین ایک کو اونمین سے سمک مقدم کہتے ہین اور ۳۴ ستارے
سے مرکب ہے اور پوشیدہ نرہے کہ ستارے دو قسم
ہین ایک ثوابت جسکو بالذات حرکت نہین بلکہ بحرکت تیسرے
آسمان کے بالعرض حرکت کرتے ہین اور شمار اونکا بجز باریتعالے
کے کوئی نہین جانتا ہے اور دوسرے کہ وہ سات ہین اور
بیان اوپر ہو چکا تفسیر ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح ترجمہ یعنی
تحقیق زینت دی آسمان دنیا کو کہ زمین کے نزدیک ہے

کہ چاند او سمین جڑا ہوا ہے ساتہہ چراغون بہت سکے کہ اوس
آسمان پر درجہ بدرجہ معلق ہین اسطرح پر کہ ثوابت کرسی ہین اور
زحل ساتوین آسمان ہین اور مشتری چھٹے ہین اور مریخ پانچوین
ہین اور آفتاب چوتہے ہین اور زہرہ تیسرے ہین اور عطارد
دوسرے ہین اور قمر پہلے ہین کہ آسمان دنیا مراد ہے اور روشنی
ان سب چراغون کی آسمان اعلٰی ہین جمع ہوکر اسی نیچے کے
آسمان کو کہ آسمان دنیا ہے زینت فراوان بخشتے ہین اور بیان
اختلاف بروج و احکام اسطرح پر ہے کہ حمل خانۂ مریخ ہے اور وبال
زہرہ و شرف آفتاب اونیسوین درجہ مین ہے اور ہبوط زحل
بھی اونیسوین درجہ مین ہے اور حمل مذکر و نہاری و حار یابس
و صفراوی اور برج منقلب و ربیعی و شمالی جانتے ہین اور ثور خانۂ زہرہ
ہے اور وبال مریخ اور شرف قمر تیسرے درجہ اوسکے مین ہے
اور اسکو مونث و لیلی و سرد و خشک و سوداوی و ثابت گمان کرتے ہین
اور جوزا خانۂ عطارد ہے اور وبال مشتری ہے اور شرف راس
اور حوت ذنب اور اسکو مذکر و نہاری اور گرم و تر و دموی اور ذوجسدین
کہتے ہین اور سرطان خانۂ قمر ہے اور وبال زحل اور شرف مشتری
اور ہبوط مریخ اور مونث و لیلی اور برج منقلب و راسد خانۂ شمس ہے

اور وبال زحل اور اس میں شرف و ہبوط تعین نہیں ہے اور ثابتہ
ہے اور مذکر اور نہاری ہے اور نار یابس ہے صفراوی ہے اور جوزا
خانہ عطارد ہے اور شرف عطارد اور وبال مشتری اور ہبوط زحل
اور ذوجسدین اور مؤنث و لیلی اور سرد و خشک ہے اور سوداوی ہے اور
میزان خانہ زہرہ ہے اور وبال مریخ و شرف زحل اور ہبوط آفتاب
اور برج منقلب و مذکر و نہاری اور گرم و تر و دموی اور عقرب خانہ
ہے اور وبال زہرہ اور ہبوط قمر اور برج ثابت و مؤنث و سرد و بلغمی
اور قوس خانہ مشتری ہے اور وبال عطارد اور شرف ذنب اور
ہبوط راس و ذوجسدین و مذکر و نہاری و گرم و خشک و صفراوی ہے اور جدی
خانہ زحل ہے اور وبال قمر اور شرف مریخ و ہبوط مشتری اور برج منقلب
اور مؤنث اور دلو خانہ زحل ہے اور وبال آفتاب اور کسی کوکب کو
شرف و ہبوط اس میں نہیں ہے اور برج ثابت ہے اور گرم و تر
مذکر اور نہاری اور حوت خانہ مشتری ہے اور وبال عطارد اور شرف
زہرہ اور مؤنث و لیلی و سرد و تر و بلغمی اور ذوجسدین باقی خواص اور
احکام ظاہرہ ان بروج کے ہیں کہ نسبت باقی ان کے خواص مخفیہ کے روشن
پیدا ہے اختلاف فصول سے الخ لہٰذا اعتبار سے سید المنجمین
صاحب جبکہ کسی طرح کی قاعدہ علمیہ سے بہرہ نہیں رکھتے یا اس شدہ

ہر علم مین بحث شروع کر دینا دنیا کو ہنسانا ہے یا ہنسنا اب مین ایک قول فیصل لکھ کے مقدمہ کو ختم کرتا ہون

قول فیصل

سید احمد خانصاحب بہادر جج بنارس مدعی بنام جناب حاجی الحرمین شریفین محمد علی بخش خانصاحب بہادر سب جج گورکھپور مدعا علیہ دعویٰ اتہام

ابکی بار جو ہم دورے سے مکان پر ناحق مین آئے اور پرچہ کو دیکھا تو یہ روبکار بات بات کا ذکر اوپر سے چلا آتا ہے مطالعہ مین آئین صاف واضح ہوا کہ مدعی صاحب کی تقریر پریشان ذہنی سے ثابت ہوتا ہے اور قاعدۂ طبی ہی گواہی دیتا ہے کہ جس وقت آنکھ چشم انسان کا بیل جاتا ہے بسبب خلل دماغ کے اوسکو مثل تیم چراغ کے ایک کے دو معلوم ہوتے ہین یا دو اشیا جو ضوئیہ ہون وہ بھی دو معلوم ہوتے ہین یہ قصور انسان کا نہین یہ خلل دماغ کی دلیل ہے عنقریب خوف مالیخولیا کا ہے اور بہت سے امراض دماغیہ کا نتیجہ حاصل ہوگا امید پنشن بھی جاتی رہیگی اکثر امراض دماغیہ کے لوگ پاگل خانہ مین رونق افروز رہا کرتے ہین بقول شاعر یہ بہتر ہے دولی حق رنگ کا ہو خیال

ایک شے دو نظر آتی ہین تشیم احول مین تا ہنوز آدم علیہ السلام تا ایندم کل
انبیا و علما و عقلا بذریعۂ کتب وصحف آسمانی کوکب سیارہ سات ہی بیان
کر گئے ہین کہ جسپر کل فریق کا اتفاق چلا آتا ہے مگر مدعی کو یہ کے سہ نظر
آئے یہ عین دلیل خلل دماغ کی ہے اگر یہان تشریف لاتے تو بندہ
آلہ مصنوعی التہاب اطفال سے ایک چیز کے بیس چیزین دکھلا سکتا ہو
شیشہ مین جتنے پہل ہون اوتنے چیزین معلوم ہوتی ہین یہ بات
بداہتاً ثابت ہے دوسرے یہ کہ کوکب ۷ دن ۷ زحل کو شنبہ کہتے
ہین شمس کو اتوار قمر کو پیر اور مریخ کو منگل اور عطارد کو بدھ مشتری کو
پنجشنبہ اور زہرہ کو جمعہ کہتے ہین اگر ہم ایوم ہی قرار دیے جاوین
تو سیارے ۱۴ ہو سکتے ہین اور پہر سوا اسکے کتب تہذ
عتیق ہین انہین ۷ یوم کی تصدیق ہے اور متعلق سات کوکب
کے ہے اور مستقد علیہ سرکار عیسویہ کی ہی تو پہلے دین عیسوی ہی
باطل ہوا جبکی روش پر مدعی صاحب خم ٹہونک کے علماء اسلام
سے برسر مناظرہ ہین سبحان اللہ اہل ہند کہ ۲ اکو ۳ اکیا کرتے ہین وہ
تین برس نین دہو کا کہاتے ہین اور جناب مدعی ہر روز خرابی
اعمال اور پریشانی عقل سے سیارات کو ۱۴ اقرار دیتے ہین چونکہ
بندہ علم جراحی سے بخوبی ماہر نہین ہے مگر قیاسا ایسا معلوم

ہوتا ہے کہ لیقہ قرنیہ مین مشار الیہ کے پھل پڑ گئے ہین اب مجکو
اندیشہ یہہ ہے کہ ایام گرما قریب ہے افراط حرارت اور تفکرات
اجرای مذہب پنجریہ اور نیز کار سرکار سے خشکی طبقہ مین زیادہ ہو گی
اخراط بدل ہو جاہین گے پہر اسکے ہرج دکہائی دین گے اکثر تجربہ
ہوا ہے کہ تر جیز جب خشک ہو گئی ہے تو اوسمین شکنین اور پہلو
پڑ جاتے ہین سو فنکہ تجویز ہوا ــ کہ دعوی مدعی بابت اتہام نسبت
مدعا علیہ باطل اور مدعا علیہ کا دعوی صحیح پس حکم ہماری سرکار ابد قرار
سے بحق مدعا علیہ بنام مدعی نافذ ہووے ــ لہذا حکم ہوا
کہ منشی علی حسین خان نقل کو عدالت ہذا کے ایک ایک پرت بعد ثبت
مہر کے خدمت مین فریقین سے کے ارسال کرین فقط
۱۳ صفر المظفر سنہ ۱۲۹۳ ہجری

الراقم نعمان خان کبل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ
آلہ وسلم بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ ــ



جناب عالی

حسب الحکم حضور نقل کواغذات ہذا کا ایک ایک پرت نقل کر کے بعد ثبت مہر کے خدمت میں فریقین کے تاریخ ۷ مئی [illegible] کو مقام لکھنؤ سے ٹکٹ صاحب پان بطور رانیدہ ہم فلشت کے ارسال کیا گیا اطلاعاً گذارش ہے۔

بندۂ فدوی علی حسین خان [illegible]
[illegible] سید [illegible]

ورنیو لا منشی ظہیر الدین صاحب بلگرامی جب بنارس سے سید احمد خان صاحب بہادر سی ایس آئی سے ملاقات کر کے تشریف لائے تو کتاب ہدایت الہنود تصنیف کی لہذا اوسکا جواب بھی درج کتاب

ھو المستعان

نامۂ ذیجود بجواب کتاب ہدایت الہنود

منشی صاحب معدلان جو مصنف کتاب ہدایت الہنود منشی ظہیر الدین صاحب

بعد سلام بوسہ بہ پیام و نمسکار و رام رام از طرف ہنودان مطیع الاسلام آمدم بمطلب کتاب ذو اسمین مسند آپکی جو کہ مطبع اسمین باہتمام سید حبیب اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ حبیبی اور مشتہر ہوئی ہرکارہ اسلام نے ہمین پہونچائی کیفیت واقعی ہمین یہین درآئی اول تو آپکا دعوی یہ ہے قولہ کہ جب تک صحت اوتاران ہنود قرآن سے نہ کرلیجاوے تب تک اونکے اقوال بہمت رسالت ناممکن الخ سو اسکا جواب یہ ہے کہ ثبوت دعوی کو ناظران اسلام نے مسلمات مدعی کو سند گردانا ہے کہ جواب خصم کا مسلمات

تردید الابطال واقف کا کتنگر کا مدرس سے مسعود خان الصادق

خصم سے ہونا چاہیے ہیہات ہیہات یا ابن فیر الانشاء نے
آپکو یا حال اتنا بھی نہیں معلوم کہ جواب کے تین قسم قرار
پائے ہیں الزامی و تحقیقی و تنزلی الزامی اونکو کہتے ہین جو کہ
مسلمات خصم سے ثبوت دیا جاوے کچھ اس سے یہ نہین
مراد ہے کہ وہ ہمارا بھی مسلم ہو دوسرا تحقیقی وہ ہے کہ اپنے
مسلمات سے ثابت کیا جاوے خواہ عقلی ہو خواہ نقلی اور
تنزلی اونکو کہتے ہین کہ بالفرض محال یون ہے سہی اور یہ بھی
یہ بات یا وہ بات ثابت نہین تو اب اس صورت مین آپکا وہ دعویٰ
کہ جبتک اوتاران ہنود کے صحت نہ ہو اور اونکے معاذ اللہ رسالت
قرآن سے پایۂ ثبوت کو نہ پہونچے تب تک ثبوت رسالت پیغمبر
آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیر ممکن محض باطل و عاطل ہو گیا
اب اسکے بعد آپنے بہت آیات قرآنی کو اپنے مطلب سے
تطبیق دیکے یہ طرح ڈالی ہے جو خوشنودی ہنود کی تجویز نکالی ہے
قولہ صفحہ ۱۴۷ - اوتار خاص اسلئے رہنمائی اور ہدایت کے
اوترے ہین اونکا صالح اور برگزیدہ اور مقبول خدا ہونا ضرور تر
ہوا اور معصوم معنے و لکل قوم ہاد اونکی صلاحیت اور ہدایت
پر دال ہے کیا سے جو اون دیوتا دلو نین گمراہ اور باغی ہوتے

راجن کہلانے لگے اور جو اونمین ہادی ویرا اور راست پذیر تھے
وہ دیوتا اوتار کرکے بلانے لگے جو اونمین نیک اور صالح اور ہدایت
پذیر تھے دیوتا اور رکھشس اور منادہ اور جن کہلانے لگے اول
دیوزادون مین جو سب سے بڑا اور اصلح ہادی کامل تھا
برہما دلیہ کہلایا کہ مہا بندہی مین ٹہرے گنے گئے ہین جیسے مہا جن
ومہاراجہ بعد اوسکے ہر زمانہ اور ہر وقت مین مقتضائی مصلحت
جیسا کہ مناسب مقام ہوا اوسکے موافق اوتار پیدا ہوتے گئے
وہان برعایت وقت اور مقام کچھ تخصیص دیوتا اور جن اور حیوان و
انسان کے بھی نہ رہے جیسے رام اوتار کرشن اوتار بہا نمائت
کہ کچھ اوتار اور مچھ اوتار نرسنگ اوتار باون اوتار پرسرام اوتار
باراہ اوتار جگناتھ اوتار دیاس ناتھ وغیرہم علی ہذا القیاس حساب سے
ایک لاکھ چوبیس ہزار کی تکمیل جو امام حجۃ الاسلام علیہ الرحمہ نے
کی ہے بخوبی تمام ہو سکتی ہے اور منافی عقیدہ اہل اسلام
نہین بلکہ موافق نص قرآنی حسب عقاید اہل اسلام کے جیسا کہ جز
آٹھ رکوع ۳ سورۃ انعام مین رسولون الجنہ کے شمول مین رسولون
الانس کے اس صراحت سے خبر دیتا ہے یا معشر الجن والانس
الم یاتکم رسل منکم ترجمہ اے گروہ جن وانسان کے آیا نہین آئے تم کو

رسول تم مین سے یعنی تمہاری جنس سے الخ جواب مشفق من اول تو عذر یہ ہے کہ اس آپکے بیان سے ثابت ہوا کہ دین اسلام و دین ہنود دونون صحیح ہین تو اگر کوئی ہندو یا مسلمان آپکو بجاے منشی ظہیرالدین کے گنگا دین یا کالکادین تحریر کرے تو آپ تسلیم کیجیئگا کچھ انعام و تحسین دیجیگا یا برا مانیےگا دوسرے یہ کہ سورۂ انعام مین اس رکوع ۳ کا پتہ نہین ہے مگر ہان ۴ رکوع سورۂ انعام کا اب مین بتادون شاید آپنے اسپر خیال کیا ہو مگر وہ آپکے مذاق کے موافق کب ہے بلکہ آپکے حق مین زہر ہلاہل ہے وہو ہذا ولقد ارسلنا الی امم من قبلک فاخذناہم ترجمہ ا ور تحقیق بہیجا ہمنے طرف امتون کے پہلے تجھسے یعنی پیغمبر الخ تواب مطلب آپکا اس آیہ سے بالکل فوت ہوا بلکہ مغالطہ وہی ثابت ہوئی کہ ایسی ہی اور آیہ قرآنی آپنے تحریر کی ہونگی اور صاف ثابت ہوا کہ تجھسے پہلے بھی اور امتون پر پیغمبر آئے ہین جنکا قرآن ناطق ہے اور جب امتون کی لفظ آئے تو اس سے فقط انسان سے مراد ہوئی کچھ بنی جان یا خلقت شیطان نہین پائی جاتی اور یہ ترجمہ آپکا بالکل لغو ہوا یعنے تمہاری جنس سے ہمارے نزدیک آپیسے بڑی غلطی ہوئی اگر آپ اسنے کو بھی مرسلین مین

شمار کر لیتے تو ایک لاکھ چوبیس ہزار کا شمار ہو جاتا اسواسطے کہ
اسوقت آخر مین آپ بجاے ایک ہزار کے ہین اور جس آیکی ہم نامہ
اول آیۂ ظہر الفساد فی البر والبحر مین بخوبی ثابت ہو چکے ہین اب ولکل قوم
ہاد کا مطلب سنیے جس وقت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی نسبت علماے یہود ونصاریٰ نے یہ عذر پیش کیا کہ
اگر آپ پیغمبر بھی ہین تو اپنی قوم عرب کے واسطے ہین ہمارے
واسطے نہین ہین اسپر اللہ تعالے فرماتا ہے کہ آپ تو ہر قوم
کے لیے ہادی ہین ایسا نہین ہے جیسکہ یا قبل تیرے
ہر ہر قوم پر بھی ایک ہادی ہوا ہے اب تا یوم حشر کل فریق کیو
تو ہی ہادی ہے قاعدہ نحوی ملاحظہ کیجیے جب کلمہ مین لام کے
نیچے کسرا ہو تو وہ لام جر کا کہلاتا ہے اور جب لام جر کا قرار
تو اوس سے مخاطب مراد ہوا افسوس ہے کہ آپ اس علمیت پر
دبیر الانشا کہلانے لگے ہین تو بائی بلکہ کہنٹی غلط بجائی ایضا جب آپ
کتب سیر اور تواریخ اہل اسلام بھی شاید نہین دیکھین دیکھو کتاب
ناصر الابرار مناقب اہلبیت اطہار مین روایت ہے اقول حضرت علی مرد
شیر خدا سے روایت ہے بیچ بیان آیۂ انما انت منذر ولکل
قوم ہاد کے کہ رسول اللہ منذر ہین اور مین ہادی ہون ابا اوس

آیہ مذکورہ بالا کا ذکر سینے وہ پارہ ولو اننا کے شروع رکوع ۳ ہی نیز یون ہے ترجمہ۔ ای جماعت جنون اور آدمیون کی کیا نہ آئے تھے پیغمبر تمہارے پاس پیغمبر تمھین مین سے بیان کرتے تھے اوپر تمہارے نشانیان میری اور ڈراتے تھے تمکو آلخ اقول اسکا منشا بھی آپ نہین سمجھے حاشیہ پر فائدہ ۳ جو مولانا عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ نے کیا ہے آپنے نہین دیکھا یا فقط مغالطہ دہی مراد ہے وہ یہ ہے یعنے مولانا تحریر فرماتے ہین قولہ کہ دنیا مین انسان بت پرست جتنے ہین وہ دنیا امت جن ہین الخ کچہ اس سے یہ نہین مراد ہے کہ جنون مین بھی پیغمبر ہوئے ہین پیغمبر آدمیون ہی مین مبعوث ہوئے ہین اور جنون نے بھی اونہین کی اطاعت کی ہے چنانچہ سورہ جن مین ایمان لانا جنون کا ظاہر ہے آپنے خوب ترجمہ کیا اور اپنے مطلب پر جما یا اب کچہ حال اصلحت مہادیوجی کا حسب مقولہ ہنود سن لیجیے دل کو شاد کیجیے ادہیان ۱۴ شیو پران ترجمہ منشی شنکر دیال صاحب

ہکذا۔ قولہ نظم

بیان کرتے ہین یون ہر رت نکو قوا	سنو یہ اتفاق حسن کی بات
رکھیشر ایک جا خلوت نشین تھے	سر کیلاس پر سند گزین تھے

غرض اکدن وہ ارباب پرستش | گئے لینے کو ارباب پرستش
ہوا شنبھون کو دل مین جوش مستی | ہوئی آمادہ عشرت پرستی
زنونکے پاس بیتابانہ پہونچے | کہ جیسے شمع پر پروانہ پہونچے
ہوئین غائب ہزارون صورت ہوش | ہزارون سے شراب وصل کی نوش
بیابان سے رکھیشر پھر کے آئے | شگفتہ غنچہ سب تر مردہ پائے
ہوئے غواص دریای قلق مین | دعاؤن کی صدا شیوجی کے حق مین
کہ لنگ شیو گرے کٹ کر زمین پر | نہ رغبت ہو سکے زہرہ جبین پر
اوسی دم لنگ شنکر گر پڑا صاف | جدا قالب سے ہو کر گر پڑا صاف
مگر اوس لنگ نے آفت مچائی | قیامت دیوتونکے سر پہ آئی
رکھون نے فرط غم سے ہو کے لاچار | حقیقت کی سری برہما سے اظہار
سری برہما نے فرمایا کہ ہیہات | سری تم سے قباحت کی ہوئی بات
رہے مہمان شیو شنکر تمہارے | ہوئے خود بدولت افزا گھر تمہارے
قدم دہو دہو کے چرنامرت لیتے | جگہ شنبھو کو سنگھاسن پہ دیتے
عوض ہان اوسکے تمنے بددعا کی | جہالت کی حماقت کی خطا کی
غرض سب رکھ ہوئے مصروف طاعت | دُہائی کھینچ کے چاہی شفاعت
ہوا گوری کو جوشش مہربانی | بنی خود صورت ارگھا بہوانی
ہوا وہ مستقل لنگ آخری کار | ہوئی خلقت سبھی عشرت سے سرشار

پرستش سب نے کی آنکھون سے سر سے	زمین پر آسمان سی ہوں برسے
کیا پہر یون سداشیو جی نے ارشاد	کرین سب لنگ پوجا با دل شاد
اسی سے حاصل آرام ہوگا	بس از مردن بخیر انجام ہوگا الخ

اب فرمائیے آپ تو مہادیو جی کو اصلح اور ہادی فرماتے ہین اور اونکے پوتہیان اور مقلدین ایسا کچہ سناتے ہین کہ زنا معیوب نہین بلکہ جن لوگون نے مرتکبین زنا کو بد دعا دی اور لعنت کی اوپر آفت عظیم آئی اور برہماجی نے اونکو ملامت فرمائی اور اکہ زنا کی طاعت نجات آخرت ٹہرائی یہہ دیکہو ادہیان ۱۴ ہسکند پران مین مرقوم ہے قولہ جب عورت ہنود کی سن بلوغ کو پہونچتی ہے اور اونکے فرج پر بال نکلتے ہین اور اونکی چہاتیان لوٹنے نکالنے لیتے ہین تو دیوتا اور گندہرب اوسکے درجہ بدرجہ معاشرت فرماتے ہین الخ اقول تو اب ظاہر ہوا کہ آپنے بہی اسی لحاظ سے دین ہنود کو پسند کیا ہوگا کہ ایسے دیوتا اونکی اتباع سے مواخذ گناہون سے البتہ نجات ممکن ہے لقولہ ۔ عبث ہے رندون کے حق مین ملامت ای ناصح ۔ جو غرق بحر ہین شنے سے اونکو ڈر کیا ہے ۔ کتاب ظفر المبین جو کہ بجواب لاالہ اندر من مرادآبادی مصنفہ جناب مولانا محمد علی صاحب سلمہ اللہ تخصیلدار

بلاری ضلع مراد آباد شاید آپکی نگاہ سے نہین گذری اوسمین جناب
موصوف صاف صاف بلا خلاف تحریر فرماتے ہین قولہ کہ پیشوایان
ہنود مین اکثر مرتکب زنا ہوئے ہین ہان ایک مرتبہ مہادیوجی
نے ارادہ تعزیر چندرما دیوتا کا فرمایا تھا جسوقت کہ اونسے
سماۃ تارا زوجہ پیر و مرشد سے زنا کیا تھا چونکہ جناب برہما
صاحب خود اسی بلا مین مبتلا تھے کہ اپنی بیٹی سرستی کے ساتھ
مشغول رہے تھے اس سبب سے ہمیشہ ملجا و ماوا زانیون و بدکارونکی
رہا کرتے تھے لہذا چندرما کے سفارش پر آمادہ ہوئے اور
مہادیوجی کے ہاتھ سے بچادیا اور چونکہ مہادیوجی خود بھی اسی
بدکاری مین ماہر تھے کہ رکھیشرونکے جورو ون سے انہون نے
کمال بیحیائی فعل بد کیا تھا کیا ہوا کہ از راہ ظاہرداری کے حوصلہ
تعزیر دینے چندر زنا کا کیا تھا جب سفارش برہماجی کے موافق
مرضی باطنی کے اون تک پہونچے تو تعزیر دینے سے باز
رہے اسیطرح از رودہ پوران سری کرشن جی کے لعلت زنا کے
ساتھ اوکہا کے آخود ہوئے اور اوکہا کے باپ نے مہا
جرم مین اسکو قید کیا اور یہ خبر جب کرشن کو پہونچی تو اوس زانی ناعاقبت
کے حمایت پر مستعد ہوئے اور پدر اوکہا پر فوج کشی کے اور

لقب مقاتلہ عظیم کے اوسکو مع اوکہا فرزندون کے اپنے
گہر لائی اور گہر لاکر اون دونون کا نکاح کرا دیا الخ اور دیکہیے
راجہ دیو داس کے عہد مین یعنی ست جگ مین کسقدر زنا
وغیرہ کثرت سے ہوئے ہین دہیان ہو کاشی کہنڈ پران
ملاحظہ کیجیے اوسمین صاف لکہا ہے قولہ ترجمہ عبارت یہ کہ زنان
شوہر را گذاشتہ با ہر کہ دل رغبت می شد می پیوستند و ہمچنان ہم
مردان نیز بعمل می آوردند بلکہ بسیار زنان و دختران محل خاص
راجہ ہم بآنجہ پردہ افتند الخ اور عہد پرسس راجہ مین بہت چہترانیان ہنود
سے زنا کراتی تہین اور اونسے اولاد حاصل کرتی تہین یہ سب
مہابہارت کا دیکہیے اوسمین لکہا ہے قولہ ترجمہ عبارت سمہ یہ کہ در
ایام گذشتہ در عالم چہتری نماندہ بود زنان چہتریان بعد طہارت
از حیض غسل کردہ پیش برہمنان می آمدند و برہمنان از ایشان
صحبت میداشتند و آنہارا فرزندان پیدا می شدند ہمچنان بار دگر
از برہمنان چہتریان پیدا شدہ اند الخ اقول غرض کہ کوئی دور ایسا
نہین ہوا کہ جسمین فحش کہ وہ ہنود مین جاری نہ ہوا ہو مستفتی
سن جس دین کی یہ شکل ہو اور اونکی پوتہیان یون گواہی دین تو پہر
اونکا صالح ہونا اور معاذ اللہ رسولون مین اونکو شامل کرنا یہ

کیونکر آپ کی راے مین آیا جو آپنے قرآن مین اونکے تصحیت کو ملا یا پہر مہا بہارت آسمید پرب مین مرقوم ہے قولہ ترجمہ فارسیہ کرزن دیوے گفت کہ من نیستانہا سی خود را کہ بدرازی چہار گروہ است گردانیدہ ام چون راخواہم زد الخ بہاگوت کے نوین اسکند سے ثابت ہے کہ راجہ سگر کے ساٹہ ہزار بیٹے قابل جنگ کے ایک زوجہ سے اونکی حیات مین موجود تھے کہ اسمید جگ کے گہوڑے کے ساتھ وہی تھے الخ اب کرشن جی کا کچہ نسب نامہ بہی سن لیجئے مولوی محمد علی صاحب کتاب ظفر المبین مین بجواب اندرمن تحریر فرماتے ہین صفحہ ۳۰۸ قولہ قصہ حاملہ ہونے بہائی کرشن جی کا اور دستۂ آہنی جننے کا یاد کیجئے بہت مرد اکابر ہنود مین سے غلبۂ شہوت نسائی کے سبب عورت ہو گئے اور مردون کے ساتھ منعقد ہوے منجملہ اونکے ایک فرزند ارجمند خاص سورج دیوتا کے ہین کہ عورت ہو جانے کے بعد نکاح مین بدہ کے جو زنا زادہ چاند کا ہے آئی اور مہاراجہ کرشن جی اونہین کی نسل مین ہین الخ اقول مشفق من آپنے ہدایت الہنود کا جو تصنیف کی بلکہ تخریب الہنود اسکو کہنا چاہیے یقین ہے کہ جب اس نامہ کی نقل مہاراجہ بلرام پور کی نگاہ سے گذریگی تو

آپ کی تنخواہ جو کچھ ہو گی موقوف ہو جاویگی اپکی خوش آمد کچھ کام
نہ آویگی جناب من دیوتایان ہنود اور اونکے بیدون کی کچھ
اصل نہین ہے آپنے تواریخین نہین دیکھین صاحب مصنف
کتاب خلعت ہنود یون تحریر فرماتے ہین قولہ کہ جب بمقابلہ موسے
علیہ السلام فرعون مع فوج غرق دریای نیل ہوا تو اوسکے
ارباب نشاط بھاگ کر ملک ہندوستان مین آئے اور یہانکے
کے راجگان بت پرستون سے ملاقی ہوئے اور اونکو گانا بجانا
سنا کر خوب محظوظ کیا تو وہ گویا اون بت پرستون مین بڑے
عابد خدا پرست مشہور ہوئے چنانچہ آپنے زبان ہندی مین اونکا
نام برہمن قرار پایا برہ بمعنی درد اور من بمعنی دل یعنی
اونکے بیان سے دل مین محبت الہی کا اثر پیدا ہوتا ہے
اور وہ لوگ اہل ولایت اور ذی تعلیم اور مصاحب پادشاہ فرعون
کے تو تھے ہی انہون نے سوچا کہ یہ قوم ہندی کہ نہایت
ابلہ اور سادہ دین محض تو ہین انکو کسی سررشتہ باطلہ پر لگائیے روٹی
کہائیے تب اون لوگون نے کل قواعد اپنے نفع کی تلقین کرنا
شروع کیے کہ جس سے پوتھیان مملو ہین چنانچہ لفظ مصر جسکا
ہمارے اس بیان کی صحت کرتا ہے کہ وہ لوگ مصر ہی کے

رہنے والے تھے پس اسیوجہ سے برہمنون مین قوم مسر
بہت معزز اور کہرے برہمن کہلاتے ہین کسی نے سچ کہا
ہے یہ شعر ۱۵ اپنے خاوو کی ذلت غالق کو بہی خوش آئی یہ مقصد تہی
کار رزق لکہا تقدیر برہمن ہین ۔ جیسے میان عزازیل جب
قریش مین ایک مرد ضعیف بنکر آئے ہین تو انہون نے اپنے
تئین شیخ نجدی ملقب کر کے بیان کیا ہے کہ مین نجد کا رہنیوالا
ہون اسیوجہ سے صاحب غیاث نے اُسکو بشیخ نجدی ملقب کیا ہے
چنانچہ آپ بہی بلگرامی کہلاتے ہین فقط اسی راہ سے کہ آپکا
مولدگاہ قصبہ بلگرام ہے چنانچہ بعد عرصہ کے جبکہ زمانہ زرتشت
کا ہوا تو بیاس جی نامے ایک برہمن ہندوستان سے طرف
خطۂ ایران کے چلا گیا اور زردہشت سے ملاقات کی اور اوسکا
آئین پسند کر کے واپس آیا ہندوستان کو پس اوسنے جیسے
پوتہیان اور آئین پرستش اہل ہنود کو تلقین کیا ہے اب ہم
اپنے اس قول کی صحت کو عبارت دساتیر زردشتی مین جو نامہ
ہوسومہ بنامہ ست دخشور ہے آپکے پیش کرتے ہین قولہ
چون بیاس ہندی بہ بلخ آمد گشتاسپ زردشت را بخواند و باد خشور
یزدان آئین آن گفت پیغمبر پاسخ داد کہ یزدان آسمان کند پس

شهنشاه فرمود تا از هر کشور فرزانگان را خواندند چون همه گرد آمدند زردشت
از آفرین خانه بر آمد بیاسن نیز دران انجمن در آمده با خشور یزدان گفت
ای زردشت از پاسخ دراز گذارے جنگرنگاچه جهانیان آهنگ
کندن کیشش تو دارند و جز این خجود باسے تو بسیار شنیده ام
و من مردے ام هندی نژاد و بدانش در کشور خود بے مانند را از
چند سر بسته دارم که از دل من بزبان نه آورده ام چه گردے
گویند که ایزدان آگهی با هرمن کیش و پیوست و هنداد جز از دل من هیچ
گوشے نه شنیده اگر درین انجمن یک از ان رازها خوانے
با ئین تو در آییم زردشت گفت که پیش آمدن تو یزدان از ان رازها
آگهی بخشیده لیس این درسیم را از آغاز تا انجام برو خواند چون
بشنید خو سیسم برستید و بمغز رسید یزدان را نماز برد و به آئین
در آمد و به هند باز گشت الخ اقول دیکھیے یہ دساتیر تمہاری بنائی ہوئی
نہیں ہے پارسیونکی کتاب ہے وہ اسکو کتاب آسمانی سمجھتے
ہیں گو وہ کتاب آسمانی نہو مگر پھر بھی خالی اس سے نہیں کہ اسکو
مثل کتاب تاریخ کے سمجھنا چاہیے بہرصورت مدعا ہمارا ثابت ہوا
کہ بیاس جے نامے بلخ میں جاکر دین زردشت میں داخل ہوگے
ہیں چنانچہ یہ قول دساتیر کا کہ به آئین در آمد گواہی دیتا ہے اور

یہ عقیدہ عناصر عبادت و آفتاب کی پرستش کا جو ہنود رکھتے
ہین بلاشک عقیدہ زرتشتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ آج سے
سات سو برس پیشتر ہر شخص خوب جانتا تھا کہ دین ہنود کا بعینہ
دین آتش پرستون کا سا تھا اور کتابین اونکی تراجم استاو ژند
کتب آتش پرستون سے ماخوذ ہین چنانچہ سومنات مین جو
شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے برہمن تبخانہ کی تعریف کی ہے تو اوسمین
اوسکو اوستاد اوستاو ژند سراہا ہے وہ لکھتے ہین بیت
مہین برہمن استودمش بلند + کہ ای پیر دانای اوستاو ژند + اور
تاریخ ہند مؤلفہ الفنسٹین صاحب مین مرقوم ہے قولہ کہ ہندوون
کی بنیاد بیاس جی سے جو ہندوون کے مفروضہ مؤلف ہین قریب
۱۴۰۰ برس قبل مسیح علیہ السلام کے ہوئے ہین غالبًا ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ اس مؤلف نے گو وہ کوئی کیون نہ ہوا ون تالیفون
کی منشا اور ضروری مسئلو پر ایک رسالہ لکھا ہے لیکن کلبروک
صاحب کی یہ رائے ہے کہ باقی پانچ فرقہ اس سے پہلے کے
ہین بلکہ بُدہ اور جین کے فرقون سے یہ فرقہ نیا ہے اسلیے
کہ جس کتاب مین اس فرقہ کے مسائل اور عقائد کا بیان ہے
چودہ سو برس پیشتر حضرت عیسی سے نہ لکھے گئے ہونگے الخ

اقول میری رای مسٹر الفنسٹن صاحب و کالبروک صاحب کے
ہے مگر مین زیادہ معتمد اس باب مین دبستان کے بیان کو ٹھہرا کر
یہ کہتا ہون کہ خروج بیاس کا بعد زرتشت تھا اور زرتشت ہی کی
تعلیمات سے وہ بہرہ اندوز ہوی اور ہند مین آکر برہمنان سے
اور وہی آئین زرتشتی اور عقائد تناسخ اور ترتیب ادوار زمانہ اور
دین آتش پرستی وغیرہ کا انہون نے ہندوستان مین شایع کیا اور باتفاق
اہل تاریخ ثابت ہے کہ زرتشت ایک عرصہ دراز کے بعد جناب
ارمیان پیغمبر علیہ السلام سے پیدا ہوا چنانچہ روضۃ الصفا مین
مرقوم ہے قولہ در تاریخ بیاس جی در منجم مسطورست کہ زرتشت
تعلیم در زمان گشتاسب ظاہر شد و سیدا از حال شاگردی یکے
از تلامذۂ ارمیان پیغمبر می نمود تا علوم عربیہ بیاموخت الخ اور چونکہ
زمانہ ارمیان پیغمبر علیہ السلام قریب ۶۰۰ برس بیشتر جناب مسیح
علیہ السلام سے تھا اب کچھ شک نہین کہ خروج بیاس کو عرصہ
زیادہ دو ہزار پانسو برس سے نہین گذرا اور یہان یہ امر بھی یقینی
لکھتا ہون کہ تالیف اپکہنڈ کی بلاشک و شبہ بعد طلوع نیر عالمتاب
اسلام کے ہند مین ہوئی ہے کیونکہ ہنڈوک اپکہنڈ اتہربن مین
حال سنکراچارج کا اسطور پر لکھا ہے کہ جب وہ وحدت سے کثرت کا

متوجہ ہوتا ہے تو پہلے غذا موجود ہوتی ہے الغرض اب دیکھو
یہ خبر زمان ماضیہ کی ہے کہ جس سے صاف واضح ہے کہ شنکر
اچارج قبل تالیف اکھنڈ کے گذرا ہے اور زمانہ شنکر اچارج
کا سنہ عیسوی ہے کہ جس عرصہ مین آفتاب عالمتاب اسلام
نے ظلمات ہند روشن کر دیا تھا اور اکابر دین اسلام زونق افروز
ہند ہو گئے تھے غرضکہ ان وجوہات متذکرہ بالا سے صاف
واضح ہوا کہ دین ہنود کا کچھ وجود نہین ہے تو پھر آپ کیونکر اور کس
دلیل عقلی یا نقلی سے اس دین کی صحت قرآن قوی البرہان سے
تطابق کرتے ہین بدنامی کا ٹوکرہ اپنے سر پر دہرتے ہین اب یہی
یہ بات کہ آپنے بزعم فاسدہ خود ثبوت خبر پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وسلم بھوشن خود تجویز کیا ہے سو وہ فقط بہزار خرابی بصرف آپنے
اس لفظ پر گفتگو کی ہے کہ مہابت سے محمد ثابت ہوتا ہے اسپر
اشلوک بھی جہاپا ہے سو یہ تجویز آپکی مثل آپکے نہایت ضعیف
ہے کہ نہیں کہہ سکتے ہین کہ مہابت اور محمد مین کسیطرح کی
مناسبت نہین اسلیئے کہ مہابت کے معنی اردو مین بڑے
ہمت والا کے لئے بڑا عاقل ہوگا اور محمد کے معنے حمد کیا گیا اور تعریف
کیا گیا اور صفت کیا گیا ہوگا تو یہ تقریر آپ کی درستانہ آئی ہین وکہیرگا

کے بڑے عقل والی سے یہان بقراط و افلاطون و ارسطو مراد ہیں
کہ وہ لوگ بڑے عقیل تھے کہ ظاہر ہے لہذا کتب ہنود سے
ابہی تک آپنے بشارات ہمارے حضور اقدس کے نہیں دیئیں
لہذا نہایت مناسب معلوم ہوا کہ اب ہم آپ کو کتب ہنود سے
بہی بشارات واضحہ مع متن و سمت سنادین وہی ہذا قولہ دیکہو
کلکی پران مین لکہا ہے الی قولہ کہ کلکی منظر اسکے کہا جاتا ہے
کہ کلاک کو دور کرین گے جو زمانہ کے ولونیز ہجایا ہوا ہوگا جیساکہ
باب چہارم مکاشفات انجیل سے ابراہیم علیہ السلام کو فرشتہ کا
قول کہ اسمٰعیل سے یاد ماد لینے بربیبی بڑے کو پیدا کرونگا صاف
صاف تطبیق ہے پہر پران مذکور مین لکہا ہے قولہ کہ قوم کلکی اوتار
گرک لینے رشی ہوگے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قوم قریش
رشی عابد نصری ہے جوکہ اولاد پاک قیدار بن اسمعیل بن ابراہیم
علیہ السلام کے ہین کہ اپنی عقل سے حق تعالے کو ایک جانکے
عبادت کرتے تہے (۲) یہ بہی لکہا ہے کہ نام والد ماجد کلکی
اوتار کا وشنو لیس ہوگا اور وشنو اللہ کو کہتے ہین اور لیس
معنے عبد کے ہین وہی والد ماجد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
عبداللہ نام تہا (۳) نام والدہ ماجدہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کا سُنیونتی لکھا ہے جسکے معنی معتمرہ کے ہوئے وہی آمنہ
کے معنی ہوتے ہین (۴) پران مذکور مین لکھا ہے کہ کلگی اوتار
کے چار بہائی ہونگے پہر تین بہائی کے نام بہی لکہے ہین ایک
کا نام کوی دوسریکا نام سمنت تیسریکا پراگ جیسے کتاب حزقیل
وذکریا و مکاشفات مین چار یارون کے نام کی طرف اشارہ
ہے ویسے ہی جیسے لوگ کلگی اوتار صاحب کے چار جانشین لکہتے
ہین کہ کتاب ڈوالی گلمپ کتب معتبرہ اپنے سے جیسے لکہتا ہے
ویسے ہی اسمقام پر کلگی پران مین یون معلوم ہوتا ہے کہ بجاے
اسکے کہ کلگی اوتار کے چار جانشین ہونگے چار بہائی لکہ دیا
(۵) مقام مولد کلگی اوتار کا شنبہل نگری یعنے عرب کی بستی
لکھی ہے (۶) پران مذکور مین ہے کہ اپنے وطن سے شمالی
پہاڑون مین ہجرت کرینگے اس سے مدینہ منورہ جانا حضور اقدس
کا ثابت ہے (۷) پران مذکور مین تلوار کی بڑی تعریف لکھی
ہے اس سے ثابت ہوا کہ اونکا دین تلوار کے ذریعہ سے
پہیلیگا جیسیکہ مکاشفات انجیل مین صاف لکہا ہے قولہ وہ لوہے کے
عصا سے تیر حکومت کریگا اور رحم کہتا ہے کہ برتنون کے مانند
چکنا چور ہو جاوینگے (۸) یہی لکہا ہے کہ تمام مقدسین کے

تعریف کریگا یہ بات قرآن سے عیان ہے کہ کل انبیا علیہم السلام
کی تعریف اوسمین موجود ہے الخ اب مین آپکو تیرے کی تحقیق کرکے
و ہمت ملائے دیتا ہون کہ میلاد مبارک صلعم یوم دوشنبہ تاریخ ۱۲ ربیع الاول
۱۱ یا ۱۲ - اپریل ۵۷۱ء ولادت باسعادت صبح کے وقت عرب یعنی
شہر مکہ معظمہ مین ہوئے کہ وسط ہند مین دو ہزار میل کے فاصلہ
مکہ معظمہ سے دو گھنٹہ کا فرق پڑتا ہے اوس وقت مین ہند کے
وسط مین دو گھڑی دن صبح صادق عرب کے وقت مین چڑہتا ہے
اور بغیر اسکے کہ کلکی اوتار صاحب عرب مین ہون یہ مثال ثابت ہونا
مشکل ہے کہ حمل کا طالع ہو اور دو گھڑی پر ۲۱ پل زیادہ دن
چڑہے ولادت باسعادت ماہ بیساکھ بارہوین چاند کے ہو او
۱۲ ربیع الاول سنہ ولادت ۱۱ یا ۱۲ ماہ اپریل کو آفتاب حمل مین
تہا اور تاریخ ۱۲ چاند کے تہی چاند سرطان مین ہوا جیسے ابومعشر
نے آفتاب حمل مین اور ذنب قوس مین اور راس جوزا مین لکہا ہے
بدستور مطابق ہے اور حساب سے زہرہ حوت مین اور عطارد
و مشتری ثور مین اور مریخ جدی مین اور زحل میزان مین پایا ہے
پس اس صورت مین زائچہ وہی نکلتا ہے جو کلکی پران کے
اشلوک مین ہے اور وہ اشلوک یہ ہے آپ کی خاطر سے ترجمہ

اُردو مین کیے دیتا ہون ہٰذا۔ ترجمہ قولہ بارہوین چاند سدی ماہ
بیساکھ ہشت نام نچھتر برسن جوگ کرن بالب مین سورج حمل چاند
سرطان مشتری ثور زہرہ عطارد ثور مریخ جدی مین یہ گرہ عمدہ اوقات
مین راس جوزا ذنب قوس زہرہ حوت میزان کا زحل وقت عمدہ
نام پر بہوشہ ہین دو گھڑی سورج نکلے پر حمل کے طالع مین جنم
لگن کا ہوگا بیساکھ سدی چاند کی بارہوین ہشت نام نچھتر ہین برشن
نام جوگ بالب نام کرن مین پیر کے دن جبکہ اکیس گھڑی پل جو بسر
کا ہوگا سورج کے دو گھڑی نکلے پر ۲۱ پل اکیس ہونگے عبداللہ
راست گو کے گھر سنومتی آمنہ کے شکم سے کلگی نام دہرم
کا پاسنے والا ایسے وقت مین تشریف لاویگا۔ جسکا زائچہ یہ ہے

عطارد و مشتری
آفتاب
زہرہ حوت
راس جوزا
دلو
سرطان
مریخ جدی
اسد
زحل میزان
ذنب قوس
سنبلہ
عقرب

اب آپکو مناسب ہے کہ اس مقدمہ کو کسی صاحب نجوم سے
دریافت کر کے دل کو تسکین دیجیے ہر چند آپنے پردۂ اسلام مین

بہت سی تدبیر کی مگر سواے ایک گھر کے اور کچھ حاصل نہوا بلکہ
آپنے تحریرات شہادت جناب امام حسین علیہ السلام پر اس
پردہ مین لکھا کہ کوئی نہ سمجھا پھر کتاب اسرار نبوت ضعیف القوت
اس ترکیب سے تصنیف کی کہ کسی کی سمجھ مین نہ آیا ہر چند کہ ہمنے
سبکا جواب تحریر کرکے آپکو سنایا آپنے ایک کا بھی جواب
نہ دیا دہن مبارک کو سوزن معقولیت سے سیا بس اب
غرض یہ ہے کہ ان خیالات فاسدہ سے باز آئیے عاقبت
نہ گنوائیے مشفق من دروغ کو فروغ نہیں ہوتا ہے یہی وجہ ہے
کہ شیطان سر پر ہاتھ دہرے روتا ہے زیادہ والبس فقط

[illegible]



درینولا ایک نامہ تازہ بتازہ جو لکھا گیا ہے وہ بھی
درج کتاب ہذا کیا جاتا ہے کہ واعظین کے کام
آوے ۔

نامۂ مبارکباد

یوم عید کلان

سید صاحب عالی مسلمانان پنشن دار واقع علیگڈہ زاد لطفہٗ

بعد ما وجب کے مطلب یہ ہے کہ آج پرچہ تہذیب
الاخلاق مطبوعہ شوال ۱۲۹۲ ہجری ہرکارۂ اسلام نے
ہمیں پہونچایا مژدہ مبارکباد عید کا خوب ہماری
سمجھ میں آیا واہ کیا خوب طریقہ ہجو ملیح کا آپ کو

آپکے دوست خیالی نے بتایا لہذا کچھ خلاصہ اوسکا قلمبند کرکے ہین ہی مبارکباد لوم کلان کی آپکو سناتا ہون وہو ہذا۔ قولہ السلام علیک وعلیکم السلام حضرت مبارکباد شد مل تو لیجیے معانقہ تو فرمائیے اسکے جواب مین آپ فرماتے ہین قولہ آئیے آئیے تشریف رکھیئے دل سے ملے ہوئے ہین معانقہ کیا ہے اسپر آپکو جواب دیتے ہین قولہ کیا آپ معانقہ عید کو جائز نہین سمجھتے اسپر آپ فرماتے ہین قولہ جناب مین کوئی مولوی ملا مفتی تو ہون نہین کہ جائز ناجائز سے بحث کرون اس جھگڑے کو جانے دیجیے سنیئے مزے مزے کی الخوش کن باتین سنیئے اسپر وہ فرماتے ہین قولہ نہین صاحب پہلے اس بات کا تصفیہ کر لیجیے کہ عید کا معانقہ جائز و مستحب ہے کہ نہین اسپر آپ فرماتے ہین قولہ حضرت سیر ہی جب آپ سنین گے تو چونکین گے اور متعجب ہونگے اور فرماوینگے یہ تو سب سے انوکھی رای ہے الی قولہ خیال کیجیے کہ جائز ناجائز یہ سب قسمین افعال مذہبی کی ہین عید کا معانقہ کوئی مذہبی افعال مین سے نہین ہے جسپر جائز ناجائز کا اطلاق ہوسکے یہ بات صرف باہم معاشرت کی ہے اگر اسپر بحث ہوسکتی ہے تو یہ ہوسکتی ہے کہ آیا یہ طرز معاشرت قابل

پسند ہے یا نہین مہذب ہے یا نہین سوا اسکا یہ حال ہے
کہ جبتک قوم کے خیالات نہین بدلتے اور تعصب نہین دور
ہوتا اوسوقت تک جو رسمین اوس قوم کی ہین گو وہ کیسی ہی نامناسب
ہون مہذب ہی معلوم ہوتے ہین اسکے فیصلہ کرنیکو کوئی پیمانہ
نہین ہے جس سے اس رسم کا مہذب یا نا مہذب ہونا ناپ
لیا جاوے اگر کوئی پیمانہ اسکے لیے ہوسکتا ہے تو فقط ترقی
علوم وفنون سے ہوسکتا ہے گو یہ مثل مشہور ہے کہ لیلی را
بچشم مجنون باید دید ہر ایک شخص اپنے معشوق کو سب سے
زیادہ خوب سمجھتا ہے الخ اسکے بعد آپنے بڑی لمبی چوڑی تقریر
محض بے فائدہ یعنے عید کے معانقہ کو آپنے فرمایا ہے قولہ
کہ یہ دو سانپون کا ساگتھنا یا دو کٹر نیولون کا لڑنا ہے اب اسکے بعد
اپنی تمامی پر لکہا ہے قولہ یہ بات سنکر میرے دوست خیالی آنسو
بھر لائے اور کہا میان کتنے تو تم سب سچ ہو پھر چاہے کوئی مانے یا نہ مانے
زیادہ والسلام۔ راقم سید احمد خان۔ **جواب** واہ سبحان اللہ
حضرت مین گذ مین ہین پوچھتا ہون کہ یہ ٹیٹ اسلام کا دعوی اور روش
اسلام پر یہ مزخرفات بھلا آپ تو فرماتے ہین کہ مین ملا یا مفتی نہین
پھر بھلا تفسیر قرآن مجید کی آپ کیون کرتے ہین عید کے معانقہ پر

تو آپنے دو سانپون کا لپٹنا یا دو کھڑی نیولون کا لڑنا فرمایا یہ معاشرت
آپکو ناپسند معلوم ہوئی حقیقت ہین بقول آپکے لیلی را بچشم مجنون باید
دید کسی نے سچ کہا ہے ع ہر کہ خسپید در میان آن ہا بیند بخواب
تشنہ آب و خوابند در سگستا استخوان بیند بخواب مگر مین حیران ہون
کہ یہ معانقہ آپکو کیونکر پسند آیا ہوگا جو کہ آپکے صاحبان علم و فنون
یعنی علم کے دیوتاؤن مین رائج ہے مثلا بروقت رخصت کسی
عزیز یا عزیزہ کے بھائی جوان بہن جوان کا منہ سر بازار چومنا یا
ایک کا دمپتا سر پر رکھ کے بینڈ ہاتھ مین لیے ہوے سیٹی
بجاتے کتا آگے آگے لیکر چلنا اور بعضے آپسے تہذیب یافتہ
کو مین نے دیکھا ہے کہ کتے کا پلا جیب مین یا گود مین لیے رہنا
یا خوشی کے دن مین بھائی جورو بیٹی بہو کے گلے مین ہاتھ ڈالکے
ناچنا منہ اور ہونٹونکو چومنا قبل از نکاح امتحان پسند یا ناپسند عورت
کا مرد کو پسند کر لینا کہ ظاہر ہے مناسب تو یہ تھا کہ پہلے ان صاحبان
تہذیب کو نصیحت کی ہوتی نیکنامی لی ہوتی جو سنتا وہ آپکو سراہتا
برخوردار رہتا نہ یہ کہ برعکس آپ ایسے تہذیب یافتہ سے وقوع
مین آیا یہ کچھ عجیب بات ہے مشفق من ہنگام جہالت کی باتین
ابھی آپنے سنے نہین جسکو اسلام نے مٹا دیا خیر ایک آدھ مین بیان

کرو ون اقول کسی کتاب مین مین نے دیکہا ہے کہ جب اسلام پہیلا اور رفتہ رفتہ مراسم اسلامیہ جاری وشایع ہونے لگے اور رسمیات ہنگام جاہلیت مٹنے لگے تو ایک عورت مثل آپ کے ہمارے حضور اقدس روحی فداک کی خدمت مین حاضر آئی اور عذر کیا کہ ہم پر رسمیات اسلامیہ نہایت شاق ہین حضور نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ اس سے پوچہو کہ وہ کون سا رسم ہے جو تجہ پر شاق گذرتا ہے اوسنے عرض کی کہ عدت کی رسم جو کہ اسلام مین مقرر ہوئی ہے کہ جس عورت کا شوہر قضا کر جائے وہ چار ماہ اور دس یوم خانہ نشین رہے سر مہ کنگہی کچہ نہ کرے مابعد پہر اختیار ہے نکاح ثانی کا یہ سررشتہ ہمکو نہایت شاق ہے آپنے فرمایا کہ ہنگام جہالت مین کیا دستور تہا اوسنے عرض کیا کہ ہنگام جہالت مین یہ دستور تہا کہ جس عورت کا شوہر قضا کر جاتا تہا تو جو کپڑا کہ وہ اپنے بدن پر پہنے ہوتے تہے وہی کپڑا سال بہر تک پہنے رہتی تہے اور ایک کوٹہری مین جو کہ اسقدر ہو کہ لیٹ رہے اوسمین رہتے تہے اور سال بہر کے بعد خانہ کعبہ مین حاضر ہو کر ہبل نامے بت جو اندر خانہ کعبہ کے دہرا تہا اوسکے آگے برہنہ ہو کر بیٹہتے تہے اور ایک سو مینگنی بکری کے یا اونٹ کی اپنے سر سے ایک ایک کرکے

طرف پشت کے پھینک دیتے تھے اور ایک جانور پرندہ
اپنی شرمگاہ سے مس کرکے اوڑا دیتے تھے تب عدت سے
باہر آتے تھے اسپر حضور اقدس صلعم نے تبسم کیا اور فرمایا کہ بڑھیا اس سے
تو رسوم اسلامیہ کہیں آسان ہیں لہذا میری عرض یہ ہے کہ آپ
جو رسمیات اسلامیہ کو رسم جہالت تصور کرتے ہیں یہ کون نادانی ہے
ذلت اوٹھانی ہے کسی نے سچ کہا ہے یہ شعر سہ کوئی دیکھے
لالے ہزار یکے پھول ٭ ہم اپنے کسو تخجی کی جڑ دیتے ہیں ٭
جناب من آپکے حواریون شل منشی چراغ علی صاحب و مولوی
صاحب نے تو مجھسے آپکی علمیت و تواریخ دانی کی وہ تعریف کی تھی
اور ڈرایا تھا کہ اگر دوسرا شخص کوئی مدرسات حال کا تعلیم یافتہ ہوتا تو
آپکے مقابلہ پر قلم بھی نہ اوٹھاتا بلکہ ایک آدھ صاحب نے تو آپکے
تعلیات کے یہ اشعار بھی سنائے مگر چونکہ تائید الٰہی و پرورش
جناب رسالت پناہی یہان شامل حال تھی کچھ خیال مین نہ آئے
اشعار یہ ہین قولہ تعلی سید احمد خانصاحب بہادر

آجکل ہو نہین سر بستر خواب راحت	نشۂ علم سے مسرور و غرور نخوت
مرنی لیتا ہون بڑا علم و عمل کے اپنی	ہے تصور مرا اسرار مین تصدیق صفت
ہوگیا علم حصولی سے حضوری مجکو	ہے مرا ذہن نہ محتاج حصول صورت

جو مسائل نظری تھے وہ بدیہی ہین تمام ۔ محقل کو و تفقہ یورپ سے ہوئی ہی کثرت
لندن پاک کی تاثیر یہ ہے مجھکو حصول ۔ کہ جسے چاہوں کرون عقل سے باطل ثابت
کبھی مین کرتا ہوں تصریح معانی و بیان ۔ کبھی مین کرتا ہوں توضیح نجوم و ہیئت
کبھی تقسیم فرائض کبھی تفہیم اصول ۔ کبھی تعلیم عقائد بکتاب و سنت
کبھی ہوں مسلم الٰہی کی طرف ذی مکتب ۔ کبھی کرتا ہوں طبیعی مین طبیعی جودت
کبھی ہے عقل پہ مذہب مرا مانند حکیم ۔ کبھی مثل متکلم مجھے پاس ملت
کبھی کرتا تھا قدم جسم کا ثابت تنہا ۔ اور کبھی کرتا تھا باطل بہزار مشقت
کبھی انکار قیامت پہ مین لاتا تھا دلیل ۔ کبھی تکرار تناسخ پہ مجھے سو حجت
حشر اجساد مین تھا گاہ تردد مجھکو ۔ کبھی تھی عالم برزخ مین مجھے اک حیرت
کبھی تھی عرصۂ تدویر فلک کی مجھے سیر ۔ کبھی مین ناپتا تھا سطح زمین کی وسعت
کبھی مین کرتا تھا اعراض مین جوہر قائم ۔ کبھی مین کرتا تھا معلول سے ثابت علت
کبھی منقول پہ مائل کبھی سوی معقول ۔ کبھی مین فقہ پہ راغب کبھی سوے حکمت
کبھی کرتا تھا مجسطی پہ حواشی تحریر ۔ کبھی کرتا تھا اشارات و شفا کی صحت
کبھی مین کرتا تھا قانون سے تشریح علاج ۔ کبھی مین کرتا تھا قاموس مین تصحیح لغت
کبھی مین نفی حقایق مین تھا مثل سوفسطائی ۔ کبھی مین مغربی باطل درویت
کبھی مین جبری با مجبور بعقل تدبیر ۔ کبھی مین قدری و مختار بقدر طاعت
کہ بلا حد کی تھی تردید کلام الحاد ۔ کہ وجودی و شہودی ہی بیان وحدت

کبھی پیش نظر انجیل و زبور و توریت — کبھی مصحف پہ نظر میری سر ہر آیت
کبھی زرتشت ہوں میں ایسا کہ ساری ہو بلا — زہد و زنار زندگی کرتے تھی میری تبعیت
کبھی تھی آگہی شاستر و بید و پران — کرتا تھا بات میں پنڈتوں کی کہتا میں کہ نہ سچ

غرضکہ اسی طرح اور بہت زیادہ گوئیاں آپکی سنی ہیں کہانتک قلمبند ہوں پھر صفحہ میں آپ یوں جھکے ہیں یا بہکے ہیں **قولہ** اجی یہہ آٹھوین خاتم النبیین کیسے آپنے سنا نہیں کہ مولوی یعقوب صاحب اور اونکے ساتھی سات خاتم النبیین تو زمین کے اوپرا اور اندر بتلاتے ہیں اور اب اونپر وحی آنا شروع ہوئی ہے پھر آٹھوین ہوگئے کہ نہیں الخ **جواب** یہہ آپنے خوب نئے پیر کی اوڑائی ہے الصاحب یہ جھگڑا سات و آٹھ خاتم النبیین زیر زمین ہونیکا بالسن بریلی میں ایک آپکے شاگرد صاحب ہم مذہب نے اوڑایا تھا سو وہ بالکل توہمات شیطانی جھوٹی کہانی ہمارے علماء دیندار سعادت شعار نے کر دکھایا کتاب تنبیہ الجہال میں دیکھیے اگر آپکو بہم نہیوے تو ہمسے عاریتا طلب کر لیجیے کہ ہمارے کتب خانہ میں موجود ہے ہمارے حضور کے خاتم النبیین ہونے میں تو کوئی کلام کی گنجایش ہی نہیں اللہ جل شانہ نے خود اپنے کلام پاک میں خاتم النبیین فرمایا ہے ہاں البتہ خاتم شیاطین

ابھی تک نہین ہوا ہے اگر آپ فرماوینگے تو یقین ہے
کہ چند انصارین گن بھی دونگا جیسا کہ مولوی محمد یعقوب صاحب نے
اپنے خط مین لکھا ہے قولہ یعنے عالم رویا مین مین دیکھتا ہون
کہ کوئی شخص کہتا ہے کہ سید احمد خان دجال ہے یہ سنکر مین نے
عذر کیا کہ وہ دجال کیونکر ٹھہرا تو وہ فرمانے لگے کہ تمنے یہ حدیث
نہین سنی کہ جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما گئے ہین
ثلاثون دجالا یعنے میرے بعد تیس دجال ہونگے اب فرمایئے
کہ اسمین آپکو یا آپکے نائب جدید منشی چراغ علی صاحب ہمارے
دوست کو کیا عذر ہے دیکھو چند تو مین گنے بھی دیتا ہون مولوی محمد
یعقوب صاحب تو آپ ہی ایک ہین مثلاً علیگڈہ مین آپ اور صوبہ اودہ
ضلع سیتاپور مین منشی چراغ علی صاحب اور حیدرآباد دکن مین
مولوی سید مہدی علی اور دہلی مین تارا چند اور جبلپور مین مولوی صفدر علی
رئیس آگرہ اور امرتسر مین مولوی عماد الدین پانی پتی لا امتی
اور بنارس مین آپکی اول الحواری مرزا رحمت اللہ صاحب یہ سب
بقید حیات موجود ہین باقی تا یوم قیام ہوتے چلے جاوینگے
اور جو مر گئے اونکا شمار ہے نہین بس آپکے خیالات جو بعد
مراجعت لندن کے جو بہک گئے ہین اونکا اوترنا معلوم

بقول شاعر ؎ پڑہی ہے ایسی تمہاری دلیر شراب الفت ؛
کتاب حکمت ہزار دیکھین کہیں نہ اوسکا اوتار دیکھا ؛ فقط

راقم لقمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ بیہ نامہ تاریخ ۱۴ نومبر ۱۸۷۸ء کو لکھنؤ
سے روانہ ہوا انگلش چسپان ۱/

نقل خط ہذا بذریعہ عرضی تاریخ ۱۲ مارچ ۱۸۷۸ء عیسوی کو آلہ آباد سے
خدمت مین سرولیم میور صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر سابق مغربی
وشمالی کے روانہ ہوئی ہے لندن کو ٹکٹ چسپان اطلاعاً لکہی ہوا
۲/

پھر اسکے بعد یہ نامہ بطور ہدایت کے تحریر ہوا
درج کتاب ہوتا ہے جو سنتا ہے وہ روتا ہے
سید صاحب کی قابلیت کو سجدہ ہستا ہوتا ہے

ہو المستعان۔

نامۂ ششم

سید صاحب مظہر الطاف و کرم سید احمد خانصاحب بہادر جج بنارس زاد لطفہ
بعد ما وجب کے آندم مطلب قطعۂ نامۂ نامی گرامی از زبان
زبدۃ العلما جناب محمد علی بخش خانصاحب بہادر
جج واقعۂ باندا محررہ ۲۵۔ اگست سنہ حال بنام
نیازمند شعر باین مضمون آیا سرفراز فرمایا قولہ جناب

خانصاحب اب تو ہمارے مخالفین مذہب کا یہ حال ہے کہ قواعد عربیہ و علم تفسیر و حدیث سے کوئی معنی کسی آیہ کے لکھنے سے معذور ہوئے ہین نسخہ توراۃ کہ مجموعہ اہیات ہے نے اصل ہے سامنے رکھہ کے منشی چراغ علی معنی قرآن کے لکھتے ہین نہ وہ الفاظ قرآن مین موجود ہین جنکے معنی تصنیف کیے جاتے ہین نہ توریت مین وہ الفاظ موجود ہین جنکی سند لاتے ہین حتی کہ طیر کا لفظ اونکو معلم اول نے بمعنی آفت اخذ کیا ہے اور اونکے حواری نے بمعنی لشکر اختیار کیا ہے اور نمل سے مراد قوم انسان قرار دی ہے اور ہدہد نام رکھدیا ہے حضرت سلیمان کے لشکر کے سردار کا جب یہہ حال ہے تو اب ہم کیا خاک بحث کرین ہر شخص کو اختیار رہے کہ قواعد صرف و نحو و لغت و معنی و بیان کو چھوڑکر جو آیہ قرآنی کے جو چاہے معنی بیان کر دیا کرے اور احادیث کی نسبت متعدد تحریرات مین لکھا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم معاذ اللہ افترا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا کرتے تھے مفسرین کو کذاب اور مفتری اور فسانہ گو لکھتے ہین جب یہ حال گالیان سنانیکا اکابر دین کی نسبت ہے تو بھلا وہ لوگ قابل خطاب علماء دین کے کیونکر ہو سکتے ہین اب تو بحث علمی و مذہبی نہ رہی بھنگڑ خانے کی آوازین اور گالی گلوج

پر وہ لوگ آ گئے ہین اور طرفہ یہ کہ مفسرین پر طعن کرتے ہین کہ وہ
اہل کتاب سے اخذ مطالب کیا کرتے تھے مگر خود بدولت بہی
اوسی طعن مین شریک ہین سواے اقوال ہبل محرفہ کے کوئی
سند نہین لاتے ہین اسی سے اونکے سخن سازی والحاد و زندقہ
ظاہر ہے الخ جواب مین کہتا ہون کہ بہلا یہ کون تہذیب او ثبیت
اسلام کی روش ہے الصاحب ایسے تاویلات تو یہود و نصاری
جو کہ قدیم سے ابطال اسلام کی مدعی ہین اونسے بہی سرزد نہین
ہوئی برا نہ مانیے یہ تو وہی مثل ہوئی بلکہ آپ کی نسبت اصل ہوئی
بیت برزبان تسبیح و در دل گاؤ خر ٭ ایخبین تسبیح کے دار و اثر
فرمایئے کسی دین آئین کی نسبت کلمات لاطائل تو ہینًا لکہہ کے
طبع کرانا کس قانون مین جایز ہے اہل فارس کا قول ہے چیزے بگو
کہ بگنجد گستاخی معاف ابہی کوئی تاویل کرے کہ سید احمد خان صاحب
بہادر جج بنارس کے گلے مین آ ماس ہے لہذا اس سے مرگہٹ
بنارس یا علیگڈہ کا جمگہہ مراد ہے اور منشی چراغ علی صاحب جونکہ
ہمارے بہی شفیق ہین اور رنگ گورا ہے اس سے دودیا
لٹو رام مراد ہے تو آپ کو کیسا ناگوار ہوگا جو سنیگا وہ کہیگا یہ
محض واہیات ہے قابل تاویل ہذا لکم ذات سے دیکہو کتاب

[illegible]

موید الاسلام جو کہ دہلی مین ترجمہ ہوئی مصنفہ مسٹر جان ڈیونپورٹ صاحب کا پہلا صفحہ قولہ مین اقرار کرتا ہون کہ اس زمانہ کے عیب اون لوگون کے بات ہرگز میری خیال مین نہین آئی جو کہتے ہین کہ آنحضرت معاذ اللہ جعلساز تھے اور اُنہون نے قرآن ایسا لکھا ہے یعنے قصداً فریب کیا ہے جیسے کوئی جعلساز لکھے میری رای مین جو منصف آدمی قرآن کو پڑہیگا اوسکا یقین اس قول سے بالکل مختلف ہوگا الخ از کتاب کارلل صاحب جلد ۲ صفحہ ۴۱ مطبوعہ لندن اقول سبحان اللہ مدعی الابطال اسلام تو یون فرما دین اجی رہنے دیجیے تہمت اسلام اور اُنکے مفسرین اور صحابہ کرام کے نسبت یہ ایمانداری جتا وین لیس قربان اون مسلمانون کے اسلام کے جو کہ آپکے شریک چندہ ہین نہین معلوم عالم مطلق سے یوم جزا کو کیا عذر پیش لائینگے جب آپکے ہمراہ کر دیے جاینگے دیکھو قرآن مین جہان چیونٹیون کا ذکر ہے وہان خدا فرماتا ہے کہ کہا چیونٹیون نے گھس چلو اپنے سوراخون مین ایسا نہو سلیمان کا لشکر پہین پیس ڈالے وہم لا یشعرون یعنے اونہین معلوم نہ ہو اب فرمائیے وہ کون قوم ہے پردہ زمین پر جو کہ سوراخون مین رہتے ہون ہان اگر اشتیان پیغمبران

یورپ ہون تو یہ اور بات ہے باقی ہفت اقلیم مین تو ہمنے
نہین سنا کسی تواریخ مین لکہا دیکہا ہے مشفق ہکن آپ علم
تواریخ سے بہی نا بلد ہین دیکہو کسی اوستاد نیک نہاد کا شعر ہے
سے آپ ایسے عاجز ہو دنیا مین اوسے ہرگز نہ جیتیں ؛ حق نے
فرمایا ہے قرآن بیچ چیونٹی کو نمل ؛؛ اور جہان ہدہد کا ذکر ہے
اوسکے اول آیہ دیکہیے یعنے اللہ تعالی فرماتا ہے وتفقد
الطیر یعنے خبر لے پرند جانور کی اب فرمایئے کسی محاورہ مین
سردار لشکر کو کسی نے پرند جانور بولا ہے اور پہر اسکے
بعد آیہ ولاذبحنہ شہادت دیتی ہے جانور سے اگر سردار
آدمی ہوتا تو حضرت سلیمان کہتے ولاقتلنہ آپ اجتہاد فی اللغت
تو کرتے ہی تہے اب خیر سے فی العبارت بہی شروع ہوگیا جناب
من اب بہی باز آیئے توبہ فرمایئے کہ ہنوز در توبہ باز ست آیندہ آپکو
اختیار ہے بندہ لاچار ہے بقول مصرعہ بر رسولان بلاغ باشد وبس
اطلاعا گذارش ہوئی



اسکے بعد یہ پرچہ نامہ لکھا گیا مناسب معلوم ہوا
کہ یہ بھی سررشتہ داخل کتاب ہے —

هو المستعان

نامۂ ہفتم

لطف زاد گڈھ واقع علی پشن وار بنارس

سید صاحب مظہر الطاف کرم سید محمد خان صاحب بہادر جج
بعد یاد حسب کے آدم مطلب یہ ہے کہ اخبار مطبوعہ مطبع منشی نولکشور
صاحب واقع ۲۴ رمضان المبارک ۱۳۰۶ھ ۱۸۸۹ء ہجری ہے
آج ہمارے نگاہ سے گذرا جسمین آپکی رائے
مالک مطبع نے نسبت مسلمانون کے لکھی ہے

اوسا پڑھ کر نیازمند بہت محظوظ ہوا مگر مناسب معلوم ہوا
کہ اپنی راے بھی نسبت آپکی راے کے مانا چاہیے بس
چند فقرات اوسمین سے منتخب کرکے مع اپنی راے کے
عرض کرتا ہون معاف فرمائیےگا **قال** ہماری یہ راے
ہے کہ اس زمانہ مین مسلمانون کی ایسی حالت ہے کہ جو لفظ
خراب سے خراب اور سخت سے سخت اونکی نسبت استعمال
کیجاے وہ سب درست اور بجا ہے الخ **اقول** اس آپ کی
راے سے کچھ ہم بھی اتفاق کرتے ہین بدو وجہ اول یہ کہ
باوصف دستخط ہوجانے استفتا ثبوت کفر نسبت جناب
والا کی کل علماء ہند کا فریقین سے پھر آپکے اجراے مدرسہ
کے تائید مین لاکھون روپیہ کا جمع ہوجانا اور خزینۃ البنات
قرار پانا بے شک قول آپکا بعد استثنا دو سہ علماء ہند کے
صحیح معلوم ہوتا ہے لقولہ تعالی شانہ تعاونوا علی البر والتقوی
ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان حاصل یہ کہ اللہ تعالی اپنے
کلام پاک مین صاف صاف فرماتا ہے کہ باہم کر اعانت کرو تم
اوپر نیکی کے اور پرہیزگاری کے اور ایک دوسرے کی اعانت
نہ کرو تم اوپر گناہ اور تعدی کے دوم یہ کہ باوصف اسکے کہ اجانب

بروئے ارادہ مرزا صاحب مولوی محمد بخش ... و مولانا محمد علی صاحب مرادآبادی سلمہ

حال وقت سے ہمنے اپنی تحریرات طبع کرا نیکو لوکل گورنمنٹ اوددہ
سے حاصل کیا جسکو عرصہ ہوا اور یقین ہے کہ نصف ہندوستان
مین گشت کرآئی ہونگے اور مسلمان صاحبون سے بخوبی
سمجھا یا کہ آپ لوگ اگر چندہ اسقدر جمع کردیتے تو ہم یہی جوابات
جوکچہ ابطال قرآن ہر رسالت مین ہوئی ہین اونکو طبع کراکے مسلمانونکو
تقسیم کرتے استمدادکنندگان یوم جزا کو ثواب پاتے مگر باوصف
جد وجہد کے ابھی تک کہ عرصہ ہفت سال کا گذرتا ہے یا یجھوزونیہ
کی نوبت بھی دآئی ہوگی پس ادہر سستی اور اودہر حسیتی کہ جسکا آل
ظاہر ہے تو اس صورت مین آپکے فقرات بعض مسلمانان کی
نسبت نہایت درست اور ہمدردی قومی کا تقاضا معلوم ہوتا ہے
مگر جب یہ قول حق سبحانہ تعالی کا یاد آتا ہے کہ ہل جزاء الاحسان
الا الاحسان یعنی عوض احسان کے احسان لازم ہے
تو البتہ کو نہ ہٹہ آپکی لیاقت مین عائد ہوتا ہے پھر اسکے بعد
یون نشان دہی کرتی ہو قال کہ سلیکٹ کمیٹی خواستگار ترقی
تعلیم مسلمانون مین یہہ سوال بحث مین آیا تہا کہ ہندوستان
مین انگریزی تعلیم کا اثر کیون نہین ہوتا جیسا کہ انگلستان
مین ہوتا ہے پس اسکا جواب انبرور کا آرٹکل لکھنے والا

یہ دیتا ہے **قولہ** آپکو (یعنے مسلمانون کو) گورنمنٹ سے
ذات سے یہ توقع نہ کرنا چاہیے کہ وہ سور کے بالون سے
ریشم کی پتیلی بناوین الخ اسپر آپ فرماتے ہین **قولہ** اب ہم
اپنی قوم سے پوچھتے ہین کہ یلسکے دیوتا نے ہمین سور کا خطاب
دیا ہے پس ہمکو اسی خطاب مین خوش رہنا چاہیے یا کوشش کرکے
اور اپنی حالت کو درست کرکے دنیا کو بتانا چاہیے کہ اس خطاب کا
مستحق کون تھا الخ **اقول** مشفق من سلیکٹ کمیٹی کی نظیر کا جواب
تو یہہ ہے کہ اسی طرح مجالسات اسلامیہ جو کہ اکثر جا بجا ہوتے
ہین اون مین آپ کی اور آپکے حوارین اور صاحبزادگان کے
نسبت بھی یہی سوال کیا گیا تھا کہ کیا وجہ ہے کہ ان اشخاص مین باوصف
آپکے ہر چہار جانب کی نصیحت اور لعن و طعن کے ایسا اثر کیون نہین
ہوتا جیسا کہ صاحبان اہل فرنگ مین ہوا اور مسلمان ہو گئے
پس اسکے جواب مین یہی کہا گیا انکو (یعنے سید احمد خانصاحب
اور اونکے حواری و ہمدرد لیسران) کو ہند کے مسلمانون کو یہہ
نہ کہنا چاہیے کہ وہ نصیحت پذیر ہون اسلیے کہ سور یا ہی سے
سے پیتا ہے ہرچند کہ غذائے لطیف پیش کرو وہ غلیظ ہی کھاتا
ہے رہا وہ دوسرا فقرہ آپکا **قولہ** کہ ہم اپنی قوم سے پوچھتے ہین

کہ علم کے دیوتا نے ہملو سور کا خطاب دیا ہے الخ جواب اسکا یہ ہی
اقول کہ اب آپکی قوم ہندوستانی ہے نہین سکتی اب آپ اونہین
خطاب دہندگان سے رجوع کیجیے بلکہ ہمارے شفیق مشفق منشی
چراغ علی صاحب کو بھی ہمراہ لے لیجیے کہ اونکو بھی ان علم کے
دیوتاؤن سے کمال رجوع ہے مشفق من روش اسلام اور
اسلامیون پر آپکا کوئی اعتراض جمتا نہین دریا کے بہاؤ لین خس و
خاشاک تھمتا نہین کسی نے سچ کہا ہے یہ شعر سے تکلف سے
بری ہے حسن ذاتی ✣ قبای گل مین گل بوٹا کہان ہے ✣
آپنے سنا نہین حکما کا اتفاق ہے کہ ہر امر اپنے باطن سے
خبردار ہے اور ظاہر سے کہ باطن امور ظاہر کا اوسکے ظاہر
ہونے سے آشکارا ہے مگر چشم بینا درکار ہے اور ظاہر و باطن
نیک و یکسان رکھنے سے آدمیکا اعتبار ہے جو لوگ کہ ظاہرا دعوی
نشست اسلام جتاتے ہین اور باطن حمایت مدعیان اسلام فرماتے
ہین وہ انجام مین شامت اعمال سے مطعون خلائق ہوکر ذلیل
و خوار ہو جاتے ہین بقول شاعر سے برا اوسکا ہے اپنے جسنے کسیکا
کچھ برا چاہا ✣ ہمیشہ دیکھتے رہتے ہین ہم گردش مین گردون کو ✣ الملا عا
گذارش ہوئی فقط —

الراقم

نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی الله

علیه و آله و سلم بقلم خود و اللهم اغفر و توبیه نامه تاریخ ۲۳ رمضان المبارک

سنه ۱۲۹۳ هجری کو روانه هوا از نام شکت پیان ۰



پھر اسکے بعد یہ نامہ بھیجا گیا ہے

ھو المستعان

نامہ ہشتم

سید صاحب منظر جمیع الطاف و کرم سید احمد خان صاحب بہادر پنشنر واقع علیگڈھ زاد الطافہ

بعد آداب واجب کے عرض پرداز ہون آج ایک پرچہ اخبار علیگڈھ نامی سے انسٹیٹیوٹ گزٹ مجریہ تاریخ ۴ ماہ مئی سنہ ۱۸۷۶ء مقام اعظم گڈھ مین ایک مسلمان نے پیش کیا آپکے ہماری سرکار نامدار کا خیر اندیش کیا

جسمین آپ کی یہ تحریر ہے پس کچھ خلاصہ اوسکا قلمبند کر کے
مین بھی عذر کرتا ہون نکوئی آخرت پر قدم دہرتا ہون آپ کے
کان دُز معنے سے بہرتا ہون قولہ غرض ہمارے پاس جو کچھ ہے
وہ یہ ہے الی قولہ کہ اے مسلمانون اے کمبخت بد نصیب مسلمانو
بادشاہ زادون کے غلام فرزند معزز باپون کی ذلیل اولاد مالدار باپون
کے مفلس فرزندتم کو کچھ خبر ہے تاریخ کی کتابون مین تمہارے
بزرگون کے کارنامے لکھے ہین مین سچ کہتا ہون ابتک انکی سیاہی بہی
نہین سوکھی روئے زمین پر تمہارے بزرگون کے فتوحات
کے شادیانے بج رہے ہین بالیقین جانو کہ ابتک اوسکی گونج
مند نہین ہوئی الخ غرضکہ اسیطرح صفحہ بہرکی کل تقریر آپ کی
اشتعال طبع ہر صغیر و کبیر ہے جواب سبحان اللہ یہ آپ ہی
کی دلیری ہے کہ ایسے وقت مین اس نوع خیالات فاسدہ بغاوت
خلاف قانون چہاپ کر مشتہر کرنا اور سرکار دولت کا خیال نہ کرنا کہ
جنکی بدولت آپ لاکھون روپیہ کے آدمی ہو گئے حتی کہ تخریبیۃ ابقا
قرار پایا کسی ہندی نے سچ کہا ہے دوہا اصل نہ چہوڑے
نسل کو کم اصل اصل نہ ہووے لاکھ برس تپ کرے سو کا گا ہنس
نہ ہووے + پہر اسکے بعد آپکا یہ بیان ہے یا ہندیان ہے

قولہ ہمنے یہانتک یہ مضمون کو بند کر کے تھوڑی دیر تک سوچا کہ کس پیرایہ میں مسلمانوں سے خطاب کریں کہ جو کچہ ہم کہنا چاہتے ہین مسلمان اوسے دل سے سنین لیکن بغور کرنے سے معلوم ہوا کہ ایسی فکر کرنا لاحاصل ہے امر وجہ اسلام کو برا کہے بن ہم رہ نہین سکتے اور مذہب کی برائی سنین اور آگ بگولہ نہو جائین یہ مسلمانوں سے نہوا ہے نہو سکتا ہے الخ جواب واہ شاباش نکوکاری اور خیر خواہی کی یہی معنی ہین بہلا مین پوچہتا ہون کہ آپنے جو آجتک توہین اسلام پر دہ اسلام مین تحریر کی اور طبع کرائی اوسپر تو مسلمانون نے تحریر جواب مین کچہ کمی نہین کی کہ جواب ترکی بہ ترکی ہوتا ہے پہر آپ کیا فرماتے ہین کہ یہہ تو مسلمانون سے نہوا ہے نہو سکتا ہے ہان اگر یہ مراد آپکی ہے کہ یا دری لوگ جو بازارون مین ابطال اسلام کا دعویٰ ظاہر کرتے ہین اسپر مسلمان لوگ آگ بگولہ کیون نہین ہوتے سو یہ بات خلاف آئین اسلام ہے بلکہ ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت کس قدر گستاخیان کفار عرب نے کین مگر آپنے کبہی صبر

تحمل سکے کچھ نہین کہا تا وقتیکہ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو
تشریف نہ لے گئے یعنی ہجرت نہ کی مشفق من جسکی عملداری
مین رہے اوس سے مذہب کی مقدمہ مین مستعد بجنگ
ہونا سر رشتۂ محمدیہ کے خلاف ہے یہ سب مسلمان جائز
ہن آپکی اشتعالک سے کیا ہوتا ہے اور پہر آپکے
اعتقادات مولوی محمد علی بخش خانصاحب بہادر دام اقبالہ
نے اپنی کتاب تائید الاسلام مین صاف صاف بلا خلاف
بیان کردیے کہ آپتو ملحد بیدین ہین نہ کسی انبیا کی نبوت کا اقرار
ہے نہ خدا کی ذات وصفات پر یقین و مدار ہے آپکا تو فلسفیت
مین دار و مدار ہے لو اب آنحضرت ہین مسلمانون کی نسبت
آپکو اپنے خیالات ظاہر کرنا کون ضرورت ہے مگر یان انگلو کا
قول صحیح معلوم ہوتا ہے نیست تعجب نہ ازلی کین سنف مقتضائے
طبیعتش نیست ۰۰ اب سنجیے یہ فقرات آپکے قولہ کہ مسلمان
خود مٹی کو سکے کی طرف دوڑتے اور قدر کرتے ہین مگر ہم تو ہک
نوکیلا تیز نشتر لاتے ہین اور مسلمانون سے کہتے ہین کہ تمہارے
دماغون مین خلل ہے ادہر آؤ تمہاری فصد کہولدین ہمارے
ہاتہ مین دوا گرا دیکہا پیالا ہے اور ہم مسلمانون کو بلاتے ہین

کہ تیو پیو اگر مسلمان نشتر کی تکلیف نہین سہتے نہ سہی مگر طیار رہین اوس بڑی تکلیف کیواسطے بوٹی بوٹی کاٹی جائیگی الیخ
جواب حضرت اسکا جواب مسلمان یہہ دیتے ہین کہ سائل سے کہدو بقول محمد علی بخش خانصاحب بہادر قولہ یعنی مانا ہمنے کہ آپ فکر معاش تو بتاتے ہین مگر آخرت مین تو مستحق جہنم بناتے ہین اور یہ قول آپکا قولہ کہ ہم ایک لوکیلا نشتر لائے ہین اور مسلمانون سے کہتے ہین کہ تمہارے دماغون مین خلل ہے آؤ تمہاری فصد کہولدین الخ اسکا جواب یہ ہے کہ مسلمانون کے دماغون مین خلل نہین ہے فقط آپ ہی کے دماغ مین خلل ہے اور خشکی آگئی ہے اور نزلہ نیچے کو اوتر گیا ہے جسکا مادہ گلوگیر ہو رہا ہے جبیر اہل دہلی نے شاید یہ مصرعہ موزون کیا ہے مصرعہ نیست در دین رسول لے کر رسولی دار دہ لہذا اگر آپ لکہنؤ مین تشریف لاتے تو حکیم سلطان جان صاحب ہمارے ہم مکتب ایک مصر سے طب الفظالیہ پڑہکے تشریف لائے ہین وہ فرماتے ہین کہ حقیقت مین سید صاحب کے دماغ مین بسبب کہانے اغذیہ حارہ و ملبوسات گرم در لندن حسب التشخیص جناب سید امداد العلی صاحب

بہادر ڈپٹی کلکٹر مولف کتاب امداد الآفاق مثل لوتش کلاہ پنڈت وار
ایسا کہ مرخ اونکے دماغ مین خلل آگیا ہے اگر یہانتک تکلیف
کرتے یا مجھے بلاتے پیلو پیرنگ بیل پر تو مین وہ نشتر تیز
اوس ملک سے لایا ہون اور تشریحات سے کل رگ و پے
انسانی سے واقف ہوا ہون کہ ایک ہی نشتر مین کل مفسدات ناجنس
و حرکات مجنونانہ مثلاً صرع مانیا قطرب جنون خبط و مالیخولیا یبس و سرسام
دفعہ ہو سکتے ہین اور اس تشخیص پر حکیم عزیز اللہ سلمہ نامی خاص اور
ممتاز علی خان صاحب ساکن اٹاوہ ہمارے شفیقون کی رائے
متفق ہے پہر ایسے بہی اگر سید صاحب نشتر کی تکلیف سہنی نہین
چاہتے تو لیٹا رہین او سیدن کیوا سطے کہ حسان اونکی لنگوٹی اور
اس روٹی کے عوض مین کاٹی جائیگی بقول چاہ کنندہ را چاہ در پیش
و بمصداق شعر ہ برا اوسکا ہوا جسنے کسیکا برا چاہا تماشہ
دیکہتے رہتے ہین ہم گردش مین گردونکو مشفق من ابہی آلہ آباد
مولوی فیض الدین صاحب جو کہ ایک اعلی درجے کے خواند
آ گئے ہین مجہے ملے انہون نے تو فرمایا کہ مین نے سب
ہجویات اہل اسلام کی بیان کرنی اور طبع کرانی سے باز کر
سکے ولا ابہی پرچہ کے دیکہنے سے تو مقدمہ بالعکس معا

ہوتا ہے پس ثابت ہوا کہ آپ اپنے حواریوں کے بھی نہیں
مانتے ہیں ہو کون سنتو سانتے ہیں حسب الفاظ شیطانی سکھ
سکھاتے ہیں اب ہمین تصدیق ہوا کہ شاید کوئی ہوا ہندوستان
مین ایسی آئی ہے کہ لوگ خبطی ہوتے چلے جاتے ہین چنانچہ یہان
ضلع اعظم گڈہ مین ایک مقام موضع گہوسی مین ایک مولوی صاحب
کو یہ خبط ہوا ہے کہ مین امام ہون اور شاید بعضونکا قول ہے
کہ اوس موضع مین ایک مسجد اڑہائی اینٹ کی اجلات کی ہے
اوسکا نام بیت الحرام قرار دیا ہے اور کچہ جولاہونکو مثل آپکے
حواریون نکے متفق کر لیا ہے اور جمعہ کے دن اس بات کا وعظ
فرماتے ہین کہ مسلمان انگریزی بنا گیا نہ بہتین جولاہونکا بنا دینا
لیکر ہینین کہ پرورش قوم اور ہمدردی قومی لازم ہے ہمارے
نزدیک اگر اونہین آپ اپنا نائب بنا لیتے تو عین مناسب تہا
بقول سعدی دل یک شود بشکند کوہ را + پراگندگی آرد انبوہ را +
اس مذہب تیرہ سر اسر نتیجہ ہے یہ ترکیب مولوی صاحب مسبوق الذکر
نہایت ہی کیا معنے کہ اصول کو اگر لیے رہے اور فروع مین تفرقہ
ڈالے تو ممکن ہے اور مانئے جو آپکے جوابات اونکو سناؤگے
تو بہت محظوظ ہونگے اور بڑے جوش و خروش مین آکر فرماویںگے

مصرعہ ہم دونون بہائی الطرف ساری خدائی الطرف ÷ آپکے
مین کے عذر کیا کہ آپ اونکو اپنا بہائی نہ بنائیے اونکی حوالیون
کی النسبت جو کچہ اخبارون مین چہپا ہے آپنے شاید نہین دیکہا
فرمانے لگے کہ وہ کیا ہے مین نے کہا کہ اپنے پرچۂ اخبار
نیر اعظم واقع مرادآباد مطبوعہ ۱۲ مئی ۱۸۹۰ء صفحہ ۹ مین رقم طراز
ہے قول علیگڈہ ایک سو نہین معلوم کہان سے سمیع اللہ خان
صاحب جج ماتحت کے بنگلہ مین گہس گیا اوسوقت وہان کوئی
آدمی موجود نہ تہا خانصاحب نے خود ہی اوسکا نکالنا چاہا وہ
موذی نہ ٹلا بلکہ اولٹا حملہ آور ہوا اور بائیان ہاتہ اونکا منہ مین لیکر
چابنے لگا پہر تو سخت کشتی ہوئی آخر جب اونہون نے دیکہا کہ چہوڑتا
ہی نہین تب نے تماشا چلائے کہ دوڑیو بارڈ الاحسن اتفاق سے
ایک بہنگی اونکے بنگلے کے پاس ہتا تہا وہی اونکی فریاد کو پہونچا
اور بہزار مشکل اوس موذی کے پنجہ ظالم سے چہوڑایا مگر یاران ظریف کہتے
ہین کہ اوس مسئلہ کی رو سے جس سے گردن مٹہر دری مرغی جائز
ہے اوسکو برائے طلبائے مدرسۃ العلوم حلال کرنی تہی داہنی ہاتہ
مین چہری تہی اور بائین سے اوسکے تہوتہنی دبایا چاہتے تہے کہ وہ
اوس سے زبردست تہا نہ دبا اور تہوتہنی چہوڑا کے ہاتہ چبا گیا

اور اگر ایسا نہوتا تو یہ غیر ممکن تھا کیونکہ سوربحات حمایہ کا نپ مارتا ہے
ہاتھ ہرگز نہین جاتا تا یہکی خاموش مع دُبوش ہوے پہر ملاقات نہین کی

الله

نعمان خان وکیل سرکار ابد [illegible] خراسان

صلی الله علیه و آله [illegible]

[illegible]

[illegible]



یہ نامہ بنارس سے روانہ ہوا ہے

ہو المستعان

نامۂ نہم

سید صاحب مظہر الطاف کرم سید احمد خان صاحب
تہذیب نشین دار
واقع
علیگڈہ
زاد لطفہ

بعد آداب کے عرض رسا ہوں نیاز مند ریولا یہان
مقام بنارس مین بطور دورہ کے آیا اکثر رؤسا
سے مثل مولوی اسمعیل صاحب علمار اثنا عشری
کہ بہت بڑے عالم متقی ہین اور آپکے دوست ہین

اکثر آپکی تعریف فرماتے رہے کچھ بندہ کی بھی تحریرات کو سنا اور
تعریف کے مابعد مولوی محمد عمر صاحب ساکن جونپور کہ علم عربی
مین مہارت کامل رکھتے ہین او نسے بندے سے صحبت رہی مولوی
محمد علی صاحب سلمہ اللہ ساکن مرادآباد کی تصنیفات کے ملاحظہ کا
بہت اشتیاق ظاہر کیا مین نے کہا کہ آپ ایک خط مولوی صاحب
موصوف الصدر کی خدمت بطلب کتاب رد انشقاق جواز الاستر قاق
کے لکھ کے بھیجدیجئے یقین ہے کہ اوسیوقت وہ ارسال کرینگے
پس بموجب میرے اظہار کے مولوی صاحب نے خط لکھا کتاب
آئے اوسکو ملاحظہ فرماکے مجھسے فرمانے لگے کہ درحقیقت
اکثر غلطیان سید صاحب کی جو مولانا محمد علی صاحب نے پکڑی ہین
وہ بہت صحیح ہین بلکہ بمقابل خندیدگی لفظان بکتب ہین عربیت مین
تو جناب ممدوح کو کچھ وقفیت ہے نہین معلوم ہوتے اور تواریخ
دانی کا دعوی اونکا تو صاف نادانی ہے کیا تنے کہ جب اونکو
یہی نہین معلوم کہ فرزدق شاعر ایام جہالت کا نہین ہے تو پہر
اور کیا وقفیت اونکی دیکھی جاوے رہی عربیت تو اوسکی بابت مین
اس کتاب کی صفحہ ۲۰۳ مین ایک حدیث سید صاحب نے
پیش کی ہے یعنی بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

سے روایت ہے جسکا ایک لفظ یہ ہے (سہم غائر) اسکا ترجمہ
سید صاحب نے کیا ہے کہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم
کا ایک غلام تہا اوسکے ایک مقام پر تیر لگا الخ اسکے جواب
مین مولوی محمد علی صاحب نے لکہا ہے قول مجتہد صاحب
اصابہ سہم عائر کو لکہتے ہین اور ترجمہ کرتے ہین کہ اوسکے ایک
مقام پر تیر لگا حال آنکہ یہ ترجمہ غلط ہے اور محض نے علمی ہے
جناب مجتہد صاحب کو عایر کے معنی نہین معلوم حال آنکہ عائر
کے معنی ایک مقام کے نہین بلکہ سہم عائر اوس تیر کو کہتے ہین کہ
جسکا پہینکنے والا معلوم نہووے کہ کسنے پہینکا ہے کہا جاتا
ہے جیسا کہ جوہری نے صحاح مین لکہا ہے جسکا ترجمہ
یہ ہے قولہ یعنی عائر سہام اور حجارہ سے وہ ہے کہ نہ معلوم
کسنے پہینکا الخ اسپر مولوی صاحب نے لکہا ہے کہ عربی دانی مجتہد صاحب
کے ظاہر ہے اور پہر دعوی اجتہاد ہے یہ بیان کرکے مجہے
مولوی محمد عمر صاحب نے فرمایا کہ آپکے اور جناب سید صاحب
کے خط کتابت ہے اگر آپ اونکو اطلاع دین تو مین عبارت چند
اونکو عربی پڑہا سکتا ہون جا ہین خزینۃ البضاعت مین بہی نہ شریک
کرین لہذا بندہ عرض پرداز ہے کہ اگر مناسب ہو تو مین جناب

مولصاحب موصوف الصدر کو بر سبیل بیرنگ روانہ کردون
کچھ مضائقہ نہین ہے مگر یہ عذر البتہ بندے کی طرف سے
قابل اظہار ہے کہ مثل منشی چراغ علی صاحب ہمارے دوست
کے اونکو بھی اپنے حواریون مین شامل نہ کر لیجیے گا کہ یہ مثل
ہمین پر صادق آجاوے مصرعہ این روشنی طبع تو بر من بلا
شدی ۔ اطلاعاً عرض کیا فقط

پھر یہ نامہ لکھنؤ سے لکھا گیا درج کتاب ہے۔

ھو المستعان

نامۂ دوم

سید صاحب فضیلت پیرای مجتہد بالرای سید احمد خان صاحب بہادر پنشن دار واقع علیگڈھ سلامت

بعد واجب کے عرض پرداز ہوں بندہ دورے سے مع الخیر والظفر مکان پر آیا تو دو قطعہ پرچہ اخبار اودھ پنچ ایک مطبوعۂ ۲ جولائی جلد ۲ ۱۸۷۷ع اور دوسرا جلد ۲ مطبوعۂ ۹ جولائی سنہ الیہ عیسوی کے

اول مین تو آپکے تہذیب کی جہنکار اور دوسرے مین آپکی
قمار بازی پر پرچار ہمنے پایا جسکے مطالعہ سے نہایت سرور
طبیعت مین آیا بہت شکر خدا بندہ بجالایا معلوم ہوا کہ خدا کے
فضل سے اور مسلمان بہی آپکی خبر لیتے ہین خلعت ندامت آپکو
دیتے ہین آپکی انانیت کو تہ و بالا کرتے ہین کسی نے سچ کہا
ہے یہ شعر ؎ حق تو یہ ہے یہ انانیت عجب غماض ہے ؎
قصہ مختصر پہونچایا زبان دراز تک ۔ اب مین پوچھتا ہون کہ حلت
قمار آپنے کس ملت قانون سے جائز ٹہرائی ہے یہ کیا حرکت
لغو آپکی رائے مین آئی ہے حلت منخنقہ مین تو آپکے شاگردون
نے یہ تاویل کی تہی کہ یہ ۃ تانیث کی ہے اور یہان والمیسرہ
مین تو میم مذکر موجود ہے اسمین آپ یا آپکے حواری کیا
تاویل کرینگے کسطرح بیانہ خوش آمد کو بہرین گے اور نماز مشکرہ
کا حال بہی بنارس مین آپکے خوب معلوم ہوا جو کہ مسلمانون سے
آپنے پڑہوائی ایک صاحب جو کہ اوس نماز مین موجود تہے
انہون نے مجہسے کہا کہ بعد اجتماع لوگون کے سید صاحب
منبر پر تشریف لے گئے اور آیات سجدہ پڑہنا شروع کین
اسپر سب مسلمان سربسجدہ ہوئے مابعد سب لاحول پڑہتے ہوے

اپنے اپنے گھرونکو روانہ ہوے مگر حکام کو یہ ثبوت ہوا کہ سید صاحب نے معہ اور مسلمانون کے نماز شکریہ ادا کی خیر المانعی لا ندکر اب بندہ وہی مضمون صداقت مشحون اودھ پنچ جو کہ آپکی قمار بازی کی نسبت طبع ہوا ہے پیش کرتا ہے باین لحاظ کہ شاید آپکے ملاحظہ مین نہ آیا ہو حواری صاحبون نے چھپایا ہو قولہ جلد ۲ مطبوعہ ۹ جولائی سنہ الیہ عیسوی

غزل

اب ارادہ ہی بدل ڈالین مٹنشین اپنا | کوٹ پتلون سے کر دین میوٹیشن اپنا
مینا کشی مژدہ کہ سرکار سے ساقی کو ملا | ٹیکس کرم کا ہوا آج سپورٹیشن اپنا
جھوڑکر چرچ و حرم و دیر و کلیسا ہمنے | اوسکی کوچہ کو بنایا ہے سٹیشن اپنا
قومی ہمدردی کو نسل مین شریک اکت کے لیے | اب علیگڈہ مین گذارینگے وکیشن اپنا
رات اک عیسیٰ پہ کیا کیا بت انگلش نے کہا | ہمنشین کو قابل ہے مرتین اپنا
دمغفین ار گرش کو یہ فضا مین | برک آنکھو نسی لگاتا ہے اوڈیشن اپنا
شوق مین مرغ وطن جا کے الٰہ نجیر | کبھو یا تمنی سوی لائیے ریشن اپنا
مغربی جاری خیلات کرینگی حاذق | ہمنے ٹھیرالیا لیبن یہ الیوکیشن اپنا

باقی آیندہ قولہ شعر جو دل قمار بازی مین بت سی لگا چکے + وہ کعبتین ہی کو کعبہ کو جا چکے + حضرت کل زمانہ کی اولٹا پلٹی یارون کی بہیت

خیال جوادہر رجوع ہوا تواپنی طبیعت کی زور سے اوسکو بہی جایز
کردیا مقصود اس سے فقط جدت ہے نہ بدعت ماشاء اللہ چشم بددور
بڑہو تجدید سے حضور کو بیانتک شوق ہے کہ شاید ایک مرتبہ خود
بخود ویرانی مسجد ڈہاکر نئی گڑہی ہوئی تعلیم کا طریقہ نئے طور پر تبدیل
ہوا لباس کا خاکہ کوٹ وپتلون سے اوڑایا گیا بجاے ہاتہہ کے
چہری کانٹے سے کہانا کہایا گیا بیت الخلامین آپ ہی کا راج
دپاٹ ہی سبحان اللہ کیا بات ہے دینیات مین اسقدر تجدید
کو کام فرمایا گیا تفسیر گڈہ ڈالی اجتہاد کا وہ شوق کہ گلا کہونٹی مرغی
بہی حلال کردی گئی نئی روشنیت سے نیچریت کی شمع جلادی گئی
غرضکہ تجدید مین تو ہمیشہ توغل رہتا ہے حضور کی ذات والاصفات
قریب المات نہایت مغتنمات سے ہے بات کی بات مین جدت
پسندی کا جلوہ ہے ایسے لوگ کہان پیدا ہوتے ہین خدا
سلامت رکہے اسکے جواب مین مجرم صاحب نے پہلے تو
ریش مبارک پر ہاتہہ پہیرا اور کہل کہلا کے خوب ہنسے پہر سکر اسکا
اسطرح جواب شروع کیا ہان بلاشبہ ہمنے مدرسۃ العلوم کی عمارت
کی تائید کی سلیے لاٹری ڈالی ہے بلاشبہ گورنمنٹ نے اپنی مہربانی
سے ہمکو اجازت بہی دیدی ہے ہمکو تعجب تہا کہ اتبک ہمارے

لسی شفیق سے نے اس امر کی نسبت ہم پر اعتراض نہین کیا تہا ہمارے
خیال مین نہ تہا کہ ہمنے متعدد دفعہ تسلیم کیا تہا کہ ہمکو ایسے پرہیزگار کا
دعوی نہین کہ اوس شے سے پرہیز کرین کہ جسمین نفع دنیا ہو اور ہمنے
پرہیز کرین کو آخرت مین مواخذہ ہو کیونکہ آخرت ایک گمانی بات ہے سو جو
کو مفقود ہے تو صحیح نہین مگر ہم شکر کرتے ہین کہ ہمارا یہ خیال غلط تہا ہمارے
شفیق مشیر قیصر نے ہمارے لیے وسے کر ہی دی بس جو کچھ ہمارے شفیق
نے اوس جوش قلبی سے جو ہماری نسبت فرمایا ہے ہم نہایت
جوش تباہی سے اوسکا شکریہ ادا کرتے ہین اور اپنے دوستون
کو اوسکی خوشخبری سناتے ہین کہ لاٹری بہت کامیاب ہوئی ہے
اور بہت ٹکٹ فروخت ہو چکے ہین اور تہوڑے سے جو باقی ہین
وہ بہی بہت جلد فروخت ہو جائینگے والسلام من قال بیت
اگر شراب خوری جرعۂ فشان بر خاک ؛ ازان گناہ کہ نفعی رسد بغیر
چہ باک ؛ اسپیر اشراسپیچ کا تمام ہونا تہا کہ ایکبارگی لوگ ایک زبان
ہو کر تالیاں بجانے لگی اونہین مجرم پکارا اوٹہے پہر کیا تہا وہ تالیان کہین
کہ کثرت سے پڑاقے بات ہوئے اور وہ خوشی کی نعرے
کہ سارا مکان گونج گیا وہ جہنڈے نے وار ٹرکی ٹوپیان اوچہلنے لگین کہ
گویا سارے جہان کے شہاب ثاقب ٹوٹ پڑے حضرت عقل عیاں آخر

انکہہ جو لکلتی ہے تو علیگڈہ انسٹیوٹ اخبار ہاتہہ مین لیے چہتے پہرتے
ہین کیون نہی علیگڈہ کی راہ کدہر ہے جہان قمار بازی بہی روا
ہے اب ہمکو یہ فکر ہے کہ سید صاحب کی دیکہا دیکہی اگر وہ تینون
مجرم یہ ہے کہین کہ مدرسۃ العلوم کے واسطے جب روپیہ سیدہے
طور سے نہ ملا تو ہمنے چوری کیے قتل کیا فریب دیا ہم تو خود دو
جمع جو اسطرح ہاتہہ لگی کمیٹی خزینۃ البضاعت کے سپرد کرتے جاتے
تہے کہ اتنے مین پکڑا آئے تو کیا وہ بہی بری ہوجائینگے ممکن
ہے کیونکہ آج ہی کے دنکو ما فقط فرما گئے ہین مصرعہ از ان گناہ کہ نفعے
رسد بغیر چہ باک ۔۔ ہمارا تو خدا یا محفوظ وربع ماکد رسالک لا تقربوا الصلوۃ
پر عمل ہے الخراب لیجیے پرچہ دوسری جسمین آپکی تہذیب پر لودکی
ہوئی ہے **قولہ** تہذیب وہ پرندہ ہے جسکا آشیانہ اہل دانش کے
دماغ مین ہے یہ وہ کتاب ہے جسکو پڑہکر احمق سا احمق آنہو
کانٹہہ کمیت ہو جاتا ہے وہ چست لباس ہے جسکو پہنتے ہی بدن
مین چستی آجاتی ہے وہ پہل ہے جسکے کہانے سے آدمیکا
خاکا اور سے اور ہو جاتا ہے چیستان تو درکنار آپنے تو بدرجہ
سو بہی بات کیا ذرا فرمائیے نہ بہرئیے ذرا باک کور دسکے ہوے دیسی
زبان مین حرفا حرفا سمجہائیے جبہی تو جہی تم موٹی سمجہ کا آدمی اٹکل سے

[illegible]

تپچے ڈنڈا لیے پہرتا ہے خیر تمہارا قول سہی سنو اول حرف (ت) کو
معنے تڑاق پڑاق مزاج کا جواب ننگ ہو تقدیر کوئی چیز نہیں
تخفیف مد نظر تو توبین بین سے کام تین تیرہ کردینے سے غرض
دوسرا حرف (ہ) ہر کس بخیال خویش خبطی دارد مصرعہ ہم بہی ہین
پانچوین سوارون مین ٭ ہر گہڑی وضع نئی بات نئی چال نئی رباعی
ہر کس بضمیر خویش صفا خواہد داد ٭ آئینہ خویش را جلا خواہد داد ٭
ہر لحظہ پی صفای دل بادہ بنوش ٭ بشنو کہ ہمین کالنسہ صدا خواہد داد
تیسرا حرف ذال بفکر خیر آپکا کچہ بڑہکے شیطان سے بہی ہے
ذرا سی چاٹ پر بات سے اپنے ہاتہ دہو بیٹہے ذرا سی آدمیت
تہی اوسے بہی آپ کہو بیٹہے چوتہا حرف (ی) یا وحشت یک
نہ شد دو شد مصرعہ یہ بہی لہو لگا کے شہیدون مین مل گئے
پانچوان حرف (ب) بکر کو دین چاق چوبند مصرعہ بادہ پیمائی
سے ہے آٹہہ پہر کام ہمین ٭ بڑے بڑے سبہے جانگیہ
گر پڑا ہو جیسے کشتی تہا وقت تہوڑا ہے گرانی سے اگر جیتے
بچے تو بہر کہین سے گے ڈنڈ البغل ہین لیے کہٹ بیٹہا ہے چل
وہ چل حمیت الخر الراقم راع شوق ۔ اب فرمائیے اس پیرانہ سالی
مین آپ پر یہ بوجہا رہبلا یہ کون تہذیب ہے قمار باز تیسی

مدرسہ قائم کرنا یہ کون وضعداری ہے جناب من وقت اخیر ہے
کچھ گناہان اقبل کے تدبیر کیجیے ناحق کا کاغذ سیاہ کرنا قدم
کو جادہ راستی سے باہر دہرنا یہ کون دانائی ہے بقول حافظ شیرازی
بیت چون پیر شدی حافظ از میکدہ بیرون شو٭ رندی وہوسناکی
در عہد شباب اولی٭ زیادہ والسلام

الراقم

نعمان خان ولد کپتان سلطان ابراہیم خان افغان

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بتاریخ ۷ جمادی الاول سنہ ۱۲۸۰



نامہ ماقبل کے بعد یہ نامہ لکھا گیا درج کتاب کیا گیا

ہو المستعان

نامۂ یازدہم

سید صاحب مجتہد لاثانی مفسر کتب آسمانی سید احمد خانصاحب بہادر پنشن دار واقع علیگڈہ زاد لطفہ
بعد ما وجب کے عرض یہ ہے کہ بعد از ارسال نامۂ ماقبل
محمد عمر خانصاحب کہ قرابت دار اور خصوصیت واقعی
نیازمند سے رکھتے ہیں بہت مسن جہاندیدہ
سن رسیدہ گرم و سرد چشیدہ ہمیشہ عہد شاہی تمیز

شاہزادہ اودہ کی سرکار مین عہدۂ معزز پر سرفراز ہے ہین بندہ جب
یہان لکہنو مین آتا ہے تو اونہین کے مکان پر اوترتا ہے
مجہسے فرمانے لگے کہ آپکے اور سید احمد خانصاحب بہادر کے
خط و کتابت رہتی ہے لہذا میری طرف سے بعد ادای
آداب تسلیمات فقط اتنا دریافت کر دیجیے کہ اُنہون نے
جو تفسیر توراۃ کی کی ہے نیکنامی لی ہے تو اس عبارت کتاب
حزقیل باب ۲۳ کے کیا تفسیر کی ہوگی لہذا مجبوراً نیاز مند
بعینہ عبارت مذکور قلم بند کرکے بذریعہ نیازنامہ ہذا ارسال
خدمت کرتا ہے جو کچہ اسکی تفسیر آپنے کی ہو ضرور مرحمت فرمائیگا
مجکو پیش خانصاحب معز الیہ جہوٹا نہ ٹہرائیگا **قولہ** باب ۲۳ کتاب
حزقیل - اور خداوند کا کلام مجکو پہونچا اور اوسنے کہا (۲) ای
آدم زاد دو عورتین تہین جو ایکہی ماکے پیٹ سے پیدا
ہوئین (۳) انہون نے مصر مین زناکاری کی وہ اپنی جوانی
مین یار باز ہوئین وہان اونکی چہاتیان ملی گئین اور وہان اونکی
بکر کی پستان چہوئی گئی (۴) اونمین کے بڑیکا نام اہولہ اور اوسکی
بہن اہولیبہ اور وہ میری جورو ان ہوئین اور بیٹے بیٹیان جنین اونکے
نام اہولہ سمرون اور اہولیبہ یروشلیم (۵) اور اہولہ نے جن دنون

وہ میری تہی چہنالہ کرنے لگے اور اپنے یاروں سے یعنے
اسوریوں پر جو ہمسایہ تہی عاشق ہوئی (۶) کہ وے سرلشکر اور
حاکمان تہے اور سب کے سب دل پسند اور جوان مرد اور سوار تہے
جو گہوڑوں پر چڑہے تہے اور ارغوانی لباس پہنے ہوے تہے
(۷) اسطرح اوسنے اون سبکے ساتہہ جو اسور کے برگزیدہ مرد
تہے چہنالہ کیا اور وہ اون سبکی ساتہہ جنسے وہ عشقبازی کرتی
تہے اور اونکی ساری بتوں سے اپنے ناپاک ہوگیی (۸) اوسنے ہرگز
زناکاری کو جو اوسنے مصر مین کی تہی نہ چہوڑا کیونکہ انہوں نے
اوسکی جوانی مین اوس سے خلوت کی تہی انہوں نے اوسکے
بکر کی پستانونکو ملا تہا اور اپنے زنا اوسپر اونڈیلی تہی (۹) اسلیے
مین نے اوسے اوسکے یاروں کے ہاتہہ مین یعنے اسوریوں
کے ہاتہہ مین جن پر وہ مرتی تہے کردیا (۱۰) انہوں نے اوسکو
بے ستر کیا اوسکے بیٹوں اور بیٹیوں کو چہین لیا اور اوسی تلوار
سے مار ڈالا سو وہ عورتوں کے درمیان انگشت نما ہوے
کیونکہ انہوں نے اوسے عدالت سے سزا دی (۱۱) اور اوسکی
بہن اہولیبہ یہ سب کچہہ دیکہا پر وہ شہوت پرستی مین اوس سے
بدتر ہوئی اور اوسنے اپنی بہن کی زناکاری کی بنسبت سے

زیادہ زناکاری کی (۱۲) وہی اسور یعنی اون سرلشکرون اور حاکمون پر جو اوسکی ہمسایہ تہی جو ہر کیہای پوشاک پہنتی تہی اور گہوڑون پر چڑہتی تہی اور سبکے سب دل پسند جوان مرد تہے عاشق ہوئے (۱۳) اور مین نے دیکہا کہ وہ بہی ناپاک ہو گئی اون دونون کی ایک ہی راہ و رسم تہی (۱۴) بلکہ اوسنے زناکاری زیادہ کی کیونکہ جب اوسنے دیوار پر مردون کی مورتین دیکہین کسدیونکی تصویرین جو شنگرف سے کہنچی ہوئی تہین (۱۵) اور کمر اونکے کمربندون سے کسے ہوے تہے اور اونکے سرون پر اچہی رنگین پگڑیان اور دیکہنے مین سبکے سب سرلشکر ہین بابل کے بیٹون سے مشابہ جنکا وطن کسدستان ہے (۱۶) تب دیکہتے ہی وہ اونپر مرنے لگی اور قاصدون کو کسدیون کے ملک مین اون پاس بہیجا (۱۷) سو بابل کے بیٹے اوس پاس آکے عشق کے بستر پر چڑہے اور انہون نے اوسے زنا کر کے اوسی آلودہ کیا اور وہ جب اونسے ناپاک ہوئی تو اوسکا جی اونسے پہر گیا (۱۸) تب اوسکی زناکاری علانیہ ہوئی اور اوسکے برہنگی ننگے ستر ہوئی تب جیسا میرا جی اوسکی بہن سے ہٹ گیا تہا ویسا میرا دل اوس سے بہی ہٹا (۱۹) لیکن پہر بہی اوسنے اپنی جوانی کے دنون کو یاد کر کے جب وہ مصر کی سرزمین مین چہنالا کرتے تہے

زناکاری پر زناکاری کی (۲۰) سو وہ پہر اپنے اون یارونپر مرنی لگی
جنکا بدن گدہوںکاسا بدن اور جنکا انزال گہوڑون کاسا انزال تہا
(۲۱) اسیطرح سے تو نے اپنی جوانی کی شہوت پرستی کہ جسوقت
وہ مصری تیری جوانی کے سبب تیری چہاتیان سانتے تہے پہر
یاد دلایا (۲۲) اسلیئے ای اہولیہ خداوند یہواہ یون کہتا ہے دیکہہ
مین اون یارونکو جنسے تیراجی پہر گیا او بہارونگا کہ تجہسے مخالفت
کرین اور انہین بلالاؤنگا وی تجہے چارون طرف سے گہیر لیوینگے
الغرض اب فرمایئے جنکا خدا اپنی جوروونکا یہ بیان کرے اون لوگون
مین تہذیب کی جا اور آپنے اونکو علم کا دیوتا فرمایا ہے اسواسطے
یقین ہے کہ آپنے ان آیات کے تفسیر لندن کی پادریون سے
دریافت کرکے خوب لکہی ہوگی اور مسٹر اڈیسن اور مسٹر اسٹیل
پیغمبران یورپ سے خوب آپنے دریافت کرلیا ہوگا بس امیدوار
ہون کہ اسکا جواب ضرور تحریر فرمایئے گا اور حواریان خیر سگال کو
بہی یہ نامہ دکہایئےگا شاید اونکے ذہن مین کوئی تاویل آ جاوے

زیادہ والسلام علی من اتبع الہدی



اسکے بعد یہ نامہ مقام پٹنہ عظیم آباد سے روانہ ہوا ہے درج کتاب ہوتا ہے ۔

ہو المستعان

نامۂ دوازدہم

لطف زاد بہادر
سید احمد خان صاحب

بسید صاحب مجتہد بالا رای

بعد ما وجب کے کاشف مدعا ہون در نیولا بندہ بطور دورہ جو غازیپور رہتا ہوا مقام پٹنہ مین آیا تو ہرکارۂ اسلام ذو الاحترام نے ایک پرچہ پارینہ تہذیب الاخلاق جسمین ایک نائب تحصیلدار صاحب آپکے ہم مذہب نے

ایک خط آپ کو بسوال ملحدانہ بطلب جواب از جانب آپ لیسے لکہا
تہا اور آپنے اوسکا جواب بقول مشہور پیران نمی پرند مریدان می پرانند
لکہکے طبع کرایا ہے ہمنے پایا لہذا کچہ خلاصہ اوسکا قلمبند کرکے
ہین بہی جواب دیتے آپکو سناتا ہون وہو ہذا ۔ پرچۂ تہذیب الاخلاق
جلد ہم نمبر ۲ مطبوعہ یکم صفر سنہ ۱۲۹۰ ہجری مسئلہ جبر و اختیار از جانب
سید محمد حسین صاحب نائب تحصیلدار واقع الہ آباد خلاصہ سوال تحصیلدار
صاحب کا یہ ہے قولہ کہ جب خدا نے قرآن مین فرمادیا ہے کہ ہمنے
بہتونکو جن و انسان سے دوزخ کی واسطے اور اکثرونکو جنت کے
واسطے بنایا ہے اور اونکے دلونپر اور آنکہونپر مہر اور پردہ ڈالدیا
ہے کہ حق بات سنتے نہین تو پہر انبیا کا آنا اور ہدایت کرنا فضول
ٹہرا اسکے بعد تحصیلدار صاحب نے تحریر فرمایا ہے الی قولہ
کہ اسکا جواب من حیث العقل و النقل تو ایسا الہامی ہو لکہیے گا الخ ۔
سکے بعد آپنے جو کچہ خامہ فرسائی کی ہے وہ فقط خیالی لا ابالی
مادۂ معقولیت سے خالی موافق مذہب نیچریہ کے بہ چند تاویلات
و تمہیدات جسکو ہم لوگ و کل اہل علم مالیخولیا خیال کرتے ہین لکہا
کہ مصرعہ او خویشتن گم است کرا رہبری کند ۔ ہان بقول جناب محمد علی بخش خان
صاحب کہ آپنے اپنے دل کے پہپولے اس پردہ مین خوب

بہوڑ رہے ہین بمثلہ کہ آپ بہی تہ دہلی کے روڑ رہے ہین الکتہ ہو
قولہ کہ خدا نے انپڑہ بدوون کے لیے قرآن انکی زبان مین
اوتارا ہے بس ہمیشہ قرآن مجید کی سیدہی سیدہی صاف صاف
معنے لیے جامین اور نکات لعبد الوقوع اور کنایات و استعارات
ودلالات کے قسم کو اوسمین گہسیڑ کر اوسکو کہینچا اور تاننا نہ چاہیے
الخ الجواب پہلا مین پوچہتا ہون کہ آپکو پہلے تحصیلدار صاحب
سے یہ بات اقبال کرا لینا تہا کہ آیا آپکو خدای وحدہ لا شریک لہ
کی ذات کا اقرار ہے یا نہین اگر وہ اقرار کر لیتے کہ ہان بموجب
عقیدہ اہل اسلام کے مین اس بات کا قایل ہون کہ خداوند تعالیٰ
اس کائنات کا بانی ہے تب آپکو اونسے پوچہنا چاہیے تہا
کہ جب ذات باری تبارک وتعالیٰ کا ثبوت ہوا تو پہر اوسکے اوامر
ونواہی کے تمیز بدون انبیا علیہم السلام کے تشریف آوری کے
کیونکر ہوتے مثلاً جناب ملکہ معظمہ دام اقبالہا اس ہندوستان کے
بادشاہ ہین تو اب کوئی کہے کہ وہ یہان ہندوستان مین کبہو
تشریف لائین نہین تو اب کیا ملکہ صاحبہ کا کچہ وجود نہ ٹہرا اسکے
جواب مین مدعی یہی کہیگا کہ لاٹ صاحب اور کمشنر صاحب اور کلکٹر صاحب
کی زبانی ہمنے سنا ہے کہ جناب ملکہ معظمہ یہان کے بادشاہ

ہین اور ایسا حاکم فرماتے ہین اب اگر کوئی رعیت یا غیر رعیت
کہے کہ ہم ان احکام مذکورہ بالا کا اعتبار نہین کرتے تو فرمایئے
موافق قانون کے احکام وقت حکم جہلیجانے بنسبت منکر کے صادر
فرمادینگے یا نہین لہذا جبکہ آدم علیہ السلام جنت سے دنیا
مین تشریف لائے اور اولاد کثیر چھوڑی تبہر وقت اور ہر زمانہ
مین انبیا علیہم السلام اور کتاب ہدایت کی اللہ جل شانہ کو ضرورت
ہوئی ورنہ خلقت یوم جزا کو عذر دار ہوتی کہ ہمکو کسی نے احکام خدا دندی سے
مطلع نہین کیا جو ہم اوسکی پابندی کرتے تو اب معاذ اللہ صفت
عدالت مین حاکم مطلق کے بٹہ لگتا دیکہو شیطان علیہ اللعن سے
جب تک کہ قصور ظاہری سرزد نہو لیا ملعون نہین کیا ورنہ کیا
خدا پہلے سے نہ جانتا تہا کہ یہ مردود ہے اب رہی یہ بات
کہ خدا قرآن مجید مین جو فرماتا ہے کہ بہتونکو جنت اور بعضونکو
دوزخ کے لیے بنایا ہے یا اونکے دلونپر اور آنکہون پر
مہر یا پردہ ڈالدیا ہے سو یہ آپکے اور آپکے سائل صاحب
کی عقل کی خوبی ہے اور اونکے بیان کی خوش اسلوبی ہے
ایصاحب قرآن کا مخاطب کون ہے بس اللہ جل شانہ اپنے
مخاطب سے فرماتا ہے کہ تو جو معجزات باہرہ دکہاتا ہے

اور سمجھاتا ہے اور لوگ ایمان نہین لاتے سو تو استعجاب نکر
جبتک کہ ہم ہدایت نکرین کوئی ہدایت نہین پا سکتا تو فقط
واسطے پہونچانے حکم کے بہیجا گیا ہے اب اگر یہ کہے کہ برائی
و بہلائی تو پہلے ہی سے ہمارے نام یوم ازل سے لکہہ دی گئی ہے
تو ہم قصوروار کیونکر ہو سکتے ہیں تو اوسکا جواب یہ ہے کہ
اگر اللہ تعالے نے ہمکو شعور اور عقل معاش اور انبیا واسطے فہمائش
کی نہ بہیجی ہوتی تو البتہ تمہارا قول کچہ جار کہتا تہا مثلاً ایک شخص صاحب
شعور وتمیز کو ہمنے نوکر رکہا اور سب ظرف حکم کی پیدا کئیں اور ہزاروں نعمتیں
اوسکو مہیا کردین اور اختیار بہی اچہے برے کام کا نامہ دیا اور منع
کردیا کہ اگر یہ کام تمسے سرزد ہوگا تو تم سزا پاؤگے اور اگر ایسا کروگے
تو تمکو انعام ہوگا اور پہر اوسپر بہی اوسنے منہیات کو اختیار کیا
تو اب اسکو آقا اگر سزا دے تو کیا جائے الزام ہے ہان اگر منع نکرتا
اور اختیار اوس فعل پر نہ دیتا تو البتہ جائے گفتگو تہی دوسرے یہ کہ جو صاحب
کہ جبر و اختیار کے مسئلے مین گفتگو کرتے ہین کہ یہ مسئلہ لاحل ہے
پہلے اونسے یہ پوچہنا چاہئے کہ آپ اس مسئلہ کو زبان ہی سے
فرماتے ہین یا عمل بہی ہے اگر کہین کہ عمل بہی کرتے ہین تو خوردنی
و غیر خوردنی اونکے آگے رکہہ دیجاوے اور کہا جاوے کہ یہ دونون

اگر آپ بلا اکراہ کہا جاویں تو ہم جانین کہ آپ اس مسئلہ پر قائم ہیں
بس جبکہ آپکو اچھی چیز کہانے اور بُری نہ کہانیکی تمیز ہے تو اعتراض
آپکا باطل ہے اور یہ جو آپنے بعضے عقلمند فرماتے ہین کہ خیرہ و شرہ
من اللہ تعالے یعنے خیر و شر سب خدا کی طرف سے ہے یہ محض غلط
فہمی ہے ایضاحب اسکا مطلب یہ ہے کہ بانی خیر و شر کے خدا تعالے
ہے دوسرا کوئی نہین ہے حسب عقائد پارسیون کے یعنے وہ
دو خدا بتاتے ہین ایک خیر دوسرا شر کا اب رہی یہ بات کہ جو کچہ خدا
نے ہماری تقدیر مین لکہدیا ہے وہی ہوگا اب ہمکو عبادت
اور اطاعت کی ضرورت نہین ہے یہ عذر بدتر از گناہ ہے اول
یہ کہ امور باطنی پر دلیل کا قائم ہونا دشوار دوسرے یہ کہ عند الرجحان
جب خدا تعالے پوچہیگا کہ تمنے یہ کیونکر جانا تہا کہ ہماری تقدیر
مین کفر لکہدیا ہے ہم مسلمان کیون بنین تو اسکا کیا جواب ہوگا
اور آپنے جواب مین اللہ جلشانہ اور دنیا کو علت اور
علۃ العلل فرمایا ہے یہ بالکل غلط فہمی آپکی ہے کیونکہ ذات باری تبارک
و تعالے شانہ صیغہ اشتقاق نہین ہے کہ کوئی چیز اوس سے
مشتق ہو وہ حاکم مطلق ہے فرماتا ہے کن فیکون یعنے کہا
ہمنے بس ہو گئے تم مجہے معلوم ہوتا ہے کہ آپ حکما کے قول پر

کار بندی کر رہے ہین مگر یہ دریافت نہین کیا کہ حکماے فلسفہ کا
کیا قول ہے دیکھو حکیم رئیس جو بڑا فلسفی ہے وہ اپنی کتاب آلہیات
مین لکھتا ہے قولہ کہ اتحاد متقدم الوجود و متاخر الوجود محال
ہے عند العقل اور ساتھ اسکے مخلوق متاخر الوجود کو حدوث
لازم اور خدا کو قدم تو اتحاد قدیم اور حادث کا لازم ہوا اور یہ بہی
عند العقل محال ہے کہ قدیم وجود ابد الاباد ہے اور وجود حادث
کا مسبوق العدم ہے اور اتحاد درمیان قدیم و مسبوق العدم
کے محال ہے کہ اگر اتحاد ہو تو لازم ہے قدم حادث کا اور
حدوث قدیم کا اور وہ مفہوم متضاد ہے اور اتحاد آپکا عند العقل
محال ہے کہ اتحاد علت و معلول لازم آتا ہے کہ علت مقتضی تقدم
کو ہی اور معلول مقتضی تاخر کو ہے ذاتاً اگرچہ تقدم زمانے نہ ہو پس
اتحاد ذاتی عند العقل محال ہے پس ہرگاہ کہ اتحاد ذاتاً نا ممکن ہے
لازم ہوا التغایر ذاتاً اور یہ مقتضی تعدد آلہہ عقلاً و نقلاً باطل ہے الجواب
فرمایئے کہ آپتو موافق عقیدۂ فلسفہ کے بہی باطل ہوئے ابو الفضل
نے سچ کہا ہے ؎ ولد الزنا ست حاسد منم آنکہ طالع من ٭
ولد الزنا کش آمد چو ستارۂ یمانی ٭ اور یہ قول آپکا قولہ کہ خدا نے
قرآن مجید آنحضرت پر بدو و بیرا و تارا ہے اور مین معنی کمیشر کرنا نہ چاہے

نما فناشید ہے سید ہے معنے لینا چاہیئے اسکا جواب
یہ ہے کہ یہ بات بھی آپ ہی پر منقلب ہوتی ہے تقدیر ہستی
ہے تقریر روتی ہے آپکی قابلیت کو بحر ندامت مین ڈبوتی
ہے اسلیے کہ آپنے جو تاویلات لاطائل الفاظ قرآنی مین
کیہی ہین جسکا جواب ہم دیچکے ہین یعنے سورۂ نمل مین نمل سے
مراد قوم لی ہے اور ہدہد کی تاویل حضرت سلیمان علیہ السلام
کے لشکر کا سردار مراد لیا ہے بہلا فرمایئے یہ نان نون آپکی
سید ہے سید ہے معنی رکہتے ہین دیکہو قرآن مین جہان
نمل کا ذکر ہے اوسکی بعد کی آیہ یہ ہے یعنے کہا چیونٹیون نے
کہ گہس چلو اپنے سوراخون مین ایسا نہو کہ سلیمان کا لشکر تمہین
پیس ڈالنے والا ہم نہ سمجہین یعنے اونکو معلوم نہو اب
فرمایئے کہ وہ کون قوم ہے کہ آدمی کے پاؤن کے تلے پس جاوے
اور اوسکو معلوم نہو اور جہان ہدہد کا ذکر ہے آگے صاف صاف
یہ آیہ ہے کہ کہا سلیمان نے ہدہد کو کہ اگر تو یہ خبر نلاتا تو مین
تجہے ذبح کر ڈالتا اب فرمایئے آپکا قول اور تاویل کیسی باطل
ہو گئی واللہ عزازیل آپکے سرہانے رو گیا باقی یہ الفاظ ان ہرسہ
بدوون کی نسبت ہمارے آقائے نامدار فخر الانبیا کے صحف

بیہودہ کوئی ہے آپنے سنا نہین جسوقت مین کہ جس بات کا
کفار کو دعوی ہوا ہے وہی معجزہ اسوقت کے پیغمبر کو دیا گیا
ہے لہذا اسوقت فصاحت و بلاغت کا کفار مکہ کو دعوی تھا
اسواسطے مشیت الٰہی مقتضی ہوئی اس بات کی کہ بے پڑھے
کو مرتبہ رسالت خاتم النبیین کا دیا گیا اور وہ عبارت پیش کرائی
گئی کہ کسی سے الاالآن اور سبکے مقابلہ مین ایک اقصر سورہ نہ بن سکے
اب آپسا منہ پیٹ رذالیکا لٹھ نہ مانے تو کیا ہوتا ہے میان
جرأت نے سچ کہا ہے سہ اب اونکو طایر معنے کی صید کی ہو
تلاش + کہ نت ہین کہ تھے کوا ایکٹے نے جنگلی گھاس + لگا کے
مسند قالین پہ بیٹھے جب فراش + تو کیون نہ قصر تھورا سے
ادہ موسے خفاش + حضور بلبل بستان کرے نوا سنجی + لہذا
اسی مختصر پر نامہ تمام کیا فقط ۔

[illegible]

پھر یہ نامہ لکھا گیا درج کتاب ہے

ہو المستعان

نامہ سیزدہم ۱۳

ارسلہ زاد علیگڈہ واقع

سید صاحب منبع الطاف و کرم سید احمد خان صاحب بہادر

سبحان اللہ والحمد للہ جزاک اللہ علی مصنفہ کہ بعد عرصہ دراز کے تحریر نامہ کی نوبت آئی عرصہ سے مزاج والا کی خبر نہ ملی تھی قلم انداز بیٹھے تھے کہ قطعہ اخبار مسٹر اودھ پنچ مطبوعہ ۱۰ جولائی ۱۸۷۹ء نازل ہوا طبیعت

مسرور ہونے تمام اہتمام یا اطلاعاً جناب والا کو تحریر ہے مسٹر اودہ وبیخ
صاحب تحریر فرماتے ہیں لیکن جو تک آپکے مفید مطلب کی بات ہے لہذا اسم
آپکو جتاتے ہیں کیا تعجب کہ اسکے صلے مین آپکو مرحبا فرماتے
ہین قولہ نئی تعلیم مسٹر اودہ وبیخ صاحب ہزار کوئی سر پٹکے سمجھائے
بجھائے کچھ ہی کیون نہ کرے یہ ہندوستان کے بہادر انسان
تہذیب کو گردنہ پٹکنے دینگے سبب یہ کہ انکا طریقہ تعلیم درست
نہین یکتب غیر مہذب مولوی غیر مہذب کتابین غیر مہذب خربزہ کو دیکھکر خربزہ
رنگ پکڑتا ہے یہ مہذب کیون ہونے لگے ہان مین وہ بات
سوچتا ہون کہ جس سے نئے مہذب بنے کچھ بن ہی نہ پڑے
وہ کیا بہت آسان اور بڑی دور کی بات نہیں پہلے تو سابق زمان
کی کتابون سے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بلکل محو کر دیا جاوے
اور دوسرے آئندنامہ قدیم کی ترمیم ضرور ہے لہذا آئندنامہ مین
مین سب تہذیب ختم کیے دیتا ہون وھو ہذا الی قولہ خوردن گلا
گھونٹی مرغی کھانا۔ نوشیدن شراب پینا۔ پوشیدن جاکٹ
پتلون یا لال ٹوپی و کالا بوٹ پہننا۔ آویختن لال ٹوپی کا پھندنا لٹکا
دادن گالیان دینا۔ فروختن دینا کے واسطے دین بیچنا
پروردن کتا پالنا لینڈی ہو یا ولایتی۔ آرغیدن شراب پی

دکار لینا۔ بازیدن لاٹری یا کوئی اور جوا کھیلنا۔ شاشیدن کہڑے
ہوکر موتنا۔ گفتن سواے اپنے سبکو برا کہنا۔ گریختن آبادی
سے دور بہاگنا اور دن اچھے اچھے یورپ سے بلا لینا۔ یافتن
رشوت سے روپیہ پانا۔ بوسیدن کتّے کا منہ چومنا الخ اور بہی
اسی قسم کے الفاظ خیال کر لیجیے گا راقم اع شوق بہر اسکے بعد
ایک نیا سلام بہی درج ہے چونکہ آپکے مفید مطلب ہی لہذا درج
نامۂ ہذا کرتا ہوں رست و دروغ برگردن راوی و ہرتا ہون قصور معاف
نام آوری تو آپ پر ختم ہے قولہ وہ لکھتے ہین کہ چند جولاہوں
نے ایک روز سعید و یکیہ کی پنچایت مقرر کی اس بابت کی کہ ہمارے
پیغمبر صاحب کی وفات کو ایک زمانہ کثیر گذر گیا اور اون حضرت کا سلام
لینے والیکم بہت پرانا ہوگیا اور پرانی چیز سے ستہرا کام نہین چلتا
اسلیے کوئی نیا سلام ایجاد کیجیے یعنے بجاے سلام و لیکم کے
ڈفلا فون بہائی ڈفلا فون) مقرر کیا جاوے اور اسی پر سبہوں نے
عمل کیا بس یہی حال نیچریہ کا ہے الخ راقم بنارس پنچ اور اس سے
وہ پنچ پرچۂ اخبار مطبوعہ ۱۰ دسمبر ۱۸۷۳ء مین تحریر فرمایا تہا
دیکھنے مین آیا تہا یعنے کسی صاحب نے بطور خیر خواہی آپکے
قولہ کہ تہذیب الاخلاق اسلیے بند نہ ہو اجسا کہ عرض ہا

تباتے ہین اور نہ اوسکے مصنف کا اتباب لنگوٹ کہلاسے
وہ لنگوٹ باندہے ہوئے تیار ہے اور یہ لنگوٹ خدا کے
سامنے کہلایگا جہان اوس پہلوان کے سرپہ پگڑی بندھیگی الخ
اسیر اودہ پنج جواب دیتے ہین قولہ حضرت اسمین ایک بات کا شبہ
رہاکہ یہ لنگوٹ کہلاکے جو فرق مبارک پہ پگڑی بندہیگی تیا یا وہی
لنگوٹ اُچہو ہوکر اول باخر نسبتی دارکے موافق سر پہ ہو سپنچے گا
یا کوئی جدید پگڑی ہوگی فقط آب راقم یہ عرض کرتا ہے کہ آپکا حال
سنکر اکثر کف افسوس ملنا اور رونا آتا ہے کہ آپ کی ذات سے
بدینی شائع ہوئی چنانچہ ابھی چندروز کا عرصہ ہوا بندہ بطور دورہ
عظیم آباد پٹنہ مین وارد ہوا اور آپکے حواری صاحبان مثل قاضی
رضا حسین صاحب و سید شمس الہدیٰ و مولوی فضل الرحمان صاحبون
سے ملاقات ہوئی اور آپکے اعتراضات نسبت قرآن کے
اور اونکے جوابات جو کہ میرے قلم سے نکلے ہین سنا تو سکوت
کیا اور بعضے صاحبون نے یہ چند اشعار فرمائے اور فرمایا
کہ خدا کے کامون مین کسکو دخل ہے اشعار یہ ہین نظم

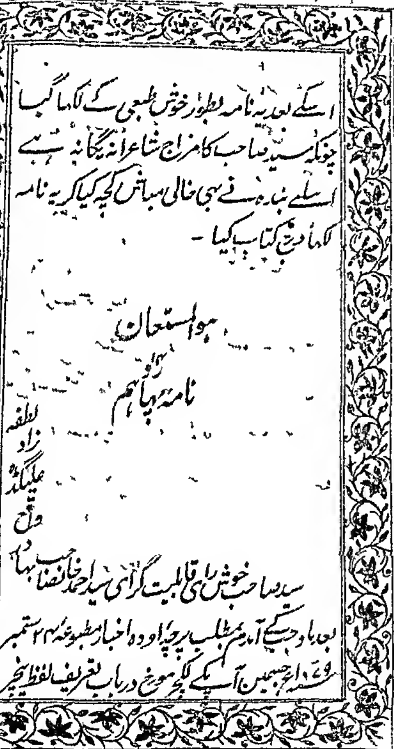
زادۂ آذر خلیل اللہ ہو	اور کنعان نوح کا گمراہ ہو
کعبہ مین پیدا کرے زندیق کو	لاوے بتخانہ سے وہ صدیق کو

عالم و فاضل ہو شیطان لعین	امی مطلق ہو خیر المرسلین
چاہ بابل مین معذب ہون ملک	ہو مقام زہرہ بالاے فلک
بلعم باعور کو دوزخ ملے	جتنے ساحر تہین فرعون کے
زوجۂ فرعون ہو وے طاہرہ	اہلیہ لوط نبی ہو کافرہ
کربلا مین قرۃ العین نبی	لال زہرہ کا حسین ابن علی
ظالمون کے ہاتہ سے یون ہو شہید	اور اپنا کام دل پاوے یزید
ہو حسن کا زہر سے ٹکڑے جگر	دشمنان حق کو ہو یون کر وفر
دیر کو مسجد کرے مسجد کو دیر	غیر کو اپنا کرے اپنے کو غیر

غرضکہ اسیطرح اور بہت کچھ افسوسانہ لوگ کہتے رہے اور اکثر اشخاص آپکے معتقدین تائب بہی ہوے اور میری نسبت فرمایا کہ خدا آپکو جزاے خیر دے اطلاعاً گذارش ہوئی فقط

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم القلیم خود اللہم اغفر ذنوبہ یہ نامہ انام سے تاریخ ۲۷ شعبان المعظم سنہ ۱۲۹۶ ہجری کو روانہ ہوا آنکھ چسپان بر





اسکے بعد یہ نامہ بطور خوش طبعی کے لکہا گیا
چونکہ سید صاحب کا مزاج شاعرانہ یگانہ ہے
اسلئے بندہ نے بہی خالی مباش کچہ کیا کر یہ نامہ
لکہا درج کتاب کیا ۔

ہو المستعان

نامہ بہا ہم

لاالقفہ
زاد
عملیکہ
ولح

سید صاحب خوش رای قابلیت گراہی سید احمد خانصاحب بہادر

بعد یاد حسب آرزو مستشکی آمدم بمطلب پرچہ اودہ اخبار مطبوعہ ۲۴ ستمبر
سنہ ۷۶ء جسمیں آپکے لکچر موسوم درباب تعریف لفظ نیچر

بلی تفسیر شاید ایک اونٹ کا بار ہووے یعنی خلاصہ اوسکا یہ ہے
کہ معاذ اللہ نیچر خدا و نیچر رسول و موسیٰ و جملہ انبیا نیچر لہٰذا جو کوئی
ہاں نیچر کہے اوس سے بڑا نادان کیا ہے اسپر یہ شعر بھی ناخیر سے
موزون کیا ہے ؎ تو و طوبا و ما و قامت یار ﴿ فکر ہر کس بقدر ہمت
اوست ﴾ الجواب ہست کلید در گنج حکیم ﴿ بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظم

سپاس ایزد جان آفرینی ﴿ کہ جان بل جملہ کیہان آفرینی
حکیم دادگستر دانش آموز ﴿ درون جان چراغ بینش افروز
بلندی بخش ارباب اطاعت ﴿ بہ پستی افگن اہل ضلالت
نہی پیرو بہائی اہل تحقیق ﴿ شکست انداز خصمان بد توفیق
لوا افراز حق از حق پسندی ﴿ بحق جویان بہ بخشد ارجمندی

جواب میں اول تو لفظ نیچر کے معنی ہماری تحقیق میں از روی اقوال
علماء وقت جو کہ نامی گرامی ہو چکے ہیں مولوی لطف اللہ سلمہ اللہ
جواب استفتا میں ثبوت کفر یہ نسبت جناب والا جو کہ پرچہ اخبار
نور الآفاق دافع نفاق میں طبع ہو کر مشتہر ہوا ہے اور درج کتاب
امداد الآفاق اور میں بہت شرح و بسط کے ساتھ تحریر فرمایا ہے یعنی
انکو جتلاتے ہیں قولہ کہ لفظ نیچر بروزن کیچر ایک باغت یا جز ہو

انگریزی زبان مین اسکے معنی بہت ہین ازانجملہ خواہش قلبی اور
خود طلبی یعنی جس چیز پر جی جہکے اوسکے کرنے کرانے مین
ذرہ کے مرغوب کو حلال جانے گو کسی مذہب مین حرام ہو مرغوب
کو حرام مانے گو کسی مشرب مین حلال نہو اور یہی حال ہے اور
معنونکا کہ قطع نظر اطلاق عنانی اور بیقیدی اور بی ایمانی کے ہزار
منفہ آومیلے واہیدینی اور خود رائی اور خود بینی و خود ستائی و مافی معنا ہا
پر دلالت کرتا ہے اور اس قاعدہ سے پیرونکو انگریزی مین نیچرلسٹ
کہتے ہین یعنے پیروی کرنیوالا نیچر کا یس نیچرل اسٹ نے اگرچہ
فی زماننا یورپ مین اسقدر زور پکڑا کہ تقریبًا ستر لاکہہ کے نوبت
پہونچی ہے ازانجملہ چہیاسٹہ ہزار انگلنڈ مین اور چالیس ہزار
لندن مین لیکن بحمد اللہ کہ عقلاے مسیحیہ اونہین دیار و امصار مین تحریرًا
بالمکاتبہ و تقریرًا بالمشافہہ نیچری گوشمالی فرما رہے ہین اور اونکو آٹے
دال کا بہاؤ بتا رہے ہین استاذ و صاحب کی کتاب ایڈوالنسڈ ریڈر
اور بار نصاحب کی کتاب نثر انتن لوہسکرپ و نیچرہا مین دیکہو تو
کسطرح کہلم کہلا نیچریونکے مذمت اور مکاری اور نالائقی اور عیاری وغیرہ
من قبائح مالا تحفے مذکور و مسطور ہین اسیر بہی اگر نیا نیچری نشہ پائے
اور بطمع ترقی جاہ خیال ہے کہ اس نیچری بلا کو اس ہندوستان مین

پہیلاتے ہئے تو ہمارے علماء محمدیہ نے جیسے فلاسفہ اور اہل
اعتزال اور اونکے گوجاک ابدال رتاب خیال کی دھجیان اور آئے
ہین اور اونکو عدم کی راہین دکہائے ہین اوس سے زیادہ اس
نیچر کا سنیچراوتارین گے اور شواظ من نار کی براہین بارین گے ذرا
بگڑے دل نیچر پیر و نیچر سرو ست یہ تو فرماوین کہ قبل قبول نیچریت کے
تو پہلا دسم کہو چکے تہے اور آپکے سارے کرم ہو چکے تہے لندن
مین جاکر جاکٹ پتلون مین آئے خمر خنزیر در کنار کلا گہونٹی مرغی
کے کہانے مین نہ شرمائے سنیات و محرمات کی نسبت مشتاقی
ہے بنات و امہات کی نسبت انتظار باقی ہے سی اس آئی
یعنی نحوست دلیس جائیگا خطاب پائیگا پہر کیا باقی رہا تہا جو نیچر یہ
طریقہ کی جانب للچائے کیا جی چاہتا ہے کہ لاٹ یا دریں نیچا
اور جناب میم صاحبہ کو لیڈی کہلائے سو یہ نیچر سے کلاہ
خسروی و تاج شاہی + سرکن کے رسد جاشا و کلا + ہان بقول لبعض
نیچر یونکے کہ ہر قوت جسمانی کے ہر اقتضا کو پورا کرنا چاہیے
تاکسی قوی کے حرمان لازم نہ آئے شاید بمقتضای قوت
شہو یہ بانی پت کرنال کا خیال آیا ہو تا اوس جانب کو لوٹتے
کچہ دنون وہان کا مزا لوٹتے برای خدا ذرا پیش و پس کا خیال فرمائیے

بشن اپس کو یکسان بنانے الخ اب نیاز مند یہ عرض کرتا ہے
کہ لفظ نیچر کے معنی جو آپنے مخصوص کیے ہین اور مثل باد ریون کے
ایک بنیا الٹم گڑ ہا ہے یہ فقط عندیہ آپکا ٹہرا جب تک دعوی پر کوئی
برہان عقلی یا نقلی نہ قائم ہو وہ مالیخولیا کہلاتا ہے مگر ہان یہ فرمانا آپکا
مصرعہ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست یہ دوسری بات ہے مگر مین اُسوقت
عرض کرتا ہون کہ آپ کچہ دنون ہمارے علماء دیندار کی صحبت کیجیے
سعی مین کردو نگاہ دیکہو مولوی محمد علی صاحب تحصیلدار بالاری وا قع
ضلع مراد آباد نے جو کتاب ظفر المبین بجواب اندرمن لکہی ہے
اور طبع کرائی ہے اوسکے صفحہ ۳۷۶ مین پہلے قول اندرمن لکہا
ہے قولہ حاصل آنکہ قبول ایمان آزادی ہے الخ اسپر جناب مولانا
صاحب سلمہ اللہ جواب دیتے ہین اقول حرف پریشان بدوزد
مردودان تا نخواند بر سلیمی صد فسون لا الہ جی تمکو ہرگز مناسب نتہا
کہ بات تراز و چہوڑ کر مباحثہ دینے پر ساتہہ اہل اسلام کے آمادہ
ہوتے تمنے کرشن جی کی نصیحت گوش نہ فرمائی انجام کار بہت لت
اوٹہائی تم قبول ایمان اور وحدت ارادی کو کیا جانو بقول شخصے مصرعہ
چہ داند بوزنہ لذات ادرک سنو تو قبول ایمان تو مقولہ انفعال سے
ہے اور وحدت مقولہ کم سے اور ارادہ مقولہ فعل سے ہے پہر تمنے

کیا سمجھ کے یہ کہا کہ قبول ایمان وحدت آزادی ہے کچھ الفاظ
کے معانی بھی سمجھا کرتے ہو آنحضرت نے بضاعتی پر دبیری کا دم بھرتے
ہو تمنے صرف روٹی کما کھانیکی یہ صورت پیدا کی ہے یہ سمجھا ہے
کہ جاہلوں میں بیٹھ کے اس قسم کے الفاظ بیان کرینگے
چونکہ وہ حمقا کچھ سوسمجھتے سمجھتے نہیں البتہ اسقدر تو بے شبہ
و شک آپ کے مدح میں زبان پر لاتے ہونگے سو ہوئی
شکست اگرچہ بنصیب برادر + مقابلہ تو دل ناتوان نے خوب کیا
مگر خوب سمجھ لیجیے کہ مدح جاہلونکی مانند ضراٹ گہانس کی ہے
انجام اسکا کچھ نہیں صاحبان عقل جب دیکھینگے تو آپ پر
سخت لعن کرینگے کہینگے کہ اس آگندہ جہل کی عقل میں
فتور آگیا ہے کہ ایسی خبر کو جو معقول انفعال سے ہے کسطرح پر
عین اوس شے کا جو مقولہ کم سے ہی ٹہراتا ہے اس سے صاف
معلوم ہوتا ہے کہ فنون حکمیہ اہل ہند میں مفقود ہین ورنہ آنسیا حکیم
اکمل سید حکماء ہند کا مبادی فنون حکمیہ میں مثل خر در گل عاجز
نہوتا الخ پس نیاز مند بنی نوع سمجھ کے عرض کیا کرتا ہے امیدوار
ہے کہ ناگوار خاطر عاطر نہو ہان ایکبات میرے خیال میں گذرتی
ہے کہ شاید آپکا خیال ادہر گذرتا ہوگا کہ کچھ ایسا کام کیجیے کہ

جس سے آگے کو یادگار رہے سو ایسے خیال سے ملحد
بننا فضول ہے دیکھو کتاب اصول عجیبہ مصنفہ محمد جمال الدین
خانصاحب بہادر مدار المہام ریاست بھوپال مطبوعہ مطبع نظامی
واقع کانپور ۱۲۸۲ ہجری انہون نے کیا خوب اصول عجیبہ تجویز
کرکے واسطے تعلیم مبتدیان حال کے ایک کتاب ضخیم طبع کرایا ہے
لہٰذا آپ بھی اگر ایسے ہی کوئی کتاب تصنیف کرکے حسب صوابدید
اپنے حواریون کے طبع کراکے تقسیم کرتے تو آجکل
ہندوستان بالکل ایک پاگل خانہ کے تو ہو ہی رہا ہے واسطے
یادگار ذات والاصفات عین مناسب تھا بدین وجہ دو رقعہ اوس
کتاب کے بطور مشتے نمونہ از خروارے درج نامہ ہذا کرتا ہون
ملاحظہ فرما لیجیے گا وہو ہذا رقعہ اول مہربان من سلامت بیچ سمت
کے آیا کہ نوکر تمہارے نے نوکر ہمارے کو ایسا مارا اور مارا ہے کہ کسی
ایسا نہ مارا تھا نہ کوئی کبھی ایسا مارتا تھا نہ ماریگا نہ مارتا ہے بہرکیف
جیسا ہنا تمہارا واسطے تمہارے زیب نہ دیا اور زیب نہ دیا ہے
اور نہ زیب دیتا تھا اور نہ زیب دیگا اور نہ زیب دیتا ہے درحقیقت
تو لڑکا تمہارا بیچ دنیا کے ساتھ بدنامی کے جیا اور جیا ہے کہ نہ کوئی
ایسا جیا تھا نہ جیتا تھا نہ جیے گا نہ جیتا ہے کسی مادر نے ایسا بیٹا

جیسا کہ نوکر تمھارا ہے نہ جنا نہ جنا ہے نہ کسی نے ایسا جنا تھا
نہ کوئی ماں جنی تھی نہ جنے گی نہ جنتی ہے لیکن بسبب موقوف
کرنے تمھارے کے اپنے نوکر کو اتنے قصور پر زنگار اس غم
کا دل سے لیسے چھوٹا اور چھوٹا ہے کہ کبھو ایسا نہ چھوٹا تھا نہ چھوٹیگا
نہ چھوٹا ہے اگر موقوف نہ کرتے دل سے لیسے بدزنگار کبھی نہ چھوٹتا
باقی خیریت ہے الخ دوسرا رقعہ غریب پرور سلامت
کوئی شل جناب کے عنایت فرما ہمارا نہ ہوا نہ ہو اتھا نہ ہوا ہے
نہ ہوگا نہ ہوتا ہے جو کوئی حضور سے پھر اسر او سکا غیب سے
ٹوٹا اور ٹوٹا ہے اور ٹوٹتا ہے کہ کسی کا سر ایسا نہ ٹوٹا تھا
نہ ٹوٹیگا نہ ٹوٹا ہے وصف تمھارا کسی نے زمانہ میں نہ سنا بلکہ
تمام خلق نے سنا ہے اور سنا تھا اور کون نہ سنتا تھا اور
سنیگا اور سنا ہے اور کسی نے آپ کو رفیق پرور نہ گنا
بلکہ سب نے گنا ہے اور ہر ایک نے گنا تھا اور ہر کوئی گنتا تھا
اور گنیگا اور گنتا ہے یہاں سوا ای ذات عالی کے میں نے
دوسرے کو نہ پہچانا اور نہ پہچانا ہے اور نہ پہچانا تھا اور نہ پہچانتا تھا
اور نہ پہچانیگا اور نہ پہچانتا ہے بلکہ دوسرے کا خیال اپنے دل
سے دھویا اور دھویا ہے ایسا کسی نے نہ دھویا تھا

نہ کوئی کبھی دہوتا تہا نہ دہوئیگا نہ دہوتا ہے گہوڑا زبان کا
میدان تعریف تمہاری مین وڑا اور دوڑا ہی جو کبھی ایسا دوڑا تہا نہ دوڑا تہا
نہ دوڑیگا اور غنچۂ دل میرا کیا بیچ ہوای محبت تمہاری کہلا اور کہلا ہی کہ کبہی کوئی غنچہ نہ کہلا
تہا کہلیگا نہ کہلتا ہے اور سیر نحیر کو ایسا چرا اور چرا ہے کہ کسی نے
نہ چرا تہا نہ کوئی کبھی چرتا تہا نہ چریگا نہ چرتا ہے دل میرے نے
خیر کے نام پر موتا اور موتا ہے کہ کسی نے ایسا نہ موتا تہا
نہ کوئی موتتا تہا نہ موتیگا نہ موتتا ہے الخ اقول میرے نزدیک
ایکبار ئیس کلان کی یہ تصنیف ہے اور نئی بات ہے اور آپکو
جدت پسند ہے اگر آپکے مدرسہ مین اسکی مزاولت ہو تو عین
مناسب ہے ۔

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار غیبر آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم لقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ



طبقہ دوم

ہو المستعان

نامہ پانزدہم

لطفہ
زاد
علیگڈہ
واقع
نشن وار
بہادر
انصاف
سید احمد خا

سید صاحب معدن توہمات و تخیلات زور بساوس شیطانی لاتاال

بعد ادب کے عرض پرداز ہوں کہ بندہ در میولادورہ کرتا ہوا علیگڈہ میں جو وارد ہوا تو اکثر مشتاقین سننے آپکے جوابات کے میرے پاس حاضر آئے اور فرمایا کہ آپکے جوابات جو کہ جانب سید صاحب ہوئے ہیں ہمیں سنائیے ثواب دنیا و آخرت کمائیے۔

چنانچہ بندہ دو جمعہ مقیم رہا اور وہاں کی مسلمانونکو آپکے جوابات جامع مسجد میں ممبر پر بیٹھکر سنایا سب محظوظ ہوگئے

من بعد آپکے مدرسہ کی سیر کی ایک جلد کتاب آیات بینات خریدی
اور کچہ کتب درسی طفلان جو آپکے مدرسہ مین پڑہائی جاتی ہین دیکہنے
مین آئی ہین جس سے ثابت ہوا کہ اس تعلیم کے لڑکے ضرور تہذیب
یافتہ ہونگے اور ایک پرچہ اخبار اسٹیوٹ گزٹ مطبوعہ تاریخ
۱۰ ماہ جولائی ۱۸۸۰ء ایک مسلمان نے پیش کیا اوسمین ایک
تقریر پرازتزویر بجناب آپکی دیکہنے مین آئی جسکا خلاصہ یہ ہو
قولہ یعنے آپ فرماتے ہین کہ خلیفہ جس سے اشارہ ایک مذہبی
پیشوا اسردار نکلتا ہے مدت سے معدوم ہے شیعہ لوگ
توکسی شخص کے خلیفہ ہونے کی قایل نہین ہین البتہ امام کو مذہبی
پیشوا او رسردار سمجہتے ہین باقی رہے سنت جماعت اُنکے
پیغمبر صاحب نے فرمایا تہا کہ خلافت تیس برس رہیگی
اور اسکے بعد ظالم بادشاہون کا زمانہ ہوگا پس اہل سنت کے
مذہب کی روسے خلافت جس سے مذہبی پیشوا کا اشارہ
نکلتا ہے حضرت ابوبکر صدیق سے شروع ہوئی اور حضرت امام حسن
علیہ السلام پر ختم ہوئی بلکہ اگر ٹہیک مذہب اسلام پر غور کیا جاوے
توان پانچون کو بہی جنکو اہل سنت جماعت خلیفۂ برحق جانتے ہین
مذہبی پیشوا ہونیکا کوئی استحقاق نہین ہے فقط اقول آپکی وجہ

مثل ہوئی کہ ایک بھوکے سے کسی نے پوچھا کہ دو اور دو کتنے
اوسنے کہا چار روٹیاں بھلا فرمایئے جبکہ آپکو رسالت اور معجزات
اور ثبوت ذات باری تبارک وتعالے سے انکار ہے جیسا کہ
جناب حاجی الحرمین شریفین محمد علی بخش خانصاحب بہادر کے
بیان سے ثابت وظاہر ہے تو پھر خلافت کی ثبوت وعدم ثبوت
چہ معنی دارد رہی یہ بات کہ ان پانچوں کو اہل سنت وجماعت خلیفہ
برحق نہیں جانتے ہیں یہ آپکا عندیہ ہے یا اسپر کوئی دلیل
عقلی یا نقلی بھی آپکی جیب میں ہے ثبوت خلافت صحابہ رضوان اللہ
ہیں بمقابلہ شیعان مولوی سید مہدی علی صاحب آپکے اول
حواری نے کتاب آیات بینات لکھی جو کہ اب ہمنے آپکے مدرسہ
سے خریدی کتاب مذکور کیا آپکے ملاحظہ میں نہیں گذری جو
آپنے یہ تقریر طبع کرائی رہے خطرات شیعہ وہ فقط تین سے انکار اور
دو کا اقرار کرتے ہیں میرے نزدیک آپکو مانیا قطرب جنون یا خبط
یا مالیخولیا ان پانچ میں سے ایک نہ ایک عارضہ ضرور لاحق دماغ
ہے اب ضرور کسی طبیب حاذق سے خواہ مخواہ رجوع کرکے
تنقیہ دماغ فرمایئے لندن میں جو آپ رہے ہے اور وہاں غذا
حارہ وملبوسات گرم حسب تشخیص سید امداد العلی صاحب بہادر

جوکہ استعمال مین آئین اون سے کیا عجب کہ نصیب دشمنان
خشکی دماغ مین آئی ہوگی جس سے یہ خیالات سوجھتے ہین خدا
نخواستہ لشبرطہ داوست جنون فاحش کا احتمال ہے اور آپکی
دیکھا دیکھی جناب سمیع اسد خانصاحب مع صاحبزادگان بلند اقبال
لندن کو تشریف لے گئے ہین مجھے اسٹیشن اٹاوہ پر ملے تھے
خدا اونکی خیر کرے اب دوسری بات یہ ہے کہ بندے نے
جو آپکے مدرسہ کی سیر کی تو اوسمین یہ کتاب جسکا پہلا باب یہ ہے
لنفلرٹری چونکہ ایک آدہ بات قابل ترمیم ہے عرض کرتا ہون
قولہ کتا ۔ نام کوتو جانور ہے ۔ پر آدمیکا اور اسکا قدرتی ساتہ ہے
جہان دس گہر بہی آدمیون کے ہونگے وہان ایک کتا ضرور ہوگا ۔
اسکی خوبیان ایسی ہین کہ خواہ مخواہ اسکا رہنا غنیمت معلوم ہوتا ہے
ایسا غریب ہوشیار ایسا محبت کرنیوالا کوئی جانور نہین ۔ یہ انسانونکا
دربان ہے ۔ گنڈریون کا چوکیدار شکاریونکا مددگار ۔ اسکی
سمجہ بہت اچہی ہے جسطرح سدہا ؤ جسطرح کام کرتا ہے اسے
غریبی اور امیری برابر ہے جسکا ہو رہا اوسیکا ہو رہا سوکہے
ٹکڑے آدہے پیٹ کہا ئیگا مگر جس گہر کا ہے وہین رہیگا اچہی
کہانے کے لیے امیر کے گہر نجائیگا اپنے مالک کی برے

وقتون مین رفیق ہے اور وقت پڑے پر جان دیدیتا ہے
یہ نیک جانور نیکی کو یاد رکھتا ہے برائی کو بہول جاتا ہے نیکی کرنیوالا
اسے دکہہ بہی دے تو خیال نہین کرتا ابہی بالیئے تو دم ہلاتا چلا آتا
ہے جس ہاتہ سے مار کہاتا ہے دم بہر مین اوسکو چاٹنے لگتا
ہے اسکی پہرتی اور دوڑ غضب ہے بڑے بڑے بہاکیت
اور جنگلی جانور اسکے شکار مین خرگوش لومڑی قسمت ہی سے بچ
نکلتے ہین شکار کی بو دور سے لیتا ہے اور بو کے پتہ پر زمین
کہودتا ہے نگران باتون کے واسطے سدہا نا ضرور ہے ہمارے
ملکون مین کسیکو خیال نہین ولایت مین لوگون نے قسم قسم کے
کتّے پالے ہین اور انہین سدہایا ہے الخ اقول مؤلف نے اسطرح
اوسمین اور بہت تعریف کتّے کی لکہی ہے اسپر مجہے خیال آیا کہ ایک اور
خاصیت کتّے کی ہے جو مصنف کے خیال مین نہ آئی ہو مین خدمت
والا مین بذریعہ نامۂ ہذا عرض کرتا ہون اگر بطور ترمیم حاشیہ اوس کتاب
مین کردیا جاوے تو لڑکون کی تعلیم کو یقین ہے کہ بہت مفید ہووے
یہ ہے **قولہ** پرچۂ اخبار مہر درخشان مطبوعہ یکم جنوری سنہ ۱۸۸۶ء نمبر ۱
جلد ۲ مین مرقوم ہے۔ پیرس کے جارڈن ڈے انگلشن جاننا
ہے کہ کتّون کے پلون کا گوشت عام طور پر کہانے مین آنے لگی

چنانچہ پہلا جاسہ کتون کے کہانیکا اس ماہ مین ہونیوالا ہے مگر برنیا
والون مین ایک بات کی کمی ہے کہ چین والے کہانے کے
بالون کو تقریبًا ایک سیر روپیہ کا گوشت گائے یا بیل کا کھلا کر پالتے
ہین یہ بات فرانس والے شاید نکر سکین روزنامچہ پنجاب مطبوعہ
۱۰ دسمبر ۱۸۸۸ع مین دیکہیے اوسمین لکھا ہے **قولہ** یہ ممکن نہین کہ
بعضے نے عقل اور دہقانی محض غیر تہذیب یافتہ اسکے یعنے
کتے کی خوبیون کو پہچان سکین کتے مین بہت سے نیک خصائل
ہین مثلاً قناعت کہ اپنے مالک کی دی ہوئی چیز اور ٹکڑے پر
گذر کرتا ہے پہر وفادار ہے پہر شب زندہ دار کہ تمام رات چلا کر
صبح کر دیتا ہے پہر قوت دماغ پہر انسان سے انتہا درجہ کی محبت
وغیرہ بس ہر غذا انسان کی بدن مین گرم یا سرد تاثیر کرتی ہے تو کتے
کے گوشت بہی کہانیوالون کے دل مین کتے کی خاصیت سبب
مذکورہ بالا اور اوصاف حمیدہ ضرور پیدا کریگا بس اسلئے اگر دو روپیہ
کا گوشت گائے یا بکری وغیرہ کا کہلا کر کتے پالے جاوین تب بہی
صریح فائدہ ہے اگرچہ تورات مین فاحشہ کی خرچی اور کتے کی قیمت
تک کو ناپاک لکہا ہے لیکن بیچنا اور بات ہے اور نوش فرمانا
اور بات ہے اور بلا۔ اونکے منہ بند کرنیکے لیے تو یہی دو باتین

کافی ہین اگر انہین کا قول تسلیم کیا جاوے تو کتے کے گوشت کہانیکی ایک گناہ پر از روی نیچر ان سب بیشمار خوبیون پر ترجیح نہین ہوسکتی الخ ــ اور تیسری بات یہ ہی کہ بندہ جو اسکے بار مکانپر آیا تو ایک لفافہ آمد از بنارس بنام نیاز مند باین مضمون کہ آپکے اور سید صاحب کے خط کتابت ہے لہذا یہ عرضی شیطان کا اونتک خبر پہونچا دیجیو گا قصور معاف بعینہ نقل عرضی مذکورہ ملاحظہ والاہین گذرانتا ہون معاف فرمایئےگا وہو ہذا

عرضی شیطان علیہ اللعن

ایکدن شیطان گیا پیش خدا ۔ عاجزی سے اسطرح کہنے لگا
یا الٰہ العالمین دانا ہے تو ۔ تیرے بندون نے ہی کی مجھسے دغا
پہلے کی بیعت انہون نے بعد ازین ۔ علم مصنوعات سب مجھسے پڑہا
بن گئے نیچری شایق لئیق اونکو سمجھ ۔ جسقدر معلوم تہا سکھلا دیا
طمع دی روزی کی اور بہکا گیا ۔ دلکو پہیرا اور انگریزی پڑہا
دہلوی پوشاک لی اوسنے اوتار ۔ کرتی اور پتلون اور جاکٹ پہنا
لیگیا لندن کو وان کی مرغیان ۔ غیر بد بوجہ گلا گہونٹ کہلا
پختہ کار و ہوشیار و ذی فنون ۔ جان فشانی اور محنت سے کیا

اب وہ سب تجھسے ہی منکر ہو گیو　　برملا اسبات کا دعوی کیا
کیا شیطان کسنے دیکھا ہے اوسکو　　خارج از انسان کب پیدا ہوا
یا الٰہی تجکو تو معلوم ہے　　تو نے جب آدم کو تھا پیدا کیا
کیا نہین اوس وقت مین موجود تھا　　کیا نہین سجدہ سے بین منکر ہوا
عدل کر عادل ہے تو ای کبریا　　دی مرے منکر لعین کو کچھ سزا
یعنے کر لندن سے اوسکو زرد رو　　پیروون کی میرے وہ دیا نہ تو
نیچری ملت سے دی اوسکو نکال　　پیروونکی اوسکے تو کر پائمال
بس ہوا حکم خداوند کریم　　جیسا تو فاخج ہوا ہی ای رجیم
ایسا ہی وہ بھی نکالا جائے گا　　بعد مرنیکے یہان جب آئیگا
اور دنیا مین بھی وہ ہوگا خراب　　منہ سے بولیگا تو پاویگا جواب
فتوئی تکفیر اوسپر ہوئے گا　　تا ابد پچتائیگا اور روئے گا

الراقم

بنارس پنچ - محلہ اوٹھہ بار ٹولہ - کتبۂ ع ن ق

اقول اب نیاز مند عرض یہ کرتا ہے کہ اس مذہب جدید کے اختیار کرنے سے تو البتہ شہرت آگئی اس قدر ہوئی کہ خدا تک نوبت پہونچی میرے نزدیک اب آپ مذہبی گفتگو سے ہاتھ اوٹھائیے کچھ خیر خواہی سرکار وقت بجا لائیے لقولہ جسکا کھائیے اوسکا گائیے

بدیہات سے تو انکار نہ فرماینگے۔ اب چوتھی بات بطور خیر خواہی
آپکے عرض کرتا ہون کہ اسکا تدارک آپپر چونکہ آپ ممبر کمیٹی کونسل
ہین لازم و الزم ہے فقط ابطال روش اسلامیہ سے تجھے
خیر خواہی سرکار متصور نہین ہوتی دیکھو اخبار عام واقع لاہور ۱۰ جون
سنہ ۱۸۹۴ع نمبر ۴۰ اسمین لکھا ہے قولہ ایسے شریر یعنی عبد الرحمن خان
کو ارشاد دینے کیا اب یہی سرکار چاہتی ہے۔ اگر نہین تو وہ اب
افاغنہ اور افغانستان سے کیونکر فراغت حاصل کرینگے
اس امر مین سنجیدہ مضامین کہ ہم لکھ نہین سکتے اہذا افغانستان
سے فراغت حاصل کرنیکے طریقکو جو ہمارے دوست لکھنوی ظریف
نے لکھے ہین اور بتائی ہین ذیل مین لکھتی ہین۔ اول تو امارت
نیلام کردی جاوے کہ سہل الوصول ترکیب یہ ہے دوم ٹھیکہ پر دیجاوے
اسمین ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اگر ہماری ہی چٹھی مکلی تو درنہ بیکار و بے
بلا اور بہر حال گھاٹے مین سوم پشیانی وقتون مین جیسا دستور
پایا جاتا ہے صبح کو جو شخص پہلے داخل شہر ہو وہ شہر یار بنا یا جاوے
چہارم یہ ہا تو عنقا ہے باز کی تلاش ایسی عجلت مین وقت سے خالی
نہین لہذا مناسب ہے کہ کابل مین ایک جلسۂ عام منعقد کیا جاوے
بالا حصار سے اُلّو اوڑایا جاوے جسکی طرف میل کرے وہ امیر

جایا جاوے اگر امیرون کی طرح الو کا ماننا ہی کابل مین سہل ممتنع ہو تو فرقہ کنسٹرویٹو در خواست کیجاوے وہ ولایت سے باسانی پہونچ سکتے ہین۔

[illegible] الرحیم [illegible]

[illegible] ارشاد [illegible] آخر زمان

[illegible] العبد [illegible] بتاریخ

صلی اللہ علیہ و آلہ [illegible]

۲۳ شعبان [illegible] ۱۲۹۶ [illegible]



پھر اس کے بعد یہ نامہ لکھا گیا درج کتاب ہوا

ہو المستعان

۱۶

نامہ شانزدہم

سلامت ما علیگڈہ واقع پنشن دار صاحب بہادر

سید صاحب مظہر الطاف و کرم عالی ہمم سید احمد خان صاحب

بعد با وجوب کے مدعا طراز ہوں ایک پرچہ اخبار شعلہ طور

کانپور مطبوعہ ۱۲ - اکتوبر سنہ ۱۸۸۰ع میرے دیکھنے

میں آیا چونکہ آپ کے مطالب کی بات ہے گو کہ

تمام عالم کے نزدیک مزخرفات ہے اسلئے

نیاز مند اسطور اطلاع حضور والا مین عرض پرداز ہے
قولہ ولایتی تہذیب اخبار پردنٹہ نامے مین لکھا ہے کہ جناب
مسٹر ارٹہ بالت صاحب بہادر طولعمرہ ممبر پارلیمنٹ آجکل
اس غور وفکر مین ہین کہ ایک اس قسم کا مسودہ قانون پارلیمنٹ
کے جلسۂ آیندہ مین پیش کرین کہ جسکے روسے ہر شخص اپنی دادی
سے شادی کر سکے اور کوئی معترض نہو اسپر صاحب اخبار نے یہ لکھا ہے
قولہم سچ ہے تہذیب بڑی نعمت ہے الخ **اقول** لہذا بندیکی
عرض یہ ہے کہ آپ ہندوستان مین کل مہذبین کے اعلی افسر
یا سرگروہ ہین آپکو اس جلسۂ آیندہ مین مع سواریون کے شریک
ہونا ضرور ہے نیاز مند جو ابھی آپکی طرف سے دورہ کرتا ہوا اماہ
شعبان مین گھر کو آتا تھا تو راہ مین شاہجہان پور مین اتفاق قیام کا
ہوا لوگون نے جناب زین العابدین خان صاحب سے ملاقات کرائی
کہ میرے روبکاری سنین بعدہ یہ فرمایا کہ سید صاحب ہمدردی
قومی اور رفاہ خلایق کی مدعی ہین چاہتے ہین کہ ہر وہ علم لیاقت حاصل
کرے کہ جس سے صورت معاش متصور ہو اسپر مین نے عرض کیا
کہ معاش کسی علم پر منحصر نہین ہے دیکھو لندن مین کوئی لبشمار
عورت و مرد نے علم نہی نہ ہوگا مگر افلاس کا یہ حال ہے کہ بیر جیہ اخبار

منشیر قیصر واقع لکھنؤ مطبوعہ ۲۲ سنہ ۱۸۸۲ء واقع تاریخ ۲۹ جون مین رقمطراز ہے قولہ لندن کے فقیر۔ ہفتہ گذشتہ کو جو شمار کیے گئے تو اونکی تعداد ۹۸ ہزار ۵ سو ۵۷ آدمی نکلے اس سال گذشتہ کی نسبت ۳۳ ہزار ۱ سو ۹۳ فقیر زیادہ ہین الخ اب فرمایئے کہ علم حاصل کرنیکا نتیجہ کیا ہوگا جو آدمی اپنی عمر عزیز انگریزی دانی یا جغرافیہ مین صرف کرے رہا مذہب جدید نیچریہ اوسکی شکل دیکھیے پرچہ اودہ پنچ مطبوعہ ۱۰۔ اگست ۱۸۸۱ء کسی صاحب نے اودہ پنچ سے استفسار کیا تہا قولہ حضرت مدتون سے تمام ہند مین اور خصوصا آپکے اخبار مین نیچر ہی نیچر نظر آتا ہے مین گرداب فکر مین غوطے کہا رہا ہون کہ یہ کیا بلا ہے کس کہیت کی مولی ہے کس جنگل کا جانور ہے افریقہ کا شتر مرغ ہے یا عرب کا اونٹ ہے یا برہما کا ہاتہی ہے عوج بن عنق کا ساتہی ہے حشرات ارضی ہے یا اجسام فرضی ہے جماوات سے ہے یا نباتات سے ہے سوا استادی سے آخر کیا ہے اسپر اودہ پنچ نے جواب دیا ہے اول تو حضرت سنیے یہ موالید ثلاثہ سے باہر ہے اون سے کوئی نہین باہر ہے مین جانتا ہون آپ علیگڈہ جاکے

ڈھونڈ سے لیجیے حلیہ سر پر لال لال سرپوش اور او سپر کالی دم منہ مین جلتا سوختہ ہاتھہ مین گبرسی ساتھہ مین کتا بدن مین کوٹ ٹانگ مین پتلون پیر مین تو بڑا کمیٹیون کا شائق لا مذہبون مین لائق لاٹری پر عاشق کالون سے نفرت گورون سے الفت روش اسلام سے کلفت سنہ مین سور گڈام پانچون سوارون مین نام گڈ مارننگ بجاے سلام لب لباب حلیہ تمام ۔ الراقم جوئیندہ) اب فرمایئے اگر نیچر مذہب یہی ہے تو ایسے مذہب کو ہمارا اسلام اسکے تو کا پینہ کا ٹھنگ ع ۔ ن بہتر ہے جیسے ہمارے دوست شیخ رحمت اللہ سلمہ اللہ متخلص بہ رعد نے کیا خوب کہا ہے ؎ نہ دام زاہد مکار مین تو آ اے دل ٭ کہ وان بجاے گہر بوریا کے لیے ٭ مگر ہان شہرہ آپکا البتہ از شرق تا غرب خوب ہو رہا ہے چنانچہ ایک پرچہ اخبار مشیر قیصر واقع لکھنؤ میری نگاہ سے عرصہ ہوتا ہے گذرا تھا اوسمین ایک مضمون کی غزل جو لیقین ہے کہ آدم سے تا اینندم بہت شعرا گذرے ہین کسی نے نہ کہی ہوگی دیکھنے مین آئی ہے چند شعر اسوقت یاد پڑتے ہین لطور ہدیہ احباب جناب والا کو سناتا ہون قولہ ہر زمانہ اور ہر قوم مین اپنے اپنے محاورہ کے موافق قسمونکا رواج ہوتا ہے چنانچہ خود خداوند کریم

سے فی حسب محاورہ اہل عرب کہین اپنے رسولون کے اور کہین اپنے فرشتون کی قسم کہائی ہے اور کہین تارون کی کہین درخت زیتون کی کہین دوڑتے گہوڑون کی وغیرہ وغیرہ یہی حال زمانے کے لوگونکا ہے اگر تمام جہان کی قسمون کو جمع کیا جاوے تو سوا سے فالن صاحب کے ڈکشنری کی اور کہین گنجایش نہو مگر ہم مختصرا لکہتے ہین مثال اہل اسلام واللہ باللہ سوگند بخدا قرآن کی قسم باباجان کی قسم حضرت عباس علمدار کی قسم مثال اہل ہنود مہلم کی قسم گنگا کی قسم رام دہائی وغیرہ وغیرہ یہ سب قسمین تو تہین علاوہ اسکے اس زمانہ کے مناسب حال نامہ نگار مسٹر اودہ پنچ نے اپنے ایک نظم مین کچہہ قسمین لکہی ہین جو سب زمانہ کے مناسب ہین چنانچہ انتخاب اوسکا ہم بہی اپنے مذاق پسند ناظرین کے نذر کرتے ہین وہو ہذا

نظم

تجہے اپنی زندگی کی ہی کچہہ خبر
بیا ساقیا کم ہے کم ہے

کرم ہمپر کر آبرو آج رکہہ
ذرا کوٹ پتلون کی لاج رکہہ

برانڈی پلا برف مین جہل کر آج
وناداں و ڈرمی کا گس بوتل کا آج

کسی شرم تہذیب باقی رہے
پیالہ نہین لال ٹوپی سہی

قسم اپنے بل ڈانک کے جان کی	قسم ہے چالن کے دوکان کی
قسم می کی جسپر ٹپکتی ہے رال	قسم ٹوپیون کی جو ہین لال لال
قسم بوٹ کی جو پہنتے ہین ہم	قسم کوٹ کی جسکو پہنتے ہین ہم
قسم لاٹری کی قسم سود کی	قسم بندرونکے اوچھل کود کی
قسم چار انگل کے بالونکی ہے	قسم اپنے عمدہ خیالون کی ہے
کلا گھونٹی مرغی کے سر کی قسم	ہین ننگلے پہ گدانکے بیر کی قسم
قسم کرسیونکی قسم میز کی	قسم وادی وحشت انگیز کی
قسم اپنے پتلون کی جو ہے چیت	قسم لہو کی جو ہے عرفا درست
قسم خودسری کی کہ مرغوب ہے	قسم طرز یورپ کی جو خوب ہے
قسم کعبۂ لندن پاک کی	قسم انگلستان کے خاک کی
ٹفن کی قسم حاضری کی قسم	غرض اس نئی روشنی کی قسم الخ

اقول اگر یہ ہدیہ میرا ناپسند ہو تو جواب تحریر فرمائیگا فقط الراقم لقمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ یہ نامہ تاریخ ۱۶ - اکتوبر کو کانپور سے روانہ ہوا انتہا چیان ۰



اسکے بعد یہ نامہ لکھا گیا

ہو المستعان

نامہ ہفتدہم ۱۷

سید صاحب مجتہد بی شعور سرا پا زور سید احمد خان صاحب نیچریہ بہادر نشن دار واقع علیگڈہ سلمات

بعد با و حسب مدعا طراز ہون سے رہنمائی خلق کی جاتی ہے توراہ کج نہ چل پشیخ ہونے سے عصا محروم خوب تاک ہے۔۔ دربیولا التفسیر مصنفہ آپکے تعدادمی دو پارہ قرآن مجید مرسلہ علمار اسلام میرے پاس آئی کیفیت واقعی ذہن میں سمائی واہ کیا بات ہے خراصونی تو آپ

ختم ہے پہلے تو عرض یہ ہے کہ آپنے جو تفسیر سورۂ جن اور
سورۂ فیل کی کی تہی نیاب نامی لی تہی اوسکا جواب نیاز مند
نے عرصہ ہوا کہ لکھ کے خدمت سراپا ندمت مین روانہ کیا:
اوسکا جواب آپنے لکھ لیا ہوتا تب حوصلہ کیا ہوتا مین حیران
ہون کہ جبکہ آپکو جواب دینے کی لیاقت نہین ہے تو پہر بحث
کرنا کیا ضرور ہے اور پہر بحث بہی ایسی کہ نری زٹل سے بہری
ہوئی دوسرے یہ کہ توریت کے آیات سے مطابقت آیات
قرآنی یہ محض نادانی ہے مثلاً آپنے تحریر فرمایا ہے قولہ۔ جبرئیل
اسپر آپ نظیر لاتے ہین کہ توریت کی پیدایش کی کتاب مین لکہا
ہے کہ یعقوب پیغمبر رات بہر ایک شخص سے کشتی لڑتے
رہے اور صبح ہوتے یعقوب کے یا اوسکے پانو کی بہتر نسکے
نس مڑوڑ کے دیمارا اور چل دیا وہ فرشتہ تہا لہذا یہودیون
کی کتب مقدسہ مین بیماری پر بہی فرشتہ کا اطلاق آیا ہے کیونکہ
یعقوب کو وجع الورک کی بیماری تہی الخ۔ اقول واہ سبحان اللہ
مجھے معلوم ہوتا ہے کہ آپنی تالمود یہود بہی شاید نہین دیکہین
اور قرآن کی تفسیر کرنیکے مستعد ہو بیٹھے تاریخ یوسفس مورخ دیکھو
اوسمین لکہا ہے اور کل یہود کا اتفاق ہے کہ وہ کشتی لڑنیوالا

تالمود دیکہو ۱۲ منہ

خدا تھا چنانچہ یعقوب یہودی جو کہ اب خوش ہوا ہے مین نے
اوس سے پوچھا کہ یہ بات یعنی خدا سے کشتی لڑنا صحیح ہے
اوسنے کہا کہ صحیح ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہم لوگ جانور
کے ہیتر انکا گوشت نہین کھاتے ہین تا بدین وجہ کہ خدا نے
مروڑی ہے الخ اور آپ فرماتے ہین کہ وہ فرشتہ تھا اور ہماری
تقی اب مین خدمت سراپا مسرت مین عرض کرتا ہون کہ اگر کوئی کہے
کہ سید احمد علی صاحب بہادر جج بنارس حاجی اللہ دی صاحب سے
جھگڑے مین آ اس ہے یا مسکن خناس ہے لہذا یہ ایک فرشتہ
تاری ہے جو گاوی نا مبارک سید سے چسپان ہے تو پھر اسکا کیا جواب
ہوگا مجھے اس آپ کی لیاقت پر بڑا افسوس آتا ہے کہ آپ بدیہیات
سے انکار کرتے ہین اے صاحب فرشتہ ایک خلقت خدا سے
اور جبرئیل علیہ السلام تو جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی خدمت مین حضرت دحیہ کلبی کی شکل پر اکثر تشریف لاتے ہین مجمع عام مین
اور فتوح شام و مغزوات محمدی مین دیکھیے شکل جناب بدر و احد
مین فرشتون کا جنگ کرنا آدمیون کی شکل پر صاف ظاہر ہے چنانچہ
روایت ہے کہ جنگ بدر مین حضرت عباس رضی اللہ تعالے
عنہ کو ایک شخص نے جو نہ آپ تھوڑی الجثہ تھے باندھ کے ایک

صحابی کے حوالے کیا تہا اور کہا تہا کہ انہین اسیطرح سے حضرت
کی خدمت مین لیجانا جب وہ صحابی اونہین خدمت عالی مین اسطرحپر
لائے تو حضور نے فرمایا کہ تمنے اسطرحپر انکو کیونکر باندہ یا یا صحابی
رضوان اللہ نے عرض کیا کہ حضرت ایک شخص سپید پوش کہ اوسکو
مین نہین پہچانتا ہون مجہے انہین باندہ کے دیدیا اسپر حضور اقدس
نے ارشاد کیا کہ وہ فرشتہ تہا تیسرے یہ کہ پہلے توریت و انجیل
رائج الوقت کے اپنی تصدیق کرلے ہوتے کہ یہ وہی توریت
و انجیل ہے جسکا قرآن ناطق ہے ہماری کتاب کا دوسرا طبقہ طبع
ہو رہا ہے انشاء اللہ پہلے خدمت والا مین مرسل ہوگا اور ہمارا
ہفتہ جلسہ مدت ہوئی جو دو ہزار جلد طبع ہو کر تمام ہندوستان
مین مشتہر ہو گیا ہے اوسکو ملاحظہ فرمائیے ایک جلد مولوی اسمعیل
صاحب کے پاس موجود ہے کہ جسمین میر مجلس سیجر آر صاحب
بہادر ڈپٹی کمشنر راے بریلی میر مجلس تہے تو یقین ہے کہ آپکے قلب
منقلب کو تسکین ہوگی اگر ختم اللہ علی قلوبہم و علی ابصارہم کے آپ
مصداق نہین ہوتے ہین ورنہ مصرعہ تربیت نا اہل را چون گردکان
بر گنبدست ٭ جناب من آپنے تکلیف بہت کی مگر چونکہ اللہ تعالے
اپنے کلام پاک کا خود محافظ ہے کچہ نہوا کسی نے سچ کہا ہے

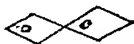
۵ کار خراو سے ہرگز نہ گئے بیدکے خار ٭ بند رخنہ نہ ہوا
اسے بکے گل مالے سے ٭ اب اور سینے ہر چند کہ مجکو لکہتے شرم
آتی ہے مگر بایں خیال کہ شاید آپ متنبہ ہون اسلیے بطور اطلاع
تحریر ہے پرچۂ اودہ پنچ مطبوعہ ۱۲ جولائی ۱۸۸۱ع قولہ مفتظان
مدرستہ العلوم کو شرم و غیرت دلانیکی واسطے چند شعر درج کرتے ہین
یہ اشعار ہمارے دو نامہ نگارون نے اوس ناپاک مقدمہ کے
بابت لکہے جو بقول مرادآبادی ہمعصر کے مدرستہ العلوم مین ۱۴
مئی سنہ حال کو مولوی مشتاق حسین صاحب کے روبرو پیش
ہوا تہا۔ اسمین تین لڑکے ایک ۹ سالہ لڑکے کے ساتہہ فعل شنیع
کرتے پکڑے گئے جسمین سے دو نکال دیے گئے اور ایک کی
ساتہہ کیقدر رعایت کی گئی وہو ہذا۔ اشعار

چودہوین مئی کا ماجرا ہے یہ	ماجرا کیا کہ ایک بلا ہے یہ
قوم کے حق مین سنکہیا ہے یہ	مجکو افسوس آرہا ہے یہ
ایک لونڈے پہ تین تین ہوا	ایسے اسکول پر علی کی سنوار
ای علیگڈہ تجہے سلام مرا	بگڑا اسکول مین غلام مرا
بد ہوا مفت ہی مین نام مرا	اب تو یہ ہی سدا کلام مرا
ایک لونڈے پر تین تین سوار	ایسے اسکول پر علی کی سنوار

کوئی کاظم حسین کو سمجھاؤ — کوئی احمد رضا کو عقل بتاؤ
کوئی عبدالمجید کو دھمکاؤ — یاد رکھو ہیں گی پٹڑ نے بہاؤ

ایک لونڈی پہ تین تین سوار
ایسے اسکول پر علی کی سنوار

راقم



دوسرے صاحب فرماتے ہیں

اغلامخت بروزن آموخت

ایسا تو علیگڈھ کبھی بدنام نہوتا — اخبار وں میں اس طور سے کہرام نہوتا
بازاروں میں چرچا سحر و شام نہوتا — تہذیب کا یارو یہ بد انجام نہوتا

سید تری کالج میں جو اغلام نہوتا

تذکیر ی الفاظ میں ادغام نہوتا — طلاب مہذب سے تو اقدام نہوتا
اب جو بد سے جو بہرا جام نہوتا — وہ فیض سے اسکام کی ناکام نہوتا

سید تری کالج میں جو اغلام نہوتا

گھر سے تو وہاں جاتی ہیں شیخ بنتے — جب بنتی لگو کے لگتے ہیں شیطان کو حیا نے
تہذیب کو کہتی ہیں یہ ہیں لغو فرشتے — سید کو یہ آتے ہیں نگر گشت سنانے

سید تری کالج مین جو اغلام نہوتا
ہیدین نہ لقو ہوتا اور بدنام نہوتا

راقم

مسٹر گشت خان ازگنڈر کی ضلع مراد آباد

اقول اب فرمایئے کہ ذات قریب الممات والا نے اون امور کو
تازہ کیا جو یزید ملعون نے اپنی حکومت مین شایع کیے تھے
مولوی عبد العزیز صاحب رحمہ اللہ اپنی تصنیف سر الشہادتین مین
تحریر فرماتے ہین اب ہم آپکو جتاتے ہین **قولہ** کہ یزید ملعون نے
اپنی حکومت مین منہیات شرعیہ کو مثل زنا و لواطت اور بہن کا بہائی
سے بیاہ علانیہ جاری کیا تہا الخ بس معلوم ہوا کہ وہی سرشتہ
آپنے بنام تہذیب قایم کیا ہے اور تاریخ اکبری مین لکہا ہے
کہ اکبر بادشاہ نے جب مذہب الحاد اختیار کیا ہے تو اس فعل کا
نام مشغلۂ آئینہ رکہا تہا جو اسی بدکام جانتا تہا اوسی قتل کا حکم دیا
جاتا تہا میرے نزدیک اب اسکے رواج مین دم نہ ماریگا کہ عمائد
سرکار نے اہین اسیر سخت سزا مقرر کی ہے کسی وکیل ڈپٹی یا بابو یافتہ سے
دریافت کر لیجیے گا جناب بہت باتون مین ہم آپکے خیر خواہی
کر رہے ہین اطلاعاً گذارش ہوئی ۔ بر رسولان بلاغ باشد و بس

کسی نے اسوقت کیواسطے یہ شعر کہدر کہا تھا سے میا یدو دیدن لو
مرا فعل نامعقول ہے ۔ جو مدرسہ دیکھا تو وہ آن بہی خاطل و مشغول
الراقم

فضان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ یہ نامہ تاریخ ۱۲ شعبان المعظم کو انہوں سے
روانہ کیا گیا ملک جیبان ۔



اب کچھ جوابات اعتراضات مولوی سید مہدی علیصاحب
کے بھی درج کتاب ہذا مناسب معلوم ہوئے کہ
واقفین کے کام آوین سب سے پہلے تو وہ جب
تحصیلداری مرزاپور پر سرفراز ہوئے اور
جناب سید احمد خانصاحب بہادر جج بنارس
سے دستیاب ہوئی تو یہ اعتراض نسبت شہادت
جناب امام حسین علیہ السلام کے لکھا۔

ہو المستعان

نامۂ اول

از لطف زاد مرزاپور تحصیلدار صاحب سید مہدی علی

مولوی صاحب معدن فضل و کمال مرجع اہل فہم منبع المقال مولوی
بعد از سلام سنت الاسلام ہدایت التیام مشہود رائے
سامی باد در سنہ حال قطعۂ اخبار مطبع منشی نولکشور ماہ حسب

واقع ہے جون ۱۸۸۰ء مقام لکہنؤ کا ہمنے پایا تتمہ جواب عرضداشت
سید احمد خانصاحب منجانب آپکے ہمارے مطالعہ مین آیا کیفیت
واقعی ذہن مین آئی اجازت تحریر جواب باصواب آپنے جناب
معلے القاب سے پائی در گفتگو باز ہوا سلسلہ رسل و رسائل آغاز
ہوا آپکا قول ہے بالکل فی الواقع دو ل ہے جسکی ناپ ہے نہ تول
ہے بقول نعمت خان عالی قطعہ بسر حد رسید خلق را افراط ناکامی
کہ معنی ہم ندارد این زبان حرف سخندانی + محاسب سال را ننوشت
ماہ روز در دفتر + برای آنکہ معاو بشنوند شد شوال شعبانی + آپ فرماتے
ہین قولہ کہ اب ہم آنکہ سے دیکہتے ہین کہ ہم مین علم معقول رہا نہ
منقول نہ عقلی مسائل سے ہے وقوف نہ نقلی سے اب صرف اپنے
پرانے قصون پر اتراتے ہین اور اپنے باپ دادا کی چال ملین
پر چلتے ہین اور ذرا عقل و فہم کو دخل نہین دیتے جو بات ہمارے
دلون مین عادتاً سما رہی ہے نیک و بد مین ذرا تمیز نہین کرتے
اور اگر بعضے عقلمند کچہ سمجہتے بہی ہین تو عوام کے خوف اور تکفیر
کے فتوی کی ڈر سے کچہ زبان سے نکال نہین سکتے کسی قصہ
کو گو کیسا ہی جہوٹا ہو کسی حضرت کی کیا مجال جو زبان سے کہہ سکے
کہ جہوٹہہ ہے اور کسی مسئلہ کو کیسا ہی لغو ہو کسی حضرت کی کیا

طاقت کہ زبان پر لاسکے کہ یہ غلط ہے چنانچہ ایکبار مرتبہ ایک
حضرت واعظ صاحب سے ہمنے یہ سنا کہ جبسے امام حسین
علیہ السلام شہید ہوئے ہین تب سے آسمان پر شفق کی سرخی
نمودار ہوتی ہے تاکہ ایک نشانی خدا کی غضب کی دنیا مین ظاہر
ہو اگرچہ اسکو سنکے سبھون نے واہ واہ کیے پر ہمنے
دل سے آہ کی اور رو یا لوگ مجکو رقیق القلب سمجھے اور مُحب
حسین کہنے لگے ہمنے کہا کہ ہم امام کو نہین رو تا مولوی
صاحب کی عقل پر روتا ہون جو ایسی جھوٹی باتون اور ایسی لچر
روایتون سے ہمارے مذہب کو بگاڑتے ہین اور اسی قسم
کی ہندوون کے پنڈتون کی طرح بیٹھے کتہا کہتے ہین پس
یہ سنکر سب مجھے خارجی اور ناصبی کہنے لگے اور دشمن
اہلبیت جاننے لگے ہمنے کہا کہ بھائیو امام حسین کی بزرگی اور
فضیلت کے لیے اونکی سیادت اور قرابت جو رسول مقبول کے
ساتھ ہے کیا کم ہے جو تم ایسی جھوٹی باتون سے انمین داغ
لگاتے ہو اور جو مجکو اوسنے محبت ہے اوسکا ہزاروان حصہ بھی
تمہارے دلون مین نہ ہوگا کہ اگر امام حسین تمہارے آقا ہین تو میرے
دادا ہین اونکی مصیبت پر رونیکا حق تمسے زیادہ ہے یا مجکو پس

جس صورت مین کہ خواص و عوام کا یہ حال ہے اور کسی طرح پر اپنے
پرانے خیال جاہلانہ چھوڑنیکا کوئی قصد نکرے تو ترقی اسلام کی امید
معلوم اور مذہب کی ان کدورتون سے صفائی دشوار الغرض جو اسبا
متفقین یہ تقریر آپکی سراسر بے بنیاد ہے اونٹ کا پاد ہے
اسواسطے کہ متقدمین کے قول پر متاخرین کا قول کسطرح ترجیح نہین پاسکتا
دیکھو مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمہ اللہ دہلوی کہ جنکے قول
کی صحت از شرق تا غرب ہو رہی ہے اسکو کون چھوڑیگا کو جو راستی
سے منہ موڑیگا اور ایک شخص زدہ محبت دنیا پسند خوش آمد نا ب جو کہ
اپنے قول مین خود مقر ہے کہ ہم مین علم معقول رہا نہ منقول نہ عقلی
مسائل سے واقف نہ نقلی سے بقول شیخ نہ خدا نہ آخرت گور سے
ہین اپنے ہی بیان سے اپنی علمیت کی ٹانگ توڑتے ہین بھلا
کب یقین کرین گے علماء متقدمین کے قول سے بہرین گے
ایضاً جب مولانا صاحب رحمہ اللہ کتاب سر الشہادتین مین یون
فرماتے ہین آپکو جتاتے ہین قولہ کہ ابن سیرین اور ابن سعد سے
منقول ہے کہ سرخی شفق کی کنارون آسمان پر قبل شہادت جناب
امام حسین علیہ السلام کی اوسکا کچھ وجود نہ تھا ابن جوزی نے لکھا
ہے کہ آسمان کی سرخی کا بھید یہ تھا کہ جب کوئی غضبناک ہوتا ہے

خون جوش میں آتا ہے چہرہ سرخ ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ
چونکہ جسم اور عوارض جسمانی سے منزہ ہے تو اوسنے
اپنے غضب کے اظہار کے واسطے تمام آسمان کو سرخ کر دیا تھا
اور یہی روایتوں میں آیا ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی شہادت
کے دن سورج گہن ایسا پڑا کہ دوپہر کو تارے نظر آنے لگے اور
لوگوں کو گمان ہوا کہ شاید قیامت آج ہی ہے تحریر یا زصواعق
محرقہ الخ **اقول** اب فرمایئے خجالت نہ دکہایئے کہ کون جیتا
کون ہارا کسنے یہ میدان مارا حضرت من علمیت پر بزرگی نہیں ہے
عمل پر بزرگی ہے اور عمل نیت پر منحصر ہے اگر نیت میں فتور ہے
تو عمل بھی سراسر زور ہے اسلیئے کہ علمیت پر بزرگی ہوتی تو
شیطان کی اتباع لازم آتے اسواسطے کہ اوسکی علمیت کو
آپکی علمیت پر فوق ہے ہر چند کہ آپکا اکثر لوگوں کو اوسکی پیروی کا
ذوق ہے **قطعہ** خون نابہ دل خور کہ شراب بہ ازین نیست ٭
دندان بجگر زن کہ کباب بہ ازین نیست ٭ درکنز و بدایا نشوان یافت
ہمدارا ٭ در صفحۂ دل بین کہ کتاب بہ ازین نیست ٭ لہذا یہ جو آپنے
فرمایا **قولہ** کہ مولوی صاحب کی عقل پر روتا ہوں کہ ایسی لوچ
قصے دین میں داخل کرکے دین کو بگاڑتے ہیں الخ **اقول**

تو اب یہ پوچ بیان آپکا کیسا پوچ ہو گیا مادہ معقولیت آپکا اور آپکے
مشیر الدولہ قوم کا کھو گیا بقول سے اک بچا حجام پہرتے تہے سب ہونکو
مونڈتے + آج اس کوچہ مین اونکی ہی حجامت ہو گئی + اب لیجیے
یہ فقرہ **قولہ** کہ مین اونکی اولاد ہون اور وہ میرے جد امجد ہین اونکا
ماتم جو مجہپر ہے وہ دوسرے پر نہین الخ **اقول** یہ بہی آپکا خیال
خام ہے زبانی ہے جہوٹی کہانی ہے ابلہ فریبی کی نشانی ہے
حضرت سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہین **بیت** پسر نوح با بدان بنشست
خاندان نبوتش گم شد + پس اس صورت مین آپ اسکے مصداق
ہوئے ہم وکیل ہین ہادی سبیل ہین اپنے عہدہ جواب دہی سے
سے بیباق ہوئے ہان اب اگر شاید کوئی کہے کہ وہ سادات
تہے اگر ایسا نہ تہا تو یہ اعتراض انہون نے کیون کیا تو اوسکا جواب
یہ ہے سے جو سعادتمند ہین رکہتے ہین وہ سبکو عزیز + ناخلف
بیٹا کرے اپنے پدر کا سامنا + برا نہ مانیے گا ہمکو جواب باصواب
سے ضرور سرفراز فرمایئے گا مثل مولوی صفدر علی صاحب جہلوری
عقل سے ودر ہی اور مولوی عماد الدین بانی بتی لاامتی مستر خاموشی

نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ یہ نامہ ۳ فروری ۱۸۹۸ء کو انام سے
روانہ ہوا انگکشا چیپان ار



پھر اسکے بعد مولویصاحب کا ضمیمہ جو بڑا آگرہ
بڑھے قرآن شریف پر اعتراض گڑھے
اوسکا جواب بھی لکھکے روانہ ہوا درج کتاب کیا

هو المستعان

نامهٔ دوم

نامهٔ علی الاطلاق بجواب اخبار تهذیب الاخلاق

مولوینا فضیلت پیرا قائل بیت بی بینیا موحد تفسیر بالرای مولوی سید محمد علی صاحب زاد لطفه
بعد سلام سنت الاسلام ہدایت انجام مشہود رای سامی
باد العجب کل العجب که درین ایام فرخنده فرجام قطعهٔ اخبار

مسمی بہ تہذیب الاخلاق شہرۂ آفاق ہر کارۂ اسلام والاکرام حضرت
خیر الانام ہمارے پاس لائے عجائب وغرائب مضامین پر
اوسے مشتمل پایا معلوم ہوا کہ کچھ فتور آپکی رای مین پھر آیا یعنی
اول مین آپ تحریر فرماتے ہین قولہ کہ اس پرچہ مین صرف
مضامین مفیدہ جو کہ مسلمانون سے متعلق ہین طبع ہوتے
ہین اور اس سبب سے اخبار دیار و امصار اسمین مندرج نہین ہوتے
مقصود اس پرچہ کے اجرا سے یہ ہے کہ مسلمانون کی حسن
معاشرت اور تہذیب کی ترقی ہو اور غلط اوہام جو اس فرقہ کے
مانع ہین وہ مٹائی جاوین الی قولہ سکے بعد آپ تفسیر بالراے
پر آتی ہو قرآنی قرینہ کو اپنی راے سے ملاتی ہو کہتی ہو کہ
مسلمان جو یہ اعتقاد رکھتے ہین کہ اپنی عقل سے قرآن کی تفسیر
کرنا منع ہے اور اسنے اس اعتقاد کی ثبوت پر اس حدیث کو
پیش کرتے ہین ترجمہ یعنے جس شخص نے قرآن کی تفسیر
اپنی عقل سے کی تو وہ اپنی جگہہ دوزخ کی آگ مین ٹھراتا ہے
الخ غرضکہ اسی بہت سے نظیرین اگلے علماء کے قول آپ
بیان کرکے یہ نتیجہ نکالتے ہو کہ خدا کی کتاب پر غور کرتے
اور اوسکے الفاظ سے معانی مطلب کے تحقیق کرنا اور صرف

اسکلے مفسرین کی بہی پیروی کرنا مت نہین ہے بلکہ جو علوم
کہ اب حاصل ہوئے ہین اونکا قرآن سے جانچنا منع نہین ہے
اور یہ ایسا کرنا تفسیر بالرای ہے ما بعد پہر یہ فقرات ہین **قولہ** بلکہ
وہ تفسیر تو فی الحقیقت حقیقت قرآن ہے جسکی روشنی خدا سبکو
نصیب کرے الخ راقم مہدی علی ڈپٹی کلکٹر مرزاپور۔ اب اسکے بعد
آپ تحریر فرماتے ہین آسمان پر جاتے ہین **قولہ** وجود آسمان
مسلمان جو یہ سمجھتے ہین کہ قرآن کی رو سے ہر ایک مسلمان کو
اس بات کا اعتقاد فرض ہے کہ آسمان ایک مجوف کروی گنبد
کے مانند ہے اور انڈے کے چھلکے کی طرح دنیا کو گہیرے
ہوئے ہے اور زمین اسمین مثل انڈے کے زردی کے
ہے اور تمام ستارے جڑے ہوئے ہین یہ سمجھ اور یہ اعتقاد
انکا غلط ہے الی **قولہ** اب کہتے ہو کہ حکماء یونان نے اپنی
حکمت سے ایسا کچھ اسوقت مین تشخیص کیا تہا لہذا مسلمانون نے
بہی قرآن سے آیات متشابہات کے معنی ایسا ہی کچھ سمجھ لیا ہے
ورنہ قرآن شریف کی آیہ سے یہ معنی ہرگز نہین پیدا ہوتے
ہین بس اب ہم مسلمانونکو یہ اعتقاد کرنا چاہیے کہ در حقیقت آسمان
کوئی وجود مجسم مثل گول گنبد کے نہین ہے نہ چھت کی

بلکہ تمام ستارے چاند اور سورج جنمین زمین بہی ایک ستارہ ہے قضاے بسیط مین معلق ہے اور قدرتی ستونون کے ذریعہ سے جسکو ہم دیکہہ نہین سکتے جسکا نام و نشان شرع مین عمد غیر مرئی اور زبان اہل علم مین جاذب ہے اپنی اپنی جگہہ پر قائم ہے جو کہ یہ ہمارے سر کے اوپر ہے اسکا نام آسمان ہے یہہ کہتے ہو کہ یہ ہمارا ہی قول نہین ہے بلکہ اگلے مسلمان عالم بہی اُسکے قایل ہین اسپر امام فخر الدین رازی کی نظیر لاتے ہو کہ انہون نے فرمایا ہے قولہ یعنے آسمان کا لفظ ہر ایک اوپر کی چیز پر بہی بولا جاتا ہے قرآن مجید مین بہی سما کا لفظ انہین معنون مین بولا گیا ہے جہان خداے تعالی فرماتا ہے وانزل من السماء ماء یعنے برسایا اوپر سے خدا نے پانی لبس اسجگہہ سما یعنے آسمان کے لفظ سے اگلے لوگون کے نزدیک بہی یونانی حکیمون والا آسمان مراد نہین بلکہ صرف اوپر کے سمت مراد ہے قرآن مجید سے بہی ثابت ہوتا ہے کہ آسمانون کا ایسا وجود جیسا کہ یونانی حکیمون نے بیان کیا ہے نہین ہے کیونکہ خداے تعالی نے ستارون کی نسبت مین فرمایا ہے کہ وہ تیرتے پہرتے ہین پہر اگر وہ جڑے ہوئے ہوتے تو

اترتے ہیں کیونکہ بہرنے اس سے ثابت ہوا کہ آسمان کوئی وجود
مجسم نہیں ہے نہ ستارے اوسمین جڑے ہوئے ہین
بلکہ معلق ہین اور خود اپنی اپنی جگہہ پر تیرتے پہرتے ہین فلک کے
معنی بہی جو مسلمانون نے مثل آسمان کے جسم مجوف کروی
محیط ارض قرار دیے ہین یہ بہی غلط ہے بلکہ فلک کے معنے
مثل اوس دائرہ کے ہین جو کسی ستارہ کی گردش سے ذہن میں
یا خیال مین پیدا ہو جاتا ہے جیسیکہ بنیٹھی کے گہمانے مین
تمنے دیکہا ہوگا کہ ایک گول چکر بنجاتا ہے حقیقت مین وہ چکر
نہین ہے بلکہ بنیٹھی کے سرون کی گردش کی راہ ہے جو خیال
مثل فلک کو یعنے دائرہ کے دکہائی دیتا ہے یا کبہی لڑکے
ڈورے کے سرمین پتہر یا گیند باندہ کر زور زور سے گہماتے ہین
تو ایک وہمی حلقہ معلوم ہوتا ہے حقیقت مین وہ حلقہ نہین ہے
بلکہ اوس پتہر کے یا گیند کی گردش کی راہ ہے جو وہم مین مثل فلک
یعنے دائرہ کے دکہائی دیتی ہے قرآن مجید کی اس آیہ سے
وکل فی فلک یسبحون یعنی ہر ستارہ ایک گہیرے مین تیرتا پہرتا ہے
بالکل ٹہیک ٹہیک فلک کے یہی معنی پیدا ہوتے ہین جو ابہی
ہمنے بیان کیے ہین شارح چغمنی نے بہی لکہا ہے قولہ یعنے

فلک ایک دائرہ بھی ہوسکتا ہے اور فلک کا لفظ غیر مجسم چیز پر بھی بولا جاتا ہے جیسیکہ دائرہ پر یا حلقہ پر اور امام فخرالدین رازی لکھتے ہین **قولہ** یعنے فلک ایک دائرہ بھی ہوسکتا ہے جو ستارہ اپنے چال سے بناتا ہے الخ غرضکہ ہر صورت آپکا اصل مطلب و منشا یہ معلوم ہوا کہ آسمان کا کچھ وجود نہین ہے جس طرح سے حکما انگلستان کا قول ہے کہ آسمان ایک حد نگاہ ہے اب اسقدر کا جواب ہم دیلین تو آگے کو بڑہین **جواب** لاحول ولا قوۃ الا باللہ لعنت بکار شیطان مشفق من اول تو عذر یہ ہے کہ جو دیکھیگا وہ کہیگا کہ یہ شخص جہل مرکب مین پہنسا ہے یا آپکے دشمنون کو مالیخولیا ہوگیا ہے اسواسطیکہ جب تفسیر بالرای پر مدار ٹہرا تو ہر وقت و ہر زمانہ مین لوگ اپنی اپنی راے کے موافق ہر ایک قاعدہ جملہ امور دینی و دنیوی مین گڑہ لیا کرین گے تو پھر علم سیاق و سباق یہ سب کچھ محض لچر و پوچ ٹہرا جو کہ قدما نے بنا کر دنیا مین رواج دیا ہے اور پہر بڑی ابتری کارخانۂ دنیا و دین مین پڑ جائیگی اور تمام عالم کا دفتر درہم و برہم ہو جائیگا ہر ایک شخص اپنی نمود کے واسطے ایک قاعدہ نیا بنا کر کہا کریگا کہ متقدمین کا مطلب یہ تہا نہ یہ تہا دوسرے یہ کہ جو نظایرات شارح چغمنی یا امام فخرالدین رازی کے آپ پیش

کرتے ہین قابلیت کا دم بہرتے ہین کہ شارح چغمنی یا امام فخرالدین رازی نے لکہا ہے کہ فلک کی معنی لفظ غیر مجسم جیسے معنی اجات ہے اور فلک ایک دائرہ بہی ہوسکتا ہے یہ سب باتین سنسنا ہٹ مین داخل ہین جیسے کہ چشم کو نرگس یا قد معشوق کو سرو کہتے ہین اور تشبیہ دیتے ہین تو اب اس سے یہ نہین ثابت ہوتا ہے کہ چشم کا وجود یا قد معشوق کا کچہ وجود ہے نہین ہے مین حیران ہون کہ یہ نیا منطق آپنے کس مدرسہ مین پڑہا ہے یا اپنی طبیعت سے گڑہا ہے تیسرے یہ کہ اس آپکے بیان تہذیب الاخلاق سے ایک بڑی طرح تخریب الاخلاق کے پیدا ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ فرقہ یہود یا ہنود اس آپکے بیان کو پیش کر کے حضرات نصاریٰ سے کہین گے کہ دیکہو سید مہدی علی صاحب جو ایک فاضل زبردست اور نمک خوار سرکار علیہ کے ہین وہ کہتے ہین کہ آسمان کا کچہ وجود ہی نہین ہے یہ غلط ایک وہمی دائرہ ہی جیسا کہ نیلگی کہا نے مین نظر آتا ہے اور ستارے ہی معلق ہین تو پہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو تم کہتے ہو کہ بایں جسم خاکی آسمان پر تشریف لے گئے ہین اور آسمان کا وجود حسب تشخیص باطلہ آپکے نہ ٹہرا تو پہر وہ کہان تشریف رکہتے ہین جو قریب ختم

آویزنگی عدالت فرماوین سے گے وہ تو معاذاللہ ایک منبہی سے کے
جا ءمین پڑے ہین یا مثل ستارون سے کے معلق ہین بین السماء
والارض سے لٹکے ہوئے ہین بس معلوم ہوا کہ آپکے نزدیک خدا
کا گہر چمگادڑ کی دعوت ٹھرا جیسے کہتے ہین کہ چمگادڑ کی دعوت
ہے جو آئے وہ لٹک رہے ہین نہین جانتا کہ اسکا آپ کیا
جواب دینگے یا الزام خلاف بیانیکالینگے جو تھے یہ جو آپنے
فرمایا کہ قرآن مجید کے اس آیہ وکل فی فلک یسبحون کی جو تفسیر کی کہ
ہر ستارہ ایک گہر سے بین تیرتا پھرتا ہے یہ معنی معلق ہونے پر
ستارون کی کہان دلالت کرتے ہین تفسیر حسینی بین دیکھیئے اوسین
لکھا ہے کہ مثل ماہی کے تیرتے ہین تو اب فرمائیے کہ ماہی کو معلق
بدریا نہین کہینگے یہ تو کہین کا محاورہ نہین ہے اگر اٹاوے کا
ہو تو یہ اور بات ہے کہ وہان کے کاریگر مشہور ہین اور آپکا مولد
ہے پہر سوا اسکے دو آیہ اوپر سے پڑہ کے پڑہ آئیے یہہ
اشارہ فقط نسبت سبع سیارہ کے ہے کل پر اسکا اطلاق نہین
ہو سکتا ہے چنانچہ مولوی عبدالعزیز صاحب دہلوی رحمہ اللہ
اپنی تصنیفات مین نسبت سبع سیارہ کے لکھتے ہین کہ وہ کبھی
اولٹی چال اور کبھی سیدہی چال آسمان پر چلتے ہین اسیطرح تو اب

نیاز احمد خانصاحب رئیس بانس بریلی جنہون نے اب تاریخ روہیلکھنڈ
حسب فرمایش کمشنر صاحب روہیلکھنڈ کے تصنیف کی ہے اونکا
شعر موجود ہے ؎ قطرے جہرہ پہ پسینے کے نہین تارے ہین
پر ہلکنے سے یہ ثابت ہے کہ سیارے ہین + بس مناسب ہے
کہ آپ پہر سے عربی پڑہیے اگلی تحصیل پر خاک ڈالیے سچ ہے سانپ
کو آستین مین نہ پالیے واہ واہ صاحب کیا خوب پرچہ تہذیب الاخلاق
آپنے مسلمانون کے لیے چہاپا ہے زمین پر بیٹھے بیٹھے
جریب خیال سے آسمان کو ناپا ہے لوگ سچ کہتے ہین میان
عزازیل نے آپکو خوب بہکایا ہے اور یہ بیان آپکا تو لکیر [illegible]
ہین جیسا کہ عقیدہ حکماء یونان کا نسبت آسمانون کے تہا کہ مثل ایک
جسم کروی کی ہے اور زمین اسمین مثل انڈے کے زردی کے
ہو ایسا ہی مسلمانون نے بہی آیات متشابہات قرآنی سے ثابت
کرلیا ہے یہ خیال آپکا سراسر غلط ہے اہی سبحان اللہ بہلا یہ تو
فرمایئے کہ یہ آپنے کس کتاب مین دیکہا ہے اور کس سے
سنا ہے کہ جو آیات آپنے نسبت آسمان کے اخذ کرکے
تحریر کیے ہین یہ منجملہ آیات متشابہات کے ہین متشابہات
تو آیات جیسے ید اللہ فوق ایدیہم یا اینما تولوا فثم وجہ اللہ یا حروف مقطعات

کو البتہ علماء اسلام کہتے ہین اور یہ آیہ جو کہ آپنے پیش کیے ہین
یہ تو متشابہات سے نہین ہو سکتین اُنکے تو لفظی معنی جابجا
مترجمون نے لکھدیے ہین جناب ہن کچہ عجب ہوا جلی سے
کہ عالم جاہل ہوئے جاتے ہین جسکا کہاتے ہین اوسکا بہی نہین گاتے
ہین فقط اتنی بات پر فخر ہے کہ ہم ہی بانگ سونگ کے ایک
کمیٹی جاتے ہین دوسرے یہ کہ یہ آیۂ قرآنی آپنے کیون چھوڑدی
کہ والسماء ذات البروج بہی اللہ تعالے نے فرمایا ہے یہ لکھکر
کوئی تاویل تفسیر بالرای کردی ہوتی اس سے تو صاف جسم آسمان
پیدا ہے وجود آسمان ہویدا ہے پس معلوم ہوا کہ اسمین کوئی
تاویل آپکی راے مین نہین آئی نہ آپکے مشیر نے اسمین تفسیر بالرا
فرمائی یہ آیۂ آپکے ابطال عوے کو چھوڑدی قابلیت آپکی بوڑدی
مین کہتا ہون کہ اگر یہ آیہ لکہتے آپ کہدیتے کہ یہ آیہ باول سے
اسکو یون تفسیر بالرای پڑہنا چاہیے اسکے معنی یون کرنا
چاہیے کہ یہ آیہ اصل مین والسماء ذات المفقود تہی مسلمانون نے
بسبب تمادی ایام اسکو ذات البروج پڑہ لیا ہے برانہ مانیے یہ
فقرہ ہمنے آپکو کیسا مفید مطلب گڑہ دیا ہے مناسب ہے کہ
آپکے کسی پرچہ تہذیب الاخلاق مین اسے بہی چھپوا دیجیے گا ہمکو

دنا سے خبر سے یادہ سمجھیگا اور ہماری اس تحریر کو اپنی کمیٹی مین
ضرورت پیش کیجیگا دیکھیے ارباب کمیٹی ہماری نسبت کیا فرماتے ہین
کسی نے سچ کہا ہے سے صدر نشین شد شغال ترکش وبادہ بستا
آدمیان گم شدند ملک خدا خر گرفت + اب دوسری بات کے
جواب پر مین آتا ہون آپکو سمجہاتا ہون ہرچند کہ آپ نہین سمجہتے
ہین کسی کی نہین سنتے ہین اپنی ہی کہے جاتے ہین **قولہ** طعام
اہل کتاب کے باب مین جبسے کہ ہم لوگون مین اباحت وحرمت
کی نسبت گفتگو شروع ہوئی ہے تب سے اکثر لوگون مین اس امر
کی تحقیق کی خواہش ہے کہ اصحاب نبوی اور اون لوگون کا جو کہ قرون
ثلثہ مین تہی کیا طریقہ تہا آیا وہ اہل کتاب کے کہانے اور اونکے
ساتہہ کہانا کہانیکو حرام جانتے تہے یا حلال یا مکروہ سمجہتے تہے
اور اونکی دعوت کو قبول کرتے تہے یا نہین چنانچہ جن لوگون نے
اہل کتاب کے کہانے اور اونکے ساتہہ کہانا کہانیکو مباح اور جائز
تصور کیا انہون نے اسلاف کرام کے اقوال سے اسکے جواز
کو ثابت کیا مگر ابتک کسی نے صحابہ کرام کے عام رسم ورواج کو اس
معاملہ کی نسبت ہمارے پچہلے محققین اور علما کے کلام سے ثابت
نہ کیا **الی قولہ** مین مدت سے اس تلاش وتحقیق مین ہون چنانچہ اتنا

تو مجھے معلوم ہوا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی اہل کتاب
سے مصالحہ کرتے تو اونسے عہد لیتے اور عہدنامہ مین منجملہ
اور شرائط کے ایک شرط یہ بھی کرتے تھے کہ جب کسی مسلمان کا
اونکے یہان گذر ہووے تو تین دن تک مہمانی کرین مگر یہ بات
صاف معلوم نہ ہوئی تھی کہ اُس وقت مین مہمانی کا کیا دستور تھا آیا اہل
کتاب خشک دانے دیدیا کرتے تھے یا قیمت کھانیکی نذر کیا کرتے
تھے یا اپنے گھر کا پکا کھانا کھلاتے تھے یا اون مسلمان مہمان کی
ساتھہ بیٹھہ کے کھاتے تھے چنانچہ مدت سے مجکو اس امر کے
تلاش تھی کہ آج مین کتاب تبعید الشیطان جو خلاصہ کتاب اغاثۃ اللہفان
فی مصائد الشیطان تصنیف علامہ ابن فہم کا ہے دیکھہ رہا تھا کہ اوسمین
ایک مضمون دیکھا جس سے صاف ثابت ہو گیا کہ صحابہ نبوی نہ صرف
اہل کتاب کے کھانیکو جایز جانتے تھے بلکہ اونکی ضیافت کو
قبول کرتے اور اونکے یہان کی سپکے ہوے کھانیکو اون کے
گھرون اور عبادتخانون مین جاکر کھاتے چنانچہ اوس کتاب کی اصل
عبارت اور ترجمہ کو ذیل مین درج کرتا ہون بس جو دیندار مسلمان
آجکل کے لوگون پر اطلاق کفر و تنصر کا اس بات کے کرنے سے
جو صحابہ نبوی کیا کرتے تھے نہ کرین اور صرف پابندی رسم

وزواج سے ذریدۂ الزام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نہ لگاوین

ترجمۂ عبارت

اصل کتاب

قولہ اور انہین سے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو شخص دعوت کرتا آپ قبول کرتے اور اوسکا کہانا کہاتے اور ایک یہودی سے آپکی دعوت جو کی روٹی اور بکرے کے سالن سے کی تہی اور خدا تعالے سے اہل کتاب کے کہانیکو حلال فرمایا ہو اور مسلمان اونکا کہانا کہایا کرتے تہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اونسے شرط کر لی تہی کہ جو مسلمان تمہارے پاس آوے اوسکی ضیافت کرو اور تم جو کہاتے ہو اوسکو کہلاؤ اور جب آپ شام تک تشریف لے گئے تو آپکے لیئے اہل کتاب نے کہانا تیار کیا اور بلایا آپنے پوچہا کہ وہ کہانا کہان ہے انہون نے کہا گرجا مین ہے آپنے اوسکے اندر جانا برا سمجہا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ تم لوگون کو لیجا کر کہلاؤ چنانچہ وہ لے گئے اور کہانا کہلایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ گرجا کی تصویرونکو دیکہتے اور فرماتے تہے کہ اگر امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ

نے اور کہا نے تو اونکا کچھ ہرج نہ تہا ــــ واضح ہو کہ شام مین اوس
زمانہ مین عیسائی رہبن کا تہلکہ تہی فقط الراقم مہدی علی ڈپٹی کلکٹر
رابٹ گنج ضلع مرزاپور الخ جواب مشفق من یہ ڈہنگ آپنے
خوب ڈالا علت طعام اہل کتاب کو خوب سنبھالا مگر اول تو عذر یہ
ہے کہ شاید اوسوقت مین اہل کتاب اپنی کتاب کے پابند ہونگے
جیسا کہ پانچوین باب نامہ پولوس مین لکھا ہے قولہ کہ تمکو لکہتا ہون
کہ تم خلط نہ کرو ساتہہ اوس شخص کے جو کہ بہائی تمہارا کہلاتا ہو اور زناکار
یا بت پرست یا طامع یا شراب خوار یا ستمگر ہووے بلکہ ایسے شخص کے
ساتہہ تم کہانا نہ کہاؤ اور نہ پانی پیو اور حرمت اوس جانور کی جسکا گلا گہونٹ
کے مارا ہو الخ پہر دیکہو اکیسوین فصل مین نسبت اعمال حواریین لکہا ہے
قولہ ہمنے قبائل مومنین مین حکم کیا ہے کہ یہ لوگ یعنے مومنین
کسی عمل کو بجا نہ لاوین مگر یہ کہ اون قربانیون کو جو کہ نام بتون کے
ذبح کیے گئے ہون اور خون سے اور ان جانورون سے جو کہ گلا گہونٹ
کے مارے گئے ہون پرہیز کرین الخ اقول اب فرمائیے کہ آجکل
کے عیسائی جو کہ اوس کتاب سے ہی منحرف ہو گئے ہین اور بالکل
مردار خواری مین پہنسے ہین تو انکے ساتہہ کہانا کہانا آپ کیونکر جائز
کر دینگے نیک نامی لینگے اور لفظ طعام کا اطلاق اگرچہ ہر کہانے پر

ہوتا ہے لیکن غالبا اور اکثر عرب مین اوپر گیہوں کے دانو نپر تہا اوسوقت مین چنانچہ اہل لغت فیروزآبادی وغیرہ قاموس مین اور جوہری فی صحاح مین اور ابن اثیر فی نہایہ مین اور صاحب مجمل اور شمس العلوم نے تصریحا مصباح مین لکہا ہے کہ اہل حجاز جہان کہین لفظ طعام بولتے ہین اوس سے گیہونکا دانہ مراد ہے ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ اوس زمانہ مین عرف مین گندم کو طعام بولتے تہے اور پہر دیکہو جیسا آپ تحریر فرماتے ہین کہ مین آج کتاب تنبیہ الشیطان دیکہہ رہا تہا اوسمین یہ عبارت لنظر پڑی اور مصلح خدا کی شان سے عقل حیران ہے کہ نیاز مند آج تفسیر کشاف دیکہہ رہا تہا کہ یہ عبارت کسی نے ذہن مین جمادی آپ کی بگاڑو ہی ہار ہی بنادی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لاتتخذوہم اولیاء تنصرونہم وتواخوہم وتصافونہم وتعاشروہم وتعاشرونہم ترجمہ یعنے بہائی نہ جانو نصاری کو بلکہ مصافحہ بہی نکرو ای مسلمانون اور پہر اس باب مین نصوص قطعی بہی سن لیجیے یا ایہا الذین آمنوا لاتتخذوا الیہود والنصاری اولیاء ومن یتولہم منکم فہو منہم ترجمہ یعنے ای لوگو جو کہ ایمان لائے ہو نہ پکڑو یہود و نصاری کو دوست اور جو اونسے محبت رکہے وہ اونہین مین سے ہے اب فرمایئے

مسلمان بھلا آپ کی کتاب تعبید الشیطان پر عمل کرین گے
یا تفسیر کشاف اور نصوص قرآنی پر مین پوچھتا ہون کہ جب مصافحہ
تک منع ہے اون لوگون سے تو پھر کھانا کھانا چہ معنی دارد ظاہر
ہے کہ جب اکل و شرب باہم ہوا تو تو لا ثابت ہوئی اور پھر تعبید الشیطان
کون ایسی معتبر کتاب حدیث کی پرانی ہے یا تفسیر قرآنی ہے
علماء متقدمین نے مانی ہے جو آپنے اوسے معتمد سمجھ کے پیش
کیا آپکو سرکار وقت کا خیر اندیش کیا معقولیت دائمی اپنے ذمہ
لیا جناب بہت اکثر نصاری ہندوستان مین موجود ہین جنکے پاس
مین نے تفسیر کشاف و مدارک و بیضاوی وغیرہ دیکھی ہین اور
بہت بڑا عربی دان پایا ہے چنانچہ سنا ہے کہ ولیم میور صاحب
بہادر لفٹنٹ گورنر شمالی بہت بڑے عالم علم عربی کے ہین جنہون
نے تفسیر قرآن شریف بھی لکھی ہے اگر ایسا ہوتا تو ضرور ہے
جناب موصوف لکھتے کہ مسلمانون کو ہمارے ساتھ کھانا کھانا
درست ہے ہمین معلوم ہوتا ہے کہ شاید اسی لحاظ سے
سید احمد خانصاحب بہادر جج بنارس نے آپ کی تحریر کے
عقب ۷۶ ہم حدیث غیر مستند کا ترجمہ لکھوا کر اسی لیے پیش
کیا ہے اور چھپوا دیا ہے کہ مسلمان ہوشیار ہو جائین کہ جبکہ

غیر مستند حدیث پر عمل کرنا ممنوع ہے تو پھر کتاب تبعید الشیطان
پر کب جائز ہوگا ہٰذا۔ تقریر سید احمد خان صاحب احادیث
غیر مستند **قولہ** اسلام کا ادب اور اسکی دوستی کا کمال اسی بات
مین ہے کہ خانہ بیٹھون کی تنقیح کیجاوے اور جسمین ذرا بھی شک
ہوا اوسے دودھ کے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دی حدیث
کی تنقیح نہ کرنا اور ہر حدیث کو سمجھنا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا قول ہے نہایت بی ادبی اور اسلام کی دشمنی ہے بس۔
دوستی حقیقی اور سچی کا ادب یہی ہے کہ غیر کے کلام کو اپنے نبی
پاک کی کلام سے علیحدہ کردی الخ اسکے بعد حضرت علامہ مجد الدین
فیروز آبادی کہ اکابر دین علماء سید المرسلین سے گذرے ہین
اونکا حال لکھکے پھر چند باتین لکھی ہین گو کہ اونمین مستند بہت
اور غیر مستند تھوڑے ہین مگر بذکر کے ذیل مین آگیا ہو
اپنے نزدیک ادہر اودہر دونون طرف نیک نامی لیا ہے
خیر بقول میان جعفر زٹلی مصرعہ گندم اگر بہم نرسد بھس غنیمت ست
فقط امیدوار ہون کہ اگر جواب نہ دیجیے گا تو رسید نامہ سے
ضرور سرفراز کیجیے گا چونکہ ہم وکیل ہین ہمیر زیادہ گوئی کا الزام
نہ دیجیے گا مشفق من ایلچی بادشاہان جلیل القدر کی آتے ہین

تو صاف صاف بلا خلاف بات کرتے ہین مقدمہ سہگتا تے
ہین لقولہ تعالی شانہ وما علینا الا البلاغ ـــ

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]



جاننا چاہیے کہ باوصف تحریر ہذا کے مولویصاحب بدیر الصدر نے پھر یہ اعتراض پیش کیا آپکو سرکار دولت کا خیر اندیش کیا لہذا ہمنے جواب باصواب سنایا وہو ہذا —

ہو المستعان

نامۂ ردّ مظالم بجواب اخبار عالم

مولویصاحب شریعت مصطفوی کے نائب مولوی سید مہدی علیصاحب زاد لطفہ

بعد سلام مالاکلام مدعا یہ ہے کہ آج پرچہ اخبار عالم مورخہ ۲۲ مئی سنہ ۸۳ء ہماری نگاہ سے گذرا آپکی طرف سے جواباً راقم مظہر الحق کو جو فقرات آپنے

تحریر فرمائے ہمارے مطالعہ مین آئے مشفق من آپکی علمیتا
پر ہلکو رونا آتا ہے کہ آپ ناحق اپنی خواہش نفسانی کے واسطے
یا رسوخ دنیوی درمیان مدعیان دین احمدی کے جان بوجھ
کے اولٹی تقریرین جہولتے ہین یعنی اول تو آپنے یہ دعوی لکھا
ہے **قولہ** شق القمر کے انکار پر کفر کا اطلاق کرنا اوسوقت زیبا
ہے کہ آپ اس معجزہ کو متفق علیہ قرار دین حالانکہ سب مفسرین
اس سے منکر ہین اور بعض محققین نے بدلائل اس سے
انکار کیا ہے اسپر آپنے نظیر دی ہے کہ تفہیمات الٰہیہ مین مولوی
شاہ عبدالعزیز کی والد نے صاف انکار کیا ہے اور لکھدیا ہے
قولہ عندنا لیس من المعجزات اور حدیثین جو حضرت ابن عباس
سے اس باب مین ہین اونپر بھی جرح ہو چکی ہے کہ وہ اسوقت
تک پیدا نہوئے تھے اور حضرت انس کی حدیثون پر بھی قدح
ہو چکی ہے کہ وہ مدینہ مین چار برس کے تھے پس جبکہ علمامین
بحث اسکی منصوص اور متواتر ہونے پر ہو رہی ہے تو کفر کا اطلاق
کرنا اسکے انکار پر تحقیق سے بیخبری ہے الخ **جواب** بہت
دن کے بعد آپ بولے عقدہ سربستہ اب اس طرح سے
کہولے پہلے تو اخبار تہذیب الاخلاق مین آپنے وہ تقریر چہاپی تہی

کہ جس سے آسمان کا وجود نہ ٹھہرتا تھا فقط ایک شبہی کا جگر قرار دیکر معاذ اللہ مسیح علیہ السلام کو آپ چکر مین ڈالتے تھے یہود تابہود کے اعتراضون کو سنبھالتے تھے اور اب آپ معجزۂ شق القمر پر جھکے ہین سو اسکا جواب اول تو یہ ہے کہ یہ فقرہ آپکا کہ سب مفسرین اس معجزہ پر متفق علیہ نہین ہین یہ آپ کی سمجھ کی خوبی ہو تفسیرون مین جو لفظ بعض کی سنے تو یہ لفظ اول دلیل ہے اس بات کی کہ اس بعض سے کافرین قریش مراد ہین مثل ابوجہل وغیرہ کہ انہون نے جو یہ معجزہ دیکھا تو کہا کہ انہون نے ہمارے آنکھون پر سحر کیا ہے کہ ہمکو معلوم ہے ایسا ہوتا ہے مگر یہ بات ہر اونہین کفار مین قرار پائی کہ اگر سحر ہے تو ہمارے اوپر ہوگا سارے عالم پر تو ہو ہی نہین سکتا اب باہر کے آنیوالون سے پوچھا جائے کہ تمنے بھی ایسا دیکھا یا نہین پس جبکہ قافلہ باہر سے آئے اور اونسے جو پوچھا گیا تو اکثرون نے مشاہدہ اوسکا بیان کیا اور پھر آپتو عالم کہلاتے ہو سیاق کلام کو تو دیکھو دوسری آیہ تو کہتی ہے کہ اگر وہ دیکھین کوئی نشانی تو ٹال دین اور کہین کہ یہ جادو ہے قدیم پھر مین پوچھتا ہون کہ اکثر لوگ جو کہتے ہین کہ شق قمر سے روز قیامت مراد ہے یہ کس دلیل سے کہتے ہین دوسری آیہ تو کہتی ہے

کہ اگر وہ دیکھیں پھر چاند تو شق ہوا سبے نہ تہا دیکھیں کس چیز کو خدا
نے کہا اور کفار نے تو دیکہا ہے نہ تہا پہر کیوں کہا کہ انہوں نے
ہماری آنکہوں پر سحر کیا ہے الیہا حب اگلوں کی کتابیں دیکھیے
مولوی آل حسن صاحب مرحوم و مغفور مصنف کتاب استفسار تحریر
فرماتے ہیں **قولہ** کہ جسوقت علماء یہود و نصاریٰ نے مجتمع ہوکر یہ
مشورہ کیا کہ یہ اگر جادوگر ہے تو جادو آسمان پر نہیں چلتا ہے
یہ ہمکو کوئی معجزہ آسمانی دکہاوین جسطرح سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام
پر مائدہ کا ایک خوان اوترتا تہا کہ اوسمیں ایک مچھلی بہونی ہوئی
اور کچہ روٹیاں ہوتی تہیں اور اوسکے سر کے پاس نمک اور دم
کے پاس شہد ایک برتن میں رکہا ہوتا تہا اور تاثیر اوسکی
یہ ہوتی تہی کہ جس مرض کا بیمار اوسے کہاتا تہا اوسیوقت شفا پاتا
تہا اور ہزاروں آدمی کہاتے تہے اور وہ کہانا پہر پورا ہو جاتا تہا
لہذا تم بہی اگر سچے پیغمبر ہو تو یہ معجزہ ہمکو دکہاؤ کہ چاند آسمان پر
دو ٹکڑے ہو جاوے تب ہمکو یقین ہوگا کہ تم سچے پیغمبر ہو اسپر
حضور اقدس نے تامل کیا پس اوسیوقت یہ حکم نازل ہوا اقتربت
الساعۃ وانشق القمر ترجمہ یعنی قریب ہوگئے وہ ساعت اور
پہٹ گیا چاند مراد یہ کہ تو تامل نکر ہمنے وہ ساعت جو کہ ہمارے

مشیت مین تہی کہ ایک وقت چاند شق ہوگا وہ قریب کردی یہو
تیسری آیہ بالکل ہمارے بیان کی صحت کرتی ہو وکذبوا واتبعوا اھوائہم
وکل امر مستقر ترجمہ اور جہٹلایا اور پیروی کی اپنی خواہشون کی اور
ہر امر قرار پکڑا ہوا ہے الخ ورنہ شق من اللہ تعالے یون
فرماتا کہ قل ان اللہ شق القمر یعنے تو کہہ کہ اے اللہ شق ہوجاوے
قمر اے سبحان اللہ آپکا ذہن کیا خوب لڑتا ہے تو اب دیکہیئے
قاعدہ تفسیر کا مقتضی ہمارے مطلب کو ہے نہ کہ آپکو مفید اور
بعد اسکے جو قیامت کا ذکر کیا تو اوسکی تمہید کے لیئے اسکا ذکر
کیا ورنہ اسکے ذکر کی کچہ حاجت نہ تہی یعنے قیامت سے بہتیرے
لوگ جو منکر ہین تو انہنے انکار کی وجہون مین بعضے یہ بہی کہتے
ہین کہ قیامت مستلزم ہے اجرام علویہ کی خرابی کی اور اجرام
علویہ کا خراب ہوجانا یعنے ٹوٹ پہوٹ جانا محال ہے پس قیامت
بہی محال ہے اسواسطے شروع سورہ مین شق قمر کا ذکر کیا یعنے
استدلال استبعاد عقلی ماخوذ ہوتا ہے بدیہات سے اور
جبکہ بداہتا عقل گواہی دیتی ہے کہ ٹوٹنا اجرام علویہ کا محال
نہین ہے تو نظر و فکر کی حاجت دربارہ اوسکے استحالہ و عدم
استحالہ کی کیا رہی پس معنے آیہ کے یہ ہین کہ دور آخر الزمانکا

پہونچا اور قیامت پاس آلگی اور چاند بہی پہٹ چکا اب قیامت
کے آنے مین ویسی شبہات اہینہ کیا کرو اور یہ جو بعضے عیسائی
مزاج کہتے ہین کہ بیضاوی والے یا اور مفسرین نے اس آیہ
کو بمعنی سینشق القمر کہا ہے یعنے آگے چلکر چاند پہٹیگا
سو یہ فقط مغالطہ مثل آپکے کہا یا ہے یا یہ کہ لقمۂ ترجویدعیان
اسلام سے پایا ہے تو مغالطہ دینے کے لیے یہ تقریر
چہانٹی ہے اسلیے کہ کسی مفسر معتمد علیہ نے جنکی کتابین مدار اول
وستند ہین اور جنکی جلالت شان اور وثاقت حال کمال شہرت
سے ثابت ہے اپنا مذہب اور اپنی تحقیق اسطرح پر نہین لکہی
ہے کہ انشق القمر بمعنے سینشق القمر کے ہے ہاں جسنے لکہا ہی
بلا ذکر نام قایل یون لکہا ہے کہ بعضے ایسا کہتے ہین تو اب
نہین معلوم کہ وہ بعض مثل تمہارے ہین یا مانند ہمارے ہین
اور پہر اونکے قول کو رد بہی کیا ہے اور بیضاوی والے نے
بطور اپنی تفسیر کے دستور کے اوسے رد تو کیا مگر رد کی
تقریر شد و مد سے نہین کی بخلاف اور مفسرون کے چنانچہ
تفسیر کبیر مین ہے کہ یہ سخن یعنی انشق القمر کو بمعنی سینشق القمر
کہنا اون نہین لوگونکا قول ہے جنپر مسئلہ طبیعات ارسطو کے

غالب آگئے تھے اور اسلام اونکا مثل آپکے اور سید احمد خان صاحب جج بنارس کے برائے نام تھا کسی صحابی یا عالم تابعی جلیل القدر یا کسی مجتہد شیعہ اور سنی کا یہ قول نہین ہے اور اصل حقیقت یہ ہے کہ اکناف عالم مین اسلام کے پہیلنے کی سبب سے بہت لوگ ظاہر مین مسلمان اور باطن مین شیطان مثل وقت نہ معتقد تثلیث کے ہوئے تھے جیسا کہ اکثر اشخاص ظاہر مین مسلمان باطن مین دشمن پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا طلب خوش آمد باب الابطال اسلام مین خاک پہلاتے ہین اندیشہ کنوئین جہانکتے ہین چنانچہ اوسوقت مین مجوسی لوگ تھے جیسا کہ خود اونہین کے پیغمبر جہارہم ساسان پنجتین نے خبر دی ہے پس جبتک کسی عالم کا حقیقت حال بکمال وضوح معلوم نہو اور اوسکی بات کے کئی شواہد و متابعات ہم نہ پہونچین تب تک اوسکی بات قابل پذیرائی کے نہین ہوسکتی دیکہو ڈاکٹر مسٹیار صاحب نے لب التواریخ کے دفتر اول کے دہم باب کی چوتہی فصل مین لکہا ہے قولہ لا ابتدا مین ون تابل شخصون کے سبب سے جنہون نے قصد کیا کہ احکام دین مسیحی کو حکما کی حکمت سے تطبیق دین اس وجہ سے مسیحی کلیسا نے بہت ضرر اوٹہایا

الغرض لہذا میں کہتا ہوں کہ شاید بعضے علماء اسلام بھی اس بلا میں گرفتار
ہوں مع ہوا ای لتتبعن سنن من کان قبلکم سے کہ حکماء پارس اور یونان
کے پچھلے مذہب کے موافق جسکا رواج بہت ہو گیا تھا
حتے الوسع آیات قرآنی واحادیث کے پھیر پھار کی تاویل کرکے
پس کسی اگلے شخص نے شق قمر کے مضمون کو خلاف مسئلہ حکمت
مشہورہ یونانیوں اور گبرون کے دیکھا اور توجیہ کی اور
انشقاق وانفطار جو قیامت کو ہونیوالا ہے اسکو مجہول
تجویز کرکے کہنے لگے کہ یہ اشارہ ہے داہیہ کبرا یعنی مصیبت
عظما کے واقع ہونیکا جیسا کہ عیسائی حضرت عیسی کی اس بات
کو کہ آسمان کے تارے جھڑ پڑینگے اور قوت فلکی لودی ہوجائینگی
بعضے جہتوں سے تاویل کرکے کہتے ہیں کہ یہ اشارہ ہے
ایک بڑی مصیبت سے جسکا ظہور بعد واقعہ صلیب کے پچاس
برس گذرنے پر طیطوس رومی کے ہاتھ سے اورشلیم پر
ہوا بالجملہ ہر ایک مستور الحال کے کچھ کہتے ہے قرآن وحدیث
نبوی کے معنی نہیں جانتے ہیں لہذا فی الحال اگر کسی نے
اپنے فہم ناقص کے موافق مثل میاں محمد والدین بانی پتی لا انتہی
اور مولوی محمد علی صاحب جبلپوری نقل سے دور تر جو له

نئے گھڑے ہین خدا کے یا اوسکے رسول کے کلام مین
تاویل بیجا کرنے سے اگر اہل مذاہب مین فتور آتا ہو تو چاہیے کہ
رومن کاتہلک اور یہودیون کی باتون سے جو کہ انجیل کے معنی
اپنے طور پر بیہودہ تاویل کیا کرتے ہین اہل دین عیسوی
بہی غارت غول ہو جاوے غرضکہ جس طرح سے معجزہ شق القمر کا
صادر ہونا اور ثبوت یہ انہی حضرت خاتم رسالت سے ثابت ہے
اسطرح پر معجزہ توقف شمس دو من رجہ تک حضرت یوشع علیہ السلام
سے اور تاریک ہو جانا آفتاب کا حضرت عیسی کے صلیب کے
وقت بلکہ کوئی معجزہ کسی نبی کا معاذ اللہ ثابت نہوگا اور یہ فقرہ آپکا
قولہ کہ مولوی عبد العزیز صاحب کے والد نے تفہیمات آلہیہ
مین لکھہ دیا ہے کہ عندنا لیس من المعجزات الخ یہ جب قابل تسلیم
ہوتا جو دوسرا قول اونکا ثبوت معجزہ شق القمر مین پایا نہ جاتا وہ جگہ جناب
مولانا صاحب نے اسکی تصدیق بہی کی ہے اگر آپ چاہینگے
تو ہم ثابت کر دینگے یہان ہم دورہ پر ہین کتب خانہ ہمراہ نہین
ہے اور مولانا رفیع الدین صاحب جو کہ اونہین کے صاحبزادہ
ہین اونکا رسالہ شق القمر تو ملاحظہ کیجیے انہون نے تو بہت شرح
و بسط کے ساتہہ اثبات شق القمر کر دیا ہے اب فرمایئے یہہ

ہوسکتا ہے کہ جس بات سے باپ تصدیق کر جاوے اوس بات کی بیٹا تکذیب کرے اور تاریخ فرشتہ مقالہ یازدہم مین لکھا ہے قولہ کہ شہر دہار کہ متصل دریاے چنبل ہے صوبہ مالوہ مین اب اسکو شاید دہار انگام ہی کہتے ہین وہانکا راجہ اپنے محل کی چہت پر بیٹھا تہا ایکبار کی دیکہا کہ چاند دو ٹکڑے ہوگیا اور پہر ملگیا پس وسنے اپنے یہان کے پنڈتون سے جو پوچہا تو سبہون نے اپنی کتابین دیکہہ کے کہا کہ ہماری کتابون مین لکہا ہے کہ ایک پیغمبر عرب مین پیدا ہونگے اونکے ہاتہہ پر معجزہ شق القمر کا ظاہر ہوگا چنانچہ اوس راجہ نے ایک ایلچی انیا جسکا نام بابارتن تہا بہیجا اور یہ ایلچی اوسوقت پہونچا جبکہ معرکہ جنگ خندق درپیش تہا جسکی قبر اب موضع شیرپور ضلع مرادآباد کنارہ دریای گنگ کے موجود ہے اور جب یہ ایلچی واپس آیا تو وہ راجہ مسلمان ہوگیا اور قبر اوس راجہ کی ابتک شہر دہار کے باہر زیارتگاہ ہے اور مولانا رفیع الدین صاحب نے اوس راجہ کا نام راجہ بہوج لکہا ہے اور تاریخ مفصلی سے نقل کیا ہے تو اب آپ ہنوز ہاتہہ مین آوین امت محمدیہ کو نہ بہکاوین مقولہ شعر اسکے مصداق ہوجاوین کیکا شعر ہے سے تقریر ایسی چہانٹی کہ مضمون کیا خراب

تہرے کے پینے والیکو دیدی کڑوی شراب + اور پہر مین پوچہتا ہون کہ مثلاً اگر کسی کے تحقیق اول مین غلطی ہوئی اور آخر کو بعد دریافت واقعی کے صحت حاصل کی اور اقرار کیا اوسی امر کا جسکا پہلے انکار تہا تو اب اس سے یہی ثابت ہوگی کہ پہلے تحقیق غلط ہے قابل اعتبار کے نہین اور یہ کلمہ آپکا قولہ کہ حضرت ابن عباس سے اس باب مین جو حدیثین ہین اونپر جرح ہوچکی ہے کہ اوسوقت تک وہ پیدا نہوے تہے اور حضرت انس کے حدیثون پر بہی قدح ہوچکی ہے کہ وہ مدینہ مین چار برس کے تہے الخ **اقول** مشفق من اسکا جواب اول تو یہ ہے کہ بعد گذر جانے اوسوقت وجالی کے آپکی نسبت بہی لوگ یہی کہین گے اور گمان کرین گے بعض تو کہین گے کہ اونکے کل اقوال پر جو کہ ابطال رسالت یا قرآن کے انہون نے اخبار تہذیب الاخلاق مین یا جہان کہین تحریر کرکے بپاس ملحدین بیدین طبع کرائے تہے اون سبکا جواب معقول از روی معقول و منقول لنعانخان کیل پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے جرح و قدح ہوچکی ہے اور بالفرض جو ہمکو نہ جانتے ہونگے وہ یہ گمان کرینگے کہ ڈپٹی سید مہدیعلی صاحب علماء اسلام سے

تھی اونکا یہ اعتراض بیہودہ نہ ہوگا یا یہ فقط اسم فرضی ہے
اونکے وجود خارجی کا کچھ وجود نہین ہے جس طرح سے سید
احمد خانصاحب آپکے دوست کا نسبت شیطان کے مقولہ
ہے دوسری یہ کہ جو آپنے فرمایا بنسبت حضرت ابن عباس
کے کہ وہ اسوقت تک پیدا نہ ہوئی تھی یہ کس قاعدہ سے آپنے
فرمایا اور کیونکر اور کس کتاب سے یہ بات آپنے اخذ کی ہے
اوس کتاب اور اوس راوی کا نام تحریر فرمایئے تب البتہ اوسپر
غور کیجاویگی ورنہ بے ثبوت بات کو عقلا کہتے ہین کہ شتر گوزہی
اور پھر مانا ہمنے کہ اگر آپکا گمان نسبت ان صحابہ رضوان اللہ کے
صحیح بھی سمجھا جاوے تو اور صحابہ جنکا اوسوقت اوس جلسہ خاص
مین موجود ہونا بروایت معتبرین ثابت و متحقق ہے اوسکا
کیا جواب دیجیگا الزام کفر سے بریت کیجیگا دیکھو قاضی عیاض
محدث نے اپنی کتاب مین لکھا ہے قولہ کہ شق قمر کے
دیکھنے کی گواہی جناب علی مرتضی شیر خدا اور حذیفہ بن الیمان نے
بھی دی ہے الخ اب لیجیے یہ فقرہ آپکا قولہ بال قایما الخ اسکا
جواب یہ ہے کہ آپکا جی جو کھڑے ہوکر موتنے کو چاہتا ہے
تو آپنے یہ مغالطہ تبایا ہے یا یہ بیان آپکا بطور زور ہی الناس

عالی دین ملوکہم مشہور ہے سو اللہ کے فضل سے سرکار انگریزی بڑی ذی شعور ہے وہ کہتے ہین کہ اہل ہند جب خوش آمدید آتی ہین تو اینٹ کی خاطر مسجد ڈہاتے ہین لہذا مشکات مین ترمذی امام احمد اور ترمذی و نسائی سے منقول ہے قولہ کہ حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہین کہ جو کوئی تمسے کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کہڑے ہوکر کرتے تہے اوسے سچا نہ جاننا کہ آپنے ہمیشہ بیٹھہ کے کیا ہے الخ اور یہی مشکات مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قولہ کہ حضرت نے مجہے ایکبار کہڑے ہوکر پیشاب کرتے دیکہا تو فرمایا کہ عمر کہڑے ہوکر پیشاب مت کیا کر پہر مینے کبہو کہڑے ہوکر پیشاب نہین کیا الخ اور آپنے جو بال تا تیامی کی روایت لکہا ہے سو وہ بہی اللہ کے فضل سے تمہارے یا کسی مدعی الابطال رسالت کے مفید نہین ہو اسلیئے کہ بیہقی اور حاکم نے جو کہ بڑے محدث ہین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے قولہ کہ یہ فعل آپسے اس وجہ سے سرزد ہوا تہا کہ وہ رگ جسکو حکما ابض کہتے ہین اوسمین کچہہ خلل تہا اور بیٹہا نہ جاتا تہا تب یہ فعل آپسے سرزد ہوا تہا اگر آپ کتاب تحفۂ اثنا عشری

مصنفہ جناب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ محدث دہلوی ملاحظہ فرماتے تو یقین
ہے کہ یہ اعتراض نہ کرتے بدنامی کا ٹوکرا اپنے سر پر نہ دہرتے
مگر بقول آپکے کہ ایسے ہی وجہوں سے علم سے بیخبری ثابت ہوتی
ہے والاہان اگر یہی عذر متذکرہ بالا پیش کیجئے کہ حضرت ابوہریرہ
بھی چار برس کے تھے تو پہر ہم بھی یہی سمجھینگے کہ آپ ابھی تک نرے نابالغ
ہین زیادہ و بس فقط

علی وبن ملوکہم مشہور ہے سو اللہ کے فضل سے سر کا کہلنا بہت
بڑی ذی الشعور ہے وہ کہتے ہین کہ اہل ہند جب خوش آمدید آتی
ہین تو اینٹ کو خاطر سے ڈہاتے ہین لہذا مشکات مین صحیح
امام احمد اور ترمذی و نسائی سے منقول ہے قولہ کہ حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہین کہ جو کوئی تمسے کہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کہڑے ہو کر تے تہے اوسے
سچا نہ جاننا کہ آپنے ہمیشہ بیٹہہ کے کیا ہے الخ اور بہی مشکات
مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قولہ کہ
حضرت نے مجہے ایکبار کہڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکہا
تو فرمایا کہ عمر کہڑے ہو کر پیشاب مت کیا کر پہر مینے کبہو کہڑے
ہو کر پیشاب نہین کیا الخ اور آپنے جو بال فاتحا کی روایت
لکہا ہے سو وہ بہی اللہ کے فضل سے تمہارے یا کسی
مدعی الابطال حالت کے مفید نہین ہو اسلیکہ بیہقی اور حاکم
نے جو کہ بڑے محدث ہین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے قولہ کہ یہ فعل آپسے اس وجہ سے سرزد ہوا تہا کہ وہ
رگ جسکو حکما ابعض کہتے ہین اوسمین کچہ خلل تہا اور بیٹہا نہ جاتا
تہا تب یہ فعل آپسے سرزد ہوا تہا اگر آپ کتاب تحفہ اثنا عشری

مصنفہ جناب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ محدث دہلوی با اختلاط قربانی کو یقین ہے کہ یہ اعتراض نہ کرتے بدنامی کا ٹوکرا اپنے سر پر نہ دہرتے مگر بقول آپکے کہ ایسے ہی وجہون سے بے علمی سے بیخبری ثابت ہوتی ہے والاہان اگر یہی عذر متذکرہ بالا پیش کیجئے کہ حضرت ابوہریرہ بھی چار برس کے تھے تو پھر ہم بھی یہی سمجھینگے کہ آپ ابھی تک نیز نابالغ ہین زیادہ و بس فقط

[illegible]

اس نامہ کے جواب مین ایک نامہ مولانا صاحب
کا آیا اوسکا جواب لکہا گیا درج کتاب ہوتا ہے



جناب مولانا صاحب معدن جود و الکرم سید مہدی علی صاحب زاد لطفہ

بعد سلام ہدایت انجام کے عرض یہ ہے کہ قطعہ
خط آپکا بجواب ہمارے نامہ رد مظالم کے آیا حال

مغموم ہوا آپنے تحریر فرمایا کہ یہ خط بطور رسید خط کے بھیجا جاتا ہے اور آپکے قیام کا پتہ نہین معلوم جو جواب لکھا جاوے سو حال یہ ہے کہ سب پہلے جو خط انام سے کہ وہان مکان نیازمند کا ہے بابت ابطال شہادت جناب امام حسین علیہ السلام ایک تقریر آپنے منشی نولکشور صاحب کے مطبع مین مقام لکہنو تاریخ ۷ جون ۱۸۷۰ء کے پرچہ مین چھپوایا تہا اوسکا جواب تاریخ ۲۰ فروری ۱۸۷۱ء کو تحریر کر کے اور ایک آنہ کا ٹکٹ لگا کے بہیجا اور پہر دوسرا لفافہ نامۂ علی الاطلاق بجواب اخبار تہذیب الاخلاق مطبوعۂ علیگڈہ کے جواب مین آپکے نام لکہا مگر یہ لفافۂ ثانی سید احمد خانصاحب بہادر کے نام سے تہا فقط اس لحاظ سے کہ وہ آپکے دوست ہین اوسکو ملاحظہ کر کے دیدین گے مرسل کیا تہا اور یہ خط آپکا فقط ایک نامہ کے رسیدظاہر کرتا ہے اسکی حال سے نیازمند کو مطلع فرمایئے اور اب جو جواب میرے خطونکا تحریر فرمایئگا تو لفافہ پر لکہدیجیگا کہ لفافہ ہذا بمقام آنامہ خاص محلہ بدہواڑی پاس لقمان خان وکیل سرکار ابد قرار بعیمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان پر پہونچے لیس اس پتہ پر لاہور وجبلپور اور دور دور سے خط بنام نیازمند آتے ہین جب دورہ سے فراغت کر کے مکان پر جاتا ہون تو جواب ہر ایک خط کا

لکھتا ہون اور آج تک ۲۲ کتب رد اسلام مین سوا سی اخبارات وغیرہ کے نیازمند کے پاس آ چکے ہین کہ اونکا جواب مصنفون کے خدمت سراپا ندامت مین جا چکا کہ قریب چالیس جز کے کتاب ہو گئی ہے جو کہ انشاء اللہ عنقریب طبع ہونیوالی ہے اور بجز آپکے اس خط کے کسی صاحب نے رسید نامہ سے سرفراز نہین کیا لہذا مضامین آپکا نہایت مشکور ہوا اور یقین ہوا کہ آپ ضرور جواب تحریر فرماوینگے یا معقول ہو جاوینگے اسواسطے کہ معقول معقول ہوتا ہے نامعقول معقول نہین ہوتا ہے اور اگر دونون پہلے خط نہ پہونچے ہون تو اطلاع دیجیے گا نقل اونکی داخل کتاب ہے پھر اور نقل کر کے بمہر و دستخط خود رجسٹری کرا کے مرسل ہو جناب اسمین مین ایک وکیل اور اہتمی بہت اور حکم یہ کہ ہمارے کل ہتیون کو اطلاع دو اسوجہ سے مکان پر رہنے کا اتفاق کم ہوتا ہے انشاء اللہ اگر آپکی طرف دورے کا اتفاق ہوگا تو آپ کی ملاقات ضرور حاصل کرونگا جس طرف ریل نہ تہی ادہر سے پہلے فراغت حاصل کی اب فقط بعد سیر ریل ہے اوسطرف کو دورہ ہوگا فقط مکرر یہ کہ جو خط نیازمند کو لکھیے گا تو جتنی خط مین نہ لکھیے گا کہ پڑہنے مین دقت ہوتی ہے فقط

الراقم عثمان خان وکیل سرکار ابد قرار

آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقلم خود اللھم اغفر ذنوبہ یہ نامہ تاریخ
۱۲ جون ۱۸۷۳ء مقام بانس بریلی روہیلکھنڈ سے روانہ ہوا ٹکٹ
چسپاں ہے



اسکے بعد جب بندہ دو روپیسے مکان پر آیا اور کتب خانہ دیکھا تو یہ نامہ چہارم ہاتھ آگیا درج کتاب ہوتا ہے و ہو ہذا

ہو المستعان

۴ نامہ چہارم

مولوی سید مہدی علی صاحب زاد لطفہ

مولوینا معدن تعمیم الخیال از زکاوتہای دنیوی عیسی فارغ البال

بعد ما وجب کے مدعا خاطر از ہون نیاز من بفضلہ و کرمہ دو روز ہوے

مکان پر آیا کتب خانہ دیکھا بھالا نئے مضمونکا لفافہ

آپکی شان میں نکالا عبارت تفہیمات الٰہیہ مصنفہ مولانا

شاہ مولوی ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ قولہ وانشق القمر فعندنا
لیس من المعجزات بل ہو من علامات القیامۃ کما قال اللہ تعالیٰ
اقتربت الساعۃ وانشق القمر لکنہ اخبر عنہ قبل وقوعہ فیکون اخبرہ من
ہذا السبیل ۔ ترجمہ اور لیکن شق قمر پس نزدیک ہمارے نہ تھا
معجزات سے بلکہ علامات قیامت سے تھا جیسا کہ فرمایا اللہ
تعالیٰ نے کہ قریب آگئی قیامت اور پھٹ گیا چاند لیکن آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہے قبل واقع ہونے
اس بات کے پس ہو جاویگا معجزہ شق القمر اس وجہ سے
انتہی **اقول** مطلب یہ کہ نفس شق القمر معجزہ نہ تھا لیکن جب خبر
دی آنحضرت نے قبل وقوع کے پس شق قمر معجزہ ہو جاویگا اور
بڑی دلیل اس بات کی کہ شاہ صاحب منکر اس معجزہ باہرہ کے
نہیں ہیں اور مطلب عبارت ہذا سے یہی ہے جو ہمنے بیان
کیا ہے کہ فتح الرحمن ترجمہ قرآن فارسی مولانا صاحب اور
فوز الکبیر فی اصول التفسیر شاہ صاحب موصوف نے خوب شرح وبسط کی ساتھ اس
معجزہ کی اثبات کا اقرار باللسان وتصدیق بالقلب کردیا ہے اور لکھدیا ہے پس معلوم ہوتا ہے
کہ یہ بات آپنے شاید فرسون پادری سے اڑایا ہے کہ اوس نے
توجہ ہوا کہ حیدرآباد دکن میں اس بات پر شراغل کیا تھا اور

شہرہ دیا تہا کہ شاہ ولی اللہ صاحب نے اس معجزہ سے انکار کیا
ہے چنانچہ اس بات مین علماء اسلام نے مہرین کر دی ہین کہ
شاہ صاحب مرحوم و مغفور کا یہ مطلب نہین ہے جو تم سمجھے ہوا ور
رسالہ بہی اس باب مین چہپ گئے ہین اگر آپکو سمجھ نہ پہونچے ہون
تو ہم منگا دین جیسیکہ آپکے اوستاد صاحب کی نسبت کتاب
امداد الآفاق و امداد الاحتساب لاجواب درباب رد طعام اہل کتاب
کے جناب مولانا و مخدومنا حاجی سید امداد العلی صاحب بہادر
ڈپٹی کلکٹر کانپور دام اقبالہ نے چہپوایا ہے اجتماع ذخیرہ دنیا
و آخرت فرمایا ہے علماء اسلام ذوی الاحترام مین سر برآوردہ ہو
ہین میان عزازیل کے اوڑا دیے ہوئے مضمون ہین اب قاعدہ نحوی
ملاحظہ کیجیے دون کی نہ لیجیے کہ لاکن واسطے دفع شبہ ما قبل کے
آتا ہے لہذا عبارت کتب نحو کی بعینہ نقل کرتا ہون قولہ لاکن لاستدراک
ای لدفع التوہم الناشی من الکلام سابق مثل غاب زید لاکن بکرا حاضر
ترجمہ لاکن ثابت ہے واسطے استدراک کے معنے واسطے
دور کرنے وہم کے ایسا وہم جو پیدا ہوتا ہے کلام سابق سے
جیسیکہ مثال مذکورۂ بالا سے ظاہر ہے یہ بات کہ غائب
ہونے زید سے کلام سابق مین شبہ پڑا لاکن کے آنی نے

اوسکو دفع کیا الصاحب اہل فہم سے شرماتے تھوڑے سے
علم پر اتنی دور نہ جایئے نقل مشہور ہے چھوٹا منہ بڑی بات
تفسیر کرنیکو بڑے ذہن اور فہم کی ضرورت ہے جیسا کہ ہم پہلے
بھی لکھ چکے ہین کہ آپ بہرے سے عربی پڑہے اگلی تحصیل پر خاک
ڈالیے بچہ افعی کو آستین ہین نہ پالیے اب دیکھو انشق کی تفسیر
ہین جس کسی نے مثل آپکے سینشق القمر کا گمان کیا ہے
اوسکا بھی یہ مطلب نہین ہے کہ قمر ابہی شق نہین ہوا آگے
جلکر ہوگا ایسے بڑے معجزہ کا تو چرچا گھر گھر ہوگیا تہا شک کے
گنجائش کہان تہی بلکہ مطلب یہ ہے کہ جیسے اور پیشین گوییان
ہوتی تہین اور اونکے بیان کے لیے کبہی آیات خداوندی
نازل ہوتی تہین اور کبہی زبان فیض ترجمان نبوی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کاشف راز مستور ہوجاتے تہے ایسے ہی یہان
بہی قبل وقوع انشقاق رفع اضطراب وتسکین جناب ختمی مآب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلے سے اطلاع دیا اور آیہ
اقتربت الساعۃ وانشق القمر نازل کی گئی تاکہ دونون معجزہ علمی و عملی
مجتمع ہوجاوین اول اخبار بالغیب دلیل اعجاز ہو دوسرے
سانحہ عجیبہ انشقاق قمر کاشف غطای کفار حیلہ ساز ہو مگر بانیوجہ

کرانیوالی باتون مین جسکا الیقین کامل ہوتا ہے اوسکے لیے صیغۂ
استقبال کو چھوڑ کے بسا اوقات بصیغۂ ماضی تعبیر کردیا انشق فرمایا ینشق القمر
فرمایا کہ اوسکے ہونے مین کسیکو شک باقی رہے دیکھو کلام اللہ
مین سورۂ اعراف مین آیہ ونادیٰ اصحاب الجنة واصحاب النار و
نادیٰ اصحاب النار واصحاب الجنة بصیغۂ ماضی فرماتے ہین حالانکہ ابھی
جنت و دوزخ مین جانے اور باتین کرنے کرانے کی نوبت ورقصہ کہین
دور پڑا ہے فقط اپنے محاورات سے تسکین خاطر منظور ہے
اور سونیوالے کو صبح کو جگاتی ہین تو کہتے ہین کہ دن نکل آیا اور
ابر کو دیکھتے ہین تو کہتے ہین کہ مینہ آیا علی ہذا القیاس سیکڑون
باتین اور نظیرین و مثالین ہماری تمہاری زبان پر جاری ہین
کچھ قاموس و صراح مین ڈہونڈہنے کی ضرورت نہین بالجملہ کفار
نابکار کو اوس قیامت کے وقوع مین انکار اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت مین تکرار لہذا رفع شبہ کے لیے
ضرور پڑا کہ پہلی آیہ نازل فرماوین پہر سانحہ معہودہ دکہاوین تاکہ منکر
کفار کے لیے سرمایۂ یقین ہو ورنہ پہر کسیکو کہنے کی جگہہ تہی کہ اتفاقا
انشقاق قمر ہوا واقعہ عجیبہ دیکھہ کے لوگون کے بہکانے
کے لیے ایک آیہ گڑھ لی اسلیئے شاید بعض مفسرین نے انشق کے

تفسیر میں سنشق القمر فرمایا ہوا یعنی باعتبار وقت نزول یہ وقعہ عقمص مستقبلہ سے ہے واقعۂ گذشتہ نہیں جو کوئی عقل کا اندھا احتمالی گڑھنت پیش کرے گرآفرین ہے ایسے فہم والوں پر جیسا کہ آپ ہیں کہ مفسرین مذکورین کے ذمہ حسب مثل مشہور نیکی برباد گنہ لازم اوسلئے الزام الکار کا لگایا اور در پردہ اپنا کام بنایا الحاصل مولانا صاحب کا مطلب یہی ہے کہ اگر کوئی کہے کہ انشقاق قمر تو ہونیوالا ہے تھا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود باجود پرمثل دیگر معجزات کے موقوف نتہا لیس آپنے جو قبل وقوع کے اسکے اطلاع دیدی اسیلیے یہ معجزہ حضرت کا ٹھہرا ورنہ باعتبار وقوع مثل کسوف وخسوف و تعاقب لیل و نہار کے وطلوع وغروب ساری گردش فلکی منجملہ وقائع عالم تہا مولوی صاحب کے کلام کے سیاق کو ملاحظہ کیجیے اور ربک العلام کے کلام کو دیکھیے کہ اقترب پر انشق کا عطف کرنا وجود اسبابات پہ شاہد ہے کہ اس واقعہ کو قیامت سے علاقہ نہیں لتواب یہ بات ایسی ہے جیسے آنکہ کا پہٹ جانا سانس کا اوکہڑ جانا موت کا علاقہ ہوتا ہے لیس چاند کا پہٹ جانا دلیل قیامت کی ہی اسیلیے فرمایا کہ قیامت پاس آلگی اور چاند پہٹ چکا الخ

اب مولانا رفیع الدین صاحب کی عبارت رسالہ شق القمر کی ملاحظہ فرمائیے قولہ در تاریخ فرشتہ دیدم نقل مے نمایند از کتاب سنے کہ راجہ را از راجہ ملیبار ملاقات واقع شد با جماعۂ از مسلمانان کہ بزیارت قدم حضرت آدم علیہ السلام در سراندیب بجہاز سوار شدہ دمانتای راہ باراده نزول بر ساحل در شہر و مملکت او افتادہ بعد دریافت اعتقادات ایشایان از زبان ایشان قصہ شق قمر شنیدہ از برہمنان خود در حوادثات آن سالہا تفحص کنانید و تصدیق آن از روی کتب خود دریافت نمود و ہمین معنی موجب اسلام او گردید و نیز در قصص بابارتن نام بخاطر ماندہ امانام کتاب فراموش شدہ ظاہرا تاریخ فضلی ست کہ راجہ بہوج حاکم دکن وقت شب بر بستر خود این ماجرا دیدوا زاستیان و منجمان علی الصباح تفحص و تجسس نمود او شایان از روی کہانت پیدا شدن پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ والہ وسلم در زمین عرب اظہار کردند آن راجہ بابارتن را باد و دیگر برای ملاقات آنجناب و امتحان صدق ایشان فرستاد و ایشایان در ایام غزوہ خندق رسیدند پس دیدن این معجزہ در آن اقلیم از تواریخ امم دیگر مذکور ست اما ترویج آن دران گروہ و اطلاع بہر خاص و عام ہر آئینہ ضرور نیست و اما اہل فرنگ پس بسبب قلت

ارتفاع قمر در غایت عرض جنوبی و بعد اقلیم ایشان در ناحیہ شمالی ندیدہ
باشد محل تعجب نہ بود و بعد ازین ثابت شد کہ حمل آیہ کریمہ بزبان قیامت
وجہی ندارد چہ اگر شق قمر محال ست در حال و در قیامت یکسانست و اگر
محال نیست پس حوالہ بران چہ ضرور الخ **اقول** یہ تو مولانا صاحب
نے تحریر فرمایا ہے مگر ہمنے تحقیق اسکی بذات خود کیا تو دریافت
ہوا کہ بابا رتن کی قبر موضع شیرپور ضلع مرادآباد کنارہ دریای گنگ گنگا
کے موجود ہے اب آپکی قابلیت کا کچھ ذکر بھی ضرور ہے آپنے
ترجمہ اخبار تہذیب الاخلاق یعنی نفاق مطبوعہ یکم جمادی الاول سنہ ۱۲۹۵ھ
مین لکھا ہے **قولہ** جب ہین عالم مثال سے لوٹا تو لوگون سے
یہ قصہ کہا تو وہ سب مجھسے ایک ایک بات اور لفظ کی حقیقت پوچھنے
لگے الی **قولہ** جسکا نتیجہ مسخ انسانیت ہے جو کہ ہم اپنی آنکھہ سے
دیکھتے ہین اور جسکا علاج اب ہم سواے دعا کے اور کچھہ نہین پاتے
الخ **اقول** سو اسکا جواب یہ ہے کہ اوس عالم مثال کی تاویل مین
آپنے بالکل غلطی کی ہے لہذا بطور اطلاع آپکو لکھا جاتا ہے معاف
فرمائیگا اگر کچھہ ناگوار طبع اقدس ہو تو موجد اول پرچا بیجیے گا دیکھو
پرچہ اخبار نور الانوار نمبر ۳ تاریخ ۲۶ جولائی روز شنبہ مطابق ۲ جمادی الاول
سنہ ۱۲۹۵ھ قدسی مطبوعہ کانپور مین راقم کشاف حقیقت لکھتے ہین

قولہ کہ پرچہ تہذیب الاخلاق مین جناب سید محمود علی صاحب کے عالم مثال کے سیر کی کیفیت دیکھنے مین آئی اور ہمکو شاید اوسکے دیکھنے سے تعجب ہوا ہو کہ جناب ممدوح کی رسائی اوس عالم تک کیونکر ہوئی مگر مجھے کچہ اسکا تعجب نہین ہوا اسلیے کہ جناب مولوی صاحب نے حقیقت مین اپنا عالم مثال تک پہونچنا نہین لکہا ہے بلکہ یہ لکہا ہے کہ خیال نے مجھے عالم مثال تک پہونچایا تو واقعی وہ عالم مثال نہوا بلکہ اونکا عالم خیال ہوا اور ایسے تخیلات سابق ہی لوگون کو ہوئی ہین یہ واردات جناب موصوف پر کچہ نئی نہین ہوئی اسپر ایک جولاہی کی کیفیت الکاہلے کے جیرتا ویل معقول ہر ایک تقریر کی ہے لہذا چند فقرات ازانجملہ بطور نمونے کے پیش کرتا ہون سمجہ لیجیے گا ہیر رفتار کا الزام نہ دیجیے گا اول فقرہ قولہ یہ جوانہون نے لکہا ہے کہ مین نے اوس عالم مین مغرب کی طرف ایک باغ ہرا بہرا دیکہا اور مشرق کی طرف ایک باغ اوجڑا اور ویران اور آخر مین فرماتے ہین کہ جو باغ مغرب مین دیکہا وہ علوم اور فنون جدیدہ کا باغ ہے اور جو باغ مشرق مین دیکہا وہ ہمارے علوم قدیمہ کا باغ ہے الخ

اقول یہان پر مولوی صاحب کی رای نے سخت غلطی کی ہے

جسکو وہ سمت مغرب کہتے ہین وہ درحقیقت جانب مشرق ہے
اور جسکو وہ سمت مشرق سمجھے وہ دراصل مغرب کی سمت ہے
اس صورت مین وہ آباد اور شاداب باغ ہمارے علوم قدیمہ
کی ہوئی اور مولانا سے اس غلطی ہونیکا سبب یہ ہوا کہ اونکے
ذہن رسا مین جو علوم جدیدہ کی خوبی سما رہی ہے اور ہر وقت
اوسکے خیال مین رہتے ہین تو اچھی چیز دیکھتے ہین جانتے
ہین کہ یہ علوم جدید کی تشبیہ ہے بقولہ ہر کہ خسپید درمیان
آن ہما بیند بخواب ۔ تشنہ آب و خواجہ زر سگ استخوان بیند بخواب
اور علوم قدیمہ کی شادابی کی دلیل یہ ہے کہ بارہ سو برس گذرے
پر آبہی ایسی عالم اوسکے موجود ہین کہ ملحدین و مرتدین اپنی
جگہہ جو چاہین کہین مگر اونکے جواب مین پہر زبان نہین کہول سکتے
اور سوا اسکے کہ سکوت کرین اور کچہ چارہ نہین دیکھتے ادہر
زبان کہولی اودہر جواب دندان شکن پایا کہ وانت کہٹے ہوگئے
اپنا سامنہ لیکر رہگئے اور ذرا بلند پروازی کی بس شہاب ثاقب
نے پر جلا دیئے اور علوم جدیدہ کے باغ کی شکستگی اور
ویرانی کی یہ علامت ہے کہ باوجود جد و جہد کے ایک بہی اعتراض
ایسا نہین اٹہا سکتے کہ جسکا جواب نہو اور ادہر کے کسی اعتراض کا

جواب شافی نہین دیکر سکتے اور یہ فقرہ جو ارشاد ہوا قولہ کہ جس طرح اور حسن جمال بحر دنی چلایا چلا الخ اقول مین عرض کرتا ہون کہ بحر د نے نہ چلایا ہوگا بلکہ قرینہ سے ثابت ہوتا ہے کہ بحر د نے چلایا ہوگا جو ایسے گبہرائے کہ آنکھون کے تلے اندہیرا آگیا اور مغرب و مشرق کی تمیز جاتی رہی چنانچہ یہ فقرہ مولانا کا اسکا مصداق ہے قولہ کہ اپنے ہوش مین نہ رہا اور یہ جو فرماتے ہین قولہ کہ اوسکی صورت ہی ویسی ہی تہی جہان سے مین نکلا تہا مگر دروازہ کہلا ہوا اور دیوار شکستہ الخ اقول یہ جملہ تو مولویصاحب کا ایسا فصیح و بلیغ ہے کہ جو اوسکی تعریف ہی نہین ہو سکتی جہان سے نکلے اوسکے حسن کو کس خوبی سے بیان کیا اور جہان گہسے اوسکی کہنگی کی کیا اچہی شرح کی سچ ہے خوش بیانی مولانا صاحب پر ختم ہے والا اتنا اور لکہہ دیتے کہ نیچے کہلا ہوا دروازہ تہا اور اوپر پرانا گنبد تو پوری تعریف ہوجاتی اور پہر یہ جو مولانا نے لکہا قولہ کہ چند خوبصورت نوجوان آئے اور نہر کے پانی پینے اور اوسمین غوطہ لگانے سے اونکے سینگ نکل آئے ایک دوسرے سے لڑنے لگے ایک نصف وحشی و نصف انسان کے پاس گئے اور اوسکا حلیہ لکہہ کے لکہتے ہین کہ وہ کبوتر کیطرح

غتر غون کر رہا تہا الخ اقول اسکو پڑہکر مین حیرت مین آیا کہ ابہی کیا سمجہون اگر یہ سمجہتا ہون کہ وہ نہر اور وہ جو ان طلبہ وغیرہ غتر غون بولنے والا عالم تہا تو چونکہ مولانا بہی علم قدیم ہی کی طلب مین کسی ولایت کے کالج مین نہین پڑہے اور اونکے اوستاد بہی علم قدیم کے عالم ہین کوئی ماسٹر نہین ہین تو یہ قباحت پیدا ہوتی ہے کہ مولانا کے سر پہ بہی سینگو نکا نکلنا اور وحشیانہ لڑنا اور اونکا نصف وحشی اور نصف انسان اور خونخوار اور درندہ ہونا اور مسخ ہوجانا اور غتر غون کرنا ثابت ہوتا ہے اسی سوچ مین تہا کہ مولانا کی صورت مثالی میرے سامنے آئی اور کہنے لگی کہ ہرگز تم ایسا خیال نکرو مین کیا ایسا نا سمجہہ ہون اور ناخلف ہون کہ اپنی اور اپنے اوستاد کی مذمت کرتا اور کیا ایسا احسان فراموش ہون کہ جس علم کی بدولت آج میرے علم اور زبان مین یہ روانی ہوئی اوسکو برا کہتا اور کیا ایسا عقل سے خالی ہون کہ جس علم کا ایک حرف نہین جانتا اوسکی ایسی تعریف کرتا کہ اپنا علم اسکے آگے ہیچ و پوچ ہوجاتا اور کیا میری اوستاد پہلے ولایت گئے تہے اور اپنی زبان چہوڑے اور وہان کی زبان نہ آنے سے اذین سو راندہ وازان سو ماندہ ہوکر غتر غون بولتے تہے اور سمرت کی غلطے

جو تم سمجھے ہو صحیح سمجھے ہو یہ نہر علم جدید کی نہر اور وہ نوجوان میں
ہوں اور میرے ہم مشرب ہیں کیونکہ جب تک میں ادہر نہیں آیا
تہا بہلا چنگا انسان تہا جیسے اس نئے مشرب میں آیا اور اوس
نہر میں غوطہ لگایا ہے سینگ نکل آئے ہیں ناحق لوگوں سے
وحشیانہ لڑائی کرتا ہوں ہر ایک کو برا بہلا کہتا ہوں گو چوٹ
سے سینگ ٹوٹ گئے ہیں لیکن تو بہی لڑتا ہوں میں نے کہا
پہر آپنے یہ نصف وحشی اور نصف انسان کسکو کہا ہے فرمانے لگے
اب صاف صاف کیا کہوں سے خوشتر آن باشد کہ سر دلبران گفتہ
آید در حدیث دیگران الخ غرضکہ اور سب تاویلات ار اہم کشاف حقیقت
درحقیقت سچا ہیں میں نے اسقدر پر اکتفا کیا پہر اوسی اخبار میں
دوسرا مضمون آپنے یہ بہی چہاپا ہے قولہ یعنے جوتا ہین کر نماز پڑہنا
اسکو بہت سی حدیثوں سے تطبیق دی ہے مگر پہر کچہ الفاظ
پر بہی آ گئے ہو کہ بعضے فقہا نے لکہا ہے کہ جو نجاست ایسی ہو
کہ جسکا جرم ہو مثل پیشاب و شراب کے اگر وہ جوتے میں لگ گئی
تو بے دہوئے پاک ہے مگر اسپر یہ اعتراض بہی جڑ دیا ہے قولہ
کہ یہ اونکی احتیاط کی طہارت ہے بلکہ بعد امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہ قول
تحریر فرمایا ہے قولہ کہ جب جوتے میں نجاست اس قسم کی لگجاوے

یعنے پیشاب وغیرہ اور ریت پر چلے اور پونچھ ڈالے تو جوتا پاک
ہے بعدہ آپنے یہی قابلیت کو کام فرمایا ہے تقدم بالحفظ
جتایا ہے۔ فاخلع نعلیک کی حوالی سے اگلے لوگون نے ادب
تصور کیا ہے اور بہتون نے بعض سے ایسا کیا ہے جواب
مین کہتا ہون کہ اول تو ایسا اعتراض لاثار و شش اسلامیہ پر آپ جیسا
لوگونکا محض نادانی سے ذلت اوٹھانی ہے اسواسطے کہ جب
یہ عقیدہ اہل اسلام کا ٹہرا کہ حکم اخیر حکم اول کا ناسخ ہوا ہے تو اب
ہم کہہ سکتے ہین کہ ابتدا مین جب تک کہ فرش مسجد نبوی کا بگڑا ہوا
تہا کہ اوسپر پہنے یا کہڑے ہونے مین تکلیف ہوتی تہی اسوقت
ایسا حکم حضور نے شاید دیا ہوگا حسب منشاء آیہ کریمہ لایکلف اللہ
نفسا نص قرآنی موجود ہے مگر بعدہ جب اسطرح کی درستی ہوگئی
بسبب خلاف ادب جیسا کہ موجب الٰہی کی منشا ہی سے حضرت
موسی علیہ السلام کو اللہ تعالی نے فرمایا ہے فاخلع نعلیک
جوتا اوتارنیکا حکم دیا ہو کیا بعید ہے اوسپر طعن آپکی کہ یہ
احتیاطی طہارت ہے یہ کون عقلمندی ہے بلکہ خود بےمذہبی ہے
کسی نے سچ کہا ہے۔ دوفیے ہنر بنشین اہل ہنر در حرف
عقل انسان نسبت خدا اکا کارخانہ دور ہے + بہلا فرمایئے

کہ یہ تو احتیاطی خیالی طہارت ٹھہری اور لوبوس مقدس نے تو
بعد عروج مسیح علیہ السلام کے حواری نے عیسائیون مین
حکم عام سنادیا کہ شریعت کی تکمیل جو کچہ کہ تہی وہ مسیح اپنے اوپر
تمام کر گئے اب کسی طرح کی پابندی شریعت سخت ہے جو جسکا جی
چاہے کہاوے کُل حشرات الارض کو ہری ترکاری بناوے
تو اب اس خیالی طہارت خیالی عمارت پر آپنی رجوع کیا اور کوئی
نقص نہ نکالا کہ جس سے بقول آپکے علم کے دیوتا خوش ہوتے
علم و تہذیب کی ترقی ہوتی جو سنتا وہ آپکو سراہتا برخوردار بناتا
آپکے مرشد کا قول ہائی ڈیر یعنی میرے پیارے مہدی رحمت
آتا یہ وہی بات ہوئی کہ ایک صاحب کو شعر گوئی کا شوق ہوا کسی نے
اونکے سامنے یہ شعر حافظ شیرازی صاحب کا پڑہا اور تعریف کی لالہ صاحب
بہت جوش و خروش مین آنکر فرمانے لگے کہ پہر تو بڑے ہین ابہی
اوسکے موافق کہہ دونگا وہ اپنی زبان اور اپنے زمانے کے
حافظ تہے بندہ اپنی زبان اور اپنے زمانہ کا حافظ ہے اونہون نے
پڑہا کہ شعر حافظ شیراز یہ ہے ؎ دل میرود ز دستم صاحبدلان خدارا
دردا کہ راز پنہان خواہد شد آشکارا + لالہ صاحب نے جہٹ سے
اوسے وزن پر یہ شعر موزون کیا ؎ دہوتی بہی پرانی گر دید

فا ہرا + جو اگلی چھپا تھا بس ہوگا آشکارا + میرے نزدیک آپ کے
خیالات بھی اسی قبیل سے ہیں دوسرے یہ کہ ہم نے
خوب تحقیق کیا ہے کہ ملک عرب نہایت جاذب رطوبات
ہے مثل ہند کے نہیں ہے چنانچہ یہی وجہ ہے کہ وہاں
خاکروب نہیں ہے پاخانہ تیسرے دن مٹی ہو جاتا ہے تو
پھر ایسے ملک میں گمان نجاست کہاں ہو سکتا ہے اب
اگر آپ کو یہ خیال گذرے کہ جوتا اوتارنے میں کوئی حدیث
نہیں وارد ہے تو ہم یہ کہتے ہیں کہ جب خدا ہی کے کلام
میں فاخلع نعلیک بنسبت موسیٰ علیہ السلام موجود ہے تو اب
ہمیں حدیث کی کون ضرورت رہی تیسری یہ کہ ابتدا میں بہت
باتیں تھیں جو کہ اخیر میں موقوف ہو گئیں جیسے حرمت شراب
اور سجدہ بسمت بیت المقدس اور جواز نکاح ساتھ مشرک کے مسلمان
کا الصاحب ہمارے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ نے اپنے اجتہاد
میں تحقیق کر کے جو امر کہ حضور سے آخر میں ہوا ہے اوسکو
لیا ہے اور دوسرے مجتہدوں نے اپنے اجتہاد میں پہلے
امروں کو لیا تو یہ کچھ جائے اعتراض نہیں ہے نہ خیالی طہارت
ہے بالکہ مستحکم عبارت ہے کہ کوئی یاجوج ماجوج اسمیں خلل انداز

نہین ہو سکتا مشفق من ہماری وکالت نے بقول شاعر ؎
ملک عدو مین دین کے ڈنکے بجا دیے ۔ ہوش و حواس ملحدین کے اوڑا دیے ۔ آپنے سنا ہوگا کہ جناب عمدۃ العلما زبدۃ الفضلا حاجی سید امداد العلی صاحب بہادر ڈپٹی کلکٹر کانپور ادام اللہ برکاتہ نے قلم اوٹھایا ہے آپکے پیر و مرشد و استاد صاحب کے تقریر کو کیا خوب رد فرمایا ہے اور ہر جمعہ کو مسجد جامع کانپور مین کس خوبی و دہوم دہام سے وعظ فرماتے ہین کہ جس سے صدائے آفرین بلند ہوتی ہے منافقان کج فہم کی تقریر ردی بحر ندامت مین ڈوبتی ہے پس مناسب کہ آپ بہی اپنے سلسلۂ قدیم پر آجائیے قدم مارئیے گمراہان طریقہ ضلالت پر تبرا پکاریے آیندہ آپکو اختیار ہے بندہ لاچار ہے مصرعہ
بر رسولان بلاغ باشد و بس فقط۔

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ یہ نامہ تاریخ ۲۴ - اگست سنہ ۱۸۶۳ء کو اتام سے رجسٹری ہوکر روانہ ہوا ٹکٹ چسپان ۵ر



اسکے بعد یہ نامۂ خاص لکھا گیا درج کتاب ہوا

ہو المستعان

نامۂ خاص

مشفقی مکرمی مولوی سید مہدی علیصاحب زاد لطفہ

بعد ما وجب کے مدعا طراز ہون بڑے تعجب
کی بات ہے ہیہات ہے ہیہات ہے
کہ آج پرچہ نور الآفاق لدفع ظلمت اہل نفاق جو کہ
بجواب اخبار تہذیب الاخلاق باعانت اہل اسلام
تاریخ ۳۰ اگست روز شنبہ بمقام کانپور مین جاری
ہوا ہے ہر کارۂ اسلام ذوی الاحترام نے

ہمارے پاس دو ورق پر بمقام آگرہ آباد پہونچا یا اوسمین آپکی تحریر جوابی دو بیز بجواب نامہ
مناظر الحق دیکہ کے بڑا استعجاب آیا اول یہ کہ جس اعتراض کا جواب ہم کرر دیچکے
ہین اوسیکا آخذ آپنے پہر تحریر فرمایا مناسب تو یہ تہا کہ نئے جواب ہمکو دیتے یا تسلیم
تب ایسا کیا ہوتا ہماری بات کو پیش کرنا محض نادانی ہے مذلت اوٹھانی ہے
بقول شخصے ع ثنای خود بخود گفتن نہ زیبد مرد دانا را ۔ چو زن پستان خود
بالدحظوظ النفس کے یابد ۔ اب آپ جو آپنے جواب سراسر خراب مین تحریر
فرماتے ہین قولہ نامین سے ذکر آپ مجھے فاسد الاعتقاد جانتے
ہین اور تسلیم کیا کرا اور لوگ بہی ایسا ہی سمجھتے ہین مگر مجھے تو یقین ہے کہ
مین سچا پکا مسلمان ہون علی البصیرۃ اور یہ جس دن دلون کے بہید کہلینگے
جو کچھ ہمارے تمہارے دل مین تہے سب کہل جائیگا الخ اقول اسکا جواب
یہ ہے کہ جب آپنے خود ہی فرما دیا کہ نامین تہے اور دوسرا کلمہ التسلیم کیا
بہی موجود ہے تو پہر وہ کون لفظ باقی رہتے ہے کہ جس سے آپکو اتحاد کا انکار ہوگا
الغیاث شرع ظاہر پرست ہے امور باطنی پر دلیل کا قائم ہونا دشوار رہی یہ بات
قولہ کہ مجھے تو یقین ہے کہ مین سچا اور پکا مسلمان ہون جس دن دلون کے بہید
کہلینگے اوسدن ہمارے تمہارے دلون مین جو کچھ ہے کہل جائیگا الخ اقول
گستاخی معاف کاش آپنے اسی قول پر عمل کیا ہوتا تو دنیا کی بدنامی سے
تو بچتے جو کچھ فضیحتی ہوتی اوسیدن ہوتی تقدیر نہ بستی تقریر روتی بمقابلہ مجیدہ

آنکھ بچھ ندامت میں ڈوب گئے مگر آپکے دل کا بھید تو یہیں کھل گیا میزان خرد اہل خرد میں خوب تل گیا اور ملک یا کافون کی ... ہم النار کا مضمون آپ پر عائد ہو گیا مصرعہ مہان سکے مانند آن رازی کزو سازند محفلہا ٭ اور یہ فرمانا آپکا کہ میں تو سچا پکا مسلمان ہوں الخ اقول یہ کلمہ ہر ایک ملحد بھی کہہ سکتا ہے کہ میں پکا مسلمان ہوں کوئی فرقہ والا اپنے تئیں ملحد نہیں جانتا ہے البتہ جناب عالی گاے کے گوشت کھانے پر منحصر نہیں ہے ورنہ لازم آتا ہے کہ سب سے بڑی مسلمان چمار ہوتے جو مری گاے کو کھاتے ہیں یہ بہشتی حوروں میں نہ رہیں حضرت امن و صوفیہ شیطانی اسیکا نام ہے اسکا بد انجام ہے یہ اسکے بعد یہ تحریر ہے قولہ کہ آپکا اسلام آپکو حوروں سے کیوں و کنار کا فرد بنگا جسکی تمنا میں بدن توڑتے اور بڑھوتے رہتے ہو تو حیرت آپکو بھی ابتدا سے کہ ہمارا اسحاد ہمکو خدا تک پہونچا دیگا جسکے لیے تم گالیان کھاتے اور طعنے سہتے ہو اور کافر و ملحد بنتے ہیں اور جسکا شوق ہے نہ موتیوں کے مکان کی آرزو ہے نہ شہد اور دودھ کی نہروں کی تمنا ہے نہ حوران بہشتی یا دوشیزہ کے وصال کا خیال ہے نہ یہی قران پری پیکر کے آغوش میں لینے کی خواہش ہے یہ شعر بھی آپنے موزون کیا ہے سنو ٭ بسوز سینہ جنت را بسوزم ٭ بآب دیدہ آتش را بکشم ٭ الخ

اقول شفق بن حوروں کی خواہش مردوں کو ہوتی ہے نامردوں
سے کیا کام بقول اہل فارس ایش را باکون چہ کار کسیکا قول ہے
اسکو یاد کر لیجیے ذخیرہ آخرت کو ہاتھ سے نہ دیجیے ❋ نازپرورده
تنعم نبرد راه بدوست ❋ عاشقی شیوه مردان جفاکش باشد اور یہ کلمہ
آپکا **قولہ** کہ ہمارا الحاد ہمکو خدا تک پہونچا دیگا جسکے لیے ہم گالیاں کہاتے
ہین الخ **اقول** یہ محض بیحیائی ہے ایمان کی صفائی ہے اگر معاذ اللہ
الحاد خدا تک پہونچاتا تو آپکے اگلے کاہکو ایمان لاتے نماز پڑہتے
روزہ رکہتے حج و زکوٰۃ ادا کرتے ہان اگر یہ کہیے کہ ہمارے اگلے
غلطی پر تہے تو پہر آپکے برخورداری مین بٹہ لگتا ہے جو سنیگا وہ
کہے گا کہ بیہودہ بکتا ہے جہنم جانیکی راہ تکتا ہے اب لیجیے یہ فقرات
آپکے **قولہ** آپنے مدرستہ العلوم کی نسبت جو لکہا اوس سے مجہے
بڑی خوشی ہوئی بلاشبہ لکہنؤ کے اخبار الاخبار نے ہماری فریب دہی
ثابت کر دی اگر اخبار نے بہی ہمکو ٹہگ ٹہرا دیا اور مدرستہ العلوم کا چندہ
بند ہو گیا لیکن مجہے اندیشہ یہ ہے کہ وہ لوگ یہ سنکر مر نہ جاوین کہ ہمین
اسّی ہزار کے چندہ ہو چکا ہے اور ابتدائی مدرسون کی تقرر کے لیے
درخواستین چلی آتی ہین اور اب چند روز مین شاخین اون مدارس
ابتدائی کی جو اسی مدرستہ العلوم کی ہین جابجا قائم ہوا چاہتے ہین

ہان ایک بات کا مجھے افسوس ہے کہ مدرسۂ ایمانیہ کی سی تعلیم ان ایجادی مدارس مین نہوگی وہ عاقلانہ خیلالات جو اوس تعلیم سے پیدا ہوتے ہین ان مدرسون کی تعلیم یافتہ آدمیون کو نہ ہونگے مین نے ابہی تہوڑے دن ہوئے مدرسۂ ایمانیہ کے اخبار الاخیار مین ایک بڑے مفتی و مجتہد علامی فہامی کا محققانہ قول دیکہا تہا کہ اخبار صحیحہ سے ثابت ہے کہ بوم یعنی اُلّو اول بستی مین رہتا تہا جبسے امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے اوسنے ویرانہ مین رہنا اختیار کیا ہے ونکو روزہ رکہتا ہے شام کو قوت لا یموت پر افطار کرتا ہے رات بہر امام کے غم مین مرثیہ پڑہتا ہے نعوذ باللہ من ہذا الہفوات بس ایسی عالی دماغون کے دیوبند ہمارے مدرستہ العلوم کی مقرر ہونیکا داغ کیون ہوا اسلیے کہ ایسے نازک خیال والے اوس تعلیم کی بعد کہان دکہائی دین گے اور ایسے الو کی حقیقت بتانیوالے کہان باقی رہین گے الخ اقول اشفقو من اس آپکی بیان کی دو کہنڈ ہین مگر بالکل بیہودہ ہین ایک تو یہ کہ خدا نہ مدرستہ العلوم کا اخبار الاخیار اور آگرہ اخبار کے اجرا سے بند ہو گیا مگر قریب اسّی ہزار کے جو کہ زبانی جمع ہے اوسکے سننے سے لوگ مرے جا دین اسکا جواب یہ ہے کہ یہ آپکا خیال خام ہے اسواسطےکہ اہل اسلام مین حسد حرام ہے متقدمین کا قول ہے کہ از حسد

بعد ارسال اس خط کے ایک خط سید صاحب کا اسکی
جواب مین جو آیا اوسکا جواب لکھا گیا درج کتاب ہوتا
ہے

ھو المستعان
مع جواب سوال

حضرت من مولوی سید مہدی علی صاحب زاد لطفہ

آج کہ تاریخ ۱۵ ماہ مبارک رمضان شریف سنہ ۱۲۹۰ ہجری
قدسی ہے بندہ دورہ عظیم آباد پٹنہ سے مکان پھر
آیا تو قطعہ خط من جانب آپکے اس مضمون کا پایا
قولہ آپکے کئی خط آئے بجائے لکھنے کی آپنے
ناحق تکلیف کی امید ہے کہ اب ایسے تحریرون سے
مجھے معاف فرمائیے گا ورنہ میری طرف سے سوا

سکوت سے اور کچھ جواب نہوگا الخ اقول مشفق من این کل دیگر شگفت ہین پوچہتا ہون کہ الٰہی خدا سابق آپکا جو دو ورہ ہے مقام لئن میں ہین میرے نام آیا اوسمین تو یہ عذر آپنے پیش کیا تہا کہ آپکے مکان کا پتہ نہین معلوم جو جواب لکہا جاوے لہذا این وجہ ہم امیدوار جواب تہے معلوم ہوا کہ آپ ہار جانیکو جواب فرماتے ہین سبحان اللہ کیا خوب آپکو جواب آتا ہے کسی نے سچ کہا ہے کہ حق تعالی اپنے گدہونکو غشتہ کہلاتا ہے اور یہ فرمانا آپکا قولہ کہ جواب مین سکوت اختیار کرونگا الخ اقول محض بیکار ہے ہو سکتیکہ اگر آپنے کبہو جواب دیا ہوتا تو البتہ قول آپکا سچا تہا ہمارے نزدیک تحریرات اعتراضات روشن اسلامیہ پر سکوت فرمایئے اور بات ہسکتہ کہایئے آپنے سنا نہین کسی شخص کے آتشک نکلی تہی ہینہ لگیا تہا تہو کا نہ جاتا تہا باپ سے کہا کہ مجہسے تہو کا نہین جاتا باپ نے جواب دیا کہ کیا ہوا تجہسے تہوکا نہین جاتا ایک عالم تمہیر تہوکتا ہے زیادہ چہ والسلام فقط

الراقم نعمانخان وکیل سرکار ابدا قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم



بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ یہ نامہ مقام آنام خاص محلہ ہو جوار مکان میر روانہ ہوا تاریخ ۹ رمضان المبارک ۱۳۰۲ھ مطابق ۔۔۔

خاتمة الطبع

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

چمن مین گلدستۂ نشاط نیاز نثار سرستان ہمیشہ بہار اوس کی یعنی
گلشن آرائی ہوا اور گلشن گلشن یاسمین تحفۂ گلزار اوس بہار پیرائی کی خوشبو
کی کسب گلستان آرزو کی تائید نسیم عنایت اور رشحۂ سحاب اعانت اوسکی
خندان و شگفتہ ہوا اور شاخ سبز و عہد تر و تازہ مین غنچۂ سربستۂ تمنا کی
ہمیشہ نغمہ از طیور رنگارنگ آرزوی نہان ہویدا کی گوناگون کیفیت اور شگفتگیان
ہو وہ پیش شائقون کو بشارت ہی تاجر دلن کو تازہ اشارت ہی کہ یہ چمن
بہار و گلزار ہمیشہ بہار یحل الجواہر عیدان ادراک قرة العین اذکیاء سرسبزی
خاطر غبار ترویج علماء ربانی و اہل دل داعیان شریعت راسخین طریقت راجیان
حقیقت واقفان معرفت رہروان معادن جواہر زواہر مفید و مخلصت قلزم
درر غرر اندر نصیحت اہل حق حفظ اموسنان ذلت دشمنان و مشرکان و منافقان
گلدستۂ فرحت بخش طبع حق جویان در رد دلائل و براہین نیچریان بدسگال
جلد دوم تردید الاباطیل مصنفہ سیادہ ہر فقیہ عصر مؤید بتائید خلاق
دو جہان محمد نعمان خان وکیل سرکار رامپور بعہد خیر آخر الزمان صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم جسکے دلکشی کا ہر ایک کو شوق تھا اسلام کا ذوق تھا شائقین زلیخا کی مانند

اس عزیز یوسف کی چاہ مین غرقاب تہی حاسدین کے دلون مین ہزارہا طرحکے پیچ وتاب تہے بعد مدت کے اس نازنین حجلہ نشین کی صورت آئینہ ظہور مین نظر آئی کہ بکوشش تمام وسعی مالا کلام مطبع چراغ ہدایت مین جناب مولف نے اپنے اہتمام سے طبع کرائی حاسد بدکیش کوتاہ اندیش کی نظر مین تو بیشک خار ہے مگر حق بین وانصاف پسند کی چشم مین فی الواقع گلشن جاوید بہار ہے ہزارون نے اسکے مطالعہ سے ہدایت پائی کتنون کو محبت حضرت رسالت پناہ ہاتہہ آئی مشتری کد ہرہین جلد تشریف لائین ہاتہون ہاتہہ نقد جان دیکر خرید لیجائین حرز جان وتمیمہ بازو بنائین ورنہ پچہتائینگے دکان دکان ڈھونڈہتے پہرینگے کہان پائینگے آخر تلاش کرکے خالی ہاتہہ پہر جائینگے۔

قطعات تاریخ طبع کتاب تردید الابطال

نعمان خان کہ خیر کا بانی ہے تالیف کتاب کی کہ جسکی تاریخ	وہ خاتم بنی کا وکیل ایمانی ہے تردید الابطال لاثانی ہے ۱۲۹۸ھ

ولہ مدظلہ

ندا دی ہاتف غیبی نے محکمہ ملک سرمدی سے	مٹا ہر مذہب نخیر ظہور دین احمدی سے ۱۲۹۸ھ

قطعہ تاریخ طبع کتاب ہذا

دیکھو نام حق کو کیسا حق ہے نام	خوش ہین اس تالیف سے سب خاص و عام
یعنی لقمان خان ہوا میر او وکیل	ہے یہ ارشاد رسول ذی الکرام
از پئے تردید اعداے رسول	کیا ہی اس تحریر مین ہے اہتمام
ہوگئے ہین گونگے بہرے سب عدو	ظاہر و باطن مین دیکھو بالتمام
دشمن حق ہین یہ سارے نیچری	لعنت اونپر روز و شب و صبح شام
ایسی کی تحریر یہ نادر کتاب	لاجواب و بینظیر و خوش نظام ۶۱۸ ۸۱
یون لکھی تاریخ اسکے طبع کی	دیکھیے ایسی ہے تاثیر کلام ۱۲ ۹۸

قطعہ تاریخ طبع کتاب تردید الابطال

وکیل احمد مختار نے لکھی یہ کتاب	دیے ہین خوب ہی نادر لاجواب جواب
تھے جتنے پادری عیسائی نیچری ہنود	ہے انکے مذہب ملت کی کردی مٹی خراب
چھپا جو مطبع دوم ہوا یہ دلکو خیال	کہ تو بھی طرح تاریخ اسکا لکھدے شتاب
تو نہین یہ ہاتف غیبی نے غیب سے دی صدا	مناظرہ مین لکھی یہ کتاب ہے نایاب ۱۸ ۱۱

تمت

اشتہار عام

واضح ہو کہ میں مصنف کتاب ہذا اس بات کا اشتہار
دیتا ہوں کہ جو ہنود یا مسلمان یا تاجر واسطے
تجارت یا کسی نفع دنیا یا آخرت کیواسطے اس
کتاب کو طبع کرائے اور فروخت کرے یا اور
کسی طرح کا دعوی حق تصنیف یا اور کسی طرح
سرگرم ہوگا یا آلات طبع جوکچھ اوسوقت موجود
ہوگا انعام دیا جائیگا اور قیمت اس کتاب
کی دو روپیہ فی نسخہ مقرر کی ہے پس جن
صاحبوں کو خریداری اسکی منظور ہو بذریعہ خط
وکتابت راقم سے طلب فرمائیں قیمت نقد
یا بذریعہ خط روانہ کرین

الراقم فیضان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لقبلہ اللہم اغفر ذنوبہ

العبد

